لطائف و ظرائف

مع مزاحیہ حکایات

مزاحیات
لطائف و
ظرائف
ڈپریشن کا
بہترین
علاج

علمی اَدبی رمُوز و لطائف
جن کا مطالعہ طبیعت میں
سکون ونشاط پیدا کرنے
کیساتھ اکابر مشائخ کے
ذوق کو بھی اجاگر کرتا ہے
کہ اللہ والوں کے حُسنِ
مزاح میں بھی کس قدر
نورانیت ہے

حکیم الامت مجدد الملت
حضرۃ مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ
و دیگر اکابر کی پُرلطف باتیں

پسند فرمودہ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
0322-6180738, 061-4519240

لطائف و ظرائف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

ھدیۂ محبت

بخدمت جناب..

....

....

....

نوٹ:۔ دوست احباب کو ہدیہ کر کے اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیے

مزاحیات لطائف و ظرائف ڈپریشن کا بہترین علاج

مع مزاحیہ حکایات

علمی ادبی رموز و لطائف
جن کا مطالعہ طبیعت میں
سکون و نشاط پیدا کرنے
کیساتھ اکابر مشائخ کے
ذوق کو بھی اجاگر کرتا ہے
کہ اللہ والوں کے حسنِ
مزاح میں بھی کس قدر
نورانیت ہے

حکیم الامت مجدد الملت
حضرۃ مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ
و دیگر اکابر کی پرلطف باتیں

پسند فرمودہ
عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ و جدید ترتیب
صوفی محمد راشد صاحب
(ڈیرہ اسماعیل خان)

جمع و ترتیب
محمد اسحٰق ملتانی
مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
[illegible]

لطائف و ظرائف

تاریخ اشاعت............ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ

ناشر...................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت............. سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ...چوک فوارہ...ملتان

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.....لاہور — دارالاشاعت.......اردو بازار.......کراچی

مکتبہ علمیہ..........اکوڑہ خٹک......پشاور — مکتبہ رشیدیہ......سرکی روڈ.....کوئٹہ

اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.....راولپنڈی — مکتبہ دارالاخلاص...قصہ خوانی بازار.....پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

پہلے مجھے پڑھئے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لحضرة الجلالة والنعة لخاتم الرسالة

لطافت انسانی فطرت ہے' لطیف و پاکیزہ مزاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح میں کوئی بات خلاف واقعہ یا مخاطب کی دل آزاری کا باعث نہ ہوتی تھی...

مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ مانگنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اونٹنی کا بچہ سواری کے لئے دے سکتا ہوں

وہ صاحب حیران ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر ان کی حیرانی دور فرمادی کہ ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے...

ہمارے دور کے مجدد وقت حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ ایک جامع کمالات ہستی تھی... آپ اپنی مبارک مجلس میں علمی حقائق' فقہی مباحث اور تصوف کے نکات عجیبہ کے علاوہ اتباع سنت اور حاضرین کی نشاط طبع کے لئے کوئی لطیفہ یا مناسبت لفظی کا حامل کوئی ایسا ذو معنی جملہ بھی کبھی کبھی ارشاد فرمادیا کرتے جس سے پوری محفل زعفران زار بن جاتی... ان جملوں میں مزاح کے ساتھ ادب کی چاشنی بھی ہوتی... اس سے معلوم ہوا کہ ظرافت شان درویشی یا علم وفضل کے منافی نہیں... بلکہ متین ولطیف ظرافت خوش مزاجی اور شگفتہ دلی کی علامت ہے...

لطیف و پاکیزہ مزاح سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور چھوٹوں کو اپنے بڑوں سے بات کرنے کا حوصلہ بلکہ سلیقہ حاصل ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح فرمانے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سے لوگوں کو مانوس بنانا مقصود تھا... ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے لوگ کھل کر دل کی بات نہ کہہ سکتے... حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کی لطیفہ گوئی یا بذلہ سنجی اور لطافت وظرافت بھی اسی طرح کے فوائد پر مشتمل ہوتی تھی...

آپ کی مجلس کے یہ لطائف وظرائف جہاں پژمردہ چہروں کو پررونق بناتے ہیں وہاں مردہ دلوں کو زندگی بھی بخشتے ہیں... بقول رمزی اثاری

تری حاضر جوابی سے ہر اک مسرور ہوتا تھا
ترا سادہ سا فقرہ مصرعہ منثور ہوتا تھا

چنانچہ احقر کی ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ حضرت والا کے مواعظ وملفوظات سے علمی لطائف وظرائف منتخب کر کے یکجا شائع کر دیئے جائیں تا کہ اہل علم کے علاوہ عام لوگ بھی ان سے مستفید ہو سکیں...

یہ عرض کر دوں کہ عرصہ ہوا کہ محترم جناب صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ نے بھی ''اشرف اللطائف'' کے نام سے ایک چھوٹا سا کتابچہ شائع کیا تھا اور احقر نے بھی ''حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی اس میں بھی ایک باب اشرف اللطائف کے نام سے دیا تھا اب ان دونوں میں سے کافی حصہ اس میں لے لیا گیا ہے...

آخر اس نعمت عظمیٰ کا اظہار بھی کر دوں کہ اس کتاب کا مسودہ کا کافی حصہ کمپیوٹر کتابت ہو چکا تھا کہ بتوفیقہ تعالیٰ حرمین شریفین کے سفر کی سعادت نصیب ہوئی تو یہ ضروری سمجھا کہ اپنے شیخ ومربی ادام اللہ فیوضہ کے گوش گزار کر دوں یا ملاحظہ اقدس سے گزار دوں میری مراد عارف باللہ سیدی ومرشدی حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ مہاجر مدنی

ادام اللہ فیوضہ (جو کچھ عرصہ سے مدینہ منورہ زاداللہ شرفاً وعزتاً ہجرت فرما چکے ہیں) خدمت اقدس میں پیش کیا...

حضرت والا نے انتہائی احسان فرمایا کہ مکمل مسودہ ملاحظہ فرمایا اور اس کی اشاعت کے ارادہ پر اظہار مسرت فرمایا اور دعا دی...

چونکہ یہ مجموعہ حضرت حکیم الامت تھانوی کے علوم ومعارف سے مقتبس ہے...

اس لئے اس کے بارے میں لب کشائی یا مدح سرائی کی مطلق ضرورت نہیں البتہ احقر مراتب علم سے بالکل نابلد ہے نہ جانے انتہائی کوشش کے باوجود ترتیب اور تصحیح میں کس قدر اغلاط رہ گئی ہوں گی' قارئین کرام سے التماس ہے اگر وہ اطلاع فرما دیں تو احسان عظیم ہوگا اور دعائیں دوں گا...بس اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں الحاح والتجا اور دعا ہے کہ وہ اسے شرف قبول نصیب فرما دیں اور ذریعہ نجات بنا دیں...میرے والدین ماجدین اور میرے مشائخ کرام سے خصوصی رحمت کا معاملہ فرما دیں آمین...

اس نئے ایڈیشن کی تصحیح کے ساتھ ساتھ جناب محترم محمد راشد صاحب
(ڈیرہ اسماعیل خان) نے ایسے مزید لطائف جمع کر کے ارسال فرمائے
جو جزو کتاب بنا دیئے گئے ہیں (فجزاہ اللہ خیرا الجزا)

یوں یہ ایڈیشن سابقہ ایڈیشن کے مقابلہ میں کافی جامع انداز میں پیش کیا جا رہا ہے جس میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے لطائف...مزاحیہ حکایات کے علاوہ اکابر اور مشاہیر اُمت کے لطائف بھی شامل کر دیئے گئے ہیں

والسلام

محمد اسحٰق غفرلہ

ربیع الاول، ۱۴۳۸ھ

بمطابق دسمبر ۲۰۱۶ء

[illegible]
حکیم محمد اختر صاحب
[illegible]
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
[illegible]
گلشن اقبال ۲ کراچی
فون: ۴۹۲۱۵۸ پوسٹ بکس نمبر: ۱۱۱۸۲

۸ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

مکرمی جناب حافظ محمد اسحاق صاحب دامت الطافہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزاج شریف

آپ کی مرتبہ کتاب اشرف اللطائف کا مطالعہ جستہ جستہ کیا ۔ حضرت حکیم الامت مجدد الملت کے ارشادات پر تقریظ یا تاثرات تحریر کرنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے بس آپ کو اللہ تعالیٰ جزائے عظیم عطا فرمائیں کہ آپ نے خزائن علمیہ اشرفیہ سے جواہر مفرحہ کا انتخاب کر کے ایک مستقل علمی شاہکار امت مسلمہ کو پیش کیا

جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء والسلام مع الاکرام محمد اختر

فہرست عنوانات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مزاح مبارک کے چند حسین نمونے

آپ نے ایک بڑھیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ...

لاتدخل الجنۃ عجوز... یعنی جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہ ہوگی

بڑھیا بے چاری بہت حیران ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ کیا واقعی بڑھیاں جنت میں نہ جائیں گی؟ فرمایا کہ ہاں بڑھیا جنت میں داخل نہ ہوگی اور آپ مسکرا رہے ہیں اور وہ مستعجبانہ حیرانی میں فکرمند ہو رہی ہے... آخر جب اس کی حیرانی... پریشانی کی حدود میں آنے لگی تو فرمایا: کہ تو نے قرآن میں نہیں پڑھا...

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ○ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا

یعنی ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بڑھیاں نہیں رہیں گی بلکہ انہیں نوجوان اور باکرہ بنا دیا جاویگا (یہ اس تفسیر پر ہے کہ اس سے حوریں مراد نہ لی جاویں) دیکھئے مذاق

ہے اور واقعات سر مو متجاوز نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی ادنیٰ دھوکہ یا چال ہے بلکہ خوش طبعی کے ساتھ ایک تخیل ہے تا کہ فکرمند بنا کر ایک دم ہنسا دیا جائے فکر کے بعد جو فرحت ہوتی ہے وہ زیادہ لذیذ ہوتی ہے ساتھ ہی بڑھیا کو اور پوری امت کو اس مزاح سے ایک حکمت وعلم کا سبق بھی دیا گیا اور وہ یہ کہ بسا اوقات آدمی اپنے کسی ذہنی منصوبے سے (جس کا اسے شعور بھی نہیں ہوتا) آیت وروایت کے معنی غلط سمجھ لیتا ہے... بوڑھیا نے لاتدخل الجنۃ عجوز میں ایک ذہنی قید لگا رکھی تھی کہ لاتدخل الجنۃ عجوز فی الوقت یعنی جو اس وقت بڑھیا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگی

حالانکہ مراد یہ تھی کہ داخلہ جنت کے وقت وہ بڑھیا نہ ہوگی یعنی کوئی بھی بڑھیا بحالت پیری جنت میں داخل نہ ہوگی پس اس مزاح سے حکمت کا یہ اصول ہاتھ لگا کر نصوص شرعیہ (آیات وروایات) کی مراد سمجھنے کے لئے ذہن کو تمام خارجی قیود سے آزاد کر لینا چاہئے ورنہ نص کا مفہوم کچھ ہو جائے گا جس سے خود اپنے لئے حیرانی اور پریشانی بڑھ جائے گی جیسا کہ بڑھیا کا حشر ہوا پس ایسی مزاح اور خوش طبعی پر ہزار سنجیدگیاں نثار ہیں جس سے فرحت نفس الگ ہو علم وحکمت الگ حاصل ہو اور قرب وربط باہمی الگ مستحکم ہو پس یہ مذاق فی الحقیقت تعلیم حکمت کا ایک اعلیٰ ترین شعبہ ہے نہ کہ دل لگی ہے...

حضرت عدی بن حاتم کو جب یہ معلوم ہوا کہ رمضان میں سحری کھانے کی آخری حد یہ ہے کہ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر... کھاؤ پیو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے صبح ہونے تک ممتاز نہ ہو جائے...

تو انہوں نے ایک سفید اور ایک سیاہ ڈورا تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت تک کھاتے پیتے رہتے تھے جب تک کہ یہ دونوں ڈورے کھلے طور پر ایک دوسرے سے الگ نہ نظر آنے لگتے اس میں کافی چاندنا ہو جاتا...

مگر ان کا خورد ونوش بند نہ ہوتا اور وہ بزعم خود قرآن پر عمل کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کو جب معلوم ہوا تو آپ نے مزاح کے لہجہ میں فرمایا... ان وسادتک لعریض
یعنی تیرا تکیہ بڑا ہی لمبا چوڑا ہے (کہ اس کے نیچے سیاہ ڈورا یعنی لیل ونہار دونوں آ گئے) اشارہ تھا کہ سیاہ وسفید ڈورے سے سوت کا ڈورا مراد نہیں بلکہ رات کا سیاہ خط اور صبح صادق کا سفید خط مراد ہے جملہ مزاحی ہے مگر بھرپور ہے علم وحکمت سے جو واقعہ کے مطابق ہے اور تعلیم وارشاد سے دلبریز...

ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سواری کے لئے اونٹ دیدیجئے فرمایا کہ میں تجھے اونٹنی کے بچہ پر سوار کراؤں گا اس نے حیرانی کے لہجہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا اونٹنی کا بچہ میری کیا سہار کرے گا اور میرا بوجھ کیسے سنبھالے گا؟ بس آپ تو مجھے اونٹ ہی عنایت فرما دیں یہ بچہ کا قصد چھوڑ دیں جب زیادہ حیران ہونے لگا تب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے سمجھایا کہ خدا کے بندے اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے تب وہ خوش ہو کر مطمئن ہوا...

ایک انصاری عورت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھی آپ نے اس سے فرمایا کہ جا جلدی سے اپنے خاوند کے پاس جا اس کی آنکھوں میں سفیدی ہے وہ ایک دم گھبرائی بولائی ہوئی خاوند کے پاس پہنچی اس نے کہا تجھے کس مصیبت نے گھیرا جو گھبرائی ہوئی دوڑتی آ رہی ہے؟ اس نے کہا مجھے ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تمہاری آنکھوں میں سفیدی ہے اس نے کہا ٹھیک ہے...

مگر سیاہی بھی تو ہے تب اسے اندازہ ہوا کہ یہ مزاح تھا اور ہنس کر خوش ہوئی اور فخر محسوس کیا کہ اللہ کے رسول مجھ سے ایسے بے تکلف ہوئے کہ میرے ساتھ مذاق فرمایا مگر سبحان اللہ مذاق کیا تھا حقیقت سے لبریز تھا جس میں ایک بات بھی خلاف واقعہ نہ تھی نفس میں نشاط آوری مزید برآں تھی...

از مقدمہ لطائف علمیہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں

زندگی میں خوشی اور غم دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے واقعات جو خوشی وغم کی یاد دلاتے ہیں' ہمارے لئے نہایت سبق آموز ہیں ذیل میں ایسے ہی چند درخشندہ واقعات دیئے جاتے ہیں... جو ہمارے لئے بھی خوشی وغم کے لمحات میں اسوہ حسنہ ہیں اور سرمایہ تسکین بھی...

حضرت صُہیب رومی رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام پر خوشی

دعوت حق کا آغاز ہو چکا تھا تیس کے قریب خوش نصیب دعوت حق پر لبیک کہہ چکے تھے... قریش ابتدا میں ہی اسلام کی تحریک کو کچلنے کیلئے میدان میں اتر آئے تھے...

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گزیں تھے ایک دن ایک سرخ رنگ میانہ قد اور گھنی داڑھی والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آتے ہی دل کی خوشی سے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے... ان صاحب کے مسلمان ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد مسرت ہوئی ان کا اسم گرامی حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھا...

غزوہ خندق کے دن مسکراہٹ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے دن اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے... حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہوا کہ ایک کافر ڈھال لئے ہوئے تھا... حضرت سعد اگرچہ بڑے تجربہ کار تیر انداز تھے لیکن وہ کافر ڈھال کو اِدھر اُدھر کر کے اپنی پیشانی کا بچاؤ کر رہا تھا... حضرت سعد نے ایک مرتبہ

تیر نکالا اوراس کو کمان میں کھینچ کر (موقع کی تلاش میں رہے) جب اس نے ڈھال سر سے اٹھائی تو آپ نے ایسے نشانے کے ساتھ کھینچ کر تیر اس کی پیشانی پر مارا کہ تیر لگتے ہی وہ گر گیا اور ایسا گرا کہ اس کی ٹانگ بھی اوپر کو اٹھ گئی... پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے...

قابل رشک سعادت

ایک صحابی دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات میں نے ایک حسین خواب دیکھا ہے کہ میں آپ کی پیشانی مبارک کو چوم رہا ہوں...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس محب صادق کی بات سن کر مسکرائے اور زبان اقدس سے ارشاد فرمایا تم اپنے خواب کی تصدیق کر سکتے ہو... جانثار صحابی یہ ارشاد سنتے ہی فرط محبت سے بے خود ہو گئے اور والہانہ انداز میں آگے بڑھے اور عقیدت و محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو چوم لیا...

حاضرین میں موجود تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس صحابی کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگے اس صحابی کا نام حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے...

مجھے تم سے محبت ہے

عہد رسالت میں ایک خوبصورت نوجوان دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات بڑے انہماک سے سنتے...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان سے بہت متاثر ہوئے اور یکایک اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر محبت سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا میں تم سے محبت رکھتا ہوں... یہ سن کر نوجوان فرط مسرت سے بے خود ہوئے اور عرض کیا

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا میں تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں نمازوں کے بعد اس کو پڑھنا کبھی نہ بھولنا...

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے میرے رب! اپنا ذکر وشکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے کیلئے میری مدد فرمایئے...اس خوش بخت نوجوان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ہمیشہ خود بھی آپ کے اس ارشاد پر عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کی تلقین کروں گا...

یہ نوجوان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حُسنِ مزاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو دانتوں کے درمیان سے نور کی ایک چمک نمودار ہوتی...جو بعض اوقات چمکتی ہوئی بجلی کی طرح نظر آتی تھی...اندھیری رات میں تاریک کمرے روشن ہوجاتے...حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو گھر میں چراغ نہیں تھا...جب آپ کے سامنے چراغ کی ضرورت بیان کی تو فرمایا اے عائشہ! کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھر میں ایسا چراغ روشن کردیا جائے جس میں نہ بتی ہو نہ تیل؟

عرض کیا ہاں یارسول اللہ! یہ جواب سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کھلے مسکرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کے درمیان سے ایک ایسا نور روشن ہوا جس سے گھر کا ذرہ ذرہ چمک اٹھا...

یہ روشنی اتنی دیر تک رہتی کہ بعض اوقات ہمسایہ عورتیں آپ کے گھر چلی آتیں اور اس روشنی میں سوت کاتتی رہتیں اور بعض کپڑے سیتی رہتیں...حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابھی تک اس نور کی تابانی میرے حجرہ مبارک میں موجود ہے...

سورہ کوثر کے نزول پر مسکراہٹ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما تھے اچانک آپ پر غنودگی سی طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک اٹھایا...

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے؟ فرمایا ابھی ابھی سورہ کوثر نازل ہوئی ہے... پھر آپ نے اس سورہ کی تلاوت فرمائی...

پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں... فرمایا یہ وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ حوض کی طرح ہے... قیامت کے دن میری امت اس پر آئیگی ان کے پینے کے برتن ستاروں کی تعداد کے بقدر ہوں گے...

مسکراہٹوں کا تبادلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین وانصار میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سوائے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے نظریں اٹھا کر نہ دیکھ سکتا تھا... یہ دونوں حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے...

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ میں کسی بات کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے دو دو سال تک موخر کرنا پڑتا...

کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ

کعب بن زہیر مشہور شاعر تھے... یہ ان میں سے تھے جن کا خون حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مباح قرار دیا تھا... یہ اس دن مکہ سے بھاگ گئے بعد میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اس خوشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور مسکرا کر صحابہ سے ارشاد فرمایا دیکھو کیا کہتا ہے... پھر انعام کے طور پر اپنی چادر مبارک بھی انہیں عنایت فرمائی..

خدمت میں عظمت

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز کیلئے اٹھے تو ایک برتن میں وضو کیلئے پانی موجود تھا... وضو کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ پانی کون لایا تھا؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا بھانجا عبداللہ بن عباس... یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور چہرہ انور پر مسکراہٹ پھیل گئی...

رحمت خداوندی

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ میں اس پہلے شخص کو جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہوگا اور اس شخص کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا... پھر قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو اور اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھپاؤ... وہ اقرار کرے گا انکار نہ کرے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا... (اللہ کی طرف سے) اس کیلئے کہا جائے گا اس شخص کو اس کی ہر برائی کے بدلہ میں جو اس نے کیا ہے نیکی دیدو... یہ دیکھ کر وہ شخص عرض کرے گا میرے اور بھی بہت سے گناہ ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا...

حدیث کے راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پہنچ کر ایسا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں نظر آنے لگیں...

خدمت کی سعادت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو سر کے موئے مبارک تراشنے کی ضرورت ہوئی تو آپ نے اپنے صحابی معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا... وہ خوشی خوشی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک انکے آگے کر دیا اور پھر مسکراتے ہوئے فرمایا تم کو اللہ کے رسول نے اپنے سر پر اس حال میں قابو دیا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں استرا ہے...

حضرت معمر بن عبداللہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھ جیسے عاجز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تراشنے کی سعادت بخشی...

وفد کی آمد پر مسرت

مدینہ منورہ سے ایک خوبصورت اور وجیہ نوجوان کی قیادت میں ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا... وفد کی شان وشوکت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے اور اپنی خوشی کا اظہار اس طرح سے فرمایا کہ وفد کے قائد کی عزت افزائی کرتے ہوئے اپنی چادر مبارک بچھا دی... اس کے بعد وفد کے قائد کی خیریت دریافت فرمائی اور پھر پوچھا کیسے آنا ہوا؟ قائد نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اسلام قبول کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں... یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے تاثرات پھیل گئے...

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے نہیں روکا اور جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو ہنستے تھے...

ازدواجی زندگی میں فرحان وشادمان

حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بیویوں کے پاس تنہائی میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول کیا ہوتا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارے مردوں کی طرح ان کا معمول ہوتا تھا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ شریف' سب سے زیادہ نرم' بہت ہنسنے اور مسکرانے والے تھے...

وحی کے بعد کی فرخندہ کیفیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی یا آپ بیان فرماتے تو میں یوں محسوس کرتا کہ آپ ایسی قوم سے ڈرا رہے ہیں یا ایسی قوم کا ذکر کر رہے ہیں جس پر اللہ کا عذاب آیا ہوا ہے اور جب یہ کیفیت جاتی رہتی تو میں دیکھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سب سے زیادہ خوش اور آپ سب سے زیادہ مسکرانے والے اور آپ کا جسم مبارک سب سے زیادہ خوبصورت ہے... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہنسنے والے اور سب سے عمدہ طبیعت والے تھے... جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا نہیں دیکھا...

صحابی کی قبولیت توبہ پر خوشی

غزدہ تبوک میں تین صحابہ کرام جن میں حضرت کعب بھی شامل تھے.. انہوں نے اپنی کوتاہی کا اعتراف کرلیا... پچاس راتوں کی مسلسل تکلیف کے بعد ان کی توبہ پر مشتمل آیات نازل ہوئیں... حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو خوشخبری ملی تو فوراً بارگاہ رسالت میں حاضر خدمت ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب کو دیکھا تو خوشی سے مسکرائے...

مسکراہٹ سے تجلیات میں اضافہ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ انور روشن ہو جاتا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے...

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مجھے مسکرا کر دیکھا

سلامہ ضبیہ رضی اللہ عنہا کے جواب پر مسکراہٹ

حضرت سلامہ الضبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتدائے اسلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے... میں اپنے گھر کے جانور چرا رہی تھی...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلامہ! تم کس چیز کی گواہی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں... حضرت سلامہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سن کر اللہ کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے ہنس دیئے...

حُسنِ مزاح

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے خوش طبعی کی کیفیت میں پوچھا بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگتی ہے؟

وہ صحابی سر جھکا کر سوچنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر ارشاد فرمایا ہوش کرو! کیا تمہیں اپنی ماں بھول گئی وہی تمہارے ماموں کی بہن ہے...

پڑوسی کے شر سے بچنے کا نسخہ

حدیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا پڑوسی مجھے اتنا ستاتا ہے کہ اس نے میری زندگی تلخ کر دی میں نے خوشامدیں کرلیں سب کچھ کرلیا مگر ایسا موذی ہے کہ رات دن مجھے ایذا پہنچاتا ہے یا رسول اللہ! میں کیا کروں میں تو عاجز آ گیا...

فرمایا'' میں تدبیر بتلاتا ہوں ... وہ یہ کہ سارا سامان گھر سے نکال کر سڑک پر رکھ دے اور سامان کے اوپر بیٹھ جا اور جو آ کے پوچھے کہ بھائی گھر کے ہوتے ہوئے سڑک پر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟

کہنا پڑوسی ستاتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بھائی گھر چھوڑ دو... اس واسطے میں نے چھوڑ دیا... چنانچہ لوگ آئے پوچھا کہ بھئی! گھر کیوں چھوڑ دیا گھر موجود ہے سامان یہاں کیوں ہے؟ اس نے کہا جی کیا کروں... پڑوسی نے ستانے میں انتہا کر دی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بھئی گھر چھوڑ دے تو جو سنے وہ کہے لعنت اس پڑوسی کے اوپر جو آ رہا ہے...

واقعہ سن رہا ہے لعنت لعنت کرتا ہے مدینہ میں صبح سے شام تک ہزاروں لعنتیں اس پر ہوئیں... لعنتوں کی تسبیح پڑھی جانے لگی... وہ پڑوسی موذی عاجز آیا اس نے آگے ہاتھ جوڑے اور کہا خدا کے واسطے گھر چل میری زندگی تو تباہ و برباد ہوگئی اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ عمر بھر اب کبھی نہیں ستاؤں گا بلکہ تیری خدمت کروں گا اب انہوں نے نخرے کرنے شروع کر دیئے کہ بتا پھر تو نہیں ستائے گا؟

اس نے کہا حلف اٹھاتا ہوں کبھی نہیں ستاؤں گا الغرض اسے گھر میں لایا سارا سامان خود رکھا اور روزانہ ایذاء پہنچانے کے بجائے خدمت شروع کر دی...

تو تدبیر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تدبیر عقل سے بتلائی تھی وحی کے ذریعہ سے نہیں تو پیغمبر عقلمند بھی اتنے ہوتے ہیں کہ انکی عقل کے سامنے دنیا کی عقل گرد ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل اللہ سے تعلق قوی ہونے کا نام ہے اللہ سے تعلق ہوگا

تو دل کا راستہ سیدھا ہوگا... عقلمندی یہی ہے کہ اخیر تک کی بات آدمی کو سیدھی نظر آجائے وہ بغیر تعلق مع اللہ کے نہیں ہوتی تعلق اللہ سے نہ رہے... پھر آدمی عقلمند بنے وہ عقل نہیں چالاکی وعیاری ہوتی ہے...

عیاری اور چیز ہے عقلمندی اور چیز ہے چالاکی میں دھوکہ دہی ہوتی ہے دھوکہ دہی سے اپنی غرض پوری کی جاتی ہے عقل میں کسی کو دھوکہ نہیں دیا جاتا سیدھی بات تدبیر سے انجام دی جاتی ہے تو انبیاء علیہم السلام کی نسبت اللہ سے کس کا تعلق زیادہ مضبوط ہوسکتا ہے؟ تو ان سے زیادہ عقل بھی کس کی کامل ہوسکتی ہے؟ (تفسیر ابن کثیر)

کہاں گئی مروت اور احساس ذمہ داری

ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' کہنے لگا میں اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ''کیوں'' اس نے کہا: ''کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا گھر میں رکھی ہر چیز آپ کی پسندیدہ ہے؟ کہاں رہی مروت اور احساس ذمہ داری''... (العابدی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حُسنِ مزاح کا ایک پُرلطف واقعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرما ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کو ساتھ لے کر سفر کیا... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی کسی کو امیر مقرر کرلو... لوگوں نے عرض کیا کہ آپ سے زیادہ افضل ہم میں کون ہے کہ جسے امیر بنادیں آپ افضل الصحابہ ہیں... فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کوئی اور بن جائے... عرض کیا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے آخر کار سب نے مل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی امیر بنا دیا... حضرت نے فرمایا کہ جب میں امیر بن گیا تو اطاعت کروگے... عرض کیا کہ لازمی طور پر کریں گے... عہد وپیمان لیا کہ

منحرف تو نہیں ہو گے عرض کیا کہ قطعاً نہیں... جب منزل پر پہنچے تو سب کے بستر کھول کر بچھانے شروع کئے... لوگوں نے کہا حضرت ہم بچھائیں گے فرمایا کہ امیر کے کام میں دخل مت دو... امیر کی اطاعت واجب ہے... کسی کو بستر نہیں بچھانے دیا...

کبھی جگہ صاف کر رہے ہیں کبھی کپڑے بچھا رہے ہیں جہاں کوئی آیا کہ حضرت میں کروں گا یہ کام فرماتے کہ میں امیر ہوں امیر واجب الاطاعت ہوتا ہے...

لوگ عاجز آ گئے... کھانے پکانے کا وقت آتا تو جنگل سے لکڑیاں لا رہے ہیں کبھی بازار میں گوشت خریدنے جا رہے ہیں... لوگوں نے عرض کیا حضرت! ہم یہ کام کریں گے... فرمایا کہ امیر کے کام میں دخل مت دو... لوگ عاجز آ گئے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو گئے کہ ہمارے امام مقتداء بڑے اور ساری خدمات انجام دے رہے ہیں... ہمارے جوتے بھی سیدھے کر رہے ہیں... بستر بھی بچھا رہے ہیں کھانا بھی پکا رہے ہیں اور کوئی بول بھی نہیں سکتا ہے اور جہاں کوئی بولا تو انہوں نے کہا کہ میں امیر ہوں واجب الاطاعت ہوں اس لئے لوگ عاجز آ گئے...

اس سفر میں ایک لطیفہ بھی پیش آیا وہ بھی سنا دوں گو مضمون سے متعلق نہیں مگر اس واقعہ کا جز ہے کہ ایک روز صدیق اکبر نے کھانا وغیرہ پکا دیا مگر کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا کسی کام سے باہر تشریف لے گئے ایک صحابی کو بھوک بے تحاشا لگی... انہوں نے کھانے کے نگراں سے کہا کہ بھائی کم از کم مجھے ایک روٹی دے دو مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے مجھ سے تو اٹھا بھی نہیں جاتا... نگراں نے کہا جب تک امیر نہیں آئیں گے اور ان کی اجازت نہیں ہو گی تو میں کھانا نہیں دوں گا... انہوں نے بہت منت سماجت کی کہ بھائی مجھے ضعف طاری ہو رہا ہے... بھوک ستا رہی ہے...

ایک آدھی روٹی دے دو کچھ سہارا ہو گا... انہوں نے پھر انکار کیا اور ان کو روٹی نہیں دی... تو صحابہ جیسے مقدس ہیں ویسے ہی طبائع کے اندر خوش طبعی بھی ہے... فرمایا کہ اچھا میں تجھے سمجھوں گا نہ دے تو روٹی... اسی حال میں بھوکے بیٹھے رہے کچھ دیر کے

بعد وہ جنگل کی طرف اٹھ کر چلے اچانک دیکھا کہ ایک دیہاتی اونٹ پر بیٹھا ہوا آ رہا ہے وہ گاؤں کا کھیا تھا... لباس سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی گاؤں کا بڑا آدمی ہے اور اچھی خاصی بڑی عمدہ اونٹنی پر سوار ہو کر آ رہا ہے... ان صحابی نے کہا چودھری صاحب کہاں جا رہے ہو... انہوں نے کہا کہ مجھے ایک غلام خریدنا ہے... کھیتی باڑی کے کام کے لئے انہوں نے کہا کہ میرے پاس غلام موجود ہے... اور پانچ سو درہم میں بیچ سکتا ہوں... چودھری صاحب نے کہا کہ پانچ سو درہم کوئی بڑی بات نہیں ہے اگر غلام اچھا ہے انہوں نے کہا کہ بہت سمجھدار ہے...

معاملہ طے ہو گیا اور پانچ سو درہم لے کر ان کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے روٹی نہیں دی تھی وہ بیٹھا ہوا ہے اس کو جا کر پکڑ لو اور یہ بھی کہہ دیا کہ دیکھو اس کے دماغ میں تھوڑی سی سنک ہے جب کوئی پکڑنے جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں غلام کب ہوں! میں تو آزاد ہوں اس کا خیال نہ کیجیو...

یہ اس کی عادت ہے انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا ہوں چودھری صاحب نے جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ چل میرے ساتھ اس نے کہا کہ کہاں چلوں چودھری صاحب نے کہا کہ میرے گھر... اس نے کہا کہ کیوں... کہنے لگے کہ میں نے تجھے خریدا ہے... اس نے کہا کہ واللہ میں غلام نہیں ہوں میں تو آزاد ہوں... اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تیری عادت یہی ہے... اب یہ چلا رہا ہے کہ آزاد ہوں...

حر ہوں مگر چودھری صاحب نے ایک نہ سنی چودھری صاحب چونکہ طاقتور تھے اس نے زبردستی اٹھا کر اونٹ پر سوار کیا اور لے جانا شروع کیا اور اس نے ہائے وائے شروع کی کہ مجھے غلام بنا دیا میں تو آزاد ہوں اس نے کہا کہ میں تیری ساری داستان سن چکا ہوں... تیری عادت ہی یہ ہے ادھر سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے آ رہے تھے دیکھ کر یہ چلائے کہ امیر المومنین میرا تو ناطقہ بند کر دیا ہے اور مجھے غلام بنا دیا ہے اور یہ چودھری مجھے لئے جا رہا ہے...

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سبھی لوگ احترام کرتے تھے چودھری اترا سواری سے اور سلام عرض کیا... حضرت نے فرمایا کہ بھائی یہ تو میرا ساتھی ہے اسے تو کہاں لئے جا رہا ہے کہنے لگا حضرت جی میں نے اسے پانچ سو درہم میں خریدا ہے یہ غلام ہے...؟ فرمایا کہ یہ غلام نہیں ہے یہ تو آزاد ہے یہ کس نے بیچا ہے... اشارہ کیا کہ فلاں صاحب نے بیچا ہے میں نے رقم بھی ان کو ہی دی ہے...

انہوں نے کہا کہ غلام موجود ہے لے جاؤ... حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ کسی نے مذاق کیا ہے ان کے ساتھ... جب واپس آئے تو جنہیں روٹی نہیں ملی تھی انہوں نے آنکھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اب کہو کیا حال ہے تو نے مجھے روٹی سے عاجز رکھا تھا اب بتا... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہنچے تو فرمایا کہ کیا واقعہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے بہت بھوک لگ رہی تھی میں نے اس کی بہت منت کی ساعت کی کہ بھائی آدھی ہی روٹی دے دو کچھ سہارا ہو جائے گا اس نے کہا کہ جب تک امیر نہیں آئیں گے میں نہیں دوں گا تو میں نے بھی ایک مذاق کیا کہ اس کو پانچ سو درہم میں بیچ دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت ہنسے اور پانچ سو درہم واپس کئے گئے جب اس کی گلو خلاصی ہوئی یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنایا گیا تو آپ مسکرائے اور منہ پر رومال رکھ لیا جب بھی اس واقعہ کا ذکر آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے اور منہ پر رومال رکھ لیتے... گویا یہ عجیب لطیفہ بن گیا... (خطبات طیب)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فراست

ایک مرتبہ ایک گھر میں چوری ہوئی چور اسی محلے کے تھے چوروں نے گھر والے کو پکڑا اور زبردستی حلف لیا کہ اگر تو کسی کو ہمارا پتہ بتلائے گا تو تیری بیوی پر طلاق... اس بیچارے نے مجبوراً طلاق کا حلف لے لیا... وہ چور اس کا سارا مال لے کر چلے گئے... اب وہ بہت پریشان ہوا کہ اگر میں چوروں کا پتہ بتلاتا ہوں تو مال تو مل جائے گا مگر

بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی اور اگر پتہ نہیں بتلاتا ہوں تو بیوی تو رہے گی مگر سارا گھر خالی ہو جاتا ہے، تو مال اور بیوی میں تقابل پڑ گیا... یا تو مال رکھے یا بیوی رکھے اور کسی سے کہہ بھی نہیں سکتا تھا... کیونکہ وہ عہد کر چکا تھا... پھر امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوا... وہ بہت غمگین اور اداس اور پریشان تھا...

امام صاحب نے فرمایا کہ آج تم بہت اداس ہو کیا بات ہے... اس نے کہا کہ حضرت میں کہہ بھی نہیں سکتا فرمایا کہ کچھ تو کہو... اس نے کہا کہ حضرت اگر ہم نے کہا تو نہ جانے کیا ہو جائے گا... پھر فرمایا کہ اجمالاً کہو تو اس نے کہا کہ حضرت چوری ہو گئی ہے اور میں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر میں نے ان چوروں کا کسی کو پتہ بتلایا تو بیوی پر طلاق مجھے معلوم ہے کہ چور کون ہیں وہ تو محلے کے ہیں...

لیکن اگر پتہ بتلاتا ہوں تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی... امام صاحبؒ نے فرمایا کہ تو مطمئن رہ بیوی بھی ہاتھ سے نہیں جائے گی اور مال بھی مل جائے گا اور تو ہی پتہ بتلائے گا کوفہ میں پھر شور ہو گیا کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ یہ کیا کر رہے ہیں یہ تو ایک عہد ہے جب وہ پورا کریگا تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی... یہ امام صاحب نے کیسے کہہ دیا کہ نہ بیوی جائے گی نہ مال جائے گا... علماء فقہاء پریشان ہو گئے...

امام صاحب نے فرمایا کہ کل ظہر کی نماز میں تمہارے محلے کی مسجد میں آ کر پڑھوں گا چنانچہ امام صاحب تشریف لے گئے وہاں نماز پڑھی اور اس کے بعد اعلان کر دیا کہ مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں کوئی باہر نہ جائے... اس میں چور بھی تھے اس مسجد کا ایک دروازہ کھول دیا ایک طرف خود بیٹھ گئے... اور ایک طرف اس کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ ایک ایک آدمی نکلے گا... جو چور نہ ہو اس کے متعلق کہتے جانا یہ چور نہیں ہے... اور جب چور نکلنے لگے تو چپ ہو کر بیٹھ جانا... چنانچہ جو چور نہیں ہوتے تھے... ان کے متعلق کہتا جاتا تھا کہ یہ بھی چور نہیں ہے یہ بھی چور نہیں اور جب چور نکلنے لگتا تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتا... اس طرح اس نے کو بتلایا نہیں مگر بلا بتلائے سارے چور متعین

ہو گئے کہ یہ سب چور ہیں... چنانچہ چور بھی پکڑے گئے مال بھی مل گیا اور بیوی بھی ہاتھ سے نہیں گئی یہ تدبیر کی بات تھی... (مجالس حکیم الاسلام)

روٹی نہ دینے والی عورت آج میرے نکاح میں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خود ہی فرماتے ہیں کہ انصار کو تو اپنی کھیتی باڑی کا کام بھی ہو جاتا تھا اور حضرات مہاجرین کچھ اپنی تجارت کا مشغلہ کر لیتے تھے... لیکن اپنے لئے تو کوئی چیز بھی نہیں تھی، گھر بھی نہ تھا اور فرماتے ہیں کہ میں بھوک کی وجہ سے مسجد نبوی شریف میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور لوگ میری گردن پر پاؤں رکھتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ ان کو مرگی کا دورہ ہو گیا ہے... حالانکہ مرگی ورگی کچھ نہیں ہوتی تھی صرف بھوک تھی...

فرمایا کرتے تھے کہ ایک خاتون تھی مدینے میں، میں نے ان سے کہا کہ بڑی بی تم مجھ سے کچھ کام کروالیا کرو اور مجھ کو روٹی دے دیا کرو... کہنے لگیں نہیں بھئی مہنگا ہے، یعنی صرف روٹی پر بھی یہ آدمی مہنگا ہے... ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ وہی عورت آج میرے نکاح میں ہے... (واقعات و مشاہدات از حضرت لدھیانوی رحمہ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام کا جواب سن کر خوش ہوئے

چار رکعت والی نماز کی پہلی التحیات میں عبدہ ورسولہ تک تشہد پڑھا جاتا ہے اور اس کے بعد اٹھ جاتے ہیں... اگر کوئی شخص درود شریف پڑھ لے... حالانکہ اس کو اٹھنا تھا اور صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی تک ہی پڑھا تھا کہ اس کو یاد آ گیا کہ مجھے تو اٹھنا تھا اور پھر وہ اٹھ جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں... لیکن اگر (درود شریف پڑھتے ہوئے) مُحَمَّدٍ کہہ دیا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا (یہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے)

واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز میں میرا نام لینے

پر سجدہ سہو واجب کر دیتے ہو؟ امام صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا نام اگر غفلت سے لیا جائے تو سجدہ سہو واجب کرتا ہوں... اس جرم میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام غفلت سے کیوں لیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جواب سے بہت خوش ہوئے (مسئلہ تو یہی تھا کہ بھول کر غفلت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے رہا ہے جہاں نہیں لینا چاہئے تھا) (حوالہ بالا)

شیطان کا نماز میں خیال ڈالنا

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا... کہنے لگا حضرت! ایک بات پوچھنے کیلئے آیا ہوں... فرمایا کہ بات ہے؟

کہنے لگا کہ میں کسی جگہ اپنا روپیہ دبا کر کے بھول گیا ہوں... اب مجھے یاد نہیں رہا... بہت تلاش کیا ہے مختلف جگہیں بھی کھودی ہیں مگر وہ نہیں مل رہا...

مجھے کوئی ایسی ترکیب بتا دیجئے کہ مجھے میرا روپیہ مل جائے...

حضرت امام رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز کی نیت باندھ لو... تمہیں وہ دبایا ہوا خزانہ یاد آجائے گا لیکن مہربانی کر کے نماز پوری کر لینا... اس نے نماز جو شروع کی شیطان نے فوراً یاد دلا دیا اور وہ نماز توڑ کر بھاگ گیا... (حوالہ بالا)

مہمان کیا مانگتا ہے؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک مہمان آیا... اس نے کھانا کھانے کے بعد شربت طلب کیا... حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آپ کو کون سا شربت درکار ہے... مہمان نے جواب دیا کہ "وہ شربت جو نہ ملنے کے وقت جان سے زیادہ قیمتی اور مل جانے کے وقت نہایت کم قیمت ہوتا ہے..." حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نوکر سے فرمایا کہ "مہمان پانی مانگتا ہے..." حاضرین کو آپ کی ذہانت پر حیرانی ہوئی... (درنایاب)

شیطان کا تہجد کیلئے جگانا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو لیٹے اور شیطان نے کچھ اثرات پھیلا کر قلب اور دماغ میں پہنچائے.... تہجد کے وقت آنکھ نہ کھل سکی اور تہجد چھوٹ گیا حالانکہ ترک تہجد کوئی معصیت نہیں اس لئے کہ امتی کے اوپر نہ فرض ہے نہ واجب....

مگر جو اہل اللہ تہجد کے عادی ہوتے ہیں ان کا اگر ایک تہجد بھی قضا ہو جائے تو سمجھتے ہیں کہ ساری عمر اکارت ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سر پر آ پڑا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس تہجد کے قضا ہونے پر تمام دن روئے.... استغفار کیا اور دعائیں مانگیں اور کہا کہ یہ پہلی بار قضا ہوا ہے.... غرض اگلے دن جب سوئے ہیں تو عین تہجد کے وقت ایک شخص نے انگوٹھا ہلایا کہ حضرت امیر! تہجد کا وقت ہو گیا ہے اٹھئے تہجد پڑھ لیجئے

حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجنبی آواز محسوس کر کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میرے محل سرائے میں تو کون اجنبی ہے جو مجھے میرے زنانہ خانہ میں تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہے.... اس نے کہا کہ میں شیطان ہوں.... تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہوں .... فرمایا کہ کمبخت تو اور تہجد کے لئے اٹھائے اس نے کہا کہ جی ہاں! خیر خواہی کا جذبہ ابھرا اور مجھے گوارا نہ ہوا کہ آپ کا تہجد قضا نہ ہو.... فرمایا کہ تو اور خیر خواہی کرے.... اللہ نے فرمایا ہے ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی سمجھو.... وہ کبھی دوست نہیں بن سکتا.... اس لئے تو اور دوستی کرے....

یہ ناممکن ہے.... سچ سچ بتا کہ تو کیوں آیا ہے ورنہ میں بھی صحابی ہوں اور اتنی قوت رکھتا ہوں.... تیری گردن مروڑ دوں گا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تب وہ اصلیت کھلی.... اس نے کہا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ کل میں نے ہی ایسی ہی حرکت کی تھی کہ آپ کی تہجد قضا ہو گئی....

میں نے کچھ ایسے وساوس اور آثار دماغ اور قلب پر ڈالے کہ آپ کو گہری نیند

آ گئی اور وقت پر آنکھ نہ کھلی.... آپ نے سارے دن استغفار کیا اور توبہ کیا تو اتنے درجے بلند ہوئے آپ کے کہ سو برس بھی تہجد پڑھتے تو شاید اتنے درجے بلند نہ ہوتے جتنے اس توبہ سے بلند ہوئے اسی لئے میں نے آپ کو اٹھایا کہ اگر آج تہجد کی قضا ہوگئی تو پھر توبہ کریں گے اور پھر درجے بلند ہوں گے تو سو درجوں کے بجائے ایک ہی درجہ بلند ہو.... یہی اچھا ہے.... کچھ تو درجات میں کمی ہوگی.... جب یہ اتنی بات اس نے سچ کہہ دی تب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھوڑا (مجالس حکیم الاسلام جلد دوم)

ایک پُر لطف واقعہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی شہر کے رہنے والے تھے جس کے بارے میں مشہور تھا ''الکوفی لایوفی'' کوفی کبھی وفا نہیں کرتا).... ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ مدینہ طیبہ گئے .... وہاں امام مالکؒ رہتے تھے.... انہوں نے تعارف پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے کوفے سے آیا ہوں! حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کوفے کے لوگ تو منافق ہوتے ہیں.... کوفہ منافقوں کا گڑھ ہے.... حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نہایت ادب سے کہنے لگے حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے عمر میں بڑے تھے لیکن اخلاق شریفہ کے ساتھ متصف تھے اور مدینے کے زائر تھے.... حاضری دینے والے تھے.... مدینے کے رہنے والے نہیں تھے....

اہل مدینہ کا ادب کرتے تھے.... حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے:

حضرت! اجنبی آدمی ہوں.... ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہوں....

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کہیے! فرمایا کہ ذرا اس آیت کا مطلب پوچھنا ہے کہ

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۛ (التوبہ ۱۰۱)

''تمہارے گردو پیش میں بہت سے منافق رہتے ہیں اور مدینے میں بھی وہ لوگ

موجود ہیں جونفاق رکھے ہوئے ہیں آپ ان کونہیں جانتے ہم جانتے ہیں....''

یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ کا تو رنگ فق ہوگیا.... کہنے لگے آپ کا نام کیا ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہے؟

حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا مجھے نعمان کہتے ہیں.... ابوحنیفہ کہتے ہیں....

حضرت امام مالک کھڑے ہوگئے معانقہ کیا اور اس گستاخی کی معافی چاہی.... تو امام ابوحنیفہ بھی وہیں کے ہیں.... جیسا وہ مدینہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں.... اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: اہل مدینہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جونفاق میں پکے ہیں....''

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بُردباری

ایک روز ظہر کی نماز کے بعد گھر تشریف لے گئے.... بالا خانے پر آپ کا گھر تھا .... جا کر آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹ گئے.... اتنے میں کسی نے دروازے پر نیچے دستک دی..... آپ اندازہ کیجئے جو شخص ساری رات کا جاگا ہوا ہو.... اور سارا دن مصروف رہا ہو.... اس وقت اس کی کیا کیفیت ہوگی....

ایسے وقت کوئی آ جائے تو انسان کو کتنا ناگوار ہوتا ہے کہ یہ شخص بے وقت آ گیا..... لیکن امام صاحب اٹھے.... زینے سے نیچے اترے.... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک صاحب کھڑے ہیں.... امام صاحب نے اس سے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟

اس نے کہا کہ ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے.... دیکھئے اول تو امام صاحب جب مسائل بتانے کے لئے بیٹھے تھے.... وہاں آ کر تو مسئلہ پوچھا نہیں اب بے وقت پریشان کرنے کیلئے یہاں آ گئے.... لیکن امام صاحب نے اس کو کچھ نہیں کہا.... بلکہ فرمایا کہ اچھا بھائی.... کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے؟

اس نے کہا کہ میں کیا بتاؤں.... جب میں آ رہا تھا تو اس وقت مجھے یاد تھا کہ کیا

مسئلہ معلوم کرنا ہے.... لیکن اب میں بھول گیا.... یاد نہیں رہا کہ کیا مسئلہ پوچھنا تھا....
امام صاحب نے فرمایا کہ اچھا جب یاد آ جائے تو پھر پوچھ لینا.... آپ نے اس کو برا
بھلا نہیں کہا.... نہ اس کو ڈانٹا ڈپٹا.... بلکہ خاموشی سے واپس اوپر چلے گئے.... ابھی جا کر
بستر پر لیٹے ہی تھے کہ دوبارہ دروازہ پر دستک ہوئی.... آپ پھر اٹھ کر نیچے تشریف
لائے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے.... آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ مجھے یاد آ گیا تھا.... آپ نے فرمایا پوچھ لو.... اس
نے کہا کہ ابھی تک تو یاد تھا مگر جب آپ آدھی سیڑھی تک پہنچے تو میں وہ مسئلہ بھول گیا
.... اگر ایک عام آدمی ہوتا تو اس وقت تک اس کے اشتعال کا کیا عالم ہوتا مگر امام
صاحب اپنے نفس کو مٹا چکے تھے.... امام صاحب نے فرمایا اچھا بھائی جب یاد آ جائے
پوچھ لینا.... یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے.... اور جا کر بستر پر لیٹ گئے.... ابھی لیٹے ہی
تھے کہ دوبارہ پھر دروازے پر دستک ہوئی.... آپ پھر نیچے تشریف لائے.... درازہ
کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے.... اس شخص نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ یاد آ گیا
.... امام صاحب نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا کہ یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے
کہ انسان کی نجاست (پاخانہ) کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے یا میٹھا ہوتا ہے؟

(العیاذ باللہ.... یہ بھی کوئی مسئلہ ہے)

اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا.... اور وہ اب تک ضبط بھی کر رہا ہوتا.... تو اب اس سوال کے
بعد تو اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو جاتا.... لیکن امام صاحب نے بہت اطمینان سے جواب
دیا کہ اگر انسان کی نجاست تازہ ہو تو اس میں کچھ مٹھاس ہوتی ہے اور اگر سوکھ جائے تو
کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے.... پھر وہ شخص کہنے لگا کہ کیا آپ نے چکھ کر دیکھا ہے؟

(العیاذ باللہ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا علم چکھ کر
حاصل نہیں کیا جاتا.... بلکہ بعض چیزوں کا علم عقل سے حاصل کیا جاتا ہے.... اور عقل
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تازہ نجاست پر مکھی بیٹھتی ہے خشک پر نہیں بیٹھتی....

اس سے پتہ چلا کہ دونوں میں فرق ہے ورنہ مکھی دونوں پر بیٹھتی....

جب امام صاحب نے یہ جواب دے دیا تو اس شخص نے کہا.... امام صاحب! میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں.... مجھے معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو بہت ستایا .... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا.... امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے کیسے ہرا دیا؟

اس شخص نے کہا کہ ایک دوست سے میری بحث ہو رہی تھی.... میرا کہنا یہ تھا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ علماء کے اندر سب سے زیادہ بردبار ہیں.... اور وہ غصہ نہ کرنے والے بزرگ ہیں اور میرے دوست کا یہ کہنا تھا کہ سب سے بردبار اور غصہ نہ کرنے والے بزرگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ہم دونوں کے درمیان بحث ہو گئی .... اور اب ہم نے جانچنے کے لئے یہ طریقہ سوچا تھا کہ میں اس وقت آپ کے گھر پر آؤں جو آپ کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور اس طرح دو تین مرتبہ آپ کو اوپر نیچے دوڑاؤں اور پھر آپ سے ایسا بے ہودہ سوال کروں اور یہ دیکھوں کہ آپ غصہ ہوتے ہیں یا نہیں؟

میں نے کہا کہ اگر غصہ ہو گئے تو میں جیت جاؤں گا اور اگر غصہ نہ ہوئے تو جیت گئے .... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا.... اور واقعہ یہ ہے کہ میں نے اس روئے زمین پر ایسا حلیم انسان جس کو غصہ چھو کر بھی نہ گزرا ہو.... آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دیکھا

اس سے اندازہ لگائیے کہ آپ کا کیا مقام تھا.... اس پر ملائکہ کو رشک نہ آئے تو کس پر آئے.... انہوں نے اپنے نفس کو بالکل مٹا ہی دیا تھا (اصلاحی خطبات ج ۸)

استقامت کی قیمت

ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ جا رہے تھے.... دوپہر کا وقت تھا.... انہیں نیند آئی.... وہ قیلولہ کی نیت سے ایک درخت کے نیچے سو گئے.... کچھ دیر لیٹنے کے بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو انہیں ایک آواز سنائی دی.... انہوں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ اس درخت میں سے آواز آ رہی تھی جس کے نیچے وہ لیٹے ہوئے تھے.... جی ہاں.... جب

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تو ایسے واقعات رونما کر دیتے ہیں.... درخت ان سے کہہ رہا تھا "یاسری ! کن مثلی" اے سری تو میرے جیسا ہو جا.... وہ یہ آواز سن کر بڑے حیران ہوئے.... جب پتہ چلا کہ یہ آواز درخت سے آ رہی ہے تو آپ نے اس درخت سے پوچھا.... "کیف اکون مثلک" اے درخت میں تیرے جیسا کیسے بن سکتا ہوں؟

درخت نے جواب دیا" ان الذین یرمونني بالاحجار فارمیهم بالاثمار" اے سری! جو لوگ مجھ پر پتھر پھینکتے ہیں میں ان لوگوں کی طرف اپنے پھل لوٹاتا ہوں ....اس لئے تو بھی میرے جیسا بن جا.... وہ اس کی بات سن کر اور بھی زیادہ حیران ہوئے....

مگر اللہ والوں کو فراست ملی ہوتی ہے لہٰذا ان کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ اگر یہ درخت اتنا ہی اچھا ہے کہ جو اسے پتھر مارے.... یہ اسے پھل دیتا ہے تو پھر اللہ رب العزت نے درخت کی لکڑی کو آگ کی غذا کیوں بنایا؟

انہوں نے پوچھا کہ اے درخت! اگر تو اتنا ہی اچھا ہے تو "فکیف مصیرک الی النار" یہ بتا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ کی غذا کیوں بنا دیا؟

اس پر درخت نے جواب دیا اے سری! میرے اندر بھی خوبی بہت بڑی ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک خامی بھی بہت بڑی ہے.... اس خامی نے میری اتنی بڑی خوبی پر پانی پھیر دیا.... اللہ تعالیٰ کو میری خامی اتنی ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ کی غذا بنا دیا ہے.... میری خامی یہ ہے کہ "فاملیت بالهوا هکذا هکذا" جدھر کی ہوا چلتی ہے میں ادھر کو ہی ڈول جاتا ہوں.... یعنی میرے اندر استقامت نہیں ہے....

ایک دیہاتی بادشاہ کے دربار میں

ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا اور پانی تک بالکل خشک ہو گیا ایک بدوی تھا اول تو وہ یوں بھی معاش نہ رکھتا تھا پھر اس پر قحط کی وجہ سے اور بھی تنگی میں مبتلا ہو گیا.... اس کی بیوی نے کہا آخر گھر میں کب تک بیٹھو گے کہیں نکلو کچھ کماؤ.... اس نے کہا جب مجھ کو

کوئی ہنر نہیں آتا تو کہاں جاؤں ....اور کہاں جاؤں گا...... بیوی نے کہا خلیفۂ بغداد کے پاس جاؤ اور حاجت پیش کرو....غرض حاجت کے لئے کسی ہنر کی ضرورت نہیں....

اس نے کہا یہ ٹھیک ہے مگر خود خلیفہ کے پاس جانے کے لئے کچھ تحفہ چاہئے سو تحفہ کیا لے جاؤں....کہنے لگی یہ گاؤں میں جو تالاب خشک ہوگیا ہے اور گڑھے میں کچھ پانی رہ گیا ہے بس اسی کا پانی لے جاؤ بھلا ایسا پانی خلیفہ کو کہاں نصیب....

وہ یہ سمجھتی تھی کہ بغداد میں بھی ہمارے گاؤں کی طرح نہ رہا ہوگا....سچ کہا.... واقعی خلیفہ کو ایسا سڑا ہوا پانی کیوں ملنے لگا....غرض وہ پانی اس نے گھڑے میں بھرا.... یہ سر پر رکھ کر سیدھا بغداد خلیفہ کی طرف روانہ ہوا جب وہاں پہنچا تو خلیفہ تک پہنچایا گیا ....سر پر سڑے ہوئے پانی کا گھڑا جسے بیوی نے خوب اچھی طرح بند بھی کر دیا تھا.... رکھا ہوا خلیفہ کے سامنے پہنچا اور جاتے ہی گھڑا تخت پر خلیفہ کے رکھ دیا....خلیفہ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا ھٰذا ماء الجنة ....

یہ جنت کا پانی ہے....خلیفہ نے حکم دیا کہ کھولو کھولا گیا تو سارا دربار سڑ گیا مگر خلیفہ ایسا کریم النفس تھا ناک بھوؤں بھی نہیں چڑھائی....

خلیفہ کی تہذیب کے اثر سے سارا دربار خاموش رہا....خلیفہ نے خدمت گار کو حکم دیا کہ لے جاؤ اسے ہمارے خزانہ میں رکھو اور ان کا گھڑا خالی کر کے اشرفیوں سے بھر دو....اور ان کی خوب خاطر مدارات کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا....

جب رخصت کا وقت آیا حکم ہوا کہ واپسی میں انہیں دجلہ کے راستے سے ان کے گھر روانہ کرو.... اشرفیوں سے گھڑا بھرا جانا "اُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ" کا تو مصداق تھا مگر اس نے جو دجلہ دیکھا اور اس کے پانی کی لہریں اور ٹھنڈی ہواؤں کا لطف نظر آیا پھر تو اس پر گھڑوں پانی پڑ گیا کہ جس کے قبضہ میں اتنا بڑا دریا ہے اس کے دربار میں میں نے یہ ہدیہ پیش کیا...." (جواہر پارے جلد دوم)

کمال کی حقیقت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ سقراط ایک بہت بڑا حکیم تھا اور گویا ایک درجہ میں طب کا موجد سمجھا جاتا ہے اور رات دن پہاڑوں میں جڑی بوٹیوں کا امتحان کرتا تھا سارا دن گھومتے گھماتے ایک دن ایک دکان پر بیٹھا....دن بھر کا تھکا ہوا تھا اس کی آنکھ لگ گئی پیر تو زمین پر رکھے ہوئے ہیں اور دکان کے تختہ پر بیٹھا ہے اور نیند آ گئی بادشاہ وقت کی سواری نکل رہی تھی نقیب و چوبدار ہٹو بچو کہتے جا رہے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ خبر نہیں یہاں تک کہ بادشاہ کی سواری قریب آ گئی تو بادشاہ کو ناگوار گزرا کہ پبلک کا ایک آدمی اور پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے نہ بادشاہ کی تعظیم ہے نہ عظمت ہے بڑا بے ادب گستاخ ہے بادشاہ کو اتنا جذبہ آیا کہ سواری سے اتر کر اس کو ایک ٹھوکر ماری اب سقراط کی آنکھ کھلی اور آنکھ مل کے دیکھنے لگا بادشاہ نے کہا جانتا بھی ہے تو کہ میں کون ہوں؟

اس نے کہا جی ہاں میں یہی جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کون ہیں اور اب تک اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شاید آپ جنگل کے کوئی درندے معلوم ہوتے ہیں اس لئے کہ آپ نے ٹھوکر ماری ہے اور وہی ٹھوکر مار کر چلتے ہیں.... بادشاہ کو اور زیادہ ناگوار گزرا اس سے کہا کہ تو جانتا نہیں کہ میں بادشاہ وقت ہوں....میرے ہاتھ میں اتنے خزانے ہیں....

اتنی فوجیں ہیں اتنے سپاہ ہیں اتنے قلعے ہیں اتنے شہر ہیں.... سقراط نے بڑی متانت سے کہا کہ بندۂ خدا تو نے اپنی بڑائی کے لئے فوجوں کو....ہتھیاروں کو....خزانوں کو....روپے کو پیسے کو پیش کیا لیکن ان میں سے ایک چیز بھی تیرے اندر کی تو نہیں ہے....سب باہر ہی باہر کی چیزیں ہیں تیرے اندر کیا کمال ہے جس کی وجہ سے تو دعویٰ کرے کہ تو با کمال ہے....اس کا مطلب یہ ہے کہ روپے پیسے

نے تجھے چھوڑ دیا بس تو ذلیل ہو گیا اب تیری عزت ختم ہو گئی تاج وتخت اتفاق سے پاس نہ ہو تو بس تو ذلیل ہو گیا...

فوجیں اگر کہیں رہ جائیں اور تو شکار میں آگے بڑھ جائے تو ذلیل ہو جائے اس لئے کہ فوج تو ہے ہی نہیں یہ کیا عزت ہوئی کہ اندر کچھ نہیں اور بیرونی چیزوں پر مدار کار رکھے ہوئے ہے.... تیرے اندر کی کیا چیز ہے نہ فوجیں تیرے اندر کی ہیں نہ تاج وتخت تیرے اندر کا ہے تو اگر اپنا کمال بتلاتا ہے اور بڑائی بتلاتا ہے تو اندر کا کمال پیش کر اگر تیرے اندر واقعی کوئی کمال ہے....

اب وہ بیچارہ بادشاہ بھی حیران ہوا کہ واقعی بات سچی ہے جواب دے نہ سکا حکیم سقراط نے کہا کہ اگر تجھے کمال دکھلانا ہے تو ایک لنگی باندھ اور کپڑے اتار اور میں بھی لنگی باندھتا ہوں اور کپڑے اتار کر اس دریا میں کودتے ہیں اور وہاں اپنے اپنے کمالات دکھلائیں گے.... اس وقت معلوم ہو گا کہ تو باکمال ہے یا میں باکمال ہوں تو گویا سقراط نے بتلایا کہ حقیقت میں کمال جس پر آدمی فخر کرے وہ اندرونی کمال ہے اندر تو کمال نہ ہو اور باہر کی چیزوں پر فخر کرے جو کہ ہمیشہ جدا ہونے والی چیزیں ہیں وہ جدا ہو گئیں تو بے کمال ہو گیا.... ذلیل ہو گیا یہ کیا کمال ہے؟ (خطبات طیب)

واہ ری دُنیا!

مرید نے پیر سے خواب بیان کیا.... دیکھتا ہوں کہ میری انگلیاں پاخانہ میں بھری ہوئی ہیں اور آپ کی انگلیاں شہد میں.... پیر جی نے کہا ہاں ٹھیک تو ہے اس میں شک ہی کیا ہے ہم ایسے ہی ہیں اور تو ایسا ہی ہے....

مرید نے کہا کہ ابھی خواب پورا نہیں ہوا یہ بھی دیکھا کہ میں تمہاری انگلیاں چاٹ رہا ہوں اور تم میری انگلیاں چاٹ رہے ہو.... پیر بہت خفا ہوئے اس حکایت کا وہی حاصل ہے کہ مرید تو پیر سے دین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ شہد کے ہے اور

پیر مرید سے دنیا حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ پاخانہ کے ہے (امثال عبرت)

وہ دوسری بھی لے گئی

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ملک یمن میں تھے دوران سفر ہم نے شام کا کھانا کھانے کیلئے اپنا دستر خوان بچھایا' ادھر نماز مغرب کا وقت بھی ہو گیا' ہم نے سوچا کہ پہلے نماز پڑھتے ہیں پھر تسلی سے کھانا کھائیں گے...

ہم نے دستر خوان پھیلا کر وہیں چھوڑا اور نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے' دستر خوان پر دو مرغیاں دھری تھیں... دوران نماز لومڑی آئی اور ایک مرغی اٹھا کر لے گئی...

جب نماز ختم ہوئی تو ہم نے بڑا افسوس کیا اور کہا ''ہمارا کھانا حرام ہو گیا'' ابھی ہم آپس میں باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہی لومڑی دوبارہ آئی' اس کے منہ میں مرغی جیسی کوئی چیز تھی... ہم یہ سمجھے کہ شاید یہ ہماری مرغی واپس کرنے آئی ہے... ہم اس کی طرف دوڑے اس نے مرغی ایک طرف رکھی اور گھوم کر دستر خوان پر رکھی دوسری مرغی کی طرف آئی' اسے اٹھا کر بھاگ گئی... ہم جب پہلی مرغی کی طرف پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ مرغی نہیں بلکہ کھجور کی چھال ہے... (الدمیری)

امام شافعی رحمہ اللہ کی فراست

چہرہ شناسی ایک مستقل علم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اس علم کے بھی ماہر تھے خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دوران سفر کسی جگہ ٹھہرا تو میں نے ایک شخص کے چہرے کو دیکھا تو چہرہ شناسی کے علم کے مطابق یہ شخص مجھے بڑا ہی بخیل اور کم ظرف معلوم ہوا۔ لیکن اس شخص کے معاملہ اور حد درجہ اکرام نے میرا علم غلط ثابت کر دیا۔

میں اس کے ہاں کچھ وقت مہمان رہا تو اس نے نہ صرف میری خدمت کی بلکہ میری سواری یعنی گھوڑے کے آرام و راحت کا بھی خوب خیال رکھا۔

جب میں وہاں سے واپس جانے لگا تو اس شخص نے جیب سے ایک پرچہ نکال کر مجھے دکھایا کہ میں نے تمہارے اکرام پر یہ یہ خرچ کیا ہے تمہارے کھانے کے اتنے پیسے... رات کو قیام اور بستر کا اتنا کرایہ... گھوڑے کے دانہ کے اتنے پیسے وغیرہ وغیرہ۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا پرچہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا علم اور فن صحیح ہے وہ شخص واقعی بڑا کم ظرف اور انتہائی لالچی قسم کا تھا۔

''اے اللہ! مجھے تھوڑے بندوں میں سے بنا دے...''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو تنہائی میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا: آپ کو اس عجیب دعا پر بہت تعجب ہوا...وہ دعا سے فارغ ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا، تم یہ کیسی دعا مانگ رہے تھے...

اس سیدھے سادے شخص نے جواب دیا کہ اللہ فرماتا ہے، میرے بندوں میں سے شکر کرنیوالے تھوڑے ہیں تو میں اللہ سے دعا کر رہا تھا کہ ان تھوڑوں میں مجھے بھی بنا دے...'' اس کے جواب کا آپ پر ایک خاص اثر ہوا اور آپ خاموش ہو گئے...''

اَسلاف اور مشاہیر اُمت
کے لطائف وظرائف

لطیفہ

مولانا منظور احمد صاحب مدظلہ (جامعہ خیرالمدارس ملتان) ایک مرتبہ
امتحان لینے مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے...
دیکھا کہ حضرت مولانا جمشید علی صاحب رحمہ اللہ (رائے ونڈ)
کوئی فروٹ وغیرہ نوش جان فرمارہے ہیں تو مولانا منظور صاحب مدظلہ نے
ازراہ مذاق فرمایا: ''مولانا! آپ تو ہر وقت کھاتے ہی رہتے ہیں''
مولانا جمشید صاحب رحمہ اللہ نے پلٹ کر فی البدیہہ جواب دیا:
''جی ہاں! ہمارا مزاج ہی جنتیوں والا ہے''..

حکیم الاسلام اور حُسنِ مزاج

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک مرتبہ حکیم الاسلام رحمہ اللہ ہمارے ہاں جامعہ اشرفیہ میں تشریف لائے تو میں نے ناشتہ میں انڈا پیش کیا... اس پر قاری صاحب کچھ ہچکچائے تو میں نے انڈے کے بہت سارے فوائد بیان کیے...

اس پر حضرت قاری صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اب تو دریائے راوی چل پڑا کہ تم نے اس کے فوائد کی اتنی ساری روایتیں بیان کردی ہیں...

(اس میں دریائے راوی کی طرف اشارہ ہے)

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ پاکستان تشریف لائے تو جس گاڑی پر سوار تھے اس کا رنگ کالا تھا... آپ نے مزاحاً فرمایا ہم تو سیاہ کار ہیں...

ایک مرتبہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ خیر المدارس ملتان میں وعظ فرمایا تو بعد میں ایک صاحب آئے جو کہ جوتا سازی کے کاریگر تھے

انہوں نے عرض کیا کہ حضرت! اگر اپنے پاؤں کا سائز دے دیں تو میں آپ کیلئے عمدہ جوتا بنا دیتا ہوں... اس پر آپ نے حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا مولانا! تقریر کے بدلے جوتے آ رہے ہیں...

ایک مرتبہ آپ کار میں بیٹھے تو سیٹ کی پچھلی طرف سگریٹ کی راکھ ڈالنے کیلئے ڈبیا بنی ہوئی تھی جبکہ آپ پان کے عادی تھے تو فرمایا اگر انگریز پان کھاتا ہوتا تو پان کی پیک کے لیے بھی جگہ بناتا...

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ایک مرتبہ ڈیرہ غازی خان میں مہمان ہوئے تو کمشنر نے کھانے کی دعوت دی... کھانے کے بعد دوران گفتگو کمشنر نے عرض کیا کہ دوسرے مسلک والے اور آپ باہم کیوں لڑتے ہیں؟

قاری صاحب نے فرمایا ہم نہیں وہ لڑتے ہیں...

کمشنر نے عرض کیا کہ حضرت! تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے... قاری صاحب نے اپنے ایک ہاتھ کو اوپر کر کے دوسرے ہاتھ کو اس پر مارا اور فرمایا یوں بھی تو تالی بج سکتی ہے... آپ کے اس جواب پر کمشنر حیران و ششدر رہ گیا...

محترم عبداللہ صدیقی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حافظ عرفان صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ) نے ایک مرتبہ حضرت قاری صاحب کی خدمت میں بہت عمدہ جوتا پیش کیا تو آپ نے پاؤں آگے کر دیا... تاکہ وہ پہنا بھی دیں... جوتا پہنانے میں حافظ صاحب نے قدم بوسی بھی کر لی...

حضرت قاری صاحب نے جوتے کے آرام دہ ہونے کو بیان کیا تو حافظ صاحب نے فرمایا حضرت! یہ جوتا اب ہمیشہ آپ کی قدم بوسی کرتا رہے گا

کیا مُردے سنتے ہیں؟

ایک تقریر کے دوران میں کسی نے آواز دی... شاہ جی رحمہ اللہ ! مردے سنتے ہیں کہ نہیں؟ ان دنوں سماع موتی کے مسئلہ پر بحث چل رہی تھی اور اس نے شاہ صاحب کو بھی اس مسئلہ میں الجھانے کی کوشش کی... شاہ صاحب رحمہ اللہ بھلا اس کے داؤ میں کب آنے والے تھے... جھٹ فرمایا بھلے مانس تمہیں مُردوں کی فکر ہے... مجھے بیس سال ہوگئے ان زندوں کو پکار پکار کر تھک گیا مجھے تو یہ بتاؤ کہ یہ زندہ بھی سنتے ہیں کہ نہیں؟ پہلے زندوں کے متعلق تحقیق کرلیں پھر مُردوں کی بھی باری آجائے گی... ان الفاظ سے مجمع قہقہہ زار بن گیا اور سائل اپنا سا منہ لے کے رہ گیا...

شیطان اور منافقت

ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان نے کتنی جرات کا ثبوت دیا حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا... ابدی لعنت کو قبول کرلیا مگر منافقت نہ کی... اگر ہم اس کو مشورہ دیتے کہ کم بخت نہیں مانتا آدم کو دل سے نہ سہی ظاہراً تو سجدہ کرلے مقابلہ کرکے کیوں جہنمی بنتا ہے؟

وہ کیا کہتا؟ یہی تو جواب دیتا کہ جہنم منظور ہے مگر منافقت نہیں ہوسکتی مگر وہ باطل کیلئے اتنی صلاحیت واستقامت کا ثبوت دے تو ہم حق کیلئے کیوں نہ دیں...

تم نے مجھے منکوحہ سمجھا یا روٹی؟

ایک مرتبہ ضلع میانوالی میں قیام کے دوران ایک دیہاتی سفید ریش' حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں آیا اور بجائے السلام علیکم کہنے کے بسم اللہ' بسم اللہ

کہہ کر پاؤں چھونے لگا... حضرت نے فوراً ہاتھ پکڑ کر فرمایا' میاں بسم اللہ عام طور پر دو جگہ پڑھی جاتی ہے... روٹی کھانے سے پہلے یا اپنی منکوحہ عورت کے پاس جانے سے پہلے... تم نے مجھے کیا سمجھا؟ روٹی یا منکوحہ بیوی؟ نووارد سخت نادم ہوا...

آپ نے محبت آمیز لہجہ میں اسے سمجھایا کہ مسلمان جب کسی مجلس میں آئے تو' پہلے السلام علیکم کہے جو شریعت کا حکم اور کار ثواب ہے...(پیام اسلام ۹۰)

اپنے کپڑوں کی طرف

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ جب میں نہانے کیلئے کپڑے اتار کر نہر میں گھسوں تو اپنا منہ قبلہ کی طرف رکھوں یا کسی اور طرف؟ مزاحاً امام صاحب نے جواب دیا کہ افضل یہ ہے کہ تم اپنا منہ اس طرف رکھو جس طرف تمہارے کپڑے ہیں تا کہ کوئی چور یہ کپڑے نہ لے جائے...

امیر شریعت کے واقعات

مولانا یاسین رحمہ اللہ صاحب ایک عجیب واقعہ سناتے ہیں... کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے علاقے میں سیلاب آیا اور میرا سارا گھر بہہ گیا...

میں اپنے گھر والوں کو لے کر دور ایک اونچی جگہ پر پناہ گزین ہو گیا... شاہ جی رحمہ اللہ کو بھی اطلاع ملی کہ یاسین کا گھر بار سیلاب کی نذر ہو گیا اور اب وہ اپنے اہل و خانہ کے ساتھ کہیں خانہ بدوشوں کی طرح مقیم ہے...

شاہ جی نے مجھے بڑا ڈھونڈا اور بہت تلاش کروایا مگر سیلاب کے زمانے میں کسی کا کیا پتہ چلتا ہے؟ خیر کچھ دنوں کے بعد مجھے خود شاہ جی تک پہنچنے کا موقع مل گیا...

شاہ جی سے ملاقات ہوئی، پہلے تو شاہ جی نے اپنی فکر و پریشانی کا اظہار کیا اور ہماری تلاش کیلئے کی گئی اپنی کوششوں کا ذکر کیا پھر ایک عجیب کام کیا... وہ یہ کہ اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اور کمرے کے بیچ میں کھڑے ہو گئے...

پھر مجھ سے کہا: ''یاسین! جو کچھ میری جیبوں میں ہے نکال لو' وہ سب تمہارا ہے''... مجھے حیرت ہوئی کہ میری مدد کیلئے یہ طریقہ کیوں اختیار فرمایا ہے تو اس کی وضاحت کی کہ ''تم میرے دوست ہو (شاہ جی اپنے شاگردوں' مریدوں اور عقیدت مندوں کو ''دوست'' ہی فرمایا کرتے تھے)

اور مجھے شرم آتی ہے کہ سائل کی طرح تمہارے ہاتھ پر کچھ رکھ کر تم کو شرم سار کروں' بلکہ تم خود پورے دعوے سے میری جیب سے نکالو''...

مقصد یہ تھا کہ میری عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچے اور میری مدد بھی ہو جائے... کیسا عجیب انداز تھا اور اپنے لوگوں کو کیسے دلداری فرمایا کرتے تھے... رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

لطیفہ

حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ اساتذہ کو تنخواہ دینے کے لئے رقم نہیں تھی...

ہوٹل کا کھانا کھا کر اساتذہ بیمار پڑ گئے... مولانا لطف اللہ پشاوری نے درخواست کی کہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں ہے گھر والوں کے لئے گندم فروخت کر کے اخراجات دے آؤں حضرت بنوری رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اساتذہ کی تنخواہوں کی رقم آئی ہے...

مولانا لطف اللہ پشاوری نے (بے تکلف دوست ہونیکی وجہ سے) مذاق کے طور پر کہا ''بلی کے خواب میں چھیچھڑے''

دوسرے دن مولانا بنوری رحمہ اللہ سبق پڑھانے تشریف لے گئے تو ایک مخلص دوست نے اساتذہ کی تنخواہ کے لئے کچھ رقم دی مولانا بنوریؒ نے مولانا لطف اللہ کو رقم پیش کر کے کہا ''چھیچھڑے آ گئے'' (بشکریہ ماہنامہ الرشید) (شمارہ ٦٥)

خدمت کاانعام

حدیث کیلئے اہتمام وادب

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ جب مدرسے میں درس حدیث پاک دینے تشریف لے جاتے تو روزانہ نئے دھلے ہوئے کپڑے پہنتے اور خوب عطر لگاتے...

جس راستے سے آپ گزرتے اس راستے میں خوب خوشبو پھیلی ہوئی ہوتی... چونکہ عوام الناس بھی درس سننے آتے تھے...تو خوشبو سے لوگ اندازہ کر لیتے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ درس دینے کیلئے تشریف لے گئے ہیں تو وہ جلدی جلدی چلنے لگتے...

ایک دن آپ درس کیلئے تیار ہو رہے تھے کہ کسی ریاست کا نواب آ گیا جو آپ کو اپنے ہاں لے جانا چاہتا تھا...آپ نے فرمایا درس سے فارغ ہو کر چلیں گے تو دوران تیاری جب طالب علم نے الماری سے خالص کستوری کے عطر کی شیشی نکالی اس وقت جس کی قیمت 90 روپے تھی وہ نواب سمجھا شاید کچھ کپاس کو لگا کر کان میں رکھیں گے... مگر طالب علم نے حسب معمول پوری شیشی ہاتھ پہ ڈال کر حضرت مدنیؒ کے کپڑے اور بالوں اور داڑھی مبارک کو لگا دی نواب حیران ہوا...اس نے کہا حضرت یہ تو اتنی قیمتی ہے...فرمایا ہاں بھائی جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام کر دیتا ہے خیر نواب بھی درس میں شریک ہوا...درس سے فارغ ہو کر وہ موٹر میں حضرت کو لے کر روانہ ہوا...درس حدیث کا اس کے دل پر کوئی ایسا اثر ہوا کہ دوران سفر کہتا ہے کہ حضرت جب تک میں زندہ ہوں یہ عطر کی خدمت میرے ذمہ ہے... ہر ماہ تیس شیشیاں عطر کی پیش کیا کروں گا...حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے نہیں کہا تھا کہ میاں! جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام فرما دیتے ہیں...آج میرے پاس یہ آخری شیشی تھی...سبحان اللہ...

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ ایک مرتبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے تو دوران تقریر حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا... ''مولانا عبدالحق صاحب ولی کامل ہیں اور یہ دارالعلوم حقانیہ مولانا کی ولایت کی ایک نشانی ہے اور ان کو یہ ولایت اپنے شیخ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی خدمات کی وجہ سے حاصل ہوئی...

دارالعلوم دیوبند سے بہت سے اہل علم نے استفادہ کیا لیکن سرحد میں جو کام مولانا عبدالحق صاحب نے سرانجام دیا وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا''...

مولانا افغانی رحمہ اللہ نے دوران تقریر یہ بھی فرمایا کہ یہ مدرسہ' یہ تعمیر' یہ مسجد' یہ طلبہ' یہ سب مولانا عبدالحق صاحب کی ولایت کی زندہ نشانیاں ہیں...

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ ولایت اپنے شیخ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی خدمت کیوجہ سے حاصل ہوئی تھی... میں روزانہ عصر کے بعد حضرت مدنی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور مہمانوں کی خدمت وغیرہ کرتا تھا اس پر کچھ حاسدین طلبہ چپکے سے کہتے کہ وہ دیکھو چاپلوس آگیا...

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا حُسنِ مزاح

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے حالات میں ہے کہ آپ دارالعلوم کے انعامی جلسہ میں حضرات مدرسین کے زیر درس کتب پر تبصرہ فرماتے...

اگر کسی کتاب میں زیادہ طلبہ ناکام ہوجاتے تو اس موقع پر کتاب پڑھانے والے استاد صاحب کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے کہ حضور! آپکی کتاب میں اس قدر لڑکے کیوں ناکام ہیں کیسی پڑھاتے ہیں آپ کتاب؟ حضرت مدنی رحمہ اللہ کے اس قسم کے جملوں سے تمام حاضرین جلسہ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی...

ایک مرتبہ قاضی مبارک میں اکثر طلبا ناکام ہوگئے یہ کتاب امام المعقولات

حضرت علامہ ابراہیم بلیاوی رحمہ اللہ کے زیردرس تھی... جو مولانا حضرت مدنی رحمہ اللہ کی زمانہ طالب علمی کے بے تکلف ساتھیوں میں سے تھے... چنانچہ جب مذکورہ کتاب کے نتائج سنائے گئے تو حضرت مدنی رحمہ اللہ نے مولانا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جناب! آپکی کتاب میں لڑکے بہت زیادہ فیل ہیں آپ امام المعقولات کیسے بن گئے؟ حضرت علامہ نے جواب دیا کہ حضور! میں امام ہوں لڑکے تو امام نہیں، پھر بھلا اس میں میری امامت کا کیا قصور؟ حضرت مدنی رحمہ اللہ یہ جواب سن کر بہت مسرور ہوئے...

اس واقعہ میں اہل علم اور اہل مدارس کیلئے ہمارے اکابر کی باہمی محبت وشفقت کس طرح جھلک رہی ہے... یہ عیاں ہے اور دوسری بات یہ بھی واضح ہے کہ ہمارے اکابر طلبا کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی علمی کارکردگی پر گہری نظر رکھتے تھے... آج تو صرف مدارس میں علوم کا شہرہ ہے لیکن طلبا کی وہ تربیت جو ہمارے اکابر کا خاص وصف تھا خال خال ہی دیکھنے میں آتی ہے...

حضرت مدنی رحمہ اللہ طلبا سے بھی بے تکلف معاملہ فرماتے تھے ایک مرتبہ ایک طالب علم نے بڑی بے تکلفی سے دریافت کیا کہ حضرت سنا ہے کہ آپ قطب العالم ہیں؟ حضرت نے طالب علم کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سبق کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا! لیکن طالب علم نے انتہائی جسارت سے اپنے سوال کو دہراتے ہوئے کہا کہ حضرت! اللہ تعالیٰ کا قول ہے... وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

لہٰذا اگر آپ قطب العالم ہیں تو اس نعمت کا بیان ہونا چاہئے... طالب علم کی بات سن کر آپ نے فرمایا اونٹنیوں میں ایک اچھے نسل کی شریف اونٹنی ہوتی ہے جسے پدمنی کہتے ہیں... یہ خبر ایک اونٹ کے بچے کو ہوگئی تو اس نے اپنی ماں سے پوچھا کہ اماں! پدمنی اونٹنی کسے کہتے ہیں؟ تو ماں نے جواب دیا کہ وہ پدمنی اونٹنی میں ہی ہوں...

حضرت کا یہ جواب سن کر طلبا مسکرانے لگے اور سبق شروع ہوگیا...

اس واقعہ سے آپ کی طلبا پر شفقت واضح ہے اور اس واقعہ کے تناظر میں

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا کمال تواضع بھی دیکھا جاسکتا ہے... حضرت کی شخصیت بلا شبہ قطب العالم جیسے القاب سے بھی بلند و بالا تھی لیکن آپ نے جس قدر تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اتنے ہی آپ کے درجات دنیا و آخرت میں بلند فرما دیئے... ایسے حضرات کو دیکھ کر کسی نے سچ ہی کہا تھا کہ اللہ پاک نے خیر القرون کی چند ہستیاں اس دور میں بھی ہمیں اکابر کی شکل میں دیدیں...

ہم بھی ان حضرات کے نام لیوا ہیں کاش! ہمارے اعمال بھی ایسے ہوجائیں... واللہ ولی التوفیق

اسلامی تاریخ........امیر خسرو کا ایمان افروز جواب

امیر خسرو کے شیخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ بادشاہ اور امراء سے تعلق نہ رکھتے تھے جبکہ امیر خسرو سلطان کے دربار سے وابستہ تھے اور اپنے شیخ کے معاملات میں بھی معاون تھے...

بادشاہ کو معلوم تھا کہ امیر خسرو کے شیخ سے ملاقات کی اجازت مانگی گئی تو اجازت نہیں دیں گے... اس لئے وہ کسی دن اچانک انکے پاس پہنچنا چاہتا تھا... حضرت امیر خسرو نے اس بات کی اطلاع پہلے ہی حضرت نظام الدین کو کردی... حضرت خواجہ اسی وقت دہلی چھوڑ کر اجودھن پہنچ گئے...

بادشاہ نے امیر خسرو کو بلا کر کہا.... کہ تم نے راز فاش کردیا... یہ اچھی بات نہیں ...کیا تمہیں شاہی سزا کا خوف نہیں ہوا؟

حضرت امیر خسرو نے کسی شاہانہ عتاب کی پرواہ کئے بغیر کہا میں جانتا تھا کہ اگر حضور والا ناراض ہوں گے تو میری جان کو خطرہ ہوسکتا ہے لیکن اگر مرشد کو تکلیف پہنچی تو ایمان کا خطرہ ہے اور میری نظر میں ایمان کے خطرہ کے مقابلہ میں جان کے خطرہ کی کوئی اہمیت نہیں' سلطان کو امیر خسرو کا یہ جواب پسند آیا (سیر الاولیاء)

اشرفی لطائف وظرائف

یعنی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
کے خطبات وملفوظات سے سینکڑوں علمی وادبی
رموز ولطائف کا حسین مجموعہ جس کا مطالعہ
نہ صرف غمگین دلوں کو راحت بخشتا ہے
بلکہ کافہم پیدا کرنے میں بھی اکسیر ہے

لطائف کا مجموعہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کے لطائف بھی بڑے معنی خیز اور نصیحت آمیز ہوتے ہیں... ایک مولوی صاحب مجھ سے فرماتے تھے کہ اگر حضرت والا کے لطائف ہی کا مجموعہ جمع کر لیا جائے تو اسی میں سب کچھ ہے (ص ۱۸۹/۳) الافادات)

ایک صاحب نے کچھ لطائف جمع کئے تھے... جن کا حضرت والا نے نام بھی تجویز فرمادیا تھا... الصناعات فی العبارات (اشرف السوانح ج ۲ ص ۶۰)

فرمایا کہ ظریف آدمی کا نفس مردہ اور روح زندہ ہوتی ہے (خیر الافادات ص ۶۸)

فرمایا ڈپٹی علی سجاد صاحب کے والد سے منقول ہے انہوں نے میرے متعلق کہا تھا کہ نثر میں بھی شاعری کرتا ہے... (سفرنامہ لاہور ص ۲۴۴)

خریدار... خردار

فرمایا آج کل اخباروں میں بڑی گڑبڑ ہے... ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آج کل تو خریدار اسی مذاق کے ہیں... اس پر فرمایا کہ واقعی اکثر خریدار از خردار بالدال ہوگئے اس ہی لئے خروار بالواو بن گئے (ص ۲۹ ج ۲ الافاضات الیومیہ)

ایمانی اور بے ایمانی

ایک تار رنگوں سے جوابی آیا... اس کا پتہ لفظوں کے تقدم و تاخر سے غلط لکھا ہوا ہے... یہ پتہ حاجی داؤد صاحب کا تھا... ان کا پتہ تار کا ایمانی ہے... حضرت والا نے مزاحاً فرمایا کہ تار والوں نے بے ایمانی سے غلط لکھ دیا ہے یعنی بغیر بے کے لکھ دیا... (ص ۴۴ ج ۲)

پروا... پر، وا

مفارقت احباء کے تحمل کے متعلق فرمایا کہ مجھ کو دوستوں کی پروا تو ہے مگر پر وانہیں (وا بمعنی کشادہ) کہ اڑ کر سب کی طرف پہنچ جاؤں...(ص ۴۵ ج ۲)

نافع...نافہ

ایک طالب علم کو سزاءً ایک واقعہ لکھنے کا امر فرمایا...خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت لکھنا بھی تو اچھا خاصا مجاہدہ اور مشغلہ ہے...عرض کیا کہ حضرت ہے بہت نافع فرمایا کہ نافہ ہی تو مشکل سے ملتا ہے...(ص ۴۸ ج ۲)

فوج...موج

فرمایا کہ آج نماز عید میں بدتمیزی کا طوفان نہ تھا صرف موج تھی کیونکہ تھوڑی سی فوج تھی...(ص ۶۷ ج ۲)

بالمعنی، بے معنی

کسی نے حضرت کی عبارت کا غلط مفہوم سمجھا...فرمایا کہ میری عبارت کو روایت بالمعنی بنا کر اس پر شبہ کیا ہے...خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نقل بالمعنی کردی...فرمایا بے معنی کردی... ہاں بالمعنی کہنا اس معنی کو صحیح ہے کہ معنی کو بل میں کردیا (ص ۱۰۰ ج ۲)

جہلم، علم

فرمایا کہ ضلع جہلم سے ایک خط آیا ہے کہ مجھے ۲۵ برس سے خدا کی محبت کا سودا ہے...مگر ناکامیاب ہوں...فرمایا کہ ضلع علم کے ہوتے تو کچھ ہوگا مگر وہ تو ضلع جہلم کے ہیں...(ص ۱۳۱ ج ۲)

خودرائی، رائی

فرمایا خودرائی اگر رائی کے برابر بھی ہو اس کو بھی چھوڑ دینا چاہیے... یہ بڑی ہی مضر چیز ہے...(ص۱۴۴ج۲)

ووٹ...روٹ

فرمایا اگر مجھ کو سلطنت مل جائے تو سب سے پہلا اعلان یہ کروں کہ جو عورتیں ستائی جائیں تو وہ میرے یہاں درخواست کریں...فرمایا جب پہلے ہی یہ نیت ہے کہ مردوں کو ماروں گا تو مرد ووٹ نہیں دیں گے گو عورتیں روٹ پکا کر کھلائیں (ص۱۸۷ج۲)

مکی...مکھی، مدنی...بدنی

تحریکات حاضرہ کے سلسلے میں فرمایا کہ اگر مظالم سے بچنے پر قادر نہیں ہو اپنے کو مکی سمجھو اور صبر کرو اور اگر قادر ہو...مدنی سمجھو اور قدرت سے کام لو...مگر اب تو یہ ہو رہا ہے کہ یا تو مکی کی جگہ مکھی اور ذلیل بنیں گے اور یا مدنی کی جگہ بدنی اور پہلوان بنیں گے اور خطرات میں پھنسیں گے...(ص۲۲۲ج۲)

اُصول...وصول

فرمایا آج کل پیروں نے اصول چھوڑ دیئے وصول پر پڑ گئے...اس لئے نفع دینی کا حصول نہیں ہوتا...(ص۲۳۷ج۲)

شکایت...حکایت

ایک صاحب نے خط میں دریافت کیا تھا کہ حضرت کو اب تو نیند کی شکایت نہیں...جواب لکھا گیا کہ شکایت تو نہیں حکایت ہے کہ نینداب بھی کم ہے...شکایت وہ ہے جس میں ناگواری ہی کا اظہار ہو...(ص۲۴۰ج۲)

مفرحات... مقرحات

فرمایا اگر بدون طبیب کے مشورہ کے مفرحات استعمال کروں تو وہ مقرحات ہوجائیں... بڑی راحت اسی میں ہے کہ اپنے سے زیادہ جاننے والے سے حالت بیان کردی اور جو اس نے تدبیر بتلادی اس پر عمل کرلیا...(ص۲۴۳ج۲)

قصد... فصد

فرمایا میں تو اصول کے ماتحت کام کرتا ہوں... یہی دوسروں سے چاہتا ہوں باقی کسی کا اصول اور سلیقہ سے کام کرنے کا مقصد نہ ہو اس کی تو فصد ہی لی جائے گی... یہی ناگوار ہوتا ہے...(ص۲۵۳ج۲)

جاہ... باہ

ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ کپڑا تو گھٹیا پہننا چاہئے کہ مقصود اس سے بھی حاصل ہے مگر کھانا خدا دے تو اچھا کھانا چاہئے... کیونکہ نہ کھانے سے مضمحل ہوجائے گا اور لوگ اس کا عکس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کھانے کو کس نے دیکھا ہے پہننے کو سب دیکھتے ہیں یہ بھی ایک مرض ہے جس کا تعلق جاہ سے ہے... اور مزاحاً فرمایا کہ کھانے کا تعلق باہ سے ہے...(ص۲۶۲ج۲)

خفا... خِفا

فرمایا میں اصولی بات کہتا ہوں اس میں افراط تفریط نہیں ہوتی... وہ لوگوں کو پسند نہیں آتی... اس پر خفا ہوتے ہیں مزاحاً فرمایا کہ یہ اس لئے کہ وہ بات صاف ہوتی ہے اس میں خِفا (چھپا ہونا) نہیں ہوتا...(ص۲۶۸ج۲)

رکا...رقعہ

ایک شخص نے خاموشی کے ساتھ ایک رقعہ حضرت والا کے پاس رکھ دیا...فرمایا مجھ کو اس کا علم کس طرح ہوتا...مزاحا فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ پہلے رکا دے (یعنی بلند سے بات کہنا) اس کے بعد رقعہ دے...(ص۲۹۱ ج۲)

حبل...حمل

فرمایا جماع سے مقصود حبل ہے...یعنی حمل جس سے نسل کا بقا رہتا ہے...
شہوت رانی مقصود نہیں...(ص۳۰۰ ج۲)

شرافت...حرارت

فرمایا تحریکات میں بعض ایسے لوگ شریک تھے جن کی نیت شرارت کی نہ تھی صرف حرارت تھی...چنانچہ فہم وانصاف سے وہ حرارت جاتی رہی...(ص۳۰۱ ج۲)

کالج...فالج

(علی گڑھ کالج میں داخلہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ کالج کے داخلہ سے فالج کا داخلہ اچھا ہے...اس لئے کہ اس میں تو دین کا ضرر اور اس میں جسم کا ضرر (ص۳۰۷ ج۲)

دائی...داعی

احکام پر عمل کرنے کے سلسلے میں فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں جی نہیں چاہتا...میں کہتا ہوں کہ ماں کے پیٹ سے ہی نکلنے کو کب جی چاہتا تھا...
دائی نے ٹانگیں پکڑ کر زبردستی کھینچ لیا تھا...سو دائی کا اتباع کیا مگر داعی کا اتباع نہیں کرتے...(ص۳۱۴ ج۲)

فکر...ذکر

ایک خط کے جواب میں فرمایا کہ فکر چھوڑیئے ذکر جوڑیئے...سب اللہ فضل کرے گا(ص۳۲۹ج۲)

دلفریب...اورنگ زیب

فرمایا بعض میری کتابیں دیکھ کر معتقد ہو جاتے ہیں...یہاں آ کر کہتے ہوں گے کہ تصنیف میں تو چہرہ ایسا دلفریب اور یہاں دیکھو تو اورنگ زیب...(ص۳۴۴ج۲)

چلتی...چل دیتی

ایک شخص کہنے لگے کہ بدوں ادھار کے دکان نہیں چلتی...میں نے کہا کہ جی ہاں ایسی چلتی ہے کہ بالکل ہی چل دیتی ہے...(ص۳۵۱ج۲)

زمین دار...آسماں دار

فرمایا کہ دنیا میں آسماں دار ہو کر رہنا چاہئے...زمیندار ہو کر نہیں رہنا چاہئے... میں تو سماع کے متعلق بھی اکثر کہا کرتا ہوں کہ پہلے اہل سماع اہل سماء تھے اور آج کل کے اہل سماع اہل ارض ہیں...(ص۳۶۴ج۲)(۲) فرمایا زمیندار بہت پریشان ہیں مگر جو آسماں دار ہیں وہ اس زمانہ میں بھی مطمئن ہیں...(ص۱۰۹ج۳)

معانقہ...مباطنہ

ایک مرتبہ دو مولوی صاحبان میں معانقہ ہوا دونوں کے پیٹ بڑے تھے...گلے سے پہلے پیٹ مل گئے...ماموں صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ معانقہ تو نہیں ہوا...مباطنہ ہو گیا...(ص۹۰ج۳)

توکل...نقل

فرمایا توکل بڑی چیز ہے... باقی ہم جیسوں کو تو اگر توکل کرنے والوں کی نقل ہی نصیب ہو جائے یہ بھی سب کچھ ہے اس پر بھی فضل ہو جاتا ہے...(ص۹۳ج۳)

تعلق...تملق

فرمایا کسی سے تعلق رکھنا اور چیز ہے اور تملق کرنا اور چیز... یہ خلط مبحث کیسا... میں تعلق تو سب سے رکھتا ہوں تملق کسی سے نہیں...(ص۹۴ج۳)

آنا...آنہ

فرمایا میں تو آنے والے حضرات کی خدمت کو اپنا ذریعہ نجات سمجھتا ہوں... مگر آنے والوں پر نظر نہیں... مزاحاً فرمایا کہ آنہ والوں کو کیا دیکھتا روپیہ والوں کو دیکھتا ہوں یعنی اہل صدق کو...(ص۹۶ج۳) حضرت نے ایک نو وارد سے قیام کا پوچھا تو عرض کیا کہ آج ہی واپس جاؤں گا... فرمایا کہ آج کا آنا تو آپ کا آنہ تو کیا ہوتا... پائی کی برابر بھی نہ ہوا...

شیخ زادہ...شیخ سے زیادہ

فرمایا شیخ زادے کی قوم بزرگوں کے بھی کم ہی معتقد ہوئے ہیں... مزاحاً فرمایا کہ یہ تو خود شیخ زادہ ہیں بلکہ شیخ سے بھی زیادہ ہیں... اس لئے بڑی مشکل سے کسی کے معتقد ہوتے ہیں...(ص۹۷ج۳)

غِل...غُل

فرمایا کہ میرے دل میں کسی کی طرف سے ذرہ برابر الحمد للہ بغض یا خلش نہیں نہ قلب میں غل (بالکسر) نہ زبان پر غل (بالضم)(ص۱۴۰ج۳)

ضیف... سیف... حیف

حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کمال اخلاق کے تذکرہ پر فرمایا کہ ایک وقت گھر پر کافر ضیف (مہمان) کا حق ادا ہو رہا ہے اور ایک وقت جب وہ کافر میدان میں آوے تو سیف کا حق ادا ہو رہا ہے جبکہ اس کا ظلم وحیف ظاہر ہو... (ص ۱۴۱ ج ۳)

چھکڑا... جھگڑا

فرمایا ایک مرتبہ بہت سی عورتیں بیعت ہونے آئیں ایک چھکڑا بھرا ہوا تھا... مزاحاً فرمایا کہ چھکڑا کیا بھرا ہوا تھا اس میں ایک جھگڑا بھرا ہوا تھا... چونکہ وہ اپنے خاوندوں سے پوچھ کر نہیں آئی تھیں اس لئے میں نے بیعت سے انکار کر دیا (ص ۱۴۲ ج ۳)

مادیات... نریات

ایک مرتبہ ایک عیسائی مناظرہ میں لاجواب ہو رہا تھا... تو اس کی میم نے خیمہ سے پرچہ لکھ کر مناظرہ بند کر دیا... یہ عورتوں کے تابع ہوتے ہیں... مزاحاً فرمایا کہ یہ لوگ مادیات ہی میں چلتے ہیں نریات میں خاک بھی نہیں چلتے... (ص ۱۷۵ ج ۳)

راستہ... راستی

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت اکثر جگہ کئی کئی مرتبہ گزرنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر پھر بھی راستہ یاد نہیں رہتا.. فرمایا میاں راستی یاد رہے... راستہ یاد رہے یا نہ رہے... (ص ۸۹ ج ۳)

توریہ... بوریہ

فرمایا یہاں پر کوئی خفیہ آئے یا سی آئی ڈی آئے... جو کوئی آئے آوے ہم تو جو بات ہے صاف کہتے ہیں ہم نہ تقیہ کرتے ہیں اور نہ توریہ جانتے ہیں... صرف بوریہ جانتے ہیں... (ص ۶۳ ج ۴)

حرکت... برکت

فرمایا اور جگہ برکت ہے میرے یہاں حرکت ہے اور مصلحین شیخ ہیں اور میں مبیخ ہوں... (ص ۱۶۷ ج ۴)

مکمل... کم بل

بعض کا ظاہر درست کر لینے پر فرمایا سمجھتے ہیں کہ بس ہو گئے کامل مکمل مگر کم بل نہ ہوئے (یعنی بل کم نہ ہوئے بلکہ زیادہ ہی بل رہے انکسار نہیں عجز نہیں (ص ۲۲۷ ج ۴)

نظم... نثر

ایک مولوی صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میرے کاموں میں نظم نہیں ہے (یعنی انتظام نہیں) میں نے لکھ دیا کہ نثر یعنی پراگندگی کی وجہ سے مشقت زیادہ قوی ہے جس پر زیادہ ثواب کی امید ہے... (ص ۲۲۹ ج ۴)

جہل... جیل

فرمایا اللہ بچائے جہل سے... اسی جہل ہی کی بدولت بہت سے جیل میں پڑے ہیں... (ص ۲۵۴ ج ۴)

پیر... پیر

فرمایا ایک رضاعی رشتہ کو ایک پیر نے جائز کر دیا.. فرمایا آج کل علم کا زمانہ ہے کثرت سے علماء ہیں مگر پھر بھی جاہلوں سے مسائل پوچھتے ہیں... سمجھتے ہیں کہ جب پیر ہو گئے تو سب کچھ ہو گئے سر بھی ہو گئے اور پیر بھی ہو گئے... (ص ۱۷ ج ۵)

صوفی...سوقی

فرمایا کہ آج کل کے اکثر جاہل صوفی طریق کی حقیقت سے بے خبر ہیں میں تو کہا کرتا ہوں کہ آج کل کے صوفی نہیں سوقی (بازاری) ہیں...(ص ۳۸ ج ۵)

فاش...قاش

فرمایا یہاں آ کر قواعد کی برکت سے بحمد للہ سب راز فاش ہو جاتا ہے...مزاحاً فرمایا اور دل قاش (تراشیدہ) ہو جاتا ہے...اگر یہ برتاؤ نہ ہو تو اصلاح کیسے ہو (ص ۱۲۷ ج ۵)

دکان...دوکان

فرمایا بعض مشائخ آنے والوں کی چاپلوسی کرتے ہیں...جس کی اصلی غرض اپنی دکان کا جمانا ہے...مزاحاً فرمایا کہ یہاں دوکان (دونوں کانوں) کا اکھاڑنا ہے...(ص ۱۷۰ ج ۵)

مسائل...سائل

فرمایا میں ہمیشہ مسائل کی رعایت کرتا ہوں...سائل کی رعایت نہیں کرتا...اس ہی وجہ سے مجھ کو بدنام کیا جاتا ہوں...(ص ۲۶۹ ج ۵)

گلگلہ...غلغلہ

فرمایا معلم لوگ اکثر سنگدل اور کم عقل ہو جاتے ہیں...تعلیم کے لئے ترحم اور عقل کی ضرورت ہے...مزاحاً فرمایا کہ کبھی کبھی اکل کی بھی ضرورت ہے یعنی بچوں کو کچھ کھانے کو بھی دے دیا کریں...مگر آج کل بچوں کو گلگلہ تو دیتے نہیں محض غلغلہ سے کام لیتے ہیں...(ص ۳۱۲ ج ۵)

خادم قوم... نادم قوم

فرمایا کہ فلاں مولوی صاحب کو لے کر آئے تھے مجھ سے کہا کہ ان کو بیعت کر لیجئے... میں نے کہا کہ اس طریق میں نفع موقوف ہے مناسبت پر... اور ان کو آپ سے مناسبت ہے مجھ سے نہیں... وہ اس طرح کہ آپ خادم قوم ہیں یہ بھی خادم قوم ہیں اور میں نادم قوم ہوں میں نے کوئی قوم کی خدمت نہیں کی... (ص ۳۵۸ ج ۵)

ذہن... دہن

فرمایا ایسی آواز سے ذکر ہو کہ نائم اور مصلی کو تکلیف نہ ہو... نیند کے وقت گنگناہٹ سے بھی اجازت نہیں... ذہن ذہن میں پڑھے جو دہن سے باہر نہ ہو... (ص ۳۱ ج ٦)

داغی... باغی

فرمایا دنیا بڑی بے وفا ہے اس نے کسی کو اچھوتا نہیں چھوڑا... سب کو داغی بنا دیا... اور یہ داغی ہونا باغی ہونے کی یعنی حدود سے گزرنے کی وجہ سے ہوا... (ص ۵۴ ج ٦)

معقول... نامعقول

فرمایا بعض اہل علم میں سے بھی تہذیب رخصت ہو گئی... بعض لوگ نری معقول پڑھتے ہیں اس لئے نامعقول رہتے ہیں... (ص ۷۱ ج ٦)

سُبکی... سب کی

فرمایا میرے یہاں بفضلہ تعالیٰ ترجیح الراجح کا ایک مستقل اور مستمر ایسا باب ہے جو اہل علم کے نزدیک ایک نہایت سبکی کی بات ہے... بطور مزاح فرمایا مگر یہ سبکی سَبکی نہیں صرف میری ہے جس پر میں راضی ہوں... (ص ۲۳۳ ج ٦)

مزا...مذی

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا...میں نے عرفی تہذیب چھوڑ کر کہا کہ مزا تو مذی میں ہوتا ہے...ذکر میں مزا کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے (ص ۶۳ ج ۷)

بَڑھیا...مَڑھیا

فرمایا اکثر لوگ ہدایا میں بڑھیا چیز دیتے ہیں مگر میری نظر میں بوجہ آمیزش رسم کے وہ مَڑھیا ہوتی ہے...(ص ۱۶۷ ج ۷)

پیسہ...پیشہ

فرمایا مسلمان فضول اخراجات کی بدولت تباہ و برباد ہیں...فرمایا کہ یہی ہو رہا ہے جب پیسہ نہیں رہتا تو جھوٹ فریب کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں...(ص ۲۷۴ ج ۷)

شجرہ...ثمرہ

فرمایا ایک صاحب نے لکھا کہ ایک شجرہ بھی بھیج دو...میں نے لکھ دیا تھا کہ گو کوئی ثمرہ نہ ہو...(ص ۲۰۹ ج ۸)

تنہا...تن ہا

فرمایا عوام کی تو کیا شکایت کی جائے علماء و مشائخ اس بلا میں مبتلا ہیں...میں ایک تنہا اس پر متنبہ کرتا ہوں ... مجھ کو ہی بدنام کیا جاتا ہے...مزاحاً فرمایا کہ تنبیہ کیلئے ضرورت تھی تنہا کی (کئی تن مراد ہیں)(ص ۲۵۵ ص ۸)

آنہ...اشرفی

ایک صاحب نے لکھا کہ والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حاضری سے

معذور ہوں... جس کا بے حد قلق ہے... فرمایا یہاں کا آنا تو آنہ ہی تھا... اور وہاں رہنا اشرفی ہے... (ص ۲۳ ج ۹)

المیاری... اللہ ماری

فرمایا کہ اس کی سخت ضرورت ہے کہ سب چیزیں اپنی اپنی حد پر رہیں... الماری کی زینت اسی وقت ہے جبکہ ہر چیز اپنے موقع پر ہو... ورنہ پھر وہ الماری نہیں ہوتی... اللہ ماری ہو جاتی ہے... (ص ۳۰۰ ج ۹)

جلال، حلال، جمال

ایک مولوی صاحب کا بیعت کا ارادہ تھا... وہ کہتے تھے کہ حضرت کے جلال کی وجہ سے پورا نہیں ہوا... اس پر فرمایا کہ خدا معلوم لوگ کیا سمجھتے ہیں... میں بلا وجہ تھوڑا ہی کچھ کہتا ہوں... مزاحاً فرمایا کہ لوگ تو مجھ کو حلال (ذبح) کرتے ہیں... میں جلال بھی نہ کروں... میرے جلال کو دیکھتے ہیں اپنے جمال کو نہیں دیکھتے... (الافاضات الیومیہ)

فرمایا میرے پاس نہ حشم ہے نہ خدم ہے نہ علم ہے نہ فضل ہے نہ کمال ہے... نہ جمال ہے... مزاحاً فرمایا کہ ہاں جلال ہے مگر جلال بھی وہ جو حلال ہے حدود سے گزر کر نہیں...

شریف... شریفہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت شریفہ بھی میوہ جات میں اچھی چیز ہے اور ممکن ہے کہ حضرت کی کھانسی کیلئے مفید ہو وہ لانا چاہتے تھے... مزاحاً فرمایا کہ اگر آپ لائیں تو کسی شریف کو لائیے... شریفہ کو نہ لائیے... دو ہی (منکوحہ) بہت ہیں کوئی فوج تھوڑا ہی جمع کرنا ہے... (الافاضات) ایک موقع پر خواجہ صاحب نے میوہ جات کے سلسلے میں عرض کیا کہ حضرت شریفہ نہیں لکھا... حضرت والا نے مزاحاً فرمایا کہ شریفوں کا زمانہ بہت دنوں سے نہیں رہا...

ہائی اسکول، ہائے اسکول

ایک صاحب کا خط آیا کہ آپ چاروں سلسلوں کی اجازت دے کر بندہ کو بہرہ مند فرمائیں...ایک روپیہ نذرانہ کے لئے منی آرڈر کروں گا...

فرمایا کہ یہ ایک روپیہ میں خلافت لینا چاہتے ہیں...لفافہ پر پتہ ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ آپ ماسٹر ہائی اسکول بھی ہیں...مزاحاً فرمایا کہ ہائے اسکول تو نے تباہ کر دیا... اب بتلائیے اس بدفہمی اور کم عقلی کی کچھ حد ہے...(الافاضات الیومیہ)

غزال...غزالی

فرمایا ایک صاحب نے مجھ سے ایک حکایت بیان کی تھی کہ ایک باغ والے نے باغ میں سیٹی بجائی... ہرنی وحشی اس آواز سے اس طرح مدہوش ہو کر پاس آ کھڑی ہوئی اس کے بعد بطور لطیفہ کے فرمایا کہ اثر سماع کے لئے غزال ہونا بھی کافی ہے... غزالی ہونے کی ضرورت نہیں...(الافاضات)

ناگوار...ناگ وار

فرمایا کہ مجھ کو دوسرے کی بے فکری سے ناگواری ہوتی ہے...مزاحاً فرمایا کہ پھر ناگ وار ہو جاتا ہوں (مراد سانپ ہے) کہ جب میں اتنی رعایتیں دوسروں کی کرتا ہوں تو میں بھی ان سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ کو مت ستاؤ (الافاضات الیومیہ)

شرح...شرع

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ امام صاحب سید ہیں مگر حالت یہ ہے کہ سر پر انگریزی بال، داڑھی خلاف شرع مگر شرع کو شرح لکھا ہے...اس پر فرمایا کہ متن تو ہے مگر شرح نہیں...(الافاضات الیومیہ)

باطنی... بطنی

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ان اعمال باطنی کو کوئی نہیں دیکھتا... مزاحاً فرمایا کہ بطنی کو تو دیکھتے ہیں... آنت بطن ہی سے اترتی ہے... (الافاضات الیومیہ)

اہل سماع، اہل سما

فرمایا یہ جو آج کل اہل سماع ہیں وہ اہل سما نہیں اہل ارض ہیں کچھ خبر نہیں... جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں...

مسخرہ... مس خر

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت فلاں شخص باوجود دیندار ہونے کے مسخرے ہیں... اور ان کی بعض باتیں مسخرے پن کی بیان کیں... حضرت والا نے سن کو مزاحاً فرمایا کہ ان کو مس ہو گیا ہو گا کسی خر سے... یہ اس کا اثر ہے... (الافاضات)

مرغوب... مرعوب

قدسی صاحب جو کہ مریض ہیں ان کے سامنے کسی کو ڈانٹا... فوراً خیال آنے پر پوچھا کہ آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی...

کہا کہ مرعوب ہو رہا ہوں... میں نے کہا کہ آپ مرغوب ہیں مرغوب کو مرعوب نہ ہونا چاہئے... بس خوش ہو گئے...

حاکم علی... محکوم علی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ تعویذ لینے کے لئے حاکم علی آیا کرے گا... بطور مزاح فرمایا کہ آویں حاکم علی مگر آویں محکوم علی بن کر...

مرض، مرضی

فرمایا میرے اکثر جوابات مرضی کے موافق تو ہوتے نہیں لیکن الحمدللہ مرض کے موافق ہوتے ہیں...(جواہر الحسن ص۲۰)

خلوص، فلوس

فرمایا خدا خلوص دے... جہاں خلوص ہوتا ہے وہاں فلوس خود بخود آ جاتا ہے... کمی تو خلوص کی ہے...(حوالا بالا ص۲۳)

دستار بندی... دس تار

فرمایا آج کل بعض طلباء کی دستار بندی تو ہو جاتی ہے لیکن ان میں دس تار تو کیا ایک تار بھی علم و عقل کا نہیں ہوتا...(حوالا بالا ص۲۴)

اخبار... احبار

فرمایا کہ اخبار کا تو اعتبار پہلے سے نہ رہا تھا اب تو افسوس یہ ہے کہ احبار کا اعتبار بھی مشکل ہو گیا...(مجالس حکیم الامت ص۲۳۲)

غالب... مغلوب

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ میرے پاس یادگار غالب رکھی ہے...اگر آپ کبھی کبھی دیکھیں تو آپ کے پاس رکھ دوں...تو فرمایا کہ یہاں مغلوبوں کا ہی کلام دیکھنے سے فرصت نہیں...غالب کا کلام کہاں دیکھیں...(حوالا بالا ص۲۳۲)

قہر... قاہرہ

مصر سے عیادت کا خط آیا...تو فرمایا کسی نے قہر ہی کیا کہ قاہرہ میں بھی خبر پہنچا دی...(سفرنامہ لاہور ص۲۲۸)

باطنی... بطنی

لطیفہ کے طور پر فرمایا کہ اس طریق میں جو کیفیات پیدا ہوتی ہیں... وہ سب باطنی ہی نہیں ہوتیں بلکہ بطنی بھی ہوتی ہیں... جو پیٹ کی خرابی اور معدہ کی تبخیر سے پیدا ہو جاتی ہیں... (آثار حکیم الامت ص ۲۲۱)

تسخیرِ جنات، تسخیرِ جَنات

ایک شخص نے بذریعہ خط تسخیر جنات کا عمل پوچھا... فرمایا کہ تسخیر جَنات تو جانتا ہوں تسخیرِ جنات نہیں جانتا... (الکلام الحسن ص ۱۳۴)

مرجع... مرجا

فرمایا لوگ مرجع ہونے کو پسند کرتے ہیں... مرجا ہونے کو پسند نہیں کرتے (حوالا بالا)

کید نفس، قید نفس، صید نفس

ایک مہتمم مدرسہ نے لکھا کہ میں مدرسہ کی قلم دوات سے اپنا خط نہیں لکھتا... اس میں نفس کا کوئی کید تو نہیں؟ فرمایا اس میں کید نفس نہیں بلکہ قید نفس ہے جس میں صید نفس ہے... (الکلام الحسن ص ۲۸)

تشدید اور تسدید

ایک صاحب کی تعویذ کی ناتمام درخواست پر فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ تشدد کرتا ہے... فرمایا کہ تشدید نہیں کرتا بلکہ تسدید کرتا ہوں...
انہوں نے ہم کو منتشر کیا اس واسطے میں نے ان کو منتظر کیا تا کہ قافیہ پورا ہو جائے... (حوالا بالا ص ۵۴)

ہوا... حوا

کسی نے کہا کہ لوگ ہوا اور بھوت سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا کہ آدم کو حوا سے کیا ڈر؟ (حوالا بالا ص ۸۹)

صاحبِ سماء... صاحب ارض

فرمایا کہ پہلے لوگ صاحب سماع تھے اور صاحب سماء بھی تھے صاحب ارض، یعنی دابۃ الارض نہ تھے... (حوالا بالا ص ۹۱)

غرق... حرق

فرمایا کہ تصوف میں نہ ایسا تر ہو کہ غرق ہو جائے اور نہ ایسا خشک ہو کہ حرق ہو جائے کہ کسی طرح تر ہی نہ ہو (حوالا بالا ص ۹۷)

خالی الذہن... مالی الذہن

فرمایا فائدہ اس کو ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو مالی الذہن نہ ہو (حوالا بالا ص ۱۱۷)

حدت... شدت

فرمایا لوگ مجھے شدید کہتے ہیں اور میں حدید ہوں میرے اندر حدت ہے شدت نہیں ہے... (حوالا بالا ص ۱۳۷)

دولت... دولات

فرمایا ماموں صاحب نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دولت باطنی بخشی ہے... اس کو تم لے لو... میں نے جواب میں کہا کہ اگر سنت پر منطبق ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسی دولت پر دولات (حوالا بالا ص ۲۵۸)

گالی...گالا

فرمایا بعض لوگ مجھے خطوں میں گالیاں لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں مگر خیر مجھے یہ سب گوارا ہے...کیونکہ جب گالا (روئی کا جامع) ہلکا ہوتا ہے تو گالی ضرور ہی ہلکی ہوگی...اس لئے اس کا مجھ پر کچھ اثر اور ناگواری نہیں...(ملفوظات اشرفیہ ص۹۵)

دست خط...چہرہ خط

ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ خط کے اوپر آپ کے دستخط نہ تھے اس سے بڑا رنج ہوا...فرمایا کہ یہ جاہلانہ باتیں ہیں...یہ بھی کوئی رنج کی بات ہے...اگر ایسا ہی شوق ہے تو آ کر مل لیں...بجائے دستخط کے چہرہ خط دیکھ لیں...(حوالا بالا ص۱۵۹)

قرب وجوار...جوار

ایک قاری صاحب کا خط آیا کہ حضرت کے قرب و جوار میں کوئی ملازمت مل جائے تو مناسب ہے...فرمایا کہ قرب وجوار میں تو جوار ہے...یہاں تو جوار ملے گی...اور وہ چاہتے ہیں کہ پراٹھے ملیں...(حوالا بالا ص۲۳۴)

اختیاری...بختیاری

بعض خوارق کے تذکرہ پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ باتیں اختیاری تو ہیں نہیں فرمایا کہ جی ہاں...اللہ تعالیٰ جس کو چاہے دے دے اختیاری نہیں بختیاری ہیں...(حسن العزیز ج ا ص ۲۰۷)

پڑھتے پڑھاتے، پڑتے پڑاتے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعد نماز فجر مجھ پر نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہے...فرمایا

کہ نیند کا علاج ہے سورہنا... سورہا کیجئے... عرض کیا کہ اس وقت سب اپنے اپنے کام میں مشغول اور پڑھتے پڑھاتے ہیں... فرمایا آپ پڑتے پڑاتے رہیں (حوالا بالاص ۲۴۰)

دری... در

دری یا جانماز کے بارے میں فرمایا کہ میں تو اسے فضول سمجھتا ہوں... یہ سب امرا کا تکلف ہے... ہنس کر فرمایا کہ ایسی دری دری نہیں ہے بلکہ ایک در ہے جو اکثر بیچ میں آجاتا ہے... اللہ میاں کے اور بندہ کے... (حوالہ بالاص ۲۵۲)

شعر... شیر

بندہ کو وساوس کی شکایت رہتی ہے... حضرت کے سامنے جب یہ شعر پڑھا...

باغ سبز عشق کو بے منتہاست　　جز غم وشادی درو بس میوہ ہاست

اس شعر کو سن کر فرمایا کہ آپکے پاس یہ شیر میں پھر بھیڑیوں سے ڈرتے ہیں (حوالا بالاص)

صدمہ... صدماں

ایک طالب علم کو کسی بے اصولی سے مدرسہ سے نکال دیا گیا کسی نے سفارش کی کہ ان کے والد کو ترک تعلیم سے بہت صدمہ ہے... ہنس کر فرمایا کہ ان کے باپ کو بہت صدمہ ہے... اس لئے کہ فرط شفقت سے وہ ان کے حق میں صدماں (یعنی سوماں) ہیں... (حوالا بالاص ۲۵۵)

چونہ... بے چونی

خواجہ صاحب کی آمد پر کمرہ کی سفیدی رہ گئی تھی... پوچھا گیا کہ سفیدی آپ کی رائے پر ہے... احقر نے سفیدی کی ضرورت نہیں سمجھی... فرمایا کہ جی ہاں کچھ ضرورت

نہیں... پھر مزاحا فرمایا کہ آپ جس غرض سے آئے ہیں اس میں تو بے چونی کی کیفیت ہونی چاہئے پھر کیوں چونہ پھرایا جاوے...(حوالا بالا ص۲۹۱)

جہالت بجہ حالت

ایک صاحب نے کسی بات کے نہ سمجھنے پر معذرت عرض کی کہ یہ میری جہالت ہے... حضرت نے فوراً کس لطف کے ساتھ ان کی تسلی فرمائی" کہ جی نہیں جہالت کیوں ہوئی چہ حالت ہے (یعنی کیسی اچھی حالت ہے)(حوالہ بالا ص۲۹۴)

غزل نامہ...ازل نامہ

ایک صاحب نے اپنے خط میں کچھ غزلیات بھی لکھ بھیجیں...جواب دیا غزلنامہ جو کہ کشف استعداد فطری کے اعتبار سے ازل نامہ ہے... پہنچ کر وجد وطرب میں لایا... آگے تضیع اوقات کے جواب میں لکھا کہ خیر اضاعت وقت میں بھی اطاعت بخت کا مسئلہ حل ہوا کہ انسان تقدیر حق کے سامنے عاجز ہے کہ ارادہ تو کیا تھا ضبط اوقات کا اور ہو گیا خبط اوقات (حوالا بالا ص۲۹۸)

اتوار...اتبار

بعض لوگوں کے عذر کہ عدالت میں جماعت سے نماز نہیں پڑھ سکتے... فرمایا کہ یہ سب عذر فضول ہیں... کیونکہ اتوار کی نمازیں ہی کب جماعت سے پڑھتے ہیں... پھر مزاحا فرمایا کہ پھر کیسے اتبار (اعتبار) آوے...(اتبار بوزن اتوار)(حوالا بالا ص۳۰۰)

ہنسی...گل پھنسی

ایک امیر صاحب جوتا خریدنا چاہتے تھے اس جوتے میں دیکھا کہ بچھو بیٹھا تھا... امیر نے نوکر کو تنبیہ کیلئے کہا کہ جوتا پہنو... اس نے جوں ہی پہنا بچھو نے کاٹ لیا... کہا کہ تم بڑے

نالائق ہوا گر ہم پہن لیتے تو ہمیں کاٹتا... یہ گویا آپ نے تعلیم دی تھی اللہ بچاوے یہ امراء کی تعلیم ہے... ان کی دل لگی ہوئی... امیروں کی ہنسی دوسرے کے گل پھنسی... (ص ۴۲۸)

نیکی... نیکے

فرمایا لوگوں کو معاف نہ کرنے سے انہیں عذاب ہوا تو میرا کیا نفع ہوگا... احقر نے عرض کیا کہ اس کی نیکیاں جو ملیں گی فرمایا ایسی قانونی نیکیاں لے کر میرا کیا بھلا ہوسکتا ہے... اگر یہ فعل میرا مقبول ہوگیا تو اس کی بدولت ان شاء اللہ مجھے نیکے (یعنی نیکی کا مذکر) ملیں گے... (حوالا بالا ص ۵۵۸)

سواد اعظم... بیاض اعظم

فرمایا کہ کثرت رائے کو بعض حضرات سواد اعظم سے تعبیر کرتے ہیں اور اس معنی کو بنائے جمہوریت قرار دیتے ہیں... حالانکہ سواد اعظم سے مراد بیاض اعظم ہے... یعنی نور شریعت جس جماعت میں ہو مگر لوگوں کو ایسی ہی باتوں میں سواد (مزہ) آتا ہے... (کمالات اشرفیہ ص ۶۱)

رائی (مبصر)... رائی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عارف تو اپنے کو رائی کے برابر سمجھتا ہے فرمایا جی ہاں ہے جو رائی ہوتا ہے وہ اپنے کو رائی سمجھتا ہے... (ص ۷۶)

مصافحہ، مکافحہ

فرمایا فریقین کی صلح سے پہلے معاملہ کی اصلاح کرو... پھر مصافحہ کرو... ورنہ بدوں اصلاح معاملہ کے مصافحہ بیکار ہے... اس سے فریقین کے دل کا غبار نہیں نکلتا... تو مصافحہ کے بعد پھر مکافحہ شروع ہوجاتا ہے... یعنی مقاتلہ (ص ۸۵)

عقل کل...عقل گُل

جدید طبقہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ اپنے کو عقل کل سمجھتے ہیں میں کہا کرتا ہوں کہ عقل کل نہیں بلکہ عقل گُل ہیں...یعنی ان کی عقل بالکل گُل ہوگئی...(ص ۲۹۴)

ضِد...جد

فرمایا کہ اگر اطاعت حق کرنے والے کو لوگ طعن وملامت کریں تو کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے...یہ ملامت پختگی کا ذریعہ ہے...پھر فرمایا کہ ضِد ہی کی بدولت جد پیدا ہوتی ہے...(ص ۳۱۴)

آلہ...اِلٰہ

فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بندے تو آلہ ہیں کہ حق تعالیٰ انہیں ایسی ایسی باتیں سوجھا کر کام کرا لیتے ہیں اصل کمال تو اِلٰہ کا ہے...آلہ کا کیا کمال ہے...(ص ۳۲۲)

طالب قدوس...طالب عروس

ایک صاحب کسی شادی والوں کے ساتھ آئے تو بیوی شادی والے گھر اور خود خانقاہ میں ٹھہرے...اس پر فرمایا کہ شادی والوں کے ساتھ آنا ٹھیک نہیں...طالب قدوس کو طالب عروس کے ساتھ جوڑ کھانا کیا مناسب ہے...ان لوگوں کیساتھ آنے میں بالکل بے لطفی ہے (ص ۳۲۴)

بہشتی زیور...بہشتی عمامہ

ایک صاحب نے کہا کہ عورتیں بہشتی زیور کو اس لئے بھی پسند کرتی ہیں کہ اس کی عبارت بہت آسان ہے...فرمایا کہ جی ہاں اگر عبارت مشکل ہوتی ہے تو وہ بہشتی زیور کیا ہوتا بہشتی عمامہ ہو جاتا...پیچ در پیچ (ص ۳۷۰)

عیال دار...ایال دار

کسی وظیفہ یا عمل کے پڑھوانے کے لئے حضرت نے ایک غریب آدمی کو منتخب کیا جن کے ذمہ بہت سے متعلقین بھی ہیں لیکن شادی نہیں ہوئی ہے۔ عرض کیا گیا کہ وہ عیال دار ہیں۔ مزاح میں فرمایا کہ ایال دار تو ہیں لیکن دم دار نہیں ہیں (یعنی بیوی نہیں ہے) (ص ۲۷۸)

پسر...پَسر

فرمایا پہلے ہی سے محقق بننے کی کوشش مت کرو...آج یہ چاہتے ہیں کہ پہلے ہی سے ابا جان بن جائیں...ابھی ماں کا دودھ بھی نہیں چھوٹا...مگر باوا بننے کا شوق ہے... اجی پہلے باوا تو بن لو...یعنی چارپائی کے پایہ کے برابر تو ہولو پھر باوا بننا...ابھی تو پسر ہو...خوب پسر پَسر کے سویا کرو...(نظام شریعت ص ۲۱)

اشرفی...کوڑی

فرمایا بعض احقر کی طرف نسبت کر کے اپنے کو اشرفی لکھتے ہیں...چاہے واقع میں کوڑی بھی نہ ہوں مگر بنتے ہیں اشرفی (حوالا بالا ص ۲۹۰)

تقریر...تکریر

ایک مضمون جو پہلے بھی بیان ہو چکا تھا...دوبارہ بیان کرنے پر فرمایا کہ آج کی تقریر گو ایک گونہ تکریر تو ہوئی مگر ہر تکریر موجب ملال نہیں ہے (حقیقت عبادت ص ۲۶)

باپ...پاپ

فرمایا ایک صاحب نے میری دعوت کی اور میرے اوپر مسلط ہو کر دسترخوان پر بیٹھ گئے...کہ آپ میرے باپ کے ملنے والوں میں سے ہیں میں تو آپ کو باپ سمجھتا ہوں میں نے دل میں کہا مگر میں آپ کو پاپ سمجھتا ہوں...(حوالا بالا ص ۱۳۴)

بڑے...سڑے

فرمایا ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک ایک کے پیٹ میں کم از کم دو دو تین تین سیر نجاست موجود ہے...اتنا بڑا عیب تو لئے پھرتے ہیں پھر بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں...کتنی بڑی حماقت اور جہالت ہے... یوں نہ سمجھو کہ ہم بڑے ہیں بلکہ یہ سمجھو کہ ہم سڑے ہیں...(حوالا بالا ص۳۲۲)

رضا...رضائی

فرمایا رضائے حق کے سوا کچھ مقصود نہ ہونا چاہئے...رضاء حق کی تلاش کرو... جب رضا مل گئی تو رضائی یعنی ظاہری راحت بھی مل جائے گی...لیکن رضائی کی نیت سے رضا کو مت طلب کرو...(اصلاح اعمال ص۸۸ ج۲۶)

جلسہ...جلسی

جلسہ دیوبند کے بعد بہت سے شرکاء جلسہ حضرت والا کے ہمراہ تھانہ بھون بھی حاضر ہوئے...حاضرین مجلس کی کثیر تعداد کو دیکھ کر حضرت والا نے فرمایا کہ یہاں بھی گویا ایک چھوٹی سی جلسی ہوگئی...(اشرف السوانح ص۷۹ ج۲)

فرحت...راحت

ایک صاحب نے لکھا کہ معمولات تو بفضلہٖ تعالیٰ جاری ہیں لیکن قلب میں فرحت نہیں پیدا ہوتی...تحریر فرمایا کہ خدا کا شکر کیجئے...رحمت تو ہے فرحت نہیں ہے نہ سہی...فرحت تو محض لونڈی ہے...ان شاء اللہ وہ بھی اپنے باری میں حاضر ہو جائے گی...(حوالا بالا)

باریکی...تاریکی

فرمایا کہ اگر اس وقت کوئی ایک نیک کام کرے اس کو پچاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر ثواب ملتا ہے... پھر فرمایا کہ یہ ہے باریکی اس تاریکی میں (اشرف السوانح ص ۱۰۱ ج ۲)

شعر...شیر

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اب مجھ کو شعروں سے مناسبت نہیں رہی... مزاحاً فرمایا کہ اچھا ہے شیروں سے مناسبت نہ رہی ورنہ درندگی پیدا ہو جاتی... (الافاضات)

اُصول...وصول

فرمایا کہ لوگ اصول سے گھبراتے ہیں وصول (بمعنی رقم اینٹھنا) کو پسند کرتے ہیں... پھر چاہے کچھ بھی حصول نہ ہو...

یکسوئی...ایک سوئی

فرمایا ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ذکر میں یکسوئی نہیں ہوتی... میں نے لکھ دیا ہے کہ کچھ مضر نہیں... مزاحاً فرمایا کہ اگر کپڑا سل جائے اور ایک سوئی بھی پاس نہ رہے تو کیا حرج ہے... کپڑا پہن لیا جائے... (الافاضات جلد ۳ ص ۳۹۵)

بجلی...تجلی

ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ بجلی کی روشنی میں ذکر کرتا ہوں... اس لئے کہ طبیعت اندھیرے میں ذکر کرتے ہوئے گھبراتی ہے...

میں نے لکھ دیا ہے کہ کیا حرج ہے... روشنی تو اچھی چیز ہے... اگر تجلی نہیں بجلی ہی سہی... (الافاضات ص ۳۱ ج ۹)

آنا...آنہ

ایک صاحب نے لکھا کہ حاضری کو بے حد دل چاہ رہا تھا... والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حاضری سے معذور ہوں... جس کا بے حد قلق ہے... اس پر جواب لکھا کہ یہاں کا آنا تو آنہ ہی تھا اور وہاں رہنا اشرفی ہے... (الافاضات ص۳۳ ج۹)

فیل...فعل

فرمایا ہمارے ایک دوست مولوی صاحب انگریزی میں بی اے فیل ہیں... تبسم کرتے کرتے ہوئے فرمایا کہ گو وہ فیل اپنے کسی فعل سے ہی ہوئے ہیں اب کہیں مدرس ہو گئے ہیں... (موت وحیات ص۱۷۵)

ابدال...دال

ایک صاحب کو خیال ہو گیا تھا کہ وہ ابدال ہو گئے ہیں... فرمایا ہاں پہلے گوشت تھے اب دال ہو گئے ہیں... یعنی عجب سے وہ گھٹ گئے... (نفاس عیسیٰ ص۴۵۹)

کوفت...کوفتے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ پنشن ہو جانا بھی بڑی نعمت ہے... ملازمت کے دوران ایک ایک دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے... بڑی کوفت ہوتی ہے... فرمایا جی ہاں ان کوفتوں سے شوربا ہی اچھا ہے... (القول الجلیل)

افسردہ...افشردہ

ایک صاحب نے لکھا کہ دل ہر وقت افسردہ رہتا ہے... فرمایا بلکہ افشردہ رہنا چاہئے... (اشرف اللطائف)

شیخ... مسیخ

کسی بزرگ کے بارے میں فرمایا وہ شیخ ہیں میں مسیخ ہوں... جب میں بابرکت نہیں تو اگر حرکت بھی نہ کروں تو پھر کوئی صورت بھی اصلاح کی نہ رہے... (حوالا بالا)

دلجوئی... دلشوئی

فرمایا بعض ایسے کوڑمغزوں سے واسطہ پڑتا ہے کہ جب آئیں گے ستائے ہوئے اور میں جوان باتوں کو ظاہر کر دیتا ہوں... اسی وجہ سے بدنام ہوں... دوسری جگہوں پر دلجوئی ہوتی ہے... میرے یہاں بحمد اللہ بجائے دلجوئی کے دلشوئی ہوتی ہے...

ڈھیلا (بیائے معروف) اور ڈھیلا (بیائے مجہول)

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت کا مسلک اور طرز نہایت نرم اور ڈھیلا ہے... مزاحاً جواب میں فرمایا کہ تم ڈھیلا بتلاتے ہو اور لوگ ڈھیلا بتاتے ہیں کہ سخت ہے...

دھول... دَھول

ایک ذاکر شاغل شخص نے وساوس کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اب تو جی میں آتا ہے کہ عیسائی ہوجاؤں... میں نے ایک دھول رسید کی... بس دھول نے اکسیر کا کام دیا... ایک دم وہ خیال دل سے کافور ہوگیا... مزاحاً فرمایا کہ دھول سے دھول جھڑ جاتی ہے اور مطلع صاف ہوجاتا ہے

انڈے... ڈنڈے

ایک صاحب یہاں آئے تھے کہ حضرت مولانا رائپوری کے یہاں تو صبح کو چائے اور حلوہ کھانے کو ملتا تھا... مزاحاً فرمایا کہ یہاں اور ہی جلوہ دیکھنے میں آیا کہ یہاں بجائے انڈے کے ڈنڈے ہیں اگر کھانے ہوں تو آجاؤ... نہیں تو گھر بیٹھو...

مقبول...مخذول

فرمایا حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں چھ ماہ کے ارادہ سے گیا تھا...حضرت کی شفقت اور محبت سے ڈر ہوا کہ لوگوں کو حسد نہ ہو جائے...میں ڈر کے مارے جلدی چلا آیا کہ اب تو مقبول ہو چکا ہوں...کہیں آئندہ مخذول نہ ہو جاؤں...

مسکت...مسقط

فرمایا ان فضول تحقیقات میں کیا رکھا ہے...انسان کو کام میں لگنا چاہئے یہ تحقیقات گو مسکت میں مگر شبہات کے مسقط نہیں...ان سے سکون نہیں ہو سکتا...گو مخاطب ساکت ہو جاتا ہے...

محروم اور مرحوم

فرمایا کہ یہاں سے خفا ہو کر جانے والا بھی محروم نہیں جاتا...مرحوم ہو کر جاتا ہے...کچھ لے کر ہی جاتا ہے...

سالک...ہالک

فرمایا کہ لوگ اس طریق میں سالک ہونے کو بڑی چیز سمجھتے ہیں...مگر حقیقت یہ ہے کہ اصل چیز سالک ہونا نہیں بلکہ ہالک ہونا ہے یعنی اپنے کو مٹا دینا...

اہانت...اعانت

حضرت ہر خط کا جواب اسی خط کے حاشیہ پر لکھتے تھے اس پر ارشاد فرمایا کہ لوگ میرے اس معمول کو ریاست سمجھتے ہیں اور میں اس کو اعانت سمجھتا ہوں...

پان... پن چکیاں

چندہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ صرف یہ کہتا ہوں کہ یہ پن چکیاں بند کردی جاویں... مراد اس سے یہ تھی کہ پان کھانا چھوڑ دیں... اور اس سے جو روپیہ بچے وہ چندہ میں دے دیں... جس میں مسلمانوں کا لاکھوں کروڑوں روپیہ برباد ہوتا ہے...

اکرام ضیف... اکرام سیف (تلوار)

فرمایا میں ارشاد حدیث کے مطابق اکرام ضیف تو کرتا ہوں اکرام سیف نہیں کرتا... مطلب یہ ہے کہ مہمان کا بحیثیت مہمان کے اکرام کرنے کی حدیث میں تاکید ہے... لیکن کسی کے صاحب قوت واقتدار ہونے کی وجہ سے اس کی تعظیم کا حکم نہیں...

چھوئی... موئی

فرمایا اس طریق تصوف میں قلب کی ایسی حالت ہے کہ جیسے چھوئی موئی (یہاں ایک پھول کی طرف اشارہ کہ ہاتھ لگاتے ہی مرجھا جاتا ہے ناقل) ہر وقت نگرانی اور تحفظ کی ضرورت ہے

فاقد الاستعداد... فاسد الاستعداد

فرمایا کہ پہلے بھی کچھ طلباء فاقد الاستعداد تو ہوتے تھے مگر فاسد الاستعداد نہ تھے... اب تو فاسد الاستعداد ہیں کہ تربیت وتعلیم کا بھی کچھ اثر نہیں ہوتا...

تلاک... طلاق

ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ میں نے عورت کو لفظ طلاق نہیں بلکہ تلاک کہا...
فرمایا نکاح کے وقت بھی تو نکاح نہ کہا تھا نکاہ کہا تھا...
اگر اس سے نکاح ہو گیا تھا تو تلاک سے طلاق بھی ہو گئی...

نفلیں... نقلیں

فرمایا کہ آج کل تقویٰ کا مطلب صرف نفل پڑھ لینا... یا پاجامہ اونچا کر لینا اور داڑھی رکھنا رہ گیا...

غرض کچھ نفلیں اور کچھ نقلیں کر لینا تقویٰ ہے...

بیوی... بیوہ

فرمایا کہ طمع اور خوف حق گوئی سے منع کر دیتا ہے مگر اہل اللہ کو وہ اپنی زندگی میں اپنے بچوں کو یتیم اور بیوی کو بیوہ سمجھتے ہیں...

عالم الغیب... عالم العیب

فرمایا کہ لوگ آ کر نصف بات کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہوں گے کہ عالم الغیب ہے... عالم الغیب تو نہیں البتہ عالم العیب ہوں نصف بات سے ان کے عیب کا پتہ چل جاتا ہے...

جنید بغدادی... شتر بغدادی

فرمایا کہ بس آج کل تو عقائد درست ہوں... داڑھی ہو اور پاجامہ پڑھا ہوا ہو تو اس کو جنید بغدادی سمجھتے ہیں...

خواہ اعمال کیسے ہی ہوں اور ہم اس کو شتر بغدادی کہتے ہیں...

لڑکے... لڑ، کے

ایک لڑکے نے تعویذ کی درخواست کی تعویذ لکھ کر فرمایا کہ اے لڑکے تعویذ لے خواہ صلح سے خواہ لڑ... کے...

مسلمین مصلحین

فرمایا میرے نزدیک ادب کی حقیقت یہ ہے "راحت رسانی" جس میں مخدوم کو راحت ہو وہ کام کرے اس واسطے میں کہتا ہوں کہ مسلمین تو بہت ہیں مگر مصلحین کم ہیں اس واسطے اصلاح نہیں ہوتی...

کمان...کمانی

حضرت والا کے آنت اُترنے کا عارضہ ہوگیا تھا اس لئے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت مزاج کیسا ہے؟ فرمایا تیر تو نکل گیا مگر کمان باقی ہے جو کوئی پوچھتا ہے یہی کہتا ہوں کیونکہ درد تو جاتا رہا کمانی لگانی پڑتی ہے...

دوزخی زیور...بہشتی زیور

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ بدعتی لوگ بوقت بیعت یہ شرط کرتے ہیں کہ بہشتی زیور مت دیکھنا کہ یہ شرط ان کی حالت کے بالکل مناسب ہے...وہ تو دوزخی زیور کے مستحق ہیں ان کو بہشتی زیور سے کیا تعلق...

علت...ذلت...قلت

فرمایا کہ مصائب اور تکلیف کا نہ آنا دلیل مقبولیت کی نہیں...علت (مرض) اور ذلت (نقص جاہ) اور قلت (نقص مال) تو ان حضرات کو زیور ہے...

حدیث دانی حدیث خوانی اور حدیث رانی

فرمایا حق تعالیٰ ادنیٰ بہانہ سے بندوں پر رحم فرمادیتے ہیں دیکھ لیجئے کہ بخاری کے شیخ اتنے تو بڑے شخص مگر حدیث دانی، حدیث خوانی اور حدیث رانی سب ختم ہوگئی اگر بخشے گئے تو داڑھی کے سفید ہونے پر...

کمالات...مالات

جاہل پیروں کی نسبت فرمایا کہ ان کے سب کمالات کا مقصود مالات (یعنی مال) ہیں مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں...انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام...

گوشت خوار...گوشت خوارہ

ایک صاحب جو کہ گوشت نہیں کھاتے تھے...حضرت نے فرمایا کہو جی گوشت خوار کیا حال ہے (وہ صاحب بیمار تھے)

اس لئے حال پوچھا کہ گوشت خوار کے یہ معنی ہیں کہ جس کی نظروں میں گوشت خوار یعنی اچھا نہ لگتا ہو...

سید...شید

فرمایا کانپور میں ایک وکیل بڑے ظریف تھے...ایک سائل آیا کہ میں سید ہوں انہوں نے مذہب پوچھا معلوم ہوا شیعی ہیں...انہوں نے کہا کہ شیعہ سید نہیں ہو سکتے وہ تو شید ہوتے ہیں جس کے معنی مکروفریب کے ہیں...

مصالح...مسالہ

فرمایا بعض لوگ تبلیغ کو مصالح کے خلاف سمجھتے ہیں...ارے میں کہتا ہوں کہ تم اپنے مصالح کو پیس دو...مسالہ کو جتنا پیسو گے اتنا ہی عمدہ کھانا ہوگا...

آرام اور حرام

فرمایا کہ ہم لوگوں کا ایسا ناپاک نفس ہے کہ بغیر آرام کے ہم حق تعالیٰ سے محبت نہیں ہوتی اس لئے ہمیشہ یہ کرنا چاہئے کہ آرام سے رہیں لیکن حرام سے ڈریں...

اُلجھن... سلجھن

ایک عریضہ میں لکھا تھا کہ سخت الجھن ہوتی ہے...تحریر فرمایا کہ یہ الجھن مقدمہ ہے سلجھن کا...ان مع العسر یسراً...

مناشی...نواشی

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضرت ان آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں...

جلباً...سلباً

فرمایا وساوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگانا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو... ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے...

مال...مآل

فرمایا آج کل لوگوں کی مال پر تو نظر ہے...مآل (انجام) پر نہیں...

خطرہ...قطرہ

ایک طالب علم نے غلبہ خشیت میں لکھا کہ مجھے سخت خطرہ ہے تو جواباً تحریر فرمایا کہ یہ خطرہ تو بحر معرفت کا قطرہ ہے...اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر دریا کر دے...

بلخ...تلخ

فرمایا...یہ تعلق مع اللہ ہی ہے جس نے حضرت ابراہیم بن ادھم کی امارت بلخ کو تلخ کر دیا

باپ... پاپ

فرمایا کہ اولاد کو آزاد چھوڑ دینے والے بے پرواہ کو باپ کہتے ہیں درحقیقت ایسا شخص باپ نہیں بلکہ بیٹے کے حق میں پاپ ہے...

لیڈر... گیدڑ

فرمایا آج کل کے لیڈر کیا ہیں گیدڑ ہیں...

مقرب... مکرب

فرمایا کہ لوگوں کے دق ہونے کے سبب خیال آیا کہ ایک شخص کو رجسٹر دے کر خانقاہ کے دروازہ پر بٹھلادوں...

مگر وہی مصیبت پیش نظر ہوگئی کہ اس میں مقرب سمجھنے کا اندیشہ ہے... پھر وہ مقرب لوگوں کے لئے مکرب (تکلیف دینے والا) ہوجاتا ہے...

فارغ (بمعنی فارغ التحصیل) فارغ (بمعنی کورا)

فرمایا بعض طلباء دلچسپی سے نہیں پڑھتے... کبھی شریک درس ہوتے ہیں کبھی نہیں... جماعت نے کتاب ختم کرلی تو ان کی بھی ختم ہوگئی... وہ درسیات سے فارغ ہوگئے تو یہ بھی فارغ کہلانے لگے گو واقع میں بالکل فارغ (کورے) ہوں...

ٹانگیں... ٹانگے

حضرت مولانا صابر صاحب امروہی فرماتے ہیں کہ امروہ میں میں نے اپنی اہلیہ کو بیعت کے لئے حضرت حکیم الامت کو گھر لے چلنے کے لئے ٹانگہ لانے کے لئے کہا تو ارشاد فرمایا ٹانگیں ہیں ٹانگے کی ضرورت نہیں...

شام...رات

ایک صاحب ملک شام گئے تھے... بڑی داڑھی ہونے کے سبب پکڑے گئے... معلوم یہ ہوا کہ وہاں بڑی داڑھی رکھنا علامت ہے یہودی ہونے کی اور داڑھی منڈوانا یا کٹانا علامت ہے مسلمان ہونے کی... تاسفاً فرمایا کہ جب شام میں یہ حالت ہے تو رات میں نامعلوم کیا ہوگی (اس میں لفظی صفت ہے اور مراد رات سے دارالکفر ہے... جہاں ظلمت ہی ظلمت ہوں...

بیماروں میں تندرست...تندرستوں میں بیمار

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کی حالت میں کسی نے مزاج پرسی کی تو فرمایا کہ الحمدللہ اچھا ہوں... بیماروں میں تندرست اور تندرستوں میں بیمار...

بال... بالی

ایک واعظ کو تحریک چندہ میں ایک عورت کی طرف سے بالی ملی... بعد میں اس کے خاوند بہت خفا ہوئے... وہ واعظ پریشان کہ اب رسید کٹ چکی تھی... حضرت نے ارشاد فرمایا جوابی رسید واپس لے کر لکھوالو کہ چندہ واپس لے لیا اور دو گواہوں کے دستخط بھی کرالو... مزاحاً فرمایا کہ مولوی صاحب کے حواس درست ہوئے... ان کا بال بال بچا اور اس غریب کی بالی بچی...

عبدالخالق...فیوض الخالق

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ملفوظات جمع کئے حضرت تھانوی نے اس کا نام فیوض الخالق تجویز فرمایا...

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب کے جمع کردہ ملفوظات کا نام حسن العزیز اور حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کے ملفوظات کا نام مزید المجید تجویز فرمایا...

خاک... پاک... چاک

فرمایا چشتیہ تو بس خاک اور سینہ چاک ہونا چاہتے ہیں بعض سلسلے والے پاک ہونا چاہتے ہیں...

چندہ... خندہ

فرمایا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی چندہ نہ تھا... بس خندہ ہی خندہ تھا

خیر الامت... شر الامت

فرمایا کہ اگر یہود و نصاریٰ سے اگر پوچھو کہ خیر الامت کون ہیں... وہ جواب دیں گے ہمارے پیغمبر کے اصحاب اور تبرائی شیعوں سے پوچھو کہ شر الامت کون، وہ کہیں گے ہمارے پیغمبر کے اصحاب...

آگرہ... آگرا

فرمایا آگرہ کی طرف مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے سب مبلغ آگرہ ہی میں آگرے ہیں دوسری اور کسی طرف بھی توجہ دو...

جمنا... بہنا

فرمایا جمنا کو جمنا کس نے کہا، اس کو تو بہنا کہنا چاہیے کہیں سے کہیں بہہ کر آتی ہے اور گاؤں کے گاؤں تباہ کر دیتی ہے...

بیعت... بیت... بید

فرمایا عورتوں کے لئے بیعت کا پیر کافی نہیں... بیت کا پیر (یعنی خاوند) چاہیے... یہ پیر ہر قسم کے پیروں سے بہتر اور افضل ہے... بعض کے لئے تو بید کا پیر چاہیے...

دروغ...داروغہ

کسی داروغہ کے جھوٹ بولنے پر فرمایا کہ داروغہ صاحب دروغ، نہ بولو

گدی...گدھے...

آج کل سجادہ نشینی میں بھی میراث چلتی ہے...چاہے گدی پر گدھے ہی بیٹھیں

دل دل...دل دل...دُل دُل

فرمایا کوئی شیوخ سے مستغنی نہیں...کام کرو تو دیکھو گے کہ گاڑی نہیں چلتی...بیل بھی موجود پہیے بھی موجود...مگر دھکیلنے والے کی پھر بھی ضرورت ہے اس واسطے کہ گاڑی تو دلدل میں پھنس ہوئی ہے...دل دل میں سمجھا کرو کہ معلم کی ضرورت ہے...محض دُل دُل کافی نہیں...

بساط...بساطی

فرمایا اعتکاف میں حاجت مند کی رعایت یہاں تک کی گئی ہے کہ اگر کوئی مثلاً بساطی ہے اور بساط اس کی اتنی ہی ہے کہ اس پر گزر ہے کہ اسے جائز ہے کہ وہ تجارت بھی مسجد میں کرے...

صندوق...بندوق

اعتکاف کے سلسلے میں فرمایا کہ صندوق لاکر مت رکھو بلکہ صندوق کو مارو بندوق...مگر کوئی مختصر سی چیز ہو تو لے آؤ...

جاہی...باہی

فرمایا غیبت گناہ جاہی اور زنا گناہ باہی ہے...

کلیہ...کلیہا

فرمایا تفاخر اور نمود گو مرد بھی کرتے ہیں مگر اصل جڑ اس میں عورتیں ہی ہیں...ایک کلیہ میں سب کچھ سکھادیتی ہیں کہ زیادہ نہیں تو اپنی شان کے موافق (رسوم) کرلو...یہ کلیہ نہیں بلکہ کلیہا ہے...اور کلیہا بھی ایسی ہے کہ جس میں ہاتھی بھی سما جائے...

پار...دوچار

فرمایا کچھ بےفکرے ہنستے ہوئے ایک بزرگ کو ملے تو فرمایا کہ تم کو پل صراط پر چڑھنا تو معلوم ہے اور اترنے کی خبر نہیں پھر کیسے ہنسی آتی ہے یعنی پار ہوں گے یا دوچار ہوں گے...

چراغ علی، مشعل علی

فرمایا ایک تحصیل دار نام چراغ علی تھا...اس نے ایک مقدمہ کا فیصلہ جس دیہاتی کے حق میں کیا اس نے خوش ہوکر تحصیل دار سے نام پوچھا...بتلایا کہ چراغ علی...تو وہ گنوار کہتا ہے کہ کس سسرے نے تیرا نام چراغ علی رکھ دیا تو تو مشعل علی ہے...

کور...کورے

فرمایا جہلا صوفیہ کے لطائف معتبر نہیں...جاہل صوفی تو بالکل ڈوب گئے...اور ظاہری مولوی بالکل کورے رہ گئے...مگر اتنا غنیمت ہے کہ کور نہیں ہیں...

طبی بالغ، حقیقی بالغ

فرمایا ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ بالغ کسے کہتے ہیں فرمایا کہ طبی بالغ تو وہ ہے جس سے منی نکلے اور حقیقی بالغ وہ ہے جو منی سے نکل جائے (بمعنی خودی اور کبر) پہلا منی لفظ عربی ہے اور دوسرا لفظ فارسی ہے...

معقول...ماکول

فرمایا کہ جس کو دینیات نہ آوے معقول ہی آئی ہوتو وہ معقول نہیں ماکول ہے...

یزید... بایزید

عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خاوند کا تم پر حاکم ہونا قرآن سے ثابت ہے... غرض زوجیت اطاعت کا سبب ہے وہ یزید ہی سہی تمہارا تو بایزید ہے تم کو نافرمانی کا کیا حق ہے... ہاں اگر وہ فرض نماز روزہ سے منع کرے تو اس کی نافرمانی حق ہے...

رَحَم....رِحَم

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! عورتیں کہتی ہیں کہ مردوں میں رِحم نہیں ہوتا۔فرمایا ہاں رِحم تو عورتوں ہی میں ہوتا ہے۔

در دِزہ

ایک صاحب نے لکھا کہ حضرت! گھر میں بچے کی ولادت ہونے والی ہے برائے کرم تعویذ لکھ دیں تا کہ دردِزہ نہ ہو...

فرمایا کہ جب دردِزہ ہی نہ ہوگا تو بچے کی ولادت کیسے ہوگی؟

روزہ...روضہ

فرمایا میں نے دیکھا کہ لڑکیوں نے ایک ذرا سی لڑکی کو روزہ رکھوا دیا...اور جب وہ پاخانہ میں گئی تو یہ ساتھ گئی (سوچا کہ پانی نہ پی لے) غرض چاہے بچے کی جان پر بن جائے مگر روزہ ضرور ہو...مگر بعض دفعہ روزہ روضہ میں بھی بدل جاتا ہے...شریعت کا تو یہ حکم ہے کہ اگر جوان کی بھی جان نکلنے لگے تو روزہ توڑ دینا واجب ہے...

دگرگوں...جگرخون

کسی نے لکھا کہ حج کو جارہا ہوں دعا فرمادیں کہ حجر اسود کے وقت حالت دگرگوں نہ ہو جواب تحریر فرمایا اگر ایسی دگرگوں ہو کہ جگرخون ہو تو مطلوب ہے...

لاہور...لاحول

عرض کیا گیا کہ اہل امرتسر کی ایک خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت والا نے یہاں قدم رنجہ فرمایا... ان کو عزت بخشی... دوسری خوش قسمتی یہ ہے کہ یہاں ملاقات کی عام اجازت دے دی گئی... حالانکہ لاہور میں عام اجازت نہ تھی مزاحاً فرمایا کہ لاہور، لاحول اور امرتسر، امرت برسر...

مال...کمال

سفر رنگون میں فرمایا کہ یہاں مال تو بہت ہے مگر کمال نہیں اور ہمارے اطراف میں الحمدللہ ضرورت مال بھی ہے اور کمال بھی... یہاں ضرورت کے موافق بھی کمال نہیں ہے پھر فرمایا کہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی ایک کمال ہے کہ کمال نہیں...

عقل پرستی...اکل پرستی

فرمایا آج کل لوگ عقل پرستی کا زمانہ بتلاتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اکل پرستی (خوراک) کا زمانہ ہے...

جلیل...ذلیل

دوران وعظ فرمایا جو احتمال ناشی عن الدلیل ہو وہ معتبر ہے لیکن دلیل جلیل ہو...ذلیل نہ ہو...

عقل کا ہیضہ... عقل کا قحط

فرمایا یا تو مجھے ہیضہ ہوا عقل کا، یا لوگوں کو قحط ہوا عقل کا، اور دونوں مرض ہیں... ہیضہ بھی برا اور قحط بھی برا...

شاکی... حاکی

فرمایا جیسے حکومت کرنا مشکل ہے ایسے ہی پیری کرنا بھی مشکل ہے... کوئی راضی ہے کوئی شاکی ہے کوئی حاکی ہے... کہاں تک ہر شخص کو خوش رکھا جا سکتا ہے...

درشتی... درستی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عام پیروں کے یہاں تو معاملات اور اصول ہیں نہیں... صرف آپ کے یہاں ہیں... اس لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت کے مزاج میں درشتی ہے تبسم فرما کر مزاحاً فرمایا کہ تین نقطہ الگ کر دیئے جائیں یعنی درستی ہے...

تصرف... تشرف

فرمایا عارفین نے لکھا ہے کہ کرامت کا درجہ اس ذکر لسانی سے بھی جو کہ بلا حضور قلب ہو کم ہے اور پھر اس سے بھی کم درجہ ہے تصرف کا... حضرت اصل چیز تو تشرف ہے یعنی طاعت سے مشرف ہونا... تصرف میں کیا رکھا ہے...

اشغال... اعمال

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ تو اشغال ہیں اور اشغال میری نظروں میں کچھ بھی نہیں... اصل چیز تو اعمال ہیں... ان کے اہتمام کی ضرورت ہے...

مکمل...مدلل

ایک صاحب نے لکھا کہ حضور بزرگ کامل ومکمل ومدلل ہیں...
بطور مزاح فرمایا کہ بہشتی زیور جو مکمل مدلل چھپا ہے اس وجہ سے بیچارے نے لکھا ہے کہ تم بھی مکمل ومدلل ہو...

نصیحت... فضیحت

کسی شکایت کے سلسلے میں حضرت نے ثبوت مانگا...تو وہ صاحب کہنے لگے کہ توبہ تم تو ذرا سی دیر میں آدمی کو فضیحت کردیتے ہو میں نے کہا کہ میں فضیحت نہیں کرتا نصیحت کرتا ہوں...

پیشین گوئی... پسین گوئی

فرمایا کہ ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کے مدرسہ دیوبند کی سرپرستی سے استعفیٰ دینے کی خبر تھی...اس کی ان صاحب نے پیشین گوئی کی تھی غالباً یہ وہ ہے حضرت والا نے مزاحاً فرمایا کہ جب استعفیٰ کے بعد خبر دی تو یہ پسین گوئی پیشین گوئی تو نہ ہوئی...

یسر... عسر

فرمایا میری سختیاں آسان راستہ پر لانے کیلئے ہیں پس یہ یسر کیلئے عسر ہے...

نمونیہ... نمونہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سردی میں رساول رات کو تندرست آدمی کو بھی نہ کھانا چاہئے...اگر نمونیہ نہ ہوگا تو نمونیہ کا نمونہ ہوسکتا ہے...

گدھی نشین...گھوڑی نشین

فرمایا زیادہ تر جہلا صوفیہ کی بدولت طریق بدنام ہوا ہے... محض گدی نشین ہونا ان کے یہاں مقصود ہے... حالانکہ گدھی نشین ہیں... گھوڑی نشینی ان کو کہاں نصیب...

مغز...کوڑمغز

فرمایا آج کل جاہل صوفیوں کے نہایت لچر استدلالت ہوتے ہیں وہ فن کو ثابت کرنا چاہتے ہیں... مگر جاہل ہیں ثابت کرنے پر قادر نہیں... ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو یہ کہتے ہیں کہ مغز ہمارے پاس ہے... فرمایا کہ جی ہاں مگر کون سا مغز... ایک قسم مغز کی کوڑمغزی بھی ہے...

قیاس گل...قیاس، گل

فرمایا ایک مولوی صاحب کا خط آیا ہے عجیب نام ہے قیاس گل... ایک مولوی نے کہا کہ حضرت! ایک چراغ گل بھی تو ہے... فرمایا ہاں صحیح ہے... پھر اسی پر مبنیٰ کر کے فرمایا کہ ان مولوی صاحب نے جو عرف کے اتباع میں مجھ سے باتیں پوچھی ہیں ان میں مجھ کو دوسروں پر قیاس کر کے قیاس کو گل کیا ہے...

بھکاویں...بھگاویں

دوران گفتگو فرمایا کہ لوگ بھکاویں ہیں اور ہم بھگاویں ہیں...

نجدی...وجدی

اہل نجد کے بارے میں فرمایا کہ وہ نجدی ہیں وجدی نہیں... صرف یہی ایک کسر ہے... نجدی ہونے کے ساتھ اگر وجدی بھی ہوتے تو اچھا ہوتا...

اسرار...اشرار

فرمایا صوفیاء کرام اسرار پر جو کتابیں لکھ گئے ہیں ان سے زیادہ گڑ بڑ پھیلی...ان حضرات کو کیا خبر تھی کہ ایسے بدفہموں کا بھی زمانہ آنے والا ہے...سو واقع میں اہل اسرار کی کتابیں اہل اسرار کے لئے ہیں...اشرار کیلئے نہیں...

وافی...کافی...شافی

فرمایا ایک صاحب کہتے تھے کہ آپ کا جواب مختصر بہت ہوتا ہے...جی نہیں بھرتا... میں نے پوچھا کہ کافی بھی ہوتا ہے...کہا کافی تو ہوتا ہے...میں نے کہا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ جواب وافی ہو...اور جب کافی ہے تو شافی بھی ہے...وافی نہ سہی...

تکثیر سواد اور تکثیر بیاض

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں مزاحاً فرمایا کہ تکثیر سواد تھوڑا ہی مقصود ہے یعنی تکثیر مجمع، تکثیر بیاض مقصود ہے یعنی قلب کا روشن ہونا...

چندہ...خندہ

ایک دفعہ ایک صاحب نے ہدیہ پیش کیا...پھر دوسرے نے پیش کیا میں نے بھی نہایت قلیل ہدیہ پیش کیا...جو حضرت نے قبول فرماتے ہوئے کہا یہ تو چندہ ہی ہونے لگا...یہ چندہ بھی موجب خندہ ہے...

حسنہ، ہسنا

ارشاد فرمایا کہ بدعت میں حسنہ کہاں ہے...
اس میں تو رونا ہی رونا ہے...(حسنہ کو ہسنا بتایا)

غیب دان...عیب دان

فرمایا کہ ایسے ایسے سائل گداگر آتے ہیں کہ ڈیوڑھی پر کھڑے بتلا دیتے ہیں کہ فلاں جگہ یہ کپڑا پڑا ہے...ہم وہی لیں گے لوگ ہیبت کے مارے لا کر دیتے ہیں کہ شاہ صاحب بڑے غیب دان ہیں...حالانکہ وہ غیب دان نہیں بلکہ وہ عیب دان ہیں...

شہادت نامہ...سعادت نامہ

ایک بزرگ سے کسی نے ذکر کیا کہ فلاں جگہ شہادت نامہ پڑھا گیا ہے...فرمایا سعادت نامہ پڑھتے تو اچھا تھا...کیونکہ خود بخود درنج میں رونا آ جاوے تو دوسری بات ہے...مگر رونے کا اہتمام کرنا اور منہ بنا بنا کر رونا شرعاً جائز ہے...نہ اہل عقل کے نزدیک کوئی مفید بات ہے...

دست غیب...دست عیب

ایک عہدہ دار جن کے یہاں بالائی آمدنی کا خوب بازار گرم رہتا تھا جس کا مبارک نام رشوت ہے... بالائی آمدنی، دست غیب اس کے آداب والقاب ہیں... دست غیب تو کیا ہوتا دست عیب کہیے...

عیب گوئی...عیب جوئی

فرمایا کہ بعض لوگ اچھے ہی لوگوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں عیب گوئی سے عیب جوئی سے انہیں ستاتے رہتے ہیں...

حدیث النفس...خبیث النفس

فرمایا امام غزالی نے لکھا ہے کہ بعض نادان معصیت کا علاج معصیت سے

کرتے ہیں...اسی طرح خلوت میں جو حدیث النفس تھا...اس کا علاج جلوت سے کرنے لگے جس میں حدیث النفس سے بڑھ کر خرابی ہے...خلوت میں تو نرا حدیث النفس ہوگا اور جلوت میں خبیث النفس ہوگا...

شام...شامیانہ

ذکر ہوا کہ شامیانہ کو شامیانہ کیوں کہتے ہیں...فرمایا یہ اہل شام کی ایجاد ہے اس واسطے انہیں کی طرف منسوب ہے...

بحرالعلوم...نہرالعلوم

فرمایا میں ایک ایسے مولوی صاحب کو جو ماشاء اللہ جامع ہیں بحرالعلوم کہا کرتا ہوں...وجہ تشبیہ کثرت علم بھی ہے اور غیر منتفع ہونا بھی...

کیونکہ وہ خود تو سب ہی کچھ ہیں مگر دوسروں کو ان کے علم سے فائدہ نہیں پہنچتا...

اور میں کہا کرتا ہوں کہ بحرالعلوم سے نہرالعلوم ہی اچھے کہ ان سے آبپاشی ہوتی ہے اور ان کا پانی تھوڑا سہی مگر کارآمد تو ہے...

فلسفہ...فلس سفہ

فلسفہ کا ذکر ہوا فرمایا اہل کمال ہمیشہ مستغنی رہے ہیں اور آج کل فلسفہ صرف کمائی کا نام ہے...یہ فلسفہ کیا ہے...فلس سفہ ہے (فلس بمعنی پیسہ اور سفہ بمعنی کم عقلی)

صاحب ملفوظ...حافظ ملفوظ

فرمایا ایک بزرگ کا قول ہے کہ بجائے ملفوظات جمع کرنے کے صاحب ملفوظ ہو جاؤ...وہ بات پیدا کرو...جس سے تمہاری زبان پر وہی ملفوظات جاری ہونے لگیں...صاحب ملفوظ بنو...حافظ ملفوظ ہونے سے کیا فائدہ؟

مصافحہ...وظیفہ

ایک موقع پر حضرت والا بعد نماز وظیفہ میں مشغول تھے ایک صاحب نے ہاتھ بڑھائے...اور کہا مصافحہ حضرت نے فرمایا وظیفہ...

بدخطی...خوش خطی

فرمایا خوشنویسی آنے کی تدبیر یہی ہے کہ بدخطی شروع کی جائے یہی بدخطی ایک دن خوشخطی ہو جائے گی...

نسب...کسب

فرمایا حق تعالیٰ نے سب انبیاء علیہم السلام کو خاندانی بنایا ہے اگرچہ خدائے تعالیٰ کے یہاں نسب کا چنداں اعتبار نہیں بلکہ کسب کا اعتبار ہے...

بدایوں...بدا...یوں...ہی

مولانا دریابادی نے مولانا عبدالماجد بدایوں کی وفات پر حضرت کو دعا کیلئے لکھا حالانکہ ان کا دل حضرت سے قطعاً صاف نہ تھا حضرت نے دعا کرتے ہوئے لکھا کہ میں تو اہل بدایوں کے لئے یہ سمجھ کر ایسے امور گوارا کرتا ہوں کہ بدا...یوں...ہی تھا...

تألف تکلف

مولانا دریابادی نے ایک مرتبہ زیادہ کھانا بھیج دیا...جو دونوں گھروں میں بھیجنے کے بعد بچ رہا...اس پر انہیں رسیداً لکھا کہ

''حقیقت تو اس کی تألف تھی مگر صورت اس کی تکلف کی ہوگئی...''

مجاہدہ...معالجہ

فرمایا مجاہدہ ایک معالجہ ہے اور معالجہ کے لئے منقول یا ماثور ہونا ضروری نہیں... ہاں منہی عنہ نہ ہونا ضروری ہے...

بخاری اور مسلم

فرمایا کسی کو بخار تھا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا ہوا پہلے تو مسلم تھے اب بخاری بھی ہو گئے...

اغنیاء...اغبیاء

فرمایا دو فرقوں سے مجھ کو بہت تنگی ہوتی ہے ایک اغنیاء سے دوسرے اغبیاء سے

فوں فاں...ہوں ہاں

فرمایا میں اپنوں سے فوں فاں کر لیتا ہوں اور دوسروں سے ہوں ہاں...

موجود...مفقود

فرمایا انسان موجود کا شکر نہیں کرتا...مفقود پر نظر کر کے ناشکری کرتا ہے...

راگ...آگ

فرمایا راگ آفت کی چیز ہے شریعت نے راگ رنگ کو منع فرمایا ہے یہ بھی ایک قسم کی آگ ہے...اس میں کودنے کی اجازت نہیں...

ذوکام...بے کام

ایک صاحب نے عرض کیا کہ آج کل حضرت کو زکام ہو رہا ہے مزاحاً فرمایا کہ ذوکام اچھا ہے بے کام سے...

وہبی...وہمی

فرمایا کہ سب مضامین مثنوی کے الہامی ہیں...وہبی ہیں وہمی یعنی خیالی نہیں...

موذی...ستاذی

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ اب کی مرتبہ جا کر حضور کے قاعدوں پر عمل کرنے کو جی چاہتا ہے...فرمایا کہ جی میرے قاعدے ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے اوروں کو مجھ سے تکلیف پہنچتی ہے اور مجھ کو اوروں سے تکلیف پہنچتی ہے...میرے قاعدے تو موذی بھی ہیں اور ستاذی بھی ہیں...ان کو برت کر اور کیا فائدہ نکلے گا...

بند... پند

حضرت مفتی صاحب نے لکھا کہ اب تو جی چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ میرے لئے بھی کوئی ایسی صورت فرماویں کہ اس بند سے خلاصی ہو...فرمایا کہ اس کو "بند" کیوں سمجھا جائے...اگر خلاف طبع بھی کوئی امر ہو تو اس کو "پند" سمجھئے...

عین زندگی...عین بندگی

مفتی صاحب نے لکھا کہ حضرت والا کی دعا و ہمت کے سہارے پر زندگی بسر کر رہا ہوں...ورنہ درحقیقت میری زندگی "شرمندگی" کی مترادف ہے جواب میں فرمایا کہ یہی اعتقاد تو عین زندگی اور عین بندگی ہے...

فقدان...وجدان

ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا کہ احساس فقدان یہ بھی ایک قسم ہے طلب وجدان کی...بلا بودے اگر ایں ہم نبودے...(اگر یہ بھی نہ ہوتا تو مصیبت ہوتی)

سیر...طیر

ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا کہ ان شاء اللہ حرمان نہ ہوگا...اگر "سیر" سے قطع نہ ہوگا...اللہ تعالیٰ "طیر" سے قطع فرمادیں گے...

حلوہ...جلوہ...خلوہ

فرمایا میں چونکہ خود ضعیف ہوں اس لئے دوسروں کو بھی سہل بات بتلاتا ہوں تاکہ اس پر سہولت کے ساتھ عمل ہو سکے اور جس سے نہ حلوے میں فرق آئے نہ جلوے میں اور نہ خلوہ میں...

پھر مزاحاً فرمایا کہ پیر کرے تو کم ہمت کو کرے...لیکن اناڑی کو نہ کرے کسی واقف کو کرے...

شدید...مدید

فرمایا کہ عورتوں کی لڑائیاں شدید تو نہیں ہوتیں مگر مدید (لمبی) ہوتی ہیں کہ ان میں آپس میں کشیدگی ہوتی ہے تو زمانہ دراز تک اس کا سلسلہ چلتا ہے...

سِکھ...سُکھ

ایک سکھ بابو نے حضرت کی خدمت میں سلام بھیجا...حضرت نے جواباً دعا دی کہ اللہ پاک سکھ کو سُکھ عطا فرمائے...پھر فرمایا سُکھ تو اسلام کے اندر ہے...

مناظر احسن کے سب مناظر احسن ہیں

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "النبی الخاتم" کی تقریظ کے سلسلے میں فرمایا کہ مناظر احسن کے سب مناظر احسن ہیں...

گرجا... گر، جا

گرجا گھر کے متعلق ارشاد فرمایا گر، جا

جمالی... جلالی

ایک صاحب نے حضرت والا سے عرض کیا کہ فلاں صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے ہمارے مرشد تو جمالی ہیں اور تمہارے مرشد جلالی ہیں... حضرت والا نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے اپنی دکان جما... لی اور میں نے جلا... لی...

مجدد... محدد

ایک صاحب نے حضرت والا سے دریافت کیا کہ کیا حضرت مجدد ہیں؟ فرمایا کہ مجدد کا تو معلوم نہیں البتہ محدد (حدود قائم کرنے والا) ضرور ہوں...

مجدد الملت... مجدد المعاشرت

کسی صاحب نے کہا کہ حضرت مجدد الملت ہیں؟ فرمایا مجدد الملت تو خیر... مجدد المعاشرت ضرور ہوں...

چَھپے... چُھپے

فرمایا میرے مواعظ کی مثال تو ایسی ہے کہ چھپے ہوئے تو ہیں مگر چھپے ہوئے ہیں

مقدر... مکدر

ایک پریشان حال کو ارشاد فرمایا جب مقدر پر یقین ہے تو پھر مکدر ہونے کی کیا ضرورت ہے...

وکیل...کیل

ایک وکیل کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں نے وکیل کی کیل نکال دی ہے...

تبلیغ...تغلیب

فرمایا کہ جہاں تبلیغ ہو چکی ہے وہاں تغلیب کی ضرورت ہے...

برسیں گے...ترسیں گے

مولانا دریابادی نے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ اللہ آپ کا اور حضرت مدنیؒ کا سایہ مدتوں قائم رکھے بعد کو لوگ ان کو ترسیں گے...جواب تحریر فرمایا حسب وعدہ صادق مصدوق بہت سے بادل پیدا ہوتے رہیں گے جو ہم سے زیادہ برسیں گے...

قادیان...قاضیان

مولانا دریابادیؒ کے خط میں جواب تحریر فرمایا ''قادیان سے انصاف کی کیا امید ہوتی، اس وقت قاضیان سے بھی امید نہیں...''

مَردوں...مُردوں

فرمایا ماموں صاحب فرمایا کرتے تھے جب تک آدمی زندہ رہتا ہے اس کی قدر نہیں ہوتی... جب مرجاتا ہے تو رحمۃ اللہ علیہ ہو جاتا ہے...فرمایا کہ غرض مردوں کی خوب قدر ہوتی ہے مَردوں کی نہیں ہوتی...

اسمائے کہف...اعمال کہف

ایک صاحب نے اسمائے اصحاب کہف پوچھے...جواب دیا کہ اعمال کہف جانتا ہوں...اسمائے کہف نہیں جانتا...

حوض...خوض

حضرت نے ایک صاحب کو پرچہ پر حالات لکھ کر لانے کا امر فرمایا... کہ کہیں جا کر لکھ لائیں... خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حوض والی مسجد میں چلے جائیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہاں جا کر خوض کر لیں...

اسرار باطنی' عرائس باطنی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اسرار باطنی کے اخفاء کی بڑی زبردست تاکید ہے جیسے اپنی دلہن اغیار کو دکھلانے میں غیرت آتی ہے... اسی طرح اس میں غیرت آتی ہے... یہ اسرار' عرائس باطنی ہیں...

بادام' بے دام

ایک طبیب نے عرض کیا کہ حضرت اگر بادام کھائیں تو زیادہ مفید ہوں فرمایا کہ بادام بھی اللہ تعالیٰ نے بے دام دے رکھے ہیں...

خرِدماغ' اسپ دماغ

فرمایا یہاں تو متکبرین کی خوب اچھی طرح خدمت کی جاتی ہے... خصوص یہ نو تعلیم یافتہ تو اپنے کو بالکل یہی سمجھتے ہیں کہ ہم بہت بڑے خردماغ ہیں سو ان کو یہ بتلا دیا جاتا ہے کہ ملانوں میں بھی اسپ دماغ ہیں... (اشرف اللطائف)

معاقبہ اور محاسبہ

فرمایا آج کل رسمی پیروں کے یہاں اخلاق مروجہ کا بڑا اہتمام ہے اگر ایسے اخلاق اختیار بھی کئے جائیں تو آنے والوں کا کیا فائدہ... اگر معاقبہ ومحاسبہ روک ٹو

کی ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے تو اصلاح کی کیا صورت ہے وہ تو جہل ہی میں مبتلا رہتے ہیں میں اس کو خیانت سمجھتا ہوں...(اشرف اللطائف)

جاننا اور ماننا

فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے کسی نے کسی خاص کام کیلئے تعویذ مانگا...حضرت نے یہ کلمات لکھ دیئے... یا اللہ میں جانتا نہیں یہ مانتا نہیں...آپ کے قبضے میں سب کچھ ہے...اس کی مراد پوری فرما دیجئے...اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری فرما دی...

تجویز اور تفویض

فرمایا کہ دعا میں الحاح کرنا اور بار بار دعا کرتے رہنا یہ تفویض کے منافی نہیں... ہاں قبولیت دعا کے آثار نظر نہ آنے پر پریشان ہونا منافی تفویض ہے کیونکہ وہ اپنی تجویز سے پیدا ہوتی ہے اور تجویز وتفویض میں تضاد ہے...

بدگمانی اور بدزبانی

فرمایا کہ جن لوگوں سے خاص مشرب کا اختلاف ہو...ان سے از خود ملنے (اور مجالست) کی کوشش کی جائے نہ ترک ملاقات کی...وقت پر جو صورت پیش آ جائے اسی میں مصلحت سمجھی جائے...البتہ بدگمانی اور بدزبانی سے اجتناب کی سعی کی جائے...

براڈہ، بریدہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک انگریز خاتون کو مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ نے مسلمان کیا تھا... ان کا خاندانی نام براڈہ تھا... حضرت نے اس کا اسلامی نام بریدہ رکھ دیا...اسی طرح ایک شخص کا نام پیر بخش تھا... حضرت نے اس کا نام کبیر بخش تجویز فرما دیا...

کافر بنانا' کافر بتانا

فرمایا بعض بے فکرے لوگ علما پر زبان طعن دراز کرتے ہیں کہتے ہیں یہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں... میں ان کے جواب میں کہتا ہوں کافر بناتے نہیں کافر بتاتے ہیں یعنی جو شخص اپنے باطل عقیدے کے سبب کافر ہو چکا ہے مگر اس کا کفر مخفی ہے... مسلمانوں کو تنبیہ کرنے کیلئے بتاتے ہیں کہ یہ اپنے عمل سے کافر ہو چکا ہے...

کلیم اللہ' سلیم اللہ

حضرت نے فرمایا کہ ناموں اور الفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے... ایک لڑکے کا نام والدین نے کلیم اللہ رکھا وہ اکثر بیمار رہتا تھا...

میں نے اس کا نام بدل کر سلیم اللہ رکھ دیا اس وقت سے تندرست رہنے لگا کیونکہ کلیم کے معنی معروف مجروح اور زخمی کے ہیں...

بدعتی' وہابی

کسی نے وہابی اور بدعتی کی تعریف پوچھی تو فرمایا کہ وہابی بے ادب با ایمان اور بدعتی باادب اور بے ایمان کا نام ہے...

صادق' کامل

مولانا غوث علی شاہ صاحب کے متعلق فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کی تحقیق ان کے بارہ میں یہ ہے کہ وہ صادق تو تھے کامل نہ تھے...

امداد اللہ' امداد علی

حضرت کے ماموں کا نام امداد علی تھا' درویش صفت آدمی تھے مگر کچھ بدعات

میں مبتلا اس لئے حضرت سے نہیں بنتی تھی... انہوں نے اپنی خانقاہ کا نام امداد علی رکھا تھا اور تھانہ بھون کی مشہور خانقاہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کے نام سے موسوم خانقاہ امدادیہ کہلاتی تھی... بطور ظرافت کے فرمایا کہ خانقاہ امداد اللہ اور خانقاہ امداد علی میں وہی فرق ہے جو اللہ میاں اور حضرت علی کے درمیان ہے...

جلال اور جلالین

مولانا نے جو کانگریس کے حامی تھے حضرت کو خط لکھا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضری کا قصد کرتا ہوں مگر میں نے سنا ہے کہ آپ کانگریسیوں سے چھوت کا معاملہ کرتے ہیں... حضرت نے جواب میں لکھا کہ اس تہمت کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں مگر میں نے سنا ہے کہ آپ کے مزاج میں جلال اور غصہ زیادہ ہے اور میں بھی کچھ ایسا ہی ہوں تو آپ فرمایئے کہ یہ جلالین کا سبق کون پڑھائے گا اس خط نے ان کو حاضری کیلئے مزید آمادہ کر دیا اور تشریف لائے... شگفتہ ملاقات رہی... پھر یہ کہہ کر گئے کہ بڑے ظالم ہیں وہ لوگ جو آپ کو متشدد کہتے ہیں...

معین فی الدین اور مانع عن الدین

ارشاد فرمایا کہ دنیا ایک حالت عاجلہ ہے اور اس کی دو قسم ہیں ایک معین فی الدین' دوسرے مانع عن الدین' پہلی قسم دنیا کی محمود ہے اور دوسری قسم مذموم ہے...

حجاب نورانی' حجاب ظلمانی

فرمایا حضرت حاجی صاحب کا ارشاد ہے حجاب نورانی بہ نسبت حجاب ظلمانی کے اشد ہوتے ہیں کیونکہ حجاب نورانی میں میلان اور کشش ہوتی ہے لوگ معتقد ہونے لگتے ہیں جو اس کیلئے رہزن طریق بن جاتے ہیں...

تحصیل اور تسہیل

فرمایا ساری تعلیم تصوف کا حاصل دو امر ہیں... تحصیل، تسہیل... تحصیل تو واجب ہے اور یہی اصل مقصود بھی ہے اور تسہیل جو کہ مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے اس کی تعلیم تبرع ہے شیخ کے ذمہ نہیں...

حالی اور مآلی

ایک مولوی نے دریافت کیا کہ تعلیم کتب دینیہ پر گزر کی سے زیادہ اجرت لینی جائز ہے یا نہیں... فرمایا ضرورت دو قسم ہے...

۱... حالی ...۲... مآلی... پس ممکن ہے کہ اب ضرورت نہ ہو اور آئندہ چل کر ضرورت ہو جائے... اس لئے زائد لینے کی بھی اجازت ہوگی...

تحلیہ اور تخلیہ

ایک شخص پڑھوانے کے لئے بوتل میں پانی لایا وہ بھری ہوئی تھی... مزاحاً فرمایا اس کو کچھ خالی کر کے لاؤ پھونک کہاں جائے گی...

کامل العقل، ناقص العقل اور ناقد العقل

فرمایا کہ بدعتی دو قسم کے ہیں... ایک مخلص دوسرے بددین اور معاند... اسی طرح غیر مقلد دو قسم کے ہیں... فرمایا: کہ لوگ تین قسم کے ہیں... ایک کامل العقل... دوسرے ناقص العقل... تیسرے فاقد العقل... پہلا شخص تو کامل مکلف ہے... دوسرا ناقص مکلف ہے اس کے تحت میں داخل ہے وہ شخص جس نے اپنے لڑکوں کو وصیت کی تھی کہ مجھ کو راکھ کر کے اڑا دینا اور لونڈی کا کہنا اس سوال کے جواب میں این اللہ قالت فی السماء اور تیسری قسم مکلف ہے ہی نہیں...

جبہ اور قبہ

فرمایا کہ اہل جبہ نے قبہ کا ذکر شروع کر دیا ہے...

سمجھ کر آنا اور آ کر سمجھنا

فرمایا حیدر آباد سے ایک شخص کا خط آیا ہے... درخواست کی ہے کہ میں تھانہ بھون حاضر ہونا چاہتا ہوں...

فرمایا کہ پہلے میرا مذاق معلوم کر لو تا کہ بعد میں ندامت نہ ہو میرا مذاق وہ ہے جس کو حیدر آباد کی اصطلاح میں ''وہابیت'' کہتے ہیں...

کسی نے کہا کہ شاید آ کر ٹھیک ہو جائے...

فرمایا کہ بیٹھ کر ہو جائے کچھ بھی نہیں ہوتا... اسی واسطے میں کہا کرتا ہوں... کہ ''سمجھ کر آنا'' اور ''آ کر سمجھنا'' میں فرق ہے...

جناب اور جنابت

فرمایا کہ ''جب ہندو'' سلام کہتے ہیں تو میں ''جناب'' کہہ دیتا ہوں اور دل میں یہ سمجھتا ہوں کہ ''جنابت'' سے مشتق ہے کیونکہ وہ غسل نہیں کرتے اور ''سلام'' اگر کہوں تو یہ ارادہ ہوتا ہے کہ ہم کو حق تعالیٰ کفر سے سلامت رکھیں اور ''سلام میں بھی کیا حرج ہے اور'' آداب کے معنی یہ ہیں کہ ''آ پاؤں داب یا ہندو کو جواباً'' اشارہ کر دے...

لٹھ اور لٹھا

فرمایا... میت کے کفن کے ساتھ جائے نماز کی رسم شاید اس واسطے مقرر ہوئی کہ اس بہانہ سے جنازہ پڑھا دیا کریں... اب یہ جز وکفن بن گیا ہے... پھر فرمایا کہ جنازہ پڑھوانے کے لئے یا لٹھ ہو یا لٹھا... چونکہ لٹھ نہیں اس واسطے لٹھا مقرر کر دیا...

ناری اور خاکی

فرمایا ماموں صاحب فرماتے تھے کہ ہندوؤں کے یہاں مردوں کو جلانے کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ چونکہ ان کے نزدیک دنیا قدیم ہے تو پہلے دیوتا ان کے کچھ جن تھے اور ممکن ہے کہ جنوں کے لئے پہلے کسی شریعت میں جلانا ہو... کیونکہ وہ ناری ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف جاتی ہے جیسا انسان خاکی ہے اس واسطے اس کو دفن کیا جاتا ہے اور جنوں کی کتابوں سے دیکھ کر ہندوؤں نے بھی جلانا شروع کر دیا...

تدبر، تفکر اور تذکر

فرمایا... لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے... اگر غور کریں تو کچھ معلوم ہو جائے... تدبر، تفکر اور تذکر کی بار بار حق تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے...

فخر المحد ثین اور خر المحد ثین

کسی نے کہا کہ بنگال کی طرف فخر المحد ثین کا ایک امتحان مولوی فاضل کی طرح نکلا ہے فرمایا انہیں پڑھاتا کون ہوگا؟ کچھ دن رہ کر ف گر جائے گی...

نامسلم اور نو مسلم

فرمایا ''راجپوتانہ میں جو لوگ مرتد ہوئے وہ اپنے آپ کو نہ مسلم کہتے ہیں نہ ہندو بلکہ نو مسلم... فرمایا بلکہ وہ نامسلم ہیں...

نابالغ اور نو بالغ

فرمایا کہ جو بالغ نہیں اس کے پیچھے تراویح نہیں ہوگی... گو مسئلہ میں اختلاف ہے اور احوط ہے کہ لڑکا نابالغ نہ ہو مجھ کو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ نابالغ بلکہ نو بالغ دونوں کے

پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ وہ بے وضو نماز پڑھا دیتے ہیں اور یہ تاویل بھی بعض نے کی ہے کہ مکلف نہیں اور مقتدیوں کو علم نہیں اس واسطے وہ معذور ہیں...

ابوالحسن اور ابوالقبیح

ابوالحسن کا قول کسی کتاب سے ایک مولوی صاحب نے دیکھا کہ جو شخص کسی ضرورت اسلامی کا انکار کر کے کافر ہو جائے مگر براءت عن الاسلام نہ کرے تو وہ کافر ہے مرتد نہیں اور اس کا ذبیحہ بھی جائز ہے خلافاً للجمہور جیسے قادیانی اور ان مولوی صاحب نے کہا کہ فلاں شخص بھی قادیانیوں کے بارے میں یہی کہتا ہے ...فرمایا کہ پہلے ابوالحسن تھے اب ابوالقبیح بھی ہو گئے...

ماکسب اور ماں کاسب

فرمایا...ایک شخص نے حسب عادت پارہ عم یتساء لون کو آخری سورتوں سے شروع کیا پھر اجتہاد کا دعویٰ کیا کہ سب مال بیوی کو دیا جائے گا...

شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے دریافت کیا کہ یہ تم نے کہاں سے سمجھا تو اس نے جواب دیا کہ کسی رشتہ دار کا قرآن شریف میں ذکر نہیں صرف بیوی کا ذکر ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا اطعمهم من جوع اور ''جوء'' ہندی میں بیوی کو کہتے ہیں...

شاہ صاحبؒ نے فرمایا اس کے قبل سورۃ تبت یدا پڑھئے اس نے پڑھی...

فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب مال ماں کا ہے کیونکہ اس میں ہے ماکسب بیوی کو صرف کھانا ملے گا...مولانا نے فرمایا کہ شاہ صاحبؒ نے یہ تحریف نہیں بلکہ حجت الزامیہ قائم کی ہے...مطلب یہ ہے کہ تمہاری بات اگر مان لیں تو یہ تم کو لازم آئے گا اور یہ لازم تو غلط...اس واسطے یہ تمہارا کہنا بھی غلط ہے اس لئے نہ یہ تحریف اور نہ یہ اس کی تفسیر کی تقریر ہے...

شجرۃ الزقوم اور ثمرۃ الزقوم

فرمایا... مولوی بدر الاسلام مولویؒ... صاحب کے بھتیجے ہیں اور مولوی صاحب کے ہمراہ استنبول بھی سفر میں گئے ہیں ان سے کیرانہ میں ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کہ زقوم کا پھل تو عمدہ ہوتا ہے لوگ کھاتے ہیں اور قرآن مجید میں ہے کہ دوزخیوں کو زقوم کھانے کو ملے گا تو یہ دوزخیوں کا عذاب کیا ہوا... اسی وقت میرے ذہن میں جواب آیا کہ حق تعالیٰ نے شجرۃ الزقوم فرمایا... ثمرۃ الزقوم نہیں فرمایا...

راجع اور واقع

فرمایا... جو واصل الی اللہ ہوگا وہ کبھی راجع نہ ہوگا اور جو راجع ہو جاتا ہے وہ واقع میں واصل ہی نہیں ہوا... مولانا رومؒ نے اس کی عجیب مثال فرمائی ہے کہ جو بالغ ہوتا ہے وہ کبھی نابالغ نہیں ہوتا اور نابالغ ہے وہ واقع میں نابالغ ہی تھا... ہم نے غلطی سے اس کو بالغ سمجھ رکھا تھا... یہ سب کچھ مولانا احمد حسن سنبھلی کے ذکر میں فرمایا...

مقاصد اور مفاسد

فرمایا کانگریس کے مقاصد میں مفاسد بھی ہیں اور مصالح بھی اور یہ مقدمہ عقلی ہے کہ اخف المفسدہ کو اضر سے بچنے کے لئے برداشت کیا جاتا ہے تو بعض کے فہم میں مصالح زیادہ اور مفسدہ کم ہے وہ شریک ہو گئے اور بعض کے نزدیک مفاسد زیادہ اور مصالح کم ہیں وہ شریک نہیں ہوئے...

لائق اور نالائق

فرمایا جو لوگ سلطنت جمہوری کے قائل ہیں وہ خلیفہ کسی نالائق کو بنانا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ کسی لائق کو بنایا جاوے...

اکمل اور افضل

فرمایا...اپنے آپ کو اکمل سمجھنا تو جائز ہے مگر افضل سمجھنا جائز نہیں...

لنا اور لا

فرمایا...حضرت علیؓ شیخینؓ کے درمیان جا رہے تھے اور قد طویل نہ تھا اور شیخینؓ کشیدہ قامت تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی بیننا کالنون بین لنا علی ہمارے درمیان میں ایسے ہیں جیسے "لنا" میں نون...حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو لا کنت بینکما لکنتما لا اگر میں تمہارے درمیان نہ ہوتا تو تم "لا" ہوتے (یعنی معدوم ہوتے)

تلوین اور تمکین

فرمایا کسی بزرگ سے کسی نے کہا کہ مجھ کو خاص وقت میں یاد کرنا...انہوں نے فرمایا اس خاص وقت پر لعنت جس میں تم (یعنی غیر حق) یاد آؤ...

فرمایا یہ شخص اہل تلوین سے تھا اور اہل تمکین غیر کو بھی یاد کرتے ہیں اور اس کا نام جمع الجمع ہے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں امت کو بھی یاد فرمایا...

اہل تمکین کو توجہ الی المخلوق توجہ الی الخالق سے مانع نہیں...

غلو علو اور خلو

فرمایا...استغناء اور کبر میں فرق ہے کبر تو ہرگز نہ کرنا چاہئے...اور استغناء کو اختیار کرنا چاہئے...فرمایا...غلو اچھا نہیں علو (استغناء) اچھا ہے اور خلو سب سے اچھا ہے...

منتشر اور منتظر

ایک شخص نے تعویذ مانگا (مگر بے ڈھنگے طریقہ سے)

فرمایا بیٹھو اب تو بدتمیزی سے انقباض ہو گیا جب انقباض رفع ہو جاوے گا اور میرا جی چاہے دوں گا (پھر فرمایا) اس میں دو نفع ہیں ایک تو میرا نفع کہ اس سے غصہ کم ہو جاتا ہے دوسرا اس کا نفع کہ اصلاح ہو جاتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ تشدید (شین معجمہ) کرتے ہیں مگر میں تو تسدید (بسین مہملہ) کرتا ہوں... انہوں نے مجھ کو منتشر کیا میں نے ان کو منتظر کیا تا کہ قافیہ پورا ہو جائے...

طلاق اور تلاق

فرمایا ایک شخص نے دہلی میں اپنی عورت کو طلاق دی ایک غیر مقلد مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی اور دلیل یہ بیان کی کہ دینے والے نے طلاق ط سے نہیں کہا تلاق (ت) سے کہا ہے لہٰذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اہل علم اسے سمجھاتے ہیں مگر وہ مانتا ہی نہیں...

ریش اور ریس

فرمایا... امیر خسرو کو معمہ اور چیستاں میں بڑی مہارت تھی... ایک آدمی جس کے نام کی پہیلی امیر خسرو نے بنائی تھی مولوی جامیؒ کے پاس حاضر ہوا... مولانا جامی نے نام پوچھا اور اول کھڑا ہوا پھر بصورت رکوع جھکا پھر داڑھی کو پھٹکار دیا... مولوی جامی صاحب بے حد ذہین تھے... فوراً فرما دیا ادریس نام داری... قیام سے الف ہوا... رکوع سے دال اور ریش سے نقطے جھاڑ دئے تو ریس رہ گیا... (یہ حکایت موقوف اس پر ہے کہ دونوں کا ایک زمانہ تھا)

دین شکنی اور دل شکنی

فرمایا ایک صاحب نے لکھا کہ لوگ مجھ سے تعویذ بہت مانگتے ہیں سخت پریشان ہوں... فرمایا کہہ دو کہ میں تعویذ نہیں دیتا... ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ اس سے دل شکنی ہوتی ہے... مگر اس مشغلہ سے دین شکنی ہوتی ہے...

جذباً اور دفعاً

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ وساوس کی طرف التفات اور توجہ کرنا ہی مضر ہے اس کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے بجلی کے تار کو ہاتھ نہ لگانا چاہئے خواہ جذباً (پکڑنے کے لئے) ہو یا دفعاً ہو (الگ کرنے کے لئے) ہر دو صورت میں لپٹے ہی گا...

دشمن جان اور دشمن ایمان

دوران ملفوظ نفس کے متعلق فرمایا کہ اس کی چالاکیاں اور مکاریاں کسی شیخ کامل ہی کی صحبت سے محسوس ہو سکتی ہیں اور ان کا علاج ہو سکتا ہے صحبت کامل ہی اس زہر کا تریاق ہے ویسے یہ کہاں قبضہ میں آتا ہے شیطان کو اسی نے مردود بنوایا اس کی تمام عبادات کو ایک لحہ کے اندر خراب اور برباد کرا دیا یہ ایسا دشمن جان بلکہ دشمن ایمان ہے...

مفصل اور مجمل

ایک دیہاتی شخص نے حضرت والا سے دعا کے لئے عرض کیا... حضرت والا نے ان لفظوں میں دعا فرمائی کہ اللہ بھلا کرے اس پر اس شخص نے نہایت ہی افسردہ لہجے میں عرض کیا کہ جی بس یہ بھی کافی ہے...

فرمایا کہ ایسے بولتے ہو کہ جیسے مجبوری میں کہا جاتا ہے کہ خیر جو کچھ ہو گیا یہ ہی سہی بھائی تم نے ہی میرے سے کون سی تفصیل بیان کی تھی وہی رسوم کی خرابی دل میں تو ہے مفصل... اور زبان پر ہے مجمل اور دعا چاہتے ہیں مفصل کی جو دل میں ہے زبان سے کہتے نہیں بندہ خدا اگر زبان سے اور کچھ کہتا اور زیادہ دعا کر دیتا اور یہ بھی کیا تھوڑی دعا ہے کہ اللہ بھلا کرے یہ سب کو شامل ہے...

نحو اور محو

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل تحقیقات اور فلسفیات کو مقصود بنا رکھا ہے اور اصل مقصود کی طرف سے بے توجہی ہے سوان فلسفیات میں کیا رکھا ہے...

ایک نحوی کشتی میں سوار ہوئے نحو دانی کا جوش اٹھا ملاح سے دریافت کیا کہ میاں تم نے نحو بھی پڑھی اس نے کہا نہیں آپ بولے کہ افسوس تم نے اپنی آدھی عمر یونہی برباد کی جب کشتی چلی تو بیچ دریا میں پہنچ کر اتفاق سے گرداب میں آ گئی اس ملاح نے دریافت کیا کہ میاں تیرنا بھی سیکھا ہے کہا کہ نہیں اس نے کہا تم نے اپنی ساری عمر یونہی کھوئی کشتی گرداب میں ہے اس کے ساتھ تم بھی ڈوبو گے اور میں تیرنا جانتا ہوں تیر کر نکل جاؤں گا صاحب یہاں پر نحو سے کام نہ چلے گا محو کی ضرورت ہے...

محاسبی اور غواصی

جیسے اگر کوئی محاسب اعلیٰ درجہ کا ہو تو دریا میں محاسبی کیا کام دے سکتی ہے وہاں تو غواصی (غوطہ لگانا جاننے) کی ضرورت ہے اور محو سے مراد یہ ہے کہ اپنے کو اہل اللہ کے سپرد کر دو اپنی رائے اور تحقیقات کو اٹھا کر طاق میں رکھو اس راہ میں اس سے کامیابی مشکل ہے یہ فن ہی دوسرا ہے اس میں تو دوسرے ہی کے اتباع کی ضرورت ہے اس کی تقلید کرنا پڑے گی یعنی شیخ کامل کی...

طب یونانی اور طب ایمانی

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا لکھا ہے کہ میں مرض دق میں مبتلا ہوں طب یونانی کا علاج تو کرا لیا کچھ فائدہ نہ ہوا اب طب ایمانی کی طرف رجوع کرتا ہوں...

فرمایا کہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑی ذہانت کا کام کیا مگر طب ایمانی اور

بخار کا کیا جوڑ... میں نے لکھا ہے کہ یہ بھی خبر ہے کہ طب ایمانی میں کس کس چیز کا علاج لکھا ہے... اس پر فرمایا کہ ذہانت سے کام نہیں چلتا پھر ذہانت بھی ٹیڑھی جس چیز سے کام چلتا ہے وہ اور ہی چیز ہے...

مراقبہ اور مکاشفہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل کے جاہل صوفی نہایت ہی بد دین ہیں ان کا صرف ایک ہی کام رہ گیا ہے وہ یہ کہ مردوں اور عورتوں سے اختلاط بس یہی ان کا تصوف رہ گیا ہے مراقبہ ہے تو اسی کا مکاشفہ ہے تو اسی کا استغراق ہے تو اسی کا یہ لوگ تو فاسق و فاجر ہیں اور پہلے لوگ بھی بدعتی تھے مگر بد دین نہ تھے یہ تو خلف کا حال تھا اور سلف تو دین کے عاشق تھے...

محاسبہ اور معاقبہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ فن تربیت کے لئے پورے محکمہ کی ضرورت ہے یہ ایک مستقل محکمہ ہے...

اس میں دارو گیر بھی ہے محاسبہ اور معاقبہ بھی ہے معافی بھی ہے سزا بھی ہے سب ہی کچھ ہے دیکھئے طبیب کے یہاں کیا کچھ نہیں ہوتا سب ہی کچھ ہوتا ہے اور ایک چیز طبیب کے یہاں اور ہوتی ہے وہ فیس ہے یہاں کے مقابل ٹیس یعنی چیس ہے اور یہ کوئی شفقت اور محبت کے منافی نہیں...

تجادل اور تقاتل

فرمایا اگر شریعت نہ ہو تو تمام عالم میں فساد برپا ہو جائے ہر شے پر تجادل (آپس میں جھگڑا) و تقاتل (آپس میں لڑائی) برپا ہے...

شریعت مقدسہ ہی نے بڑے بڑے مفاسد کو روک رکھا ہے...

مدقوق اور مزکوم

دوران ملفوظ فرمایا کہ ایک شخص مدقوق (مرض دق میں مبتلا) ہے اور ایک پڑوس میں مزکوم (جس کو زکام ہو رہا ہے) اب یہ دق والا زکام کا نسخہ تلاش کرتا پھرتا ہے اپنی فکر نہیں اپنی خبر نہیں لیتا... (الافاضات الیومیہ جلد ۴)

فارغ العلم اور فارغ العمل

بعض اہل علم کی کوتاہیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ فارغ العلم تھے نہ کہ فارغ العمل...

کثیر الوقوع اور نادر الوقوع

بغیر پوچھے دعوت کے انتظام کے بارے میں مولوی صاحب کے ایک عزیز سے فرمایا کہ انہوں نے بغیر میرے آئے ہوئے سامان کیوں کرلیا... انہوں نے عرض یہ کیا کہ حضرت کی کل شام کی واپسی کی خبر تھی...

فرمایا کہ موانع بھی تو پیش آ جاتے ہیں اور یہ موانع کثیر الوقوع ہیں نادر الوقوع بھی نہیں ہیں پڑھے لکھے آدمی کو احتمال بھی تو ہونا چاہئے آخر پڑھے لکھوں اور بے پڑھوں میں کچھ فرق بھی تو ہونا چاہئے... دانشمند ہو کر ایسا کام کیوں کرتے ہیں جس سے دوسرے کا جی برا ہو خلاف اصول بات سے تکلیف ہوتی ہے...

کج فہم اور کم فہم

ایک صاحب جنہوں نے کہ حضرت والا کی خدمت میں کوئی تحریر نامناسب اور سخت تکلیف دہ بھیجی تھی عرصہ طویل بلکہ اطول کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور اپنے سر پر سے دوپٹہ اتار کر رکھ دیا اور ایک ڈنڈا رکھ دیا کہ حضرت کو اختیار ہے کہ جتنا چاہیں

مجھے اس سے پٹیں... حضرت والا نے فرمایا کہ آپ جایئے مجھے صورت نہ دکھایئے یہ سب مکاری ہے ورنہ اگر محبت ہوتی تو اب تک کیسے چین آتا...

پھر فرمایا کہ کم فہم سے تو نباہ ہو جاتا ہے مگر کج فہم سے نباہ نہیں ہوتا... میری رائے میں یہ کج فہم ہیں یا ان کے نزدیک میں کج فہم ہوں... بس میرا ان کا نباہ نہیں ہوگا اور میرا یہ کہنا کہ تم مجھے صورت نہ دکھاؤ یہ سنت کے خلاف نہیں ہے...

بلغمی اور بے غمی

فرمایا کہ ......خان...... کے رئیس تھے ان کی ایک حکایت سنی ہے کہ ان کی چارپائی شب کو ایک پرنالے کے نیچے بچھی تھی بارش ہوئی اور اس پرنالہ کا پانی ان پر گرا مگر ان کی آنکھ نہ کھلی اسی طرح ایک صاحب نے لکھا کہ تمام رات بارش مجھ پر ہوئی اور آنکھ نہ کھلی ایک حکیم صاحب نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے قویٰ اچھے ہوتے ہیں...

فرمایا کہ ایسا شخص بلغمی اور بے حس ہوتا ہے اس وجہ سے کسی بات کا اثر نہیں ہوتا بس بے غم رہتا ہے اسی سے قویٰ اچھے ہوتے ہیں...

چیونٹا اور چیمٹا

فرمایا کہ کانپور میں ایک کالا لڑکا تھا اس کی ماں اس کو بہت پیار کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ ماشاء اللہ ایسا ہے کہ جیسا چیونٹا چیمٹا اور ماشاء اللہ اس لئے کہتی تھی تا کہ نظر نہ لگ جائے کبھی رنگ میں فرق آ جائے...

قائل اور قول

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل قائل سے قول کو جانتے ہیں قول سے قائل کو نہیں جانتے... (حسن العزیز جلد دوم)

تأمل اور تحمل

فرمایا اخلاق رذیلہ کا مختصر علاج یہ ہے کہ تامل وتحمل ...یعنی جو کام کرے سوچ کے کرے کہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اور جلدی نہ کرے بلکہ تحمل سے کام کیا کرے...

سلف اور خلف

فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت ومغفرت کی ہوائیں چلتی ہیں تو گو اس سے مقصود کوئی خاص بزرگ ہوں لیکن حسب قرب وبعد آس پاس کو بھی پہنچتی ہیں جیسا کہ کسی کے پنکھا جھلا جاوے تو آس پاس کے لوگوں کو بھی ہوا ضرور لگتی ہے...اس لئے بزرگوں کے قریب دفن ہونے کی تمنا کرنا عبث نہیں...سلف وخلف کا تعامل صاف دلیل ہے کہ یہ عمل بے اصل نہیں...

ناز اور نیاز

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو جو تہجد کے عادی ہیں وقت پر جگا کر اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف دیتے ہیں...اس لئے بجائے ناز کے نیاز وشکر چاہئے...

ابقیٰ اور اشہیٰ

فرمایا کہ اگر موت کے سوچنے سے کسی کا دل گھبراوے تو حیات کو سوچو کہ اس حیات سے اچھی ایک دوسری حیات ہے جو خیر بھی ہے ابقیٰ بھی...اشہیٰ بھی...

غلو' خلو اور علو

فرمایا کہ کسی کو سعی وکوشش سے اور اپنی اصلاح کی فکر سے منع نہیں کرتا... ہاں غلو سے منع کرتا ہوں نہ تو خلو ہو' نہ غلو ہو (یعنی شریعت کے مقابلہ میں مقاومت نفس کر کے ورع اختیار کرے)

ذکراور مذکرہ

فرمایا کہ کثرت ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ چلتے پھرتے لا الہ کا ورد کرتے رہو کام کے وقت زبان سے کسی قدر جہر کرتے رہو کہ یاد رہے اور خالی وقت میں تسبیح ہاتھ میں رکھو... یہ مذکرہ ہے ذکر یاد رہتا ہے...

ملال کلال اور فی الحال فی المال

فرمایا کہ محققین تمام عبادات وعادات میں اعتدال کی رعایت رکھتے ہیں اور اسی پر دوام کی امید ہو سکتی ہے جو دین میں مطلوب ہے... باقی غلو سے ملال اور کلال پیدا ہوتا ہے اور اس سے کبھی ترک عمل کی نوبت آ جاتی ہے... غلو فی الحال تو عمل کی تکثیر ہے اور فی المال عمل کی تقلیل...

تفریع اور تشریح

فرمایا کہ صوفیہ علم کے اہتمام سے زیادہ عمل کا اہتمام کرتے ہیں... چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے امت میں تمہارے متعلق ان چیزوں سے زیادہ اندیشہ نہیں کرتا جس کا تم کو علم نہیں... کیونکہ علم کی کمی میں جو کوتاہی ہو جاتی ہے وہ بے باکی کی دلیل نہیں... اس لئے جرم خفیف ہے لیکن یہ دیکھو جن چیزوں کا تم کو علم ہے ان میں تم کیسا عمل کرتے ہو... اس حدیث کی تفریع میں حضرت قشیریؒ نے تشریح کی ہے کہ جتنی نظر عالم کی دقیق وحدید ہوگی مواخذہ بھی اتنا ہی شدید ہوگا...

فرح ناز اور فرح نیاز

لہٰذا کسی عالم کو فرح ناز مناسب نہیں بلکہ خشیت و ہیبت سے اس کی تعدیل مناسب ہے اس وقت وہ البتہ فرح نیاز کا مستحق ہوگا...

مذہب شیعہ پر لطیفہ

فرمایا کہ اہل علم کے دل میں کسی کی ہیبت نہیں ہوتی یوں کسی مضرت کی وجہ سے ڈر جاویں وہ اور بات ہے ایسے تو آدمی کٹ کھنے کتے سے بھی ڈرتا ہے مگر اس کے دل پر کسی کی ہیبت نہیں ہوتی...اس پر یہ قصہ فرمایا کہ مولوی فضل حق کو قطرہ کا عارضہ ہو گیا تھا اس سے وجہ سے وہ ڈھیلے نہ لیتے تھے صرف پانی سے استنجا کر لیتے تھے کسی متعصب شیعی نے طعن کے طور پر کہا کہ اب تو آپ بھی پانی سے استنجاء کرنے لگے ہیں مولوی صاحب نے فی البدیہہ جواب دیا کہ جب سے مجھے سلسل بول کا عارضہ ہو گیا ہے تب سے میں شیعوں کے مذہب پر پیشاب کرنے لگا ہوں...

انسان' عبد احسان

فرمایا میرے نزدیک صحت کی حفاظت نہایت ضروری چیز ہے چاہے توفیق اعمال نافلہ کی بھی نہ ہو لیکن جب راحت اور آرام میں رہے گا تو محبت تو حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو گی اور انسان عبد احسان ہے جب مشاہدہ کرے گا کہ مجھے چین یا آرام دیا ضرور کشش پیدا ہو گی...

جائیداد اور فساد

فرمایا کہ جائیداد ہے فساد کی جڑ...حدیث شریف میں ہے کہ اگر جائیداد بیچو تو اس روپیہ سے فوراً دوسری چیز خرید لو اور ایک حدیث میں ہے کہ اے عائشہ جائیداد مت خریدو تم دنیادار ہو جاؤ گی...ان دونوں حدیثوں کے مجموعہ سے مفہوم ہوا کہ اگر جائیداد موجود ہو تو اس کو جدا نہ کرے اور نئی جائیداد خریدے نہیں...

اضاعت وقت اور اطاعت بخت

ایک مرتبہ خواجہ صاحب نے چند غزلیات تصنیف کر کے حضرت والا کی خدمت

میں ارسال کی تھیں اور اس تصنیف میں تضیع اوقات کی ہی شکایت کی تھی اس پر حضرت والا نے یہ جواب تحریر فرمایا تھا... نثر میں لطف نظم کا پیدا کیا تھا... غزل نامہ جو کشف استعداد فطری کے اعتبار سے ازل نامہ ہے پہنچ کر وجد و طرب میں لایا... خدا تعالیٰ آپ کے سب مقاصد پورے فرمادے خیر اضاعۃ وقت میں بھی اطاعت بخت کا مسئلہ حل ہوا کہ انسان تقدیر حق کے سامنے عاجز ہے کہ ارادہ تو کیا تھا ضبط اوقات کا اور ہو گیا خبط اوقات... ان شاء اللہ اس مسئلہ کا منکشف ہونا بھی ترقی کا زینہ ہوگا... علی سجاد کا بھی ماشاء اللہ سجادہ رنگین ہونے لگا... آشفتہ وآشفتہ کن اشرف علی...

عاجل اور آجل

حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ کیا علم نہ ہونے سے مواخذہ نہیں ہوتا فرمایا کہ علم نہ ہونے سے کچھ تو فرق ہو جاتا ہے... آخرت میں تو کچھ فرق نہیں ہوتا لیکن دنیا میں ہو جاتا ہے... عاجل اور آجل کا فرق ہو جاتا ہے...

ست اور ریا' ست

فرمایا کہ آج کل تو شرافت اور ریاست کا وہ خلاصہ رہ گیا ہے جو میرے سب سے چھوٹے ماموں صاحب نے اس شعر میں دکھلایا ہے...

ہے شرافت تو کہاں بس شر و آفت ہے فقط　　ست ریاست سے گیا صرف ریا باقی ہے

جبری اور قدری

فرمایا کہ خدا کا نام بتلانے کیلئے بجز اسلام کے اور کوئی شرط نہیں... کوئی ہندو مجھ سے پوچھے اللہ کا نام تو ہرگز نہ بتلاؤں جب تک کہ مسلمان نہ ہو جائے... باقی چاہے جبری ہو چاہے قدری ہو... چاہے نفع نہ ہو لیکن ہم اپنی طرف سے بتلانے کو تیار ہیں...

پڑھے گی... پڑے گی

ایک مرتبہ ایک خاتون خانقاہ کے دروازہ پر آئیں... حضرت نے معلوم کرایا کہ پوچھو! کیا کہتی ہیں... معلوم ہوا کہ پڑھنے کیلئے مدرسہ معلوم کرنے آئی ہے...

حضرت نے فرمایا! اس کو بتادو کہ فلاں جگہ خواتین کیلئے مدرسہ ہے...

پھر فرمایا یہ پڑھے گی کیا یہ تو کہیں پڑے گی...

فوجی... موجی

ایک صاحب حاضر خدمت ہوئے... پوچھا کیا کام کرتے ہو..

عرض کیا کہ فوجی ہوں... فرمایا فوجی ہو یا موجی ہو؟

آنہ اور پائی

ایک صاحب حاضر ہوئے اور تھوڑی دیر بعد کہنے لگے مجھے جانا ہے حضرت چاہتے تھے... کہ یہ مزید کچھ ٹھہریں... حضرت نے فرمایا

تمہارا آنا کیا ہوا یہ تو پائی بھی نہ ہوا

مولوی اور کسبی

فرمایا کہ ایک ظریف کا قول ہے کہ مولویوں اور کسبیوں کے ملازم سست ہوتے ہیں کیونکہ جہاں ان کے منہ سے کچھ نکلا بہت سے لوگ کام کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں... اس لئے ان کے ملازم بے کار ہو جاتے ہیں...

لسٹم اور پسٹم

فرمایا کہ نیک کام کرتے رہو جیسے بھی ہو لسٹم پسٹم کیے جاؤ... کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ

اول اول انتظام سے نہیں ہوتا جی نہیں لگتا... تو اس کی پروامت کرو جیسے ہو کرو جس دن توفیق ہو کرو... یہ خیال نہ کرو کہ کل تو کیا نہیں آج کرنے سے کیا فائدہ ہوگا...

اعمال اور احوال

فرمایا کہ دوام تو اعمال پر ہوتا ہے نہ کہ احوال پر بلکہ تغیر احوال میں مصالح ہیں جن کا مشاہدہ اہل طریق کو خود ہو جاتا ہے مثلاً غیبت کے بعد حضور میں زیادہ لذت ہونا اور مثلاً غیبت میں انکسار و ندامت کا غالب آنا اور مثلاً اپنے عجز کا مشاہدہ ہونا و مثل ذلک...

ازالہ اور امالہ

فرمایا... حضرت حاجی صاحبؒ کی عجیب و غریب تحقیق ہے کہ رذائل نفس کا ازالہ نہ کرے بلکہ امالہ کر دے... بخل رہے بخل ہی... مگر اس کا محل بدل دیا جاوے... اگر بخل نہ ہوتا تو رنڈیوں بھڑووں بدمعاشوں میں خوب مال لٹاتا...

عقل اور فضل

فرمایا کہ نری عقل سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ فضل بھی نہ ہو... خدا کی قسم عقل پر ناز کرنا بے عقلی اور نرے بے راہی ہے اس لئے اگر کسی کو اپنی عقل پر ناز ہو تو اس خیال کو دور کرے... نری عقل کچھ کام نہیں آتی... بڑے بڑے عقلاء نے ٹھوکریں کھائی ہیں...

دیکھئے بڑی رفتار گھوڑے کی یہ ہے کہ دامن کوہ تک پہنچاوے اس کے بعد گھوڑا بالکل بے کار ہے... وہاں تو ہوائی جہاز کی ضرورت ہے...

شکستی اور پستی

فرمایا... وہاں تو شکستی اور پستی ہی کام دیتی ہے... عقل کچھ کام نہیں دیتی...

خستگی اور شکستگی

فرمایا بیماری میں تیزی نہیں رہتی... خستگی اور شکستگی پیدا ہو جاتی ہے... متانت اور وقار بھی آجاتا ہے... غرض یہ کہ بیماری خوش اخلاق بنا دیتی ہے...

لگائی اور بجھائی

فرمایا کہ ہمارے یہاں تو بس اپنی نیند سوؤ... اپنی بھوک کھاؤ... چین کی زندگی بسر کرو... ہاں حدود کے اندر رہو... یہاں بحمد للہ نہ کسی کی لگائی نہ کسی کی بجھائی' آزادی بڑی ہے...

جان' ابدان اور ایمان' ادیان

الحدیث... من تطبب ولم یعلم منه طب فهو ضامن یعنی جو شخص کسی کا علاج کرے اور اس کی طب کا (ماہرین) کو علم نہ ہو تو اس پر ضمان لازم ہے (اگر کوئی غلطی ہو جائے تو آخرت میں معصیت کے سبب)

فرمایا کہ اشتراک علت سے یہی حکم ہے اس شخص کا جو طب روحانی نہ جانتا ہو اور پھر منصب مشیخیت کا مدعی بن کر طالبین کی رہزنی کرنے لگے بلکہ یہ زیادہ قابل شناعت ہے کیونکہ طبیب جاہل صرف جان یا ابدان میں تصرف کرتا ہے اور یہ پیر جاہل ایمان و ادیان میں تصرف کرتا ہے **فاین هذا من ذالک...**

مزہ اور مذی

فرمایا حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کیلئے کس وقت کیا مناسب ہے لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں... ہے تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں...

کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذی میں ہے...

علم غیب اور علم عیب

فرمایا پیر کو علم غیب ہونا ضروری نہیں البتہ علم عیب ہونا ضروری ہے (خیر الافادات)

مرض اور مریض

فرمایا ایک طبیب کی تعریف کی گئی کہ یہ بڑے اچھے حکیم ہیں... ان کے علاج سے مرض ہی نہیں رہتا یعنی مریض ہی نہیں رہتا جو مرض باقی رہے (مخض العصر صفحہ۴)

مال اور مآل

فرمایا آج کل لوگوں کی مال پر تو نظر ہے مآل (انجام) پر نہیں (اشرف السوانح)

سینہ اور بلغم

فرمایا... لوگ چاہتے ہیں کہ بغیر مجاہدہ اور محنت کرائے بزرگ اپنے سینہ سے کچھ عطا فرمائیں... اس پر فرمایا سینہ میں کیا دھرا ہے سینہ میں تو بلغم ہے وہ تم کو دیں گے (الاستغفار)

جمع غائب اور جمع حاضر

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا مسلمانوں کو جمع غائب کا صیغہ یاد ہے یعنی جو جمع آئی غائب کر دی اور ہندوؤں کے یہاں جمع حاضر کا یہ جو کچھ جمع کر لیتے ہیں اس میں سے صرف نہیں کرتے اس پر ایک مہاجن (بکسر الجیم یعنی بڑے جن) کی حکایت بیان فرمائی جو باوجود بے حد مالدار ہونے کے علاج نہ کرواتا تھا...

آخر لوگوں کے اصرار پر طبیب کو بلا کر تخمینہ کرایا اور ساتھ ہی مرنے کی صورت میں تجہیز و تکفین کا تخمینہ کرایا تو مرنے میں علاج سے کم خرچہ بیٹھا... تو اس نے کہا مرنا ہی بہتر ہے... (الافاضات الیومیہ حصہ دوم)

حیدرآبادی اور تھانوی

فرمایا... حیدرآباد دکن سے ایک صاحب غیر متشرع لباس پہن کر آئے تھے ان سے فرمایا اب جو آئیں تو تھانوی بن کر آیئے گا حیدرآبادی بن کر نہ آیئے گا... (الافاضات الیومیہ حصہ دوم)

پتلی اور پتلی

ایک مرتبہ حضرت موصوفؒ نے لکھا کہ میری اہلیہ محترمہ رحمتہ اللہ علیہا میرے لئے باقی روٹیوں سے پتلی روٹیاں پکا کر بیچ میں رکھتی ہیں کہ نرم رہیں پھر کھانے کے وقت بیچ میں سے نکال کر کھاتا ہوں... شبہ یہ ہوتا ہے کہ کیا باقی روٹیاں اللہ کی نعمت نہیں کہ ان کو ایک طرف کر کے بیچ میں سے نکال کر کھاتا ہوں... اس پر تحریر فرمایا کہ مضر نہیں خصوص جبکہ پتلی روٹی پکانے اور رکھنے کی فرمائش اپنی پتلی سے کرے...

گڑبڑ اور بڑھ چڑھ

ایک مرتبہ حضرت موصوفؒ نے لکھا کہ سخت بیماری کی وجہ سے وظائف سب گڑبڑ ہو گئے تو جواباً تحریر فرمایا کہ بڑھ چڑھ گئے کیونکہ وظائف کا اجر گھٹا نہیں اور بیماری کا بڑھ گیا... (مکتوبات اشرفیہ)

پریشان اور پرے کی شان

ایک مرتبہ حضرت موصوفؒ نے لکھا کہ دوسرے کی تکلیف دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہوں اور اس خیال سے پریشانی بڑھتی ہے کہ اگر مجھ پر تکلیف آ گئی تو کیا ہوگا...

حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ یہ پریشانی مذموم تو نہیں... اس پر تحریر فرمایا نہیں بلکہ اس سے بعض اوقات بہت پرے کی شان مل جاتی ہے... (مکتوبات اشرفیہ)

کھٹمل اور جھٹ مل

حضرت والا کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے گریبان میں کھٹمل چلتا ہوا دیکھ کر کہا حضرت کھٹمل' ارشاد فرمایا جھٹ' مل...

تولیہ...تو لے...آ

اسی طرح ایک مرتبہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد خادم سے فرمایا رومال لے آؤ' اس نے کہا حضرت رومال نہیں' تولیہ ہے تو فرمایا تو لے آ (بزم اشرف کے چراغ صفحہ ۲۳۲)

صحرا' اور سہرا

ایک مرتبہ حضرت حکیم الامتؒ نے سیدی مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ کو جانتے ہیں؟ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوان عشق　　او بصحرا رفت دما در کوچہا رسوا شدیم

اس پر حضرت حکیم الامتؒ نے ارشاد فرمایا... یہاں یہی دستور ہے کسی کو صحرا' دیا جاتا ہے اور کسی کو سہرا' ہر ایک کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس پر راضی رہنا چاہئے...

پاگل اور پا بہ گل

فرمایا حضرت شیخ نجم الدین کبریؒ کو حضرت حافظ شیرازیؒ کی تربیت کا الہام ہوا تو انہوں نے حضرت حافظ شیرازی کے والد سے مل کر کہا کہ آپ کی اولاد کو دیکھنا چاہتا ہوں تو ان کے والد صاحب نے حافظ صاحب کے علاوہ سب بیٹوں کو دکھلایا آپ نے فرمایا کوئی اور لڑکا بھی ہو تو دکھاؤ کہا ایک دیوانہ سا ہے...فرمایا اس کو لاؤ... جب حافظ صاحب کو سامنے کیا گیا تو پہچانا کہ پاگل نہیں پا بہ گل ہے...(خیر الافادات)

مجانین اور مجازین

مولوی سالار بخش صاحب کے تذکرہ کے ضمن میں فرمایا سچ یہ ہے کہ اس زمانہ کے مجانین' بھی اچھے ہی تھے' آج کل کے تو مجازین' بھی شاید ایسے ہوں (معارف گنگوہی)

درایت اور روایت

فرمایا! مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ کو ہمارے بزرگوں سے بہت تعلق تھا چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ جب مرض وفات سے بیمار ہوئے تو مولانا کی طبیعت ککڑی کھانے کو چاہی اس کی خبر کسی طرح مولانا عبدالحیٔؒ کو بھی ہوگئی تو مولانا عبدالحیٔ صاحب نے لکھنؤ سے بڑے اہتمام سے مولانا محمد قاسمؒ کے لئے ککڑیاں بھیجیں...اسی طرح جب مولانا محمد قاسمؒ نے کتاب ''تحذیر الناس'' لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی مگر مولانا عبدالحیٔؒ نے موافقت میں رسالہ لکھا دونوں رسالوں میں یہ تفاوت ہے کہ مولانا محمد قاسمؒ کے رسالہ میں درایت کا رنگ غالب ہے اور مولانا عبدالحیٔ صاحب رحمت اللہ علیہ کے رسالہ میں بھی روایت کا رنگ...(القول الجلیل)

ہمدردی اور ہمہ دردی

عوام کی قومی ہمدردی کی بابت فرمایا ہمدردی نہیں ہمہ دردی ہے...

تہذیب جدید اور تعذیب جدید

فرمایا...تہذیب جدید تعذیب جدید ہے...

امتحانی کے چھ حرف

ایک لڑکے کی غلطی پر فرمایا کہ چھ ماہ کے لئے اپنے خرچ پر پڑھیں...
اگر ٹھیک ہوگئے تو داخل کرلیں گے پھر فرمایا چھ ماہ کا امتحان ہے
امتحان کے چھ حرف ہیں ہر حرف کے بدلے ایک ماہ...

قدح اور مدح

آیت وحملها الانسان کے متعلق فرمایا... کہ اکثر عارفین کے نزدیک امانت سے مراد عشق ہے اور آگے جو ارشاد ہے کہ انه کان ظلوما بعض اہل لطائف نے کہا ہے کہ یہ عنوان میں تو قدح ہے لیکن دراصل مدح ہے کہ اس نے بڑا ہی ستم کیا کہ جھٹ کھڑا ہی ہو گیا اور عشق کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا... بڑا نادان ہے کچھ نہ سوچا کہ کیسی کیسی مصیبتیں پڑیں گی...

وجوب اور وجود

ایک مولوی صاحب سے ایک نو تعلیم یافتہ نے داڑھی کا ثبوت قرآن سے طلب کیا... انہوں نے کہا کہ... حضرت دیکھو قرآن مجید میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام پر غصہ آیا تو انہوں نے ان کی داڑھی پکڑ لی... دیکھو قرآن میں نبی کے داڑھی ہونا ثابت ہے... فرمایا... میرے سامنے ان مولوی صاحب نے یہ جواب نقل کیا میں نے کہا کہ مولانا اس سے تو آپ نے داڑھی کا وجود ثابت کیا' وجوب تو ثابت نہ ہوا... اور گفتگو تھی وجوب میں... ورنہ محض وجود ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآن کو ناحق تکلیف دی... اپنی ہی داڑھی دکھلا دی ہوتی کہ اے لو... یہ داڑھی کا ثبوت ہے... مشاہدہ کا انکار بھی نہ ہو سکتا اگر یہی سوال وہ آپ پر کرتا تو آپ کیا جواب دیتے...

آنا اور آنہ

حضرت والا کسی امیر کے گھر تشریف لے گئے اس نے کچھ کپڑے اور دس روپے نقد پیش کئے واپس فرما دیئے... اس نے اصرار کیا تو فرمایا کہ تمہیں تو وسعت ہے' ممکن ہے اس مجلس میں کوئی غریب ہو اور اس کا جی بھی گھر لے جانے کو چاہے اور وہ یہ منظر دیکھے تو اس کی ہمت نہ پڑے گی... اس درخواست کو کہ گھر چلو... کیونکہ اس بے چارے

کے پاس اتنا دینے کو کہاں سے آئے... فرمایا چنانچہ خدا تعالیٰ نے میرے اس جواب کو وہیں دکھلا دیا کہ اس جلسہ کے اندر دو تین غریب آدمیوں نے کہا کہ صاحب ہمارے ہاں بھی چلو... وہ اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں آنا قیمتی ہے یا غیر قیمتی... وہ آنا... آنہ کا ہے یا روپیہ کا... میں ان کی درخواست پر گیا' سب بے چاروں نے جا کر صرف شربت پلا دیا... دو پیسہ کی شکر یا دو آنہ کا سہی ان کا جی خوش ہو گیا...

لاتقنطوا' اور لاتظلموا

ایک صاحب نے اپنے خط میں چند فرمائشیں لکھیں اور اس کے ساتھ یہ شعر بھی لکھا

عاشق کے دل کو توڑ و لیکن ذرا سنبھل کر — لاتقنطوا کو دیکھو یہ کس کی گفتگو ہے

حضرت نے فی البدیہہ جواب میں یہ شعر لکھا دیا...

عاجز کے دل کو توڑ و لیکن ذرا سنبھل کر — لاتظلموا کو دیکھو یہ کس کی گفتگو ہے

اور لکھا کہ میں ان فرمائشوں کے پورا کرنے پر قادر نہیں اور غیر قادر کو مجبور کرنا ظلم ہے

معصوم اور محفوظ

فرمایا اولیاء اللہ معصوم تو نہیں ہوتے... محفوظ ہوتے ہیں... اللہ تعالیٰ گناہوں سے ان کی حفاظت فرماتے ہیں...

چنوں اور چنے

ایک صاحب حضرت والا کے لئے پنجاب سے چنے لائے اور تعارف کے لئے درخواست لکھ کر پیش کی جس کا مضمون ناکافی تھا ان کو حکم دیا کہ جاؤ کسی کو واسطہ بنا کر اپنے آنے کی غرض بیان کرو... واسطہ ڈھونڈنے میں مجلس کی حاضری سے محروم رہے... حضرت مفتی محمد حسن صاحب امرتسری قدس سرہٗ نے حضرت والا کو بتایا کہ وہ

صاحب آپ کے لئے چنے لائے ہیں...فرمایا وہ میرے لئے چنے لائے اور میں نے ان کو چن دیا (چنا کا لفظ چنوں اور چنے لانے والے دونوں پر چسپاں فرمایا)

حرمان اور خسران

فرمایا...قطب الارشاد کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جو شخص اس کا معتقد نہ ہو بلکہ اعتراض کرتا ہو وہ خاص فیوض و برکات سے محروم رہتا ہے مگر حرمان ہوتا ہے خسران نہیں ہوتا یعنی نجات اس پر منحصر نہیں مگر ترقیات باطنی نہیں ہوتیں...

شارع اور شارح

فرمایا...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارع نہیں' شارح ہیں یعنی قرآن مجید کی شرح فرماتے ہیں...شارع حقیقی' اللہ تعالیٰ ہیں...

ہمدرد... ہمہ درد

فرمایا آج کل کے ہمدرد' ہمدرد نہیں ہمہ درد ہیں...

تکثیر اور تکمیل

فرمایا تکثیر اعمال ضروری نہیں تکمیل اعمال ضروری ہے...

فارسی پالیسی اور انگریزی پالیسی

فرمایا...آج کل عوام علماء کو اس طرح آگے کرتے ہیں جیسے بیل بہلوان کا امام ہوتا ہے مگر بہلوان کے اشارہ پر چلتا ہے...جھنڈا لے کر علماء آگے تو رہیں مگر کن آنکھوں سے مقتدیوں کے اشارہ کو دیکھتے رہیں...آج کل علماء سے دو باتوں کی درخواست کی جاتی ہے ایک پالیسی کی دوسری پالے سی کی...ایک انگریزی کی پالیسی ہے ایک فارسی کی یعنی

پاؤں چاٹنا' لیڈروں کی رائے کا اتباع بھی کریں اوران کی خوشامد بھی کریں... جہاں ان کی زبان سے کوئی بات نکلے' علماء فوراً اس کا فتویٰ نکال دیں...

پیٹ بھر اور نیت بھر

فرمایا کہ کھانے پینے سے خوش ہونا مذموم نہیں... کیونکہ وہ نعمت الٰہی اور فضل خداوندی ہے جس سے خوش ہونے کا ہم کو امر ہے... اس لئے خوش ہو اور خوب کھاؤ پیؤ... مگر یہ معنیٰ نہیں کہ اناڑی کی سی بندوق بھرلو... پیٹ بھر کر کھاؤ... نیت بھر کر نہ کھاؤ...

آمین بالسر اور بالشر

کسی جگہ مقلدوں اور غیر مقلدوں میں آمین کہنے پر جھگڑا تھا... انگریز موقعہ پر تحقیقات کو خود آیا اور یہ فیصلہ کیا کہ آمین کی تین قسمیں ہیں ایک بالجہر یہ تو سنت ہے احادیث سے ثابت ہے ایک بالسر یہ بھی سنت ہے احادیث سے ثابت ہے... ایک بالشر ہے... جس سے مشتعل کرنا مقصود ہے یہ روکنے کے قابل ہے...

حلیم اور عذاب الیم

فرمایا... جن لوگوں نے دہلی کا حلیم کھایا ہے نامعلوم کس نے اس کا نام حلیم رکھ دیا... یہ تو غضبناک بلکہ عذاب الیم ہے وہ جانتے ہیں کہ اس میں کیسی لذت ہوتی ہے میں نے ایک دفعہ کھایا تھا بہت ہی مرچیں تھیں... مگر لذیذ ایسا تھا کہ ایک رکابی کے بعد دوسری خریدی پھر تیسری خریدی... والد صاحب زیادہ مرچیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے... ان کی بات میری سمجھ میں نہ آتی تھی... اب میں دوسرے جوانوں کو مرچوں سے منع کرتا ہوں... مگر ان کی سمجھ میں نہیں آتا تو میں اپنے دل میں کہتا ہوں کہ تو نے بھی تو والد صاحب کی بات کو نہ مانا تھا... اسی طرح یہ تیری بات کو نہیں مانتے...

تعلمون اور تالاموند

فرمایا... آج کل تو کوئی معیار ہی نہ رہا ہر شخص واعظ ہے' مقتدا ہے دیو بند میں ایک نابینا صاحب تشریف لائے... آنکھوں سے تو اندھے تھے ہی... دل کے بھی اندھے تھے... سورہ جمعہ میں ان کنتم تعلمون کا آپ نے عجیب ترجمہ کیا کہ اے لوگو بہتر ہے تمہارے واسطے کے تالا لگا کر جمعہ کی نماز کو چلے جایا کرو... آپ نے تعلمون کو تالاموند سمجھا... میں بھی اس جلسہ میں موجود تھا... مولانا رفیع الدین صاحب نے دھمکا کر وعظ کہنے سے منع فرمایا...

جوں کا توں اور کنبہ ڈوبا کیوں

فرمایا... سلوک میں خود رائی سے کام نہیں چلتا... اپنے کو اہل اللہ کے سپرد کر دو یہ بھی خدا ہی کے سپرد کرنا ہے ورنہ اس بنئے کی سی مثال ہوگی جو ایک بہلی پر مع اہل وعیال کے سفر کو چلا... راستہ میں ایک دریا پڑا... آپ نے بہلی کنارے پر رکوادی اور دریا کے پانی کو بانس سے ناپنے لگے تو پانی کہیں پر گھٹنوں' گھٹنوں' تھا کہیں پر کمر کمر... کہیں آدمی ڈوباؤ... کہیں دو آدمی ڈوباؤ... کہیں اس سے کم اور کہیں اس سے زیادہ آپ نے سلیٹ پنسل لے کر حساب لگا کر پانی کی اوسط نکالی... کہ کمر کمر ہے... آپ نے بہلبان' کو کہا کہ بہلی' لے چل... اب جو بیچ میں ''بہلی'' پہنچی تو لگی غوطے کھانے' سمجھے کہ حساب میں غلطی ہوگئی... جھٹ نکال کر پھر' دیکھا تو حساب صحیح تھا' کہنے لگے لیکھا جوں کا توں' کنبہ ڈوبا کیوں...

خودکشی اور فرزندکشی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بڑا کمال تو ابراہیم علیہ السلام کا ہے کیونکہ خودکشی کرتے تو بہتوں کو دیکھا ہوگا... یا کم از کم سنا ہوگا... مگر فرزندکشی کون کرسکتا ہے؟

شملہ بمقدار علم اور شملہ بمقدار جہل

فرمایا...ہم جب شملہ گئے جب انبالہ سے آگے بڑھے تو عجیب فرحت تھی... یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شملہ پہنچ گئے... وہاں پہنچ کر تو الٹی وحشت ہوئی اور جی نہ لگا... میں نے کہا کہ ہم تو سنا کرتے تھے کہ شملہ بمقدار علم' لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا کہ شملہ' مقدار جہل یعنی جتنا جس میں جہل زیادہ ہوا تنا ہی وہ وہاں رہ کر' لطف اٹھا سکتا ہے...

خدا اور عقل

فرمایا...حق تعالیٰ کی کنہہ ذات کا تصور میں لانا محال ہے...ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ خدا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو عقل میں نہ آدے پھر اس نے پوچھا کہ عقل کسے کہتے ہیں...انہوں نے کہا کہ جو خدا کو پادے...

اندیشۂ جان اور اندیشۂ ایمان

فرمایا...مکہ شریف سے واپسی پر بمبئی میں لوگوں نے وعظ کی درخواست کی... میں نے کہا مجھے معاف کرو... میں یہاں وعظ نہیں کہوں گا... کیونکہ دو حال سے خالی نہیں... یا تو ناحق کہوں گا تو ایمان کا اندیشہ... یا حق کہوں گا تو ''جان'' کا اندیشہ...لہٰذا میں جان وایمان کو خطرہ میں نہیں ڈالتا' مجھے جان وایمان دونوں محبوب ہیں...

کالر نکٹائی اور ناک کٹائی

فرمایا...کالر نکٹائی فی الحقیقت ناک کٹائی ہے نام ہی بڑا خوبصورت ہے مگر لوگ ان پر مرے ہوئے ہیں...

مختار محض اور مجبور محض

فرمایا...تقدیر کے مسئلہ میں الجھنا محض حماقت ہے بس اجمالاً اتنا سمجھ لو کہ تم مختار

محض ہو نہ مجبور محض...تم کو کچھ اختیار بھی دیا گیا ہے اور کسی قدر مجبور بھی ہو...

جس طرح امور دنیا میں تم اپنے اختیار سے کام لیتے ہو اور وہاں تقدیر پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھتے...اسی طرح دین کے کاموں میں بھی اختیار سے کام لو... غرض اپنی اصلاح کی فکر کرو...

بکری اور بکری

فرمایا...دہلی میں بتایا گیا کہ ایک مولوی صاحب تشریف لائے وہ ایک دن میں گیارہ روپے کے پان کھا گئے...بکری کو بھی مات کر دیا مگر آبرو کی بکری ہوگئی...آپ کیا کھاتے...مفت کا مال تھا جو آیا تو اضع پر تواضع کی...

قطبی اور بے قطب

فرمایا...معقولیوں کے نزدیک تو بوعلی کے سوا کوئی شیخ ہی نہیں سب جولا ہے ہی ہیں اور گو یہ بات بعض منقولیوں میں بھی ہے جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے قطبی میں قال الامام (امام نے کہا) کا ترجمہ کیا تھا امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا مگر یہ مضر تو نہیں ہے بے قطبی بھی انسان قطب بن سکتا ہے...

ککری' لکری اور مکری

فرمایا...بدوں تجوید سیکھے ایک لڑکے نے ایک مدنی صاحب جو لکھنؤ میں آیا' کی قراءت کا چربہ اتارا...جب اپنے خیال کے مطابق قاری صاحب سے افضل ہو گیا تو اپنا کمال ظاہر کرنے کے لئے قاری صاحب کو سنایا...وہ تو داد کا منتظر تھا مگر انہوں نے کہا کہ جیسا ہم نے لغات اردو بنایا ہے کہ الخیارۃ ککری الحطب لکری العنکبوت مکری اس وقت معلوم ہوا کہ کیسا قرآن صاحب زادہ نے پڑھا ہے...

اعانت اور اہانت

ایک صاحب نے لکھا تھا کہ میرے ہی خط پر آپ نے جواب لکھ دیا... یہ میری بڑا اہانت کی... فرمایا کہ بندۂ خدا میں نے تو اعانت کی ہے اہانت نہیں کی... ایسے ایسے خوش فہم دنیا میں آباد ہیں...

مکمل اور مکمبل

فرمایا... اب تو یہ حالت ہے کہ ذرا نماز وظیفہ کوئی پڑھنے لگے اور چار آدمی اس کو شاہ صاحب یا صوفی صاحب کہنے لگے تو سمجھیں گے کہ ہم کامل مکمل بلکہ مکمبل یعنی کمبل پوش ہو گئے ہیں...

گنگا رام اور جمنا رام

فرمایا... افسوس آج کل یہ علامت بزرگی سے سمجھا جاتا ہے کہ جہاں گئے اس رنگ کے ہو گئے کہ ساری دنیا خوش رہے... گنگا پر گئے گنگا رام، جمنا پر گئے... جمنا رام...

تہذیب اور تعذیب

فرمایا... ہر کام میں یورپ والوں کی تقلید ہے چنانچہ کسی تقریب میں جب کوئی مضمون پسند آتا ہے تو اس پر تالیاں بجاتے ہیں حالانکہ تالیاں تو اہانت کے موقعہ پر بجائی جاتی ہیں یہ اچھی تہذیب ہے... تہذیب کیا تعذیب ہے... ہماری تہذیب اس موقعہ پر یہ ہے کہ سبحان اللہ کہیں...

ان شاء اللہ کا لطیفہ

فرمایا... ایک احمق چلا جا رہا تھا کسی نے پوچھا کہاں جا رہے ہو اس نے کہا بازار جا

رہا ہوں... گدھا خریدوں گا... اس نے کہا ان شاء اللہ کہہ لو... تو کہنے لگا' روپیہ میری جیب میں ہے گدھا بازار میں پھر ان شاء اللہ کہنے کا کیا موقع ہے... آگے گیا... تو کسی نے جیب میں سے روپیہ اڑا لیا... اپنا سا منہ لے کر واپس آیا پھر وہ شخص ملا... پوچھا کہاں سے آ رہے ہو... کہا میں بازار گیا تھا ان شاء اللہ' میرا روپیہ چوری ہو گیا ان شاء اللہ اور گدھا میں نے نہیں خریدا ان شاء اللہ اور اب میں مفلس ہوں... ان شاء اللہ اب اس کو ان شاء اللہ کا سبق ایسا یاد ہوا کہ واقع میں جو موقع ان شاء اللہ کا نہ تھا اس میں بھی ان شاء اللہ داخل کر دیا...

سجدہ اور قشقہ

فرمایا... ایک سیاح نے ایک جوگی کو دیکھا جو قشقہ لگائے مندر میں بیٹھا تھا مگر اس کے چہرے پر نور ایمان نمایاں تھا کیونکہ ایمان کا نور چھپا نہیں رہ سکتا چاہے لاکھ پردوں میں ہو... اس سیاح نے اس جوگی سے خلوت میں پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ ہاں میں مسلمان ہوں وجہ اس ظاہری وضع کی پوچھی تو کہا اسلام میں قیود بہت ہیں... میں آزاد ہوں... قیود سے وحشت ہوتی ہے... سیاح نے کہا شرم نہیں آتی اطلاق کا دعویٰ ہے تو یہاں بھی قید کفر کی ہے وہاں قید اسلام کی تھی... وہاں قید زمزم کی تھی تو یہاں گنگا کی قید ہے... وہاں سیمائے سجدہ تھا تو یہاں قشقہ ہے... وہاں قمیض وقبا تھا تو یہاں زنار و لنگوٹ ہے اطلاق کا محض دعویٰ ہے آزادی یہاں بھی نہیں ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ ایک قید محبوب کو پسند ہے اور ایک ناپسند... پس تنبہ ہوا چونکا فوراً توبہ کی...

سگان دنیا اور سوتیلان دنیا

فرمایا کہ ایک ظریف درویش کی مجلس میں کسی نے کسی کو دعا دی کہ ایمان کی سلامتی اور عاقبت بخیر ہو وہ درویش کہنے لگے اس کے معنے بھی جانتے ہو... لوگوں نے کہا ترجمہ سے زیادہ تو معلوم نہیں... انہوں نے ظرافت سے کہا کہ ایمان کی سلامتی تو یہ

ہے... روٹی اچھی طرح مل جائے اور عاقبت بخیر... یہ ہے کہ پاخانہ کھل کے آ جائے جب تک آرام سے بسر ہوتی ہے تب ہی تک ہمارا سب دینداری تقویٰ طہارت ہے جو لوگ کماتے ہیں ان ہی کی برکت سے یہ رتبہ حاصل ہے... جن کو تم سگان دنیا کہتے ہو حالانکہ تم سوتیلان دنیا ہو یعنی وہ دنیا کے سگے ہیں...

مہذب... مرخص... مخنث

فرمایا... بعض لوگوں کو سنے ہوئے الفاظ کی نقل کا شوق ہوتا ہے مگر اس کا نتیجہ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں... چنانچہ ایک صاحب نے کسی مہذب آدمی کو سنا کہ جب وہ مجلس سے جانے لگے تو صاحب خانہ سے کہا کہ مرخص ہونا چاہتا ہوں... آپ کو اس لفظ کے استعمال کا شوق ہوا... بہت رٹا مگر مرخص کی جگہ زبان پر مخنث چڑھ گیا... اب جب آپ اٹھنے لگے فرماتے ہیں کہ میں مخنث ہونا چاہتا ہوں... صاحب خانہ نے کہا کہ اپنی چیز کا آپ کو اختیار ہے... جو چاہے کیجئے میں کیا عرض کروں... اب آپ اس کا منہ تکتے ہیں کہ مجھے یہ نیا جواب کیوں دیا جا رہا ہے... اسی طرح ایک صاحب نے کسی کے بیٹے کی تعزیت میں یوں کہا تھا خدا آپ کو نعم البدل عطا فرمائے... آپ نے اس لفظ کو یاد کر لیا... اتفاق سے کسی کا باپ مر گیا اس کی تعزیت کو گیا تو کہا خدا آپ کو نعم البدل عطا فرمائے... تو حضرت سنے ہوئے الفاظ نقل کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے...

حدیث ضعیف پر لطیفہ

کان پور میں مجھ سے ایک بڈھے نے پوچھا تھا کہ وتروں کے بعد سبحان الملک القدوس کہنا کیسا ہے میں نے کہا ہاں مسنون ہے...

حدیث سے ثابت ہے کہنے لگا وہ حدیث تو ضعیف ہے... میں نے ظرافت سے کہا... تم بھی تو ضعیف ہو... تو تم ہی کہاں کے قوی ہو...

معقول اور نامعقول

ایک دفعہ ایک پادری کہہ رہا تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام... سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں... کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو سوانکھا کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اندھے کو سوانکھا نہیں کیا... نعمان خان نے جواب دیا کہ لاؤ میں یہ کر دوں... وہ پادری یک چشم تھا... کہنے لگا اچھا تم میری دونوں آنکھوں کو برابر کر دو...

آپ نے کہا نبی اور امتی میں کچھ فرق ہونا چاہئے... نبی تو دوسری آنکھ کو بینا کر کے دونوں کو برابر کرتے مگر میں یہ کر سکتا ہوں کہ تندرست آنکھ کو بھی پھوڑ دوں... اس سے دونوں برابر ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس کی آنکھ میں انگلی دینے لگا کہ بولو... پھوڑ دوں... اس سے مجمع کو ہنسی آ گئی اور پادری کی تقریر کا رنگ اکھڑ گیا اور یہ حضرت جیت گئے... گو بات بے ڈھنگی تھی...

مگر آج کل مناظرہ میں ایسے ہی لوگ اچھے رہتے ہیں کیونکہ آج کل جیتنے اور ہارنے کا مدار اس پر ہے کہ مجلس پر کسی کا اثر جم جائے اور تقابل کا رنگ اکھڑ جائے بات معقول ہو یا نامعقول...

ولائتی عشق

فرمایا... ہمارے ایک دوست ہر خط میں ایذا... رساں باتیں لکھا کرتے تھے میں نے ان کو دھمکایا تو آپ نے معذرت کا خط لکھا جس میں یہ بھی تھا...

من عاشق معشوق مزاجم چہ کنم

وہ عاشق ہونے کے ساتھ معشوق بھی بننا چاہتے تھے میں نے جواب لکھا

من قاتل معشوق مزاجم چہ کنم

اس کے بعد ان کا دماغ درست ہو گیا ان کا عشق ولائتی عشق تھا...

رجسٹری شدہ صوفی

فرمایا...اب تو تصوف بہت سستا ہوگیا ہے کہ دو پیسے میں آتا ہے ایک پیسہ کی تسبیح لے لی اور ایک کا گیرو منگا کے کپڑے رنگ لئے بس صوفی بن گئے اور صوفی بھی رجسٹری شدہ کہ کسی حال میں ان کے کمال میں شبہ نہیں ہوتا اگر خاموش رہے تو چپ شاہ کہلائے اور اگر اینڈی بینڈی بولے تو اہل اسرار و اہل رموز کہلائے اور اگر ٹھکانے کی کہہ دی تو اہل حقائق و اہل معارف بن گئے...

جھوٹے نبی کا ابوجہل

فرمایا...اکبر کے درباری کچھ ایسے بے دین واقع ہوئے تھے کہ ہمیشہ اس غریب کو نئے نئے طریقے سے کافر بنانے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سب نے مل کر اس کو نبی بنایا اور ایک شخص ابوبکر بنا اور ایک عمر بنا...ملا دو پیازے بھی اس مجلس میں موجود تھے...جب ان کی باری آئی اور ان سے پوچھا گیا کہ ملا جی آپ کیا بننا چاہتے ہیں تو بولے میں...اس جماعت کا ابوجہل ہوں...میں تم سب کی تکذیب کرتا ہوں کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے اور اس کے ساتھی بھی جھوٹے ہیں...کیونکہ نبی کے واسطے اس کی بھی ضرورت ہے کہ کوئی اس کا مکذب بھی تو ہو...ملا جی کی اس بات پر دربار میں قہقہہ پڑ گیا وہ نبوت درہم برہم ہوگئی اور یہ حکایات افواہی ہیں ابوالفضل میں اکبر نے ایک مکتوب میں ان سب خرافات سے اپنا تبریہ کیا ہے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں...

خشکی اور تری

فرمایا...لوگ لمبے لمبے جوابوں کی قدر کرتے ہیں...شاملی سے ایک پان فروش کا خط آیا جس کا جواب میں نے مختصر سا دیا...اس نے لکھا کہ خشک جواب سے تسلی نہیں ہوتی اس نے جواب کے لئے تری پسند کی اس نے پانوں کی طرح جواب کے لئے تری لازمی سمجھی...

عبداللہ اور غبد اللہ

جیسے شیخ سعدی کی باندی نے قیاس کیا تھا ایک شخص کے پاس ایک یک چشم ملنے آیا... باندی نے اس کا نام پوچھا اور ایک مسئلہ جو اس نے پوچھا اس کا جواب وہیں دے آئی... شیخ نے پوچھا کہ کون تھا... کہا غبد اللہ' فرمایا غبد اللہ کیا بلا ہے کہا اس کی ایک آنکھ میں نقطہ یعنی پھولا ہے اس لئے میں نے عبداللہ کی بجائے غبد اللہ کہا اور اس نے پوچھا تھا کہ استنجا میں پاکی کب آتی ہے... کتنا دھویا جائے میں نے کہا اتنا دھویا جائے کہ کھال چوں چوں بولنے لگے جیسے برتنوں کو رگڑتے ہیں تو وہ چوں چوں کرتا ہے اس نے موضع استنجاء کو برتن پر قیاس کیا ایسے ہی پان فروش نے جواب سوال کو پانوں پر قیاس کیا کہ جواب بھی تر ہونا چاہئے یہ قیاس غلط ہے بعض دفعہ خشکی کی ضرورت ہوتی ہے...

کالے اور سالے

فرمایا کہ ایک خط آیا اس میں لکھا ہے کہ ایک شخص ریل سے کٹ گئے... کسی صاحب نے فتویٰ دیا کہ اس کی نماز جنازہ نہ ہونی چاہئے کیونکہ یہ لوہے سے کٹ کر مرا ہے... فرمایا کہ یہ خوب فتویٰ دیا کہ جتنے کالے اتنے ہی میرے باپ کے سالے بے چارے کو بے نماز ہی دفن کر دیا...

کبر اور کبر کا جواب

ایک صاحب نے لکھا کہ میں متنظر کو سلام نہیں کرتا یہ کبر ہے... فرمایا یہ کبر کا جواب ہے کبر نہیں...

گرگ زادہ گرگ شود

ایک ہندو رئیس کا انتقال ہو گیا ایک دوسرے ہندو صاحب تعزیت کو گئے جا کر تعزیت

کی اور یہ الفاظ کہے... خدا کرے آپ اپنے والد صاحب کے قدم بہ قدم ہوں... اور ضرور ہوں گے کیونکہ "عاقبت گرگ زادہ گرگ شود" یعنی آخر بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے...

قصائی اور بیل

ایک صاحب کے آہستہ بولنے پر جس سے سنائی بھی نہیں دیا متنبہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ لوگ کہتے ہوں گے کہ کس قصائی سے پالا پڑا... میں کہتا ہوں کہ کن بیلوں سے پالا پڑا... قصائی اور بیلوں کا جوڑ بھی ہے...

حلوائی اور قصائی

فرمایا ایک مرتبہ میں نے رمضان شریف میں مٹھائی کی جگہ کباب تقسیم کئے تھے... میں نے کہا بجائے حلوائیوں کے قصائیوں کو نفع ہو... پر لوگوں میں بہت شور و غل ہوا... جامع کہتا ہے واقع ایک صورت انتظام کی یہ بھی ہے کہ نوع بدل دی جائے اسی طرح حضرت والا عشق مجازی کو عشق حقیقی سے بدل دیتے ہیں مٹا نہیں دیتے (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

جلب مال اور جلب جاہ

فرمایا تیسری قسم جاہ کی یہ ہے کہ نہ کسی نے بادشاہ بنایا ہے نہ قدرتی طور پر جاہ ملی ہے بلکہ خود کوشش کرتا ہے جاہ نے حاصل کرنے کی' جیسے عالمگیر نے حصول سلطنت کی کوشش کی تھی اس کا حکم یہ ہے کہ بجز (بغیر) خاص خاص حالات کے ایسا کرنا جائز نہیں ہے... اکثر غربا کو حکومت سے جلب مال مقصود ہوتا ہے اور امراء کو جلب جاہ (احکام الجاہ)

سفہاء اور فقہاء

آج کل بعض سفہاء فقہاء بنے ہوئے ہیں... (مظاہر الاقوال)

افسردہ اور پژمردہ

صاحب معصیت ہر وقت پریشان اور افسردہ رہتا ہے میں بہ قسم کہتا ہوں کہ عبادت کے بعد قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو عابد محسوس کرتا ہے اور معصیت کے بعد قلب میں ایک ظلمت اور تکدر ہوتا ہے جس سے قلب بالکل پژمردہ ہوتا ہے...

ناجی اور ناری

دوران وعظ فرمایا میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک تسبیح بھی نہ پڑھے مگر گناہ چھوڑ دے غیبت نہ کرے جھوٹ نہ بولے اور غیر خدا کی محبت سے دل کو خالی کر دے اور ایک نفل بھی نہ پڑھے ایک تو ایسا ہوا اور دوسرا ایسا ہوا کہ ساری رات جاگے عبادت کرے قرآن شریف پڑھے لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو حقیر سمجھے ان کو تکلیف پہنچائے اور بھی گناہ کرے تو خوب سمجھ لو پہلا ناجی ہے اور دوسرا ناری ہے (ترک المعاصی)

تحصیل اور تسیل

سہارنپور میں ایک واعظ آیا جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے پوچھا کہ ساہبو! یہاں واج (وعظ) بھی ہوا کرے (ہوا کرتا) ہے؟ معلوم ہوا نہیں ہوتا... آپ نے پکار دیا بھائیو! واج ہوگی لوگ ٹھہر گئے... منبر پر پہنچ کر یٰسین شریف کی غلط سلط آیتیں پڑھیں اور غلط سلط ترجمہ کر کے دعا مانگ کر کھڑا ہوگیا...

کوئی نابینا عالم موجود تھے انہوں نے بلا کر پوچھا تمہاری تحصیل کہاں تک ہے تو آپ کیا فرماتے ہیں ہماری تسیل ہے ہاپوڑ... پھر انہوں نے صاف کر کے پوچھا کہ تم نے پڑھا کتنا ہے؟ تو آپ فرماتے ہیں ہم نے سب کچھ پڑھا... نور نامہ، ساپن نامہ، دائی حلیمہ کا قصہ، معجزہ آل نبی اور تو کیا جانے اندھے...

فرح شکر اور فرح بطر

دوران وعظ فرمایا کہ مصیبت زائل ہو جانے پر خدا کا شکر کرنا چاہئے...
یہ خوشی ممنوع نہیں یہ تو فرح شکر ہے یہ عمدہ حالت ہے... ممنوع فرح بطر ہے
جس کو اترانا کہتے ہیں یہ مذموم ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ فرح بطر کے بعد
غفلت ہوتی ہے فرح شکر کے بعد غفلت نہیں ہوتی... (التبہ)

جنت میں حقہ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا جنت میں حقہ ملے گا... حضرت قدس سرہٗ نے
ازراہ تفنن فرمایا کہ ہاں مگر آگ لینے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا (بزم اشرف کے چراغ)

بے مزگی اور خوش مزگی

فرمایا کہ کوئی مزے کا طالب ہے کوئی کیفیات کا طالب ہے اگر خدا کیساتھ تعلق
ہو تو اس بے مزگی میں بھی ایک خوش مزگی ہوتی ہے... جن کیفیتوں کے لوگ طالب
ہیں وہ نفسانی کیفیات ہیں اور مطلوب روحانی کیفیات ہیں...

مقلد ہوں بڈھوں کا نہیں ایک بڈھے کا

ایک سوال کے جواب میں فرمایا اگر آپ کو شرح صدر ہو تو آپ عمل کیجئے یہی سمجھ
لیجئے کہ مجھ کو شرح صدر نہیں مجھ کو اپنے فتوے میں شریک نہ کیجئے اور نہ مجھ سے امید
رکھیے کہ میں منصوصات کے خلاف کروں یا اجتہاد کروں میں تو کٹر مقلد ہوں...
صاحبین کا قول بھی کہیں اضطرار میں لے لیتا ہوں ورنہ میں تو امام صاحب کے
مذہب پر عمل کرتا ہوں آپ کی تو بھلا کیا تقلید کر سکتا ہوں آپ تو بچے ہیں اور میں
بڈھوں کا مقلد ہوں پھر مزاحاً فرمایا کہ نہیں بڈھوں کا نہیں بلکہ ایک بڈھے کا...

امیر المومنین اور اسیر الکافرین

دوران ملفوظ فرمایا اب سنئے کہ امیر المومنین ہونے کے بعد سب سے اول جو حکم دوں گا وہ یہ ہوگا کہ دس سال تک کے لئے سب خاموش ہر قسم کی تحریک اور ہر قسم کا شور و غل بند... دس سال میں انتظام کروں گا... مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے اور ان کی اصلاح کے لئے باقاعدہ انتظام ہوگا... غرض کہ مکمل انتظام کے بعد جو مناسب ہوگا حکم دوں گا... عملی صورت یہ ہے کہ کام کرنے کی... اور محض کاغذی امیر المومنین بنانا چاہتے ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آج امیر المومنین ہوں گا کل کو اسیر الکافرین ہوں گا...

سر دار اور سر دار

فرمایا... آج سر دار بنوں گا کل کو سر دار ہوں گا... یہ تقریر سن کر ان کی تو سب ذہانت ختم ہوگئی اور یہی مقصود تھا... اس تقریر سے کہ ان کو اپنے خیالی منصوبوں کی حقیقت معلوم ہو جائے ورنہ امیر المومنین کون بنتا ہے اور کون بناتا ہے... یہ تقریر بھی ایک علمی ناول تھا جس میں فرضیات سے مفید سبق دیا جاتا ہے...

آمادہ اور آ - مادہ

دوران ملفوظ فرمایا کہ میرا معمول ہے کہ مجھے جب کوئی اس قسم کا مشورہ دیتا ہے کہ یہ کرنا چاہئے اور یہ ہونا چاہئے... جواب میں ایسا طریقہ بتلا دیتا ہوں کہ اس میں ان حضرت کو بھی کچھ کرنا پڑے اور خود بھی شرکت کا وعدہ کر لیتا ہوں باوجود میرے وعدہ شرکت کے، کسی کو بھی آمادہ نہیں دیکھا دوسروں ہی کو چاہتے ہیں کہ سب یہ ہی کریں ہمیں کچھ نہ کرنا پڑے... بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو اس کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ ان کو یہ کہا جائے آمادہ (یعنی اے مادہ آجا) سب ترکی ختم ہو جاتی ہے...

مقربین اور مکربین

فرمایا مشائخ کے یہاں جو مقربین ہوتے ہیں ان میں ایک دو مکربین بھی ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دوسرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں... جھوٹ سچ لگاتے رہتے ہیں جس کو چاہا شیخ سے ناراض کر دیا... جس سے چاہا راضی کر دیا... بحمد للہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں...

ہوادار اعتکاف

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے میں اعتکاف کیا کرتا ہوں اور اب مرض ہو گیا ہے ریح کا... ایسی صورت میں مسجد میں بیٹھنا یا رہنا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ اعتکاف نہ چھوڑو... اگرچہ ہوادار ہو...

قوی المعدہ اور ضعیف المعدہ

دوران ملفوظ مزاحاً فرمایا کہ جب معدہ ضعیف ہوتا ہے مختلف چیزیں پچتی نہیں اور جب معدہ قوی ہوا لا بلا سب ہضم... لوگ قوی المعدہ ہیں اور میں ضعیف المعدہ...

فتویٰ اور تقویٰ

فرمایا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس تقریب میں شرکت فرمائی اور فلاں شخص نے یعنی میں نے شرکت نہیں کی... یہ کیا بات ہے جواب میں فرمایا کہ بھائی ہم نے فتویٰ پر عمل کیا اُس نے تقویٰ پر عمل کیا...

معنیٰ اور بامعنیٰ

دوران ملفوظ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نقل بالمعنیٰ کر دی فرمایا بے معنیٰ کر دی

ہاں بالمعنی کہنا اس معنی کر صحیح ہے کہ معنی کو بل میں کر دیا (اس لطیفہ میں بالمعنی کی رسم خط سے قطع نظر کر کے تلفظ کا اعتبار کیا کہ بالمعنی کے اول میں لفظ بل بولا جاتا ہے) اور بے معنی کر دی میں تو کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی کو لکھنا آوے اور سمجھ نہ ہو یہ بھی خدا کا قہر ہے نہ معلوم کیا لکھ دے کسی کو جیسے ان بزرگ نے میرے مضمون کا ناس کر دیا...

چوڑیاں اور چورا

فرمایا ایک منہیار چوڑیوں کی گٹھڑی لئے جا رہا تھا... ایک گنوار لٹھ لئے راستہ میں ملا... اس کی گٹھڑی پر ایک لٹھ مار کر پوچھا... ابے اس میں کیا ہے... اُس نے کہا میاں ایک اور مار دو تو کچھ بھی نہیں... خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ عجیب جواب دیا... فرمایا کہ آپ جواب کو عجیب لئے پھرتے ہیں اس کی تمام چوڑیوں ہی کا چورا ہو گیا...

دین شکنی اور دل شکنی

فرمایا کہ سب کو جھاڑو مارو اپنے کام میں لگے رہو... مطلب یہ ہے کہ ان کی دل شکنی کو دیکھیں یا اپنی دین شکنی کو بزرگوں کے مشورہ میں بڑی برکت ہوتی ہے...

ہیضہ زدہ اور قحط زدہ

ایک صاحب کی غلطی پر مواخذہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں تو کہا کرتا ہوں کہ لوگوں میں تو انتظام کا قحط ہے اور مجھ کو انتظام کا ہیضہ تو ہیضہ زدہ اور قحط زدہ جمع نہیں ہو سکتے اور انتظام کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں سوچ اور فکر نہیں اور انتظام بدوں سوچ اور فکر کے ہو نہیں سکتا...

تہذیب اور تعذیب

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل اکثر اہل تکلف میں تہذیب تو کہاں البتہ تعذیب ہے میرے نزدیک تو تہذیب ہے اور ادب یہ ہے کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے تعظیم کا نام ادب نہیں...

علم الیقین اور عین الیقین

ایک سلسلہ گفتگو میں ایک وعظ کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ان کو وعظ کہنے سے بوجہ عدم اہلیت کے منع کیا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میرا وعظ سن لیں تو اجازت دے دیں میں نے کہا کہ اگر سن لوں تو اور زیادہ ممانعت کروں ابھی تو علم الیقین ہے اور پھر عین الیقین ہو جائے گا تمہارے جہل کا...

قبیح حساً اور قبیح شرعاً

فرمایا کہ ایک خط آیا لکھا ہے کہ جھوٹ بولنے والے کی عادت ہے اگر جھوٹ نہ بولا جائے تو شرمندگی ہوتی ہے جواب لکھا گیا گوہ کھانے والوں میں بیٹھ کر کوئی گوہ کھانے لگے اور کہے کہ اگر نہ کھاؤں تو شرمندگی ہوتی ہے ایسے شخص کا کیا علاج... پھر فرمایا کہ گوہ کھانا قبیح حساً ہے اور جھوٹ بولنا قبیح شرعاً ہے دونوں میں فرق کیا ہے...

دندان شکن جواب

ایک شخص تھا عبدالرحیم یہ دہری تھا اس نے مولانا شہید صاحب رحمۃ اللہ سے گفتگو میں کہا کہ داڑھی رکھنا اس لئے ضروری نہیں کہ پیدائش کے وقت یہ نہ تھی تو یہ فطرت کے خلاف ہے مولانا شہید نے جواب میں فرمایا کہ اس وقت تو دانت بھی نہ تھے ان کو بھی نکلوا دو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا مولوی عبدالحئی صاحب حضرت شہید صاحب کے رفیق تھے انہوں نے کہا کہ واہ مولانا کیا دنداں شکن جواب... اس دندان شکن میں عجیب لطیفہ ہے...

کیمیا اور لیمیا

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ منجملہ اسرار کے پانچ فن ہیں... کیمیا' لیمیا' ہیمیاء سیمیاء' ریمیا اس وقت یاد نہیں رہا کہ ان میں سے وہ کون سا فن ہے کہ جس سے روح

کے منتقل کرنے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے پہلے مجھ کو ان کا نام یاد نہیں رہتا تھا تب میں نے ہر ایک کا اول کا حرف لے کر ایک مجموعہ بنایا ہے کلہ سر اور مجموعہ بھی موضوع ہے کیونکہ یہ سب علوم مخفی ہیں... اس میں یہ بھی لطیفہ ہے...

تادیب اور تعذیب

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں ایک زمانہ میں سہارنپور سے ہاضم بوتلیں منگایا کرتا تھا ایک شخص بوتلیں لے کر آئے بکس کو بے احتیاطی سے اٹھایا سب بوتلیں ٹوٹ گئیں میں نے کہا کہ ضمان دو مگر چونکہ تادیب مقصود تھی تعذیب مقصود نہ تھی اس لئے بعد ادائے ضمان اتنی رقم اس کو تبرعاً دے دی...

ناز اور نیاز

فرمایا نقشبندیت کی ایک شان ہے کیونکہ نقشبندیہ میں ناز کی شان غالب ہے اور چشتیہ میں نیاز کی اور ہمارے حضرات مرکب ہیں...

مناظرانہ اور مربیانہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ طالب کو دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس کو کسی پر اعتماد ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ جو تدبیر بتلائے اس پر عمل کرے خاموش رہے دن میں جو سنا کرے رات کو دل میں جمانے کے لئے اس کو سوچا کرے...

یہ طرز تو نافع ہے... اور یہ طرز مربیانہ ہے اور ایک طرز ہے مناظرانہ تو مناظرانہ میں مولوی صاحب (جنہوں نے سائل کو یہاں بھیجا تھا) مجھ سے زیادہ ماہر ہیں وہاں جاؤ اور اگر مربیانہ طرز سے استفادہ مقصود ہے تو جو ہم جو کہیں وہ کرو باقی چق چق بق بق سے کچھ حاصل نہیں...

نر اور مادہ

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ بھوک ہڑتال نئی ایجاد ہے فرمایا کہ یہ خودکشی کا مرادف ہے اگر موت واقع ہو جائے گی تو وہ موت حرام ہوگی اور بزدلی پر بھی دال ہے کہ آئندہ آنے والے مصائب سے گھبرا کر ایسا کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں (مزاحاً فرمایا نر نہیں رہتے مادہ بن جاتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ بھوکے مر گئے تو کسی کا کیا حرج ہوا اور کسی کو کیا نقصان پہنچا جو سوجھتی ہے...

فاتر العقل لیڈر

ایک فاتر العقل لیڈر گاندھی نے اپنے اتباع کو یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ بیویوں کے پاس جھانا چھوڑ دو آئندہ نسل بند ہو جائے گی اور جو موجود ہیں یہ مر جائیں گے پھر اہل حکومت کس پر حکومت کریں گے یہ عاقل ہے بدفہم بدعقل اسی پر لوگ اس کی بیدار مغزی کے قائل ہیں... بات یہ ہے کہ ان معتقدین کی جماعت بھی ان امور میں اس سے کم نہیں اس مشورہ کی تو بالکل ایسی مثال ہے جیسے ایک شخص کی بھینس چور لے گئے جا کر دیکھا کہ رسہ موجود تھا تو پکار کر کہتا ہے کہ لے جاؤ مگر باندھو گے کاہے میں... یہ ہی حالت ان عقلاء کی ہے...

فلسفہ اور نراسفہ

فرمایا بعض بزرگ ہندو کو بھی ذکر و شغل کی تعلیم کر دیتے ہیں اس پر بڑا فخر ہے کہ فلاں ہندو ہمارا مرید ہے... اگر یہی بات ہے کہ مقبولیت کیلئے اسلام بھی شرط نہیں تو خود پیر صاحب ہی کیوں داخلِ اسلام ہونے کو ضروری سمجھتے ہیں... کیا عجیب فلسفہ ہے حقیقت میں نراسفہ ہے... یقیناً بدوں اسلام قبول کئے بغیر ہرگز واصل الی المقصود نہیں ہوسکتا اور اصل غلطی یہی ہے کہ مقصود ہی کے سمجھنے میں گڑبڑ ہو رہی ہے...

مصلحت پرستی اور خدا پرستی

فرمایا کسی کا کوئی طرز ہو... میرا تو یہ مسلک ہے کہ شریعت کو مصالح پر مقدم رکھتا ہوں... میرے یہاں مصالح پیس دیئے جاتے ہیں... کیونکہ مسالے کو جتنا پیسا جائے سالن زیادہ لذیذ اور مزیدار ہوتا ہے... غرض دین کے مقابلہ میں مصلحتیں کوئی چیز نہیں حقیقت میں وہ دین کی مصلحت نہیں بلکہ اپنی مصلحتیں ہیں... سو یہ تو مصلحت پرستی ہوئی خدا پرستی نہ ہوئی...

فضولیات اور ضروریات

فرمایا قرآن پاک میں اور احادیث میں جا بجا انتظامات کی تعلیم ہے مگر اس انتظام سے مراد فضولیات کا نہیں ضروریات کا انتظام ہے...

مخدوم اور مجذوم

فرمایا کہ میں تو خادم ہوں اگر کوئی ڈھنگ سے خدمت لینا چاہے مجھے عذر نہیں... لائق مخدوم کا خادم بن سکتا ہوں نالائق مخدوم کا خادم نہیں بن سکتا... مخدوم کا خادم ہوں... مجذوم کا خادم نہیں... اگر کوئی مجھے سلیقہ سے خدمت لے ان شاء اللہ تعالیٰ مجھ کو وفادار، کارگذار خادم پائے گا...

مِس اور مَس

فرمایا علوم حقیقہ مسلمانوں ہی کا حق ہے دوسروں کو ان سے مَس بھی نہیں ہوتا... مزاحاً فرمایا ہاں مِس سے مَس ہوتا ہے...

شمشیر رانی اور شمشیر زنی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مسلمانوں کا اصل کام نہ زراعت ہے نہ تجارت ہے ان کا کام تو شمشیر رانی اور شمشیر زنی ہے اور تجارت وغیرہ کے کام تو ہندوؤں کے ہیں...

عبدیت' قطبیت اور ابدالیت

فرمایا حقیقت تو یہ ہے کہ اگر عبدیت میسر ہو جائے تو قطبیت ابدالیت سب اس پر قربان ہیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کی صفت کو رسالت پر مقدم کیا گیا ہے چنانچہ تشہد میں عبدہٗ و رسولہ کہا گیا ہے...

وَرم اور دِرم

کسی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ لکھنؤ میں بیان کے اندر کہا تھا اس میں بڑے بڑے بیرسٹر اور وکلاء کا مجمع تھا کہ ہر ترقی کو تو آپ بھی محمود نہیں کہہ سکتے جیسے ورم کی ترقی ہے اس کا طبیب اور ڈاکٹر سے کیوں علاج کراتے ہو حالانکہ کچھ ترقی ہی ہوئی تنزل تو نہیں ہوا تو جو درجہ آپ کے یہاں ورم (بالواو) کا ہے وہی درجہ ہمارے یہاں بعض حالات میں درم (بالدال) کا ہے اس وقت لوگوں کو ترقی کی حقیقت معلوم ہوئی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو نہ تو علم دین رہا ہے اور نہ اہل علم کی صحبت اکبر الہ آبادی نے صحبت کے باب میں خوب کہا ہے...

انہوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

امور مکاشفہ اور امور معاملہ

فرمایا غلطیوں پر متنبہ کر دینا دوستی ہے اور موجب بقا کا تعلق ہوگا اور یہ اُمور علم معاملات میں سے ہیں یہ اسرار نہیں البتہ امور مکاشفہ اسرار ہیں... اس لئے اگر اُمور معاملہ کو چھپائے تو خیانت ہے اور اُمور مکاشفہ کو اگر ساری عمر بھی ظاہر نہ کرے تو کوئی مضرت نہیں ان پر کسی مقصود کا مدار نہیں...

تاویل اور تکذیب

فرمایا کہ مبتدعین کافر نہیں ہیں... قرآن و حدیث میں تاویل کرتے ہیں... تکذیب نہیں کرتے' تکذیب سے کفر لازم آتا ہے... تاویل سے نہیں لازم آتا... مگر اس میں اتنی اور شرط ہے کہ وہ تاویل ضروریات دین میں نہ ہو... (مقالات حکمت)

عادت اور عبادت

فرمایا حضرت حاجی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ریا اول اوّل ریا ہوتی ہے پھر عادت ہو جاتی ہے اس کے بعد عبادت ہو جاتی ہے...

مفتی اور قیمتی

ایک مرتبہ منصب افتاء کی ذمہ داریوں کا ذکر ہو رہا تھا... فرمانے لگے' مفتی ہونا بھی قیمتی کا کام ہے' مفتی کا نہیں... (الکلام الحسن)

مجدد الملتہ اور مجدد المعاشرت

کسی صاحب نے کہا کہ حضرت مجدد الملت ہیں؟ فرمایا مجدد الملت تو خیر...... مجدد المعاشرت ضرور ہوں... (بحوالہ جامع المجددین)

قلم باریک اور روشنائی تاریک

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کی سیاہی پھیکی تھی اور خط بھی بالکل باریک اور طویل تھا... حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا...

کہ قلم باریک' روشنائی تاریک' مضامین متعدد' ضرورت اس کی ہے کہ ایک مضمون لکھا جائے پھر اس کا جواب ہو جائے پھر دوسرا مضمون لکھا جائے (مکاتب اشرفیہ)

ارادی اور قہری

واقعہ... ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ جو شغل مجھ کو تعلیم فرما رکھا ہے وہ پچھلے پہر نہیں ہوتا اور یہ شخص بیمار بھی تھے حضرت نے لکھا تھا کہ بعد عشاء کرلیا کریں... اس پر انہوں نے لکھا کہ آپ نے عشاء کے وقت کرنے کو لکھا تو ہے مگر اس کو جی نہیں قبول کرتا حضرت نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا...

ارشاد... یہ اطاعت تو ارادی ہے قہری تو نہیں جی چاہے کرو... جی چاہے نہ کرو کوئی جبر تو نہیں ہے جب خود جانتے ہو تو کسی کو متبوع کیوں بناتے ہو...

دیس اور بھیس

ایک شخص نے پوچھا کہ ایک صاحب امام مسجد ہیں اور مولوی بھی ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ جیسے لوگوں میں جاتے ہیں ویسے بن جاتے ہیں... جہاں فاتحہ کا موقع آتا ہے وہاں فاتحہ میں شریک ہوتے ہیں علیٰ ہذا... جیسی لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں ویسے خود بھی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسا دیس ویسا بھیس...

اتفاقاً اور اختلافاً

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن ''عید مبارک'' جو ملنے کے وقت کہتے ہیں اور مصافحہ کرنا کیسا ہے... فرمایا عید مبارک کہنا درست ہے فقہا نے لکھا ہے باقی مصافحہ اوّل ملاقات کے تو اتفاقاً (باتفاق علماء) اور وداع کے وقت اختلافاً (باختلاف علماء) مشروع ہے اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے...

اہل عقل اور اہل اکل

ایک سلسلہ گفتگو کے تحت فرمایا کہ قلم لگانے کی ایک خاص ترکیب سے بڑی جلد پھل

آتا ہے... یہ نابالغوں کی اولاد ہے... یہ ایسا ہے جیسے آجکل کے قانون میں انسانوں کے بھی نابالغی کی حالت میں اولاد ہو جاتی ہے... کیونکہ قانونی بلوغ اٹھارہ برس کی عمر میں ہوتا ہے اور اولاد اس سے پہلے ہو جاتی ہے یہ آجکل کے اہل عقل، اہل عقل نہیں، اہل اکل ہیں...

سلف اور خلف

فرمایا جو سلف کی تحقیق ہے وہ خلف کو نصیب بھی نہیں... سلف کے ہر ہر لفظ میں علوم بھرے ہوتے ہیں... خلف کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی لکڑی پر طول وعرض میں رندہ کرتا ہے اور سلف کی مثال ہے برمے کی مانند... کہ لکڑی کے عمق میں گھستا ہے... علم سلف ہی کا بڑھا ہوا ہے گو معلومات بعض خلف کے زیادہ ہوں...

علوم آلیہ اور علوم اصلیہ

فرمایا ہاں آج کل تمام دنیا اسی میں کھپ رہی ہے اور پہلے زمانہ میں علوم آلیہ کو علوم اصلیہ سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر تعجب ہے کہا جاتا ہے کہ پہلے علم حساب کم تھا...

گلستان اور خارستان

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس سے پریشانی ہے کہ میں حضرت سے دور ہوں اور حضوری کی کوئی صورت نہیں... فرمایا آپ کچھ بھی کہیں بڑی وجہ پریشانی کی کشاکشی ہے اور میں کہتا ہوں کہ ان قصوں سے یہ نفع ہے کہ آپ کو راہ کی بصیرت ہوئی مجھے اس پریشانی سے بڑا نفع ہوا گھر میں اس کی مثال دیا کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی گلستان میں راستہ قطع کر رہا تھا درمیان میں برابر میں ایک خارستان آ گیا یہ شخص اس میں جا گھسا پھر لوٹ پھر کے اسی گلستان میں آ کر چلنے لگا تو اس کو مقصود کی قدر زیادہ ہوتی ہے نیز اس کو خارستان میں گزرنے سے تمام ان دشواریوں کا علم ہو جاتا

ہے جوراہ میں پیش آتی ہیں...وہ دوسروں کو لے چلنے میں بڑا ماہر ہوجاتا ہے گھر میں سمجھ اس فن کی بہت اچھی ہے ہاں عمل نہیں...

حکیمانہ اور مجنونانہ

فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ دو بھائیوں کا مزاج ایک سا ہی ہوتا ہے یہ تجویز صحیح نہیں ہے...کہ ان کو نفع ہو تو آپ کو بھی نفع ہوگا...نقشبندی نسبت عاقلانہ اور حکیمانہ ہے اور چشتیہ مجنونانہ ہے...

فٹن اور فتن

غالباً خواجہ صاحب نے کہا اسباب تو فٹن کو بھی شرما دیا فٹن تو صرف ہوا خوری کے لئے ہوتی ہے اس اسباب سے تو چھکڑا معلوم ہوتی ہے فرمایا اسی اسباب سے تو یہ فٹن ہے ورنہ پھر فتن ہے...(جمع فتنہ کی ہے)

متصلب اور متعصب

ایک غیر مقلد حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہوئے تو اس کے بعد نماز میں نہ آمین بالجہر کہی نہ رفع یدین کیا...حضرت حاجی صاحب نے فرمایا اگر میری خاطر سے ایسا کیا تو میں ترک سنت کا وبال اپنی گردن پر نہیں لیتا...دیکھئے تحقیق کی شان یہ ہے...

سنت سے ہمارے حضرات کو کس قدر کا تعشق تھا...پھر ایسے لوگوں کو متعصب کہا جائے تو کس قدر ظلم ہے...ہاں متصلب ہیں متعصب نہیں...

رفعت باطنی اور رفعت ظاہری

فجر کی نماز کو جاتے وقت احقر حضرت والا کے پیچھے پیچھے جارہا تھا مسجد کے راستہ میں ایک ہی جگہ دو مزار ہیں جو بالکل ایک نمونہ کے بنے ہوئے ہیں اور بالا پیر صاحب

کے نام سے بڑے مشہور ہیں ان پر نظر پڑی تو فرمایا اولیاء اللہ کو حق تعالیٰ نے رفعت باطنی تو دی ہے ہی... رفعت ظاہری بھی عطا فرمائی ہے کیسی عالی شان عمارت ہے اور کیسی پاکیزہ ہے... گو ان عمارتوں کا بنانا ناجائز ہو مگر لوگوں کو خیال تو ہوا اور اپنے نزدیک بہتر سے بہتر عمارت ان کے واسطے تجویز کی وجہ اس کی یہی ہے کہ دلوں میں ان کی وقعت عظمت ہے...

جامعیت اور جمعیت

ایک مرتبہ مولانا عبدالماجد صاحب مولانا عبدالباری صاحب ندوی کا خط پہنچا اس وقت مولانا عبدالباری صاحب حیدرآباد جامعہ عثمانیہ میں پروفیسر تھے دوڈھائی مہینہ کی چھٹی ہوئی تو انہوں نے حضرت کو لکھا کہ حضرت چھٹی ہو رہی ہے اور جی یہ چاہتا ہے کہ یہ وقت ہم کہاں گزاریں آیا دیوبند میں رہ کر یہ وقت گزاریں یا تھانہ بھون میں جو آپ کا مشورہ ہو... حضرت نے بڑا عجیب اصولی جواب دیا فرمایا کہ اگر جامعیت مقصود ہے تو دیوبند چلے جاؤ اور اگر جمعیت مقصود ہو تو تھانہ بھون چلے آؤ مولانا ندوی نے لکھا کہ مجھے جمعیت مقصود ہے اس لئے تھانہ بھون ہی حاضر ہوں گا چنانچہ یہی کیا... (مجالس حکیم الاسلام ج۱)

چھوٹا سا انجن

ایک مرتبہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ اپنے چند دوستوں کے ساتھ خانقاہ میں حاضر ہوئے... انہیں آتا دیکھ کر حضرت والا نے فرمایا... انجن تو چھوٹا سا ہے مگر گاڑیاں بہت سی کھینچے لا رہا ہے...

طویل اور طول

خواجہ عزیز الحسن مجذوب نے آپ کو طویل خط لکھنے کی معذرت چاہی تو فرمایا کہیں طول زلف محبوب بھی کسی کو ناگوار گزرتا ہے...

خودرائی اور خودکورائی

ایک مرتبہ فرمایا کہ اس طریق میں خودرائی نہ کرے بلکہ خودکورائی کرے یعنی اپنے کوحقیر وذلیل سمجھے بس دھن اور دھیان میں رہے...

سُستی اور چستی

ایک طالب نے عبادت میں کسل اور سستی کا علاج پوچھا...
تحریر فرمایا کہ سستی کا علاج چستی...

تعدیل، تحصیل اور تسہیل

مولانا موصوف کی درخواست دعا اور تحصیل کے جواب میں لکھا "آپ کے لئے بھی خوب دعا کی... تحصیل کی بھی... تعدیل کی بھی... تسہیل کی بھی ومن اللہ التوفیق...

قوی اور ضعیف

ایک سوال کے جواب میں لکھا کہ "اگر حق تعالیٰ سے تعلق قوی کیا جائے تو اس سے سب تعلقات ضعیف ہو جائیں گے اور کلفت کا احتمال ہی نہ رہے گا (سیرت اشرف)

گدھا اور شیطان

فرمایا کہ مجھے غصہ کیوں نہ آئے... لوگ غصہ دلانے والی حرکات میرے ساتھ کرتے ہیں حضرت امام شافعیؒ نے طبقات کبریٰ میں لکھا ہے کہ جس کو غصہ دلانے پر بھی غصہ نہ آئے وہ گدھا ہے اور جب غصہ کی کوئی معذرت کرے اور وہ قبول نہ کرے وہ شیطان ہے میں نہ گدھا بننا چاہتا ہوں اور نہ شیطان...

زمین اور آسمان

حضرت والا نے ایک صاحب سے اس کی زمین کے حالات دریافت کئے پھر حضرت والا نے فرمایا کہ زمین درست ہو یا نہ ہو آسمان درست ہونا چاہئے...

تسلط اور مسلط

فرمایا کہ ذی اثر آدمی کو چاہیے کہ اپنے معتقدین کو آزاد نہ ہونے دے... اپنے اوپر ان کا تسلط نہ ہونے دے اور ان کو مسلط نہ کرے...

رقابت اور قرابت

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ذکر آنے پر فرمایا کہ وہ میرے ہم عصر وہم درس تھے...

رقابت ہوتی لیکن بجائے رقابت کے انہوں نے قرابت رکھی... طالب علمی کے ایام میں ان کے اور میرے درمیان نوک جھوک رہتی تھی...

اللہ والے اور اللہ والوں کے والے

فرمایا میری نیت یہ ہے کہ اللہ والے ہو جاؤ اور اللہ والوں کے والے بھی ہو جاؤ

اپنے منہ میاں مٹھو

فرمایا کسی نے خط میں اپنے نام کے ساتھ فاضل دیوبند لکھا تھا...
میں نے اس کے آگے لکھ دیا بزعم خود اسی طرح کسی اور نے بھی لکھا تھا...
میں نے اس کے ساتھ لکھ دیا اپنے منہ میاں مٹھو...

کھڑا ہونا اور بیٹھنا

فرمایا تحریکات خلافت کے زمانہ میں ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ اس میں کیوں کھڑے نہیں ہوتے... آپ کے بزرگ مولانا گنگوہی اور نانوتوی رحمۃ اللہ علیہما بھی تو کھڑے ہوئے تھے میں نے کہا ہاں معلوم ہے کہ وہ کھڑے ہوئے تھے لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہے کہ جب کھڑا ہونے کا موقع نہ رہا تو بیٹھ بھی گئے تھے یعنی پھر اپنے اصلی شغل تعلیم و تلقین میں مشغول ہو گئے تھے... سو آپ نے تو ان کے صرف ایک عمل کو دیکھ لیا یعنی کھڑے ہونے کو اور میں ان کے دونوں عملوں کو دیکھ رہا ہوں یعنی کھڑے ہونے کو بھی بیٹھنے کو بھی اور ظاہر ہے کہ احق بالاتباع آخری عمل ہے...

عظمت اور مضرت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا قول ہے کہ میں دو سے ڈرتا ہوں... ایک خدا کی عظمت سے ڈرتا ہوں اور دوسرا نفس کی مضرت سے...

زن ندارد اور تن ندارد

فرمایا کہ ہر زن ندارد... آرام تن ندارد...

کاشف الاسرار اور کاسف الاشرار

فرمایا ایک کتاب کاشف الاسرار جو بدعات سے بھری ہوئی ہے میری نظر سے گزری... اس کے مطالعہ کے بعد جمعہ آ گیا... میں نے لطیف طریقے پر اپنے بیان میں اس کو رد کر دیا اور شوخی سے اول اس کا نام کاسف الاشرار رکھا تھا لیکن یہ خیال کر کے کہ صاحب کاشف الاشرار اس نام سے ناراض ہوں گے میں نے اس کا نام رواح الارواح تجویز کر دیا... یہ اس کا رد و ابطال ہے... یعنی باطن باطل نہیں ہے... لیکن شرط یہ ہے کہ ظاہر شرع کے خلاف نہ ہو...

انسانیت اور آدمیت

فرمایا... میرے یہاں تو صرف ایک چیز سکھائی جاتی ہے وہ انسانیت ہے... کوئی بزرگی کو ضروری سمجھ رہا ہے....

کوئی علم کو ضروری سمجھ رہا ہے کوئی ولایت اور قطبیت اور غوثیت کو ضروری سمجھ رہا ہے میں انسانیت آدمیت کو ضروری سمجھتا ہوں...

قانون ساز اور قانون باز

یہ بھی فرمایا کہ مجھے یہ ہرگز گوارا نہیں کہ کسی کو مجھ سے ذرا برابر بھی اذیت پہنچے یا تنگی یا گرانی ہو اور یہی وجہ ہے کہ جب باوجود میری اس قدر رعایت کے دوسرے میری رعایت نہیں کرتے تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہوں بس اس رنج ہی کو لوگ تشدد سمجھتے ہیں... اس پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قانون ساز ہے... قانون باز ہے ہر بات کا قانون ہر چیز کا اصول...

خلوت اور جلوت

فرمایا... خلوت میں تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حالت گریہ وخشیت بہتر ہے اور جلوت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالت خندہ پیشانی تاکہ مخلوق خدا مایوس نہ ہو...

آسائش اور آرائش

ایک صاحب نے عرض کیا حضرت اچھے کپڑے پہننا اور خوش لباس رہنا کیا شریعت میں ناپسندیدہ ہے فرمایا کون منع کرتا ہے... اگر ریا وفخر کیلئے نہ ہو تو آسائش کی اجازت ہے بلکہ آسائش سے بڑھ کر آرائش کی بھی ممانعت نہیں کی اگر ریا وفخر کا مرض نکل جائے تو اس کی اجازت ہے کہ راحت کا بلکہ تجمل کا سامان کریں...

ناقص اور کامل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں نے ایک وعظ میں بیان کیا تھا کہ بدعتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو الٰہ مانتے ہیں مگر ناقص اور ہم عبد کہتے ہیں مگر کامل... تو تم حضور کی تنقیص کرتے ہو اور ہم کمال کے قائل ہیں...

تشابہ اور تشبہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے فمن تشبہ بقوم فھو منھم... اس کی حکمت یہ ہے کہ اہل باطل سے امتیاز ہو مگر تشابہ جائز ہے... تشبہ جائز نہیں... تشابہ وہ ہے جو فطری ہو اور تشبہ وہ ہے جو قصد سے ہو...

شکم شکنی اور دل شکنی

ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد عمر صاحب کی دعوت کی... دعوت میں چاول پکائے جو کھانے کے قابل نہ تھے... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن صاحب سے دال روٹی کے بندوبست کیلئے کہا... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی محمد عمر صاحب سے بھی روٹی کھانے کو کہا مگر وہ بہت خلیق تھے... کہنے لگے اُس کی دل شکنی ہوگی... میں نے کہا ہماری جو شکم شکنی ہوگی... میں نے تو اس کی تادیب کیلئے یہی انتظام کیا... جس سے اِس کو ہمیشہ کیلئے سبق مل گیا... گو میری پھر اس شخص نے کبھی دعوت نہیں کی...

میاں مٹھو جو ذاکر حق تھے رات دن ذکر حق رٹا کرتے

گربہ موت نے جو آ دابا — کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

پس ہم اطمینان میں ذاکر اور مصیبت میں اصلی بولی پر آ جاتے ہیں...

اسی طوطے کے مشابہ ہیں...

دین فروشی اور ملت فروشی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل جمہوریت کا زور ہے...اس کی ترجیح میں کہتے ہیں کہ شخصیت اس لئے مضر ہے کہ ایک شخص کا اعتبار نہیں...دین فروشی کر دے ملت فروشی کر دے...اسی خیال سے جمہوریت قائم کرنے کی چیز ہے...

گھر کی نعمت گھر میں

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق ایک عجیب لطیفہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان حق تلفی بھی کرے تو مسلمان ہی کے ساتھ کرے...
کافر کے ساتھ نہ کرے تاکہ گھر کی نعمت گھر ہی میں رہے...اس لئے کہ مسلمان کی نیکیاں مسلمان ہی کو مل جائیں گی...

کونیہ اور علمیہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہنا جائز ہے یا نہیں...
فرمایا کہ اگر مشکلات کونیہ مراد ہیں تو تب جائز نہیں اگر مشکلات علمیہ مراد ہیں تو جائز ہے...

فتویٰ اور مشورہ

فرمایا کہ فتویٰ تو نہیں دیتا لیکن مشورہ ضرور دوں گا کہ گھر کا انتظام بیوی کے ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا خود اپنے ہاتھ میں، اوروں کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیے...

فی الحال اور فی المآل

فرمایا ''میں اپنے آپ کو کسی مسلمان سے حتیٰ کہ ان مسلمانوں سے بھی جن کو لوگ فساق و فجار سمجھتے ہیں فی الحال اور کفار سے بھی احتمالاً فی المآل افضل نہیں سمجھتا اور

آخرت میں درجات حاصل ہونے کا کبھی مجھے وسوسہ نہیں ہوتا کیونکہ درجات تو بڑے لوگوں کو حاصل ہوں گے...

القاء اور تلقی

بارہا فرمایا کہ یہ جو اصلاح نفس کی سہل سہل اور نافع تدابیر اللہ تعالیٰ ذہن میں ڈال دیتے ہیں... یہ سب طالبین کی برکت ہے... اگر شیخ القاء چھوڑ دے تو تلقی بھی بند ہو جائے...

عاصی اور معاصی

فرمایا... مجھ کو کبھی کسی فاسق کو دیکھ کر یہ خطرہ بھی نہیں ہوا کہ میں اس سے اچھا ہوں... فعل کو تو برا جانتا ہوں مگر فاعل کو حقیر نہیں جانتا... اس لئے معاصی کو تو برا سمجھے... عاصی کو برا نہ سمجھے...

فتویٰ اور تقویٰ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ترکہ میں سے حصہ لینے میں تردد تھا... ذرائع آمدنی کوئی ناجائز نہیں تھے مگر حضرت کی نظر میں کچھ مشتبہ تھے... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھنے پر فرمایا ''اگر یہ حصہ لے لو تو فتویٰ ہے نہ لو تو تقویٰ ہے اور پریشانی ان شاء اللہ عمر بھی نہ ہوگی'' حضرت نے تقویٰ کا پہلو اختیار کیا اور اپنا حصہ میراث جو بڑا سرمایہ تھا بھائیوں کیلئے چھوڑ دیا...

مالی' جاہی اور جانی

فرمایا یہاں پر وظائف کی تو تعلیم ہے نہیں صرف دو چیزوں کی تعلیم ہے... اگر کسی کو پسند ہو یہاں پر آؤ ورنہ کہیں اور جاؤ وہ یہ ہے کہ ایک تو معاصی سے بچو اور دوسرے یہ کہ کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ وہ ایذا چاہے کسی قسم کی ہو مالی ہو' جاہی ہو' جانی ہو' یہی میرے یہاں بزرگی ہے اور یہی درویشی ہے...

قالی اور حالی

فرمایا حدیث میں مدح فی الوجہ سے ممانعت آئی ہے...مدح کی دو قسمیں ہیں قالی اور حالی... تعظیم مدح حالی ہے...جب قالی سے ممانعت ہے تو حالی سے بدرجہ اولیٰ ہو گی...نیز بہت زیادہ تکلف کرنے کا ادنیٰ اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل نہیں ملتا...

مٹھائی اور کڑوائی

ایک صاحب نے مٹھائی ہدیہ حضور میں پیش کر دی... مانا مٹھائی کا مجھے شوق نہیں...آپ نے یہیں سے خریدی...میں موجود تھا...مجھ سے مشورہ کر لینا چاہیے تھا... تکلف کیا یہ ٹھیک نہیں ہے...واپسی سے یہ شرم آتی ہے اور تنگی واقع ہوتی ہے کہ اتنی باتیں سنائیں کہ ایک شخص تو مٹھائی دے اور میں کڑوائی دوں...

حد عذر اور حد عجز

کسی جگہ حضرت کی تشریف آوری کی درخواست کی گئی...حضرت نے ان سے فرمایا کہ آں جناب کا حکم ہونا فی نفسہ کسی عذر کا تحمل نہیں لیکن اگر کوئی عذر حد عذر سے متجاوز ہو کر حد عجز تک پہنچ گیا ہو غالباً اس کا پیش کر دینا نقص امر نہ ہو گا...

شرکت روحانی اور شرکت جسمانی

اس غرض سے چھپا ہوا عذر نامہ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں اور بجائے شرکت جسمانی کے شرکت روحانی پر جس کا ظہور بصورت دعا ہو رہا ہے اکتفا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں...

عاشق بھی بے بدل اور عارف بھی بے بدل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب رحمت اللہ علیہ کی ذات

اقدس بڑی ہی بابرکت ذات تھی... حضرت کے فیوض باطنی سے ایک عالم منور ہوگیا... ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہیؒ حضرت حافظ ضامن صاحب شہیدؒ کا ذکر فرما رہے تھے اور ذکر میں درجہ محویت کا تھا مگر ذکر کرتے کرتے دفعتہً فرمایا کہ یہ سب کچھ ہے مگر جو بات حضرت حاجی صاحبؒ میں تھی وہ کسی میں بھی نہیں تھی... واقعی حضرت حاجی صاحب عجیب جامع تھے عاشق بھی بے بدل اور عارف بھی بے بدل...

عشاء (بکسر عین) اور عشاء (بفتح عین)

حضرت کے یہاں اس کا بڑا اہتمام دیکھا کہ سالک کو تشویش سے بچنا چاہئے حتیٰ کہ اگر کسی کا یہ مذاق دیکھا کہ اس کے قلب کو زیادہ مال کے مالک ہونے سے بھی تشویش ہوتی تو اس کو یہ مشورہ دیتے کہ اپنے پاس مال نہ رکھو... اگر کسی کو کم سرمایہ ہونے کی حالت میں تشویش ہوتی تو اس کو یہ رائے دیتے کہ زیادہ سرمایہ اپنے پاس رکھا جائے... چنانچہ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ گو قواعد سے اور تجربہ سے تو جمعیت قلب کا نافع ہونا اور تشویش کا مضر ہونا ظاہر اور مسلم ہے لیکن اس کا ماخذ ہونا بھی کہیں قرآن و حدیث میں ہے... چنانچہ ایک دفعہ یہ حدیث ذہن میں آئی کہ اگر عِشاء (بکسر عین) اور عَشاء (بفتح عین) دونوں حاضر ہوں تو پہلے عَشاء سے فارغ ہو لینا چاہئے اس ماخذ کے ذہن میں آجانے سے میرا جی بہت خوش ہوا...

بشر اور بے شر

فرمایا... میں تو کہتا ہوں کہ اپنے پیر کے پاس بھی کم جاؤ زیادہ نہ لپٹو... کیونکہ گاہے گاہے خاص اوقات میں اس کے پاس جاؤ گے تو اس کو ذکر میں مشغول دیکھو گے رزانت و متانت کی حالت میں پاؤ گے اس سے اعتقاد بڑھے گا اور اگر ہر وقت لپٹے رہو گے تو کبھی ہگتے ہوئے دیکھو گے کبھی موتتے ہوئے... کبھی تھوکتے سنکتے

دیکھوں گے اس سے تمہیں اعتقاد کم ہوگا... ہاں عقلاء کو تو ان حالات کے مشاہدہ سے اعتقاد بڑھتا ہے کیونکہ وہ جانیں گے کہ یہ شیخ فرشتہ نہیں بشر ہے مگر بشر ہو کر بے شر ہے تو بڑا کامل ہے...(حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

عزیز الحسن اور حسن العزیز

خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے جب ملفوظات و واقعات قلمبند کرنا شروع کیے تو فرمایا کہ نام کیا رکھیے گا... حضرت نے فرمایا کہ آپ کا نام عزیز الحسن آپ کی تصنیف کا نام حسن العزیز... یعنی اپنے عزیز کا حسن کیونکہ اصلی حسن تو یہی باتیں ہیں...

کرم عظیم اور مکر عظیم

فرمایا کہ میرا سن ولادت ۱۲۸۰ ہجری ہے... پانچویں ربیع الثانی بوقت صبح صادق ماہ تاریخی کرم عظیم ہے یا مکر عظیم کہیے...(عبدیت کی صفت تو حضرت کے گویا خمیر میں داخل ہوگئی ہے)...(حسن العزیز جلد اول)

اہل بزم اور اہل رزم

فرمایا کہ حضرت سعدی نے فردوسی کے مقابلہ میں ایک رزمیہ حکایت لکھی ہے لیکن وہ بات کہاں جو فردوسی کے کلام میں ہے حضرت شیخ تو اہل بزم تھے فردوسی اہل رزم... پھر فرمایا کہ انیس دبیر وغیرہ کے مرثیوں میں صنعتیں تو ہیں لیکن وہ قوت اور صولت نہیں جو فردوسی کے کلام میں پائی جاتی ہے کیونکہ اس کے لئے قلب میں شجاعت اور قوت کا ہونا ضروری ہے اور وہ ان مرثیہ والوں میں کہاں... گو پڑھتے ہیں بہت زور لگا لگا کر...

عالم الکل اور عالم البعض

فرمایا کہ مولوی فتح محمد صاحبؒ فرماتے تھے کہ میاں جی نے مجھ سے جب میں نے

ان سے فارسی کا سبق پڑھنا چاہا یہ شرط ٹھہرائی تھی کہ بھائی تم مجھ کو عالم الکل سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہو یا عالم البعض... اگر عالم الکل سمجھتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ میں عالم الکل نہیں ہوں مجھ کو معاف رکھو اور اگر عالم البعض سمجھتے ہو تو جو بات مجھے معلوم ہو گی وہ بتلا دوں گا نہ معلوم ہو گی کہہ دوں گا کہ مجھے نہیں معلوم... یہ نہ کہنا کہ جب یہ پڑھاتے ہیں تو سب باتیں ضرور بتلا دیں... پرانے بزرگوں کی باتیں کیسی سچی اور سیدھی ہوتی ہیں...

دو تعویذ

ایک دیہاتی جوان شخص نے بذریعہ ایک اور صاحب کے ڈر کا تعویذ منگایا اور خود حضرت سے بہت دور مسجد کے باہر بیٹھا رہا... حضرت نے ان صاحب سے پوچھا کہ وہ شخص صاحب فرمائش کہاں ہے... انہوں نے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اس پر حضرت نے فرمایا کہ بھائی اس کو دو تعویذ چاہئیں ایک تو اس ڈر کا... جس کی شکایت ہے دوسرا اس ڈر کا کہ میرے پاس آتے ہوئے بھی - ڈر - معلوم ہوتا ہے...

تعویذ' تعویذ میں' کشتی

ایک بار فرمایا کہ لوگ عجیب عجیب کاموں کے لئے تعویذ مانگا کرتے ہیں ایک پہلوان نے کشتی میں دوسرے پہلوان پر غالب آنے کے لئے تعویذ منگایا... میں نے کہا کہ اگر وہ بھی کسی سے تعویذ لکھا لے تو پھر کیا تعویذ... تعویذ میں کشتی ہو گی...

نعمت باطنی اور نقمت باطنی

فرمایا دیوبند میں طالب علمی کے زمانے میں مجھ پر ایک مرتبہ خوف غالب ہوا... بعد مغرب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت کوئی ایسی بات فرما دیجئے جس سے اطمینان ہو جاوے کہ ہاں خاتمہ ٹھیک ہو جاوے گا... فوراً فرمایا کہ - ہیں کفر کی درخواست کرتے ہو... بالکل مامون ہو جانا کفر

ہے... پھر فرمالیجئے ہم تو نعمت سمجھ کر اس کی تمنا میں آئے تھے... وہاں کفر نکلا بس یہ ہیں ضرورتیں صحبت کی... یہ باتیں کتابوں میں کہاں... ہم تو سمجھتے تھے کہ اطمینان ہو جانا بڑی نعمت باطنی ہے... وہ تو نقمت باطنی نکلی...

المراد اور مراد آباد

حضرت مراد آباد سے حسب وعدہ دوپہر کی گاڑی سے تشریف لے آئے گو احتیاطاً یہ بھی فرما گئے تھے کہ اگر بریلی میں بھائی کے بچوں کو دیکھنے جانا ہوا تو اتوار کو آجاؤں گا احقر (خواجہ عزیز الحسن) مع نیاز کے سٹیشن پر پہنچ گیا تھا کیونکہ مجھ کو وہاں کچھ ذاتی کام بھی تھا مراد آباد کے وعظ کی بابت احقر نے دریافت کیا تو فرمایا جی ہاں ہوا تھا... اس آیت پر بیان کیا تھا من کان یرید العاجلۃ الآیہ... چونکہ ارادہ اور مراد کا بیان تھا اس لئے وعظ کا نام بھی المراد تجویز کر دیا ہے... المراد... مراد آباد کے لئے بھی مناسب ہے احقر کی طبیعت اس لطیف صنعت پر شگفتہ ہو گئی...

عرض کیا آیت بھی ارادہ آخرت کے متعلق... حضور کو مراد آباد کے مناسب خوب مل گئی... مناسبت کی رعایت تو... کسی حال میں متروک نہیں ہونے پاتی... ہنس کر فرمایا کہ جی ہاں طبیعت میں شاعری کا مادہ بہت ہے... گو شعر کہنے پر تو قدرت نہیں لیکن جہاں تک ہو سکتا ہے طبیعت یہی چاہتی ہے کہ رعایت شاعرانہ بھی رہے تو اچھا ہے... لیکن خواہ مخواہ بھی اس کے پیچھے نہیں پڑتا جو بات بے تکلف سوجھ گئی اور اصل مقصود میں ذرا مخل نہ ہوئی تو خیر... ایسی رعایتوں کو بھی ''استحسان'' کے مرتبہ میں جی چاہا کرتا ہے... (حسن العزیز جلد اول)

نمی دانم اور میدانم

حضرت مفتی صاحبؒ کے ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا کہ جب نمی دانم ہے... پھر فکر ہی نہیں... مصیبت تو میدانم میں ہے...

ایک باز، اور بہت سے باز

حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک اور مکتوب میں لکھا کہ کل بعد نماز مغرب حضرت والا کی نظر فیض اثر نے معلوم نہیں... کیا کر دیا... کہ عجیب سرور محسوس کرتا تھا اور آج مدت کے بعد آخر شب کی نماز میں حضرت کی برکت سے وہ کیف محسوس ہوا کہ جو شاید لجادلوھم بالسیوف کہنے والوں کے حال کا کوئی حصہ تھا...

قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے

(میں تیری نگاہ کے قربان ایک نگاہ اور)

جواب میں فرمایا کہ ایک باز کیا بہت سے باز ان شاء اللہ تعالیٰ...

سلیس اور عویص

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا

الا عجوبه فی عربیة خطبة العروبه گو بہت سلیس تو نہیں مگر زیادہ عویص (مشکل) بھی نہیں اور موضوع پر کافی دال ہے اور عربیہ وعروبہ میں صنعت تجنیس بھی ہے عربہ بمعنی جمعہ مشہور ہے منکر و معروف دونوں طرح مشتمل ہے...

اخلال اور احتمال

حضرت مفتی صاحبؒ کے ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا کہ ایسی جلدی نہ کی جائے کہ اخلال کا احتمال رہے...

دوا اور دُعا

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے ایک مکتوب لکھا کہ دار العلوم میں جدید انتظامات کا شباب ہے سکوت و صموت کے سوا کوئی چیز مفید نظر نہیں آتی اگر یہی

بصورت قائم رہے تو بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے کہ یکسوئی سے زندگی بسر ہو... خطرہ اس کا ہے کہ کہیں اس طرح بسر کرنا بھی مشکل نہ ہو جائے دعا کی سخت احتیاج ہے...

جواب میں فرمایا کہ ضرورت تو دو چیزوں کی تھی دوا اور دعا... لاسبیل الی الاوّل فتعین الثانی...

لحن داؤدی اور اخلاص داؤدی

حضرت موصوف ہی نے ایک مکتوب تحریر فرمایا کہ حضرت میاں صاحبؒ (سید اصغر حسین دیوبندیؒ) نے طویل رخصت لے لی ہے اور امسال کام کرنے کا قصد نہیں معلوم ہوتا.. ان کی رائے میری مصلحت سے یہ ہے کہ ان کی ابوداؤد میں پڑھاؤں... میرا بھی دل چاہتا ہے کہ حدیث کا مشغلہ حاصل ہو جائے اس لئے بنام خدا تعالیٰ ان کی کتاب کا بھی سبق شروع کر دیا ہے... حضرت بھی دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ظاہری اور باطنی امداد فرمائیں...

جواب میں فرمایا کہ دل سے دعا ہے کہ لحن داودی و اخلاص داودی عطا ہو...

محروم اور مرحوم

حضرت مفتی صاحبؒ نے لکھا... احقر کو مدرسہ کے اوقات میں بھی ان کی خدمت سے غائب رہنا مشکل ہو رہا ہے... ذی الحجہ کے بعد اب امتحان سہ ماہی کی تعطیل کا دوسرا وقت ملا تھا کہ حاضری آستانہ سے شرف اندوز ہوتا... مگر اس وقت بھی محروم ہوں... جواب تحریر فرمایا کہ خدا نہ کرے... بلکہ اس حالت میں آپ خاص درجہ میں مرحوم ہیں اور یہی اصل مقصود ہے... عبد کا...

بدل اور نعم البدل

حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک مکتوب تحریر فرمایا کہ اس وقت سب سے بڑی پریشانی تو یہ ہے کہ سراسر گناہوں میں غرق ہوں... اعمال کی تو کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی... قلب کی

حالت بھی جو کبھی پہلے محسوس ہوتی تھی اب اس میں بھی بہت تکدر معلوم ہوتا ہے... ضعف کے ساتھ کسل بھی مل گیا ہے کہ جس قدر عمل کی قوت ہے وہ بھی پورا نہیں ہوتا...

جواب میں فرمایا کہ ان فوات کا کوئی بدل نہیں... یہی پریشانی اور شکستگی بدل اور نعم البدل ہے' بالکل اس کا یقین رکھیں...

بزوغ المعانی اور بلوغ الامانی

حضرت مفتی صاحبؒ نے مکتوب تحریر فرمایا کہ حضرت مولانا ظفر احمد صاحبؒ کے خط سے دو رسالوں کا حال معلوم ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی کہ حضرت والا نے اس کا ترجمہ احقر کے متعلق فرمایا اور المفتی کے لئے تجویز فرمایا ہے اور بزوغ المعانی نام بھی تجویز فرمایا ہے...

جواب میں فرمایا کہ بزوغ المعانی' اصل کا نام بلوغ الامانی...(مکاتیب حکیم الامت بنام حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

بوٹی اور روٹی

جناب شیخ معشوق علی صاحب بھی جو ہمارے حضرت کے خلفا میں سے ہیں حاضر مجلس تھے... انہوں نے عرض کیا کہ حضرت واقعی عملی تعلیم کا بہت اثر ہوتا ہے... ایک بار حضور کے ساتھ اور احقر کا نام لیا کہ یہ ریل کے سفر میں تھے کھانا کھاتے میں ایک ''بوٹی'' گر گئی تھی میں نے اس کو تختہ کے نیچے سرکا دیا... حضور نے دیکھ کر فرمایا کہ کیا ''بوٹی'' گر گئی ہے چنانچہ وہ بوٹی حضرت نے اٹھوائی اور فرمایا کہ اس کو دھو لیجئے میں کھالوں گا... پھر وہ بوٹی خواجہ صاحب (احقر) نے دھو کر خود ہی کھالی... وہ دن ہے اور آج کا دن ہے کہ کبھی دستر خوان پر سے ایک ریزہ بھی زمین پر گر گیا ہے تو اس کو بھی اٹھا کر کھالیا ہے... عملی تعلیم کا اتنا اثر ہوتا ہے پھر جناب شیخ صاحب ممدوح نے احقر سے

فرمایا کہ آپ نے بوٹی کا واقعہ بھی ملفوظات میں قلم بند کرلیا ہے... احقر نے عرض کیا کہ اشارہ کے طور پر میں نے لفظ بوٹی لکھ دیا ہے بعد کو مفصل کرلوں گا...

حضرت نے ہنس کر فرمایا کہ بس ایسی مختصر نویسی بہت اچھی ایک دن لکھ لیا... بوٹی اور ایک دن لکھ لیا... روٹی۔

سالک مجذوب اور مجذوب سالک

دوران ملفوظ فرمایا... اہل نسبت جامع ہوتے ہیں دونوں کے مگر اول کو سالک مجذوب اور دوسرے کو مجذوب سالک کہتے ہیں کسی خاص صورت کو افضل نہیں کہہ سکتے... استعدادیں مختلف ہوتی ہیں صرف تقدیم تاخیر کا فرق ہے...

باقی جامع ہوتے ہیں دونوں کے... جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر پانی پیتے ہیں اور میری یہ عادت ہے کہ پہلے پانی پی لیتا ہوں پھر کھانا کھاتا ہوں... پیٹ میں جا کر دونوں حالتوں میں دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں... باقی کسی خاص ایک صورت کو افضل نہیں کہہ سکتے...

جلب زر اور جلب مال

ایک پیرزادہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جناب اب دل کو ٹٹو لئے کہ بیعت کی کیا حقیقت ہے فقط جلب زر اور جلب مال... یہ حقیقت ہے آج کل بیعت کی...

خستہ حال اور شکستہ بال

دوران ملفوظ فرمایا گو اپنے مطلب کو صحیح اور ہم نے جب سے ہماری ابتداء ہوئی ہے ہمیشہ مصیبتیں ہی مصیبتیں جھیلی ہیں... سب سے اول تخم تھا سرسوں یا تل کا سب سے اول مصیبت کا یہ سامنا ہوا کہ سینکڑوں من مٹی ہمارے اوپر ڈالی گئی سینہ پر پتھر رکھا پھر جگر

شق ہوا یہ دوسری مصیبت پڑی تیسری مصیبت یہ پڑی کہ زمین کو توڑ کر باہر نکلے... چوتھی یہ کہ جب باہر نکلے تو آفتاب کی تمازت نے جگر بھون دیا پانچویں مصیبت یہ جھیلنی پڑی کہ جب کچھ بڑے ہوگئے تو درانتی سے کاٹا گیا... چھٹی مصیبت یہ کہ زیر وزبر کیا گیا اور بیلوں کے کھروں میں روندا گیا اخیر میں ساتویں مصیبت تو غضب کی تھی کہ کھولوں میں ڈال کر جو کچلا ہے تو جگر پاش پاش کر دیا... اس طرح ہماری ہستی ہوئی عمر بھی مجاہدوں ہی میں گزری... سو مجاہدہ کا ثمرہ یہ اونچا رہنا ہے اور ناز ونعم کا ثمرہ یہ نیچا رہنا ہے...

خلو ذہن اور بند دھن

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اس ہی لئے آنے والوں کے متعلق میری رائے ہے کہ چند روز خلو ذہن اور بند دھن کے ساتھ یہاں پر رہیں... مجلس میں خاموش بیٹھ کر جو میں بیان کروں سنتے رہیں... اس کے بعد اگر میں پسند ہوں اور میرا طرز اور مسلک پسند ہو رجوع کریں ورنہ سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کو واپس ہو جائیں اسی میں طرفین کی راحت ہے ورنہ سوائے بے لطفی اور کشمکش کے کوئی اور امید نفع کی نہیں...

شیخ الہند اور شیخ العالم

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ بلا ابھی پھیلی... پہلے کہیں بھی یہ تکلفات نہ تھے نہ کوئی شیخ التفسیر کہلاتا تھا اور نہ شیخ الحدیث حتیٰ کہ اکثر اکابر کو مولانا تک بھی نہ کہتے تھے... صرف مولوی صاحب اور اب تو شیخ التفسیر شیخ الحدیث امام الشریعت امام الہند شیخ الہند... یہ شیخ الہند کا لقب حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کے لئے تجویز کیا گیا... حضرت مولانا کی قدر کی کہ شیخ العالم کو شیخ الہند کہتے ہیں یہ مدعیان محبت ہیں... یہ سب نیچریت کا اثر ہے...

بلبل ہند اور طوطی ہند

ایک دوسری قسم کے القاب بھی نکلے ہیں جن کی نسبت میں کہا کرتا ہوں کہ آدمی ہو کر جانوروں کے نام اختیار کئے گئے...

کوئی بلبل ہند ہے کوئی شیر پنجاب ہے کوئی طوطی ہند ہے...

فیل ہند اور خر ہند

اسی سلسلہ میں فرمایا اب آگے کوئی گرگ ہند ہوگا کوئی اسپ ہند... کوئی فیل ہند... کوئی خر ہند کیا خرافات ہے اپنے بزرگوں کی سادہ روش کو لوگوں نے قطعاً نظر انداز ہی کر دیا...

ثمرہ آجلہ اور ثمرہ عاجلہ

فرمایا ذکر کے دو ثمرے ہیں ایک ثمرہ آجلہ اور دوسرا ثمرہ عاجلہ... ثمرہ آجلہ تو رضائے حق ہے اور وہ رضا ذکر سے حاصل ہوتی ہے... اور ثمرہ عاجلہ احوال کیفیات ہے... سو نہ ان کا حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے نہ ان کا حاصل ہونا یقینی ہے

مرحوم اور مقہور

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اس طریق میں تو سالکین کا مردوں کا سا حال ہے کہ ہر ایک کے ساتھ جدا معاملہ ہے مثلاً ایک ہی قبر میں دو مردے ہیں... ایک مرحوم ہے ایک مقہور... ایک پٹ رہا ہے ایک جنت کی ہوائیں لے رہا ہے... بلاواسطہ لکھیں جو کچھ لکھیں اور تو اور اس طریق میں ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ پیر کا بھی واسطہ نہیں رہتا جیسے مشاطہ و دلہن کا بناؤ سنگار کر کے دولہا کے پاس پہنچا آتی ہے پھر دولہا دلہن کی خلوت میں وہ بھی موجود نہیں رہ سکتی...

مقرب شاہی اور قرب شاہی

فرمایا کہ خود دفع وساوس ہی مقصود نہیں...اگر ساری عمر بھی وساوس میں گھرا ہوا رہے اور ہر وقت گھرا ہوا رہے پھر بھی مطلق ضرر نہیں اور اس سے رائی برابر بھی قرب الٰہی میں کمی نہیں ہوتی...اگر کسی مقرب شاہی کو مکھیاں لپٹی ہوئی ہوں تو خود بادشاہ کے ساتھ جو اس کو قرب حاصل ہے اس میں کیا کمی ہوئی...وہ مکھیوں کو اڑا دیتا ہے اور اگر نہ بھی اڑائے تب بھی اس سے قرب شاہی میں کیا خلل پڑتا ہے ہاں بادشاہ کی اجازت ہے کہ اگر مکھیاں بہت ستائیں تو اڑا دو اور اگر نہ اڑاؤ تو اس کی بھی اجازت ہے

سو اگر کوئی مقرب شاہی مکھیاں اڑاتا ہے وہ اپنی تکلیف کے لئے ان کو دفع کرتا ہے اور بادشاہ کی طرف سے اس کی ممانعت نہیں لیکن بادشاہ کی طرف سے اس کے ذمہ مکھیوں کو دفع کرنا واجب بھی نہیں کیونکہ وہ قرب شاہی میں خلل انداز نہیں بلکہ اگر مکھیوں کو دفع نہ کرے تو یہ بادشاہ کے نزدیک زیادہ قابل قدر ہے کہ مکھیاں لپٹ رہی ہیں اور یہ پھر بھی بادشاہ کی طرف توجہ کئے بیٹھا ہوا ہے اور توجہ میں بالکل فرق نہیں...

خالی اور حالی

ایک سلسلہ گفتگو کے دوران فرمایا کہ اس جواب ہی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خالی نہ تھے ایسا جواب خالی بالخاء المعجمہ کا نہیں ہوسکتا حالی بالحاء المہملہ کا ہوسکتا ہے...

قبض باطنی اور قبض بطنی

فرمایا وہ جو ایک تکدر تھا وہ الحمدللہ اب نہیں ہے...اجابت ایک کھانے سے قبل اور ایک بعد ہوگئی اس سے بھی تکدر کی کیفیت جاتی رہی...تکدر کا سبب قبض بھی ہوتا ہے...ایک بار اسی دوران میں...قبض کی شکایت فرما کر مزاحاً فرمایا سالکین کو تو...قبض باطنی ہوتا ہے مجھے قبض بطنی...

عمامہ اور پاجامہ

فرمایا مشہور ہے نا کہ کوئی بزرگ تھے ان کی شادی ہوئی... پہلی شب تھی کپڑے کیوں نہ اتارے جاتے... علی الصبح جو اٹھ کر وہ باہر آنے لگے تو اندھیرے میں غلطی سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاجامہ سر سے لپیٹ لیا... باہر نکلے تو بڑا تخول ہوا... کہنے کو تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو غرض عمامہ کی ہے وہ پاجامہ سے بھی حاصل ہو گئی خصوص جب عمامہ اور پاجامہ دونوں کے اخیر میں مہ مہ ہے پھر اس میں تخول کی کیا بات تھی... بس بات یہی ہے کہ گو پاجامہ بھی عمامہ کا کام دے سکتا ہے لیکن وہ سر پر باندھنے کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ ٹانگوں میں پہننے کے لئے موضوع ہے لہٰذا پاجامہ کو عمامہ کی جگہ استعمال کرنا ناموزوں ہوا اور ناموزونیت صرف اہل دنیا ہی کے نزدیک نہیں بلکہ اہل دین کے نزدیک بھی ناپسندیدہ ہے... (الافاضات الیومیہ جلد نمبر ۹)

امیر اور اسیر

اس میں بڑی مصلحت ہے کہ رفقاء (تمام ساتھیوں) میں ایک امیر ہو مگر اس کے لئے سلامتی طبیعت شرط ہے اور آج کل طبیعتیں ایسی گندی ہیں کہ جہاں ایک کو امیر بنایا گیا فوراً دوسرا اسیر (قیدی) ہو جاتا ہے یعنی امیر صاحب اس پر جا بے جا (خوامخواہ کی) حکومت کرتے ہیں اور مامور (دوسرے ساتھیوں) کو بھی اس کی امارات (امیر بننا ناگوار ہوتی ہے دوست بن کر تو آج کل ایک دوسرے کا کہنا مان لیتے ہیں مگر محکوم بن کر کہنا نہیں مانتے)

دل شکنی اور دین شکنی

ایک مرتبہ کالپی کا ایک شخص نہایت صاف ستھرا لباس پہنے ہوئے جامع مسجد میں نماز پڑھنے آیا... بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ یہ نومسلم ہے پہلے بھنگی تھا... اب مسلمان ہو گیا ہے یہاں کے چودھری لوگ ساتھ کھانا کھلانا تو دور کی بات ہے اس کے ہاتھ کی

چھوٹی چیز بھی قبول نہیں کرتے... میرا وہاں پر جانا ایک جلسہ کی وجہ سے ہوا تھا... اس جلسہ میں بڑے بڑے لوگ جمع تھے اور وہ نومسلم بھی تھا... بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اس موقع پر ان لوگوں کو سمجھا دو کہ ایسا بچاؤ اور پرہیز مسلمان ہو جانے کے بعد نہیں کرنا چاہئے... اس میں اس کی دل شکنی ہے... میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ دل شکنی نہیں اس میں تو دین شکنی یعنی دین برباد ہونے کا بھی اندیشہ ہے (دعوت وتبلیغ کے اصول)

ساختہ اور بے ساختہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک شخص نے تو شراب پی رکھی ہے ایسے شخص کی نشہ میں ایک خاص ہیئت ہوتی ہے اور ایک شرابیوں کی محض نقل کر رہا ہے... اس نے خود شراب نہیں پی تو جس نے شرابیوں کو دیکھا ہو گا وہ دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ شراب پئے ہوئے ہے اور وہ شرابیوں کی محض نقل اتار رہا ہے ان دونوں کی حالتوں میں کھلا ہوا فرق محسوس کرے گا اور دیکھتے ہی سمجھ لے گا کہ یہ اور حالت ہے اور وہ اور حالت ہے... یہ ساختہ ہے وہ بے ساختہ ہے... اسی طرح اہل حال پر جو سکر کی حالت طاری ہوتی ہے وہ حقیقت شناسی سے ناشی ہوتی ہے اور اس کا رنگ ہی دوسرا ہوتا ہے اور جو محض ملفوظات کا نقل کرنے والا ہے اس کا وہ رنگ کہاں...

تبدیل الی الشر اور تبدیل الی الخیر

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ صدیق میں شب و روز ستر انقلاب ہوتے ہیں... دیکھئے جو ولی کامل ہے اس کی حالت میں بھی اتنی تبدیلیاں ہوتی ہیں ہاں تبدیل کی قسمیں دو ہیں... ایک تبدیل الی الخیر دوسری تبدیل الی الشر...

ایسے حضرات میں تبدیل الی الشر نہیں ہوتی لیکن تبدیل الی الخیر برابر ہوتی رہتی ہے... جس سے ان کے درجات بڑھتے رہتے ہیں اگر ایک حالت پر رہیں... تو ترقی کیسے ہو...

بکاءِ قلب اور بکاءِ عین

فرمایا کہ ایک دوست نے مجھے دہلی سے خط لکھا کہ اس کا مجھے بڑا رنج ہے کہ مجھ کو رونا نہیں آتا۔ میں نے انہیں لکھا کہ یہ جو نہ رونے پر رنج ہے وہ بقا قلب ہے اور بقاءِ قلب ہی مقصود ہے۔ بکاء عین مقصود نہیں اور وہ آپ کو حاصل ہے۔ جس پر خدا کا شکر کیجئے اس سے ان کی بالکل تسلی ہو گئی۔

سینہ اور سفینہ

فرمایا کہ یہ جو مقولہ مشہور ہے کہ تصوف ایک چیز سینہ' سینہ ہے...سو جو چیز سینہ' سینہ پہنچتی ہے وہ علوم نہیں وہ تو سفینہ ہی میں ہوتے ہیں...سینہ بہ سینہ پہنچنے والی چیز نسبت ہے وہ البتہ سینہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جس کا ذریعہ صحبت ہے...(الاضافات الیومیہ جلد دہم)

مستقل بالذات اور مستقل بدذات

ارشاد فرمایا کہ جو اپنے آپ کو مستقل بالذات سمجھے وہ مستقل بدذات ہے

کاملین اور تائبین

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں بہت پریشانی کا خط لکھا کہ آخرت میں میرا کیا بنے گا...تحریر فرمایا اگر کاملین میں حشر نہ ہوا تو تائبین میں ان شاء اللہ ضرور ہوگا

استخارہ اور استشارہ

ارشاد فرمایا کہ استخارہ کے بعد استشارہ کی ضرورت ہے...

ناشافی' ناکافی اور ناوافی

مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ نے ایک خط میں کسی تفسیر کے متعلق لکھا...حضرت نے جواب تحریر فرمایا...میں نے یہ تفسیر دیکھی ہے' ناشافی' ناکافی اور ناوافی ہے...

باطن بین اور ظاہر بین

مولانا دریا آبادیؒ نے ایک مصرعہ لکھا
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو
حضرت نے اس مصرعہ کے جواب میں دومصرعے تحریر فرمائے...
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دو باطن بین
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دو ظاہر بین

رشک پر رشک

مولانا دریا آبادی نے ایک خواب کی تعبیر کے بارے میں لکھا جو کچھ بھی ہو میرے لئے تو کیسا مجرد خواب بھی باعث رشک ہے...

حضرت نے جواب تحریر فرمایا مجھ کو اس رشک پر رشک ہے' یہ رشک دلیل ہے عشق کی' اللہ تعالیٰ مجھ کو ایسا بھی عشق نصیب کرے... (حکیم الامتؒ نقوش وتاثرات)

گِل اور گَل

دوران گفتگو فرمایا ہماری حالت یہ ہے...

ہر شبے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم   باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

کہ روز یہی وعدہ رہا کہ کل ضرور کرلیں گے' مگر ساری عمر اسی کل کل (جھگڑے) میں گزر گئی اور کل (راحت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ موت کا وقت سر پر آجاتا ہے اور اس وقت بجز حسرت کے... کچھ نہیں بن پڑتا)

خیر البقاع اور شر البقاع

فرمایا مساجد میں دنیا کا ذکر کرنا مساجد یعنی خیر البقاع کو شر البقاع بنانا ہے (اسلام اور زندگی)

ابوالعلم اور ابن العلم

وعظ کے دوران فرمایا اگر عربی میں گفتگو کر لینا ہی علم ہے' اور کوئی بڑا کمال ہے تو ابو جہل تم سب سے بڑا عالم (اور باکمال) ہونا چاہئے' حالانکہ وہ ابوجہل ہی رہا' عربی بول لینے سے... عربی میں تقریر کر لینے سے وہ ابوالعلم تو کیا ہوتا ابن العلم بھی نہ ہوا... (مظاہر الاقوال)

ایلام قلب اور ایلام جسم

ارشاد فرمایا: حضرت امام غزالیؒ نے لکھا کہ اگر تنہائی میں مانگے اور نصف درہم ملے اور مجمع میں مانگے اور لحاظ سے یہ شخص ایک درہم دے تو سائل کے لئے یہ نصف حرام ہے... کیونکہ یہ ایلام قلب (یعنی قلبی تکلیف ہے) اور ایلام قلب اشد ہے... ایلام جسم سے... خود ایلام جسم ہی حرام ہے...

مصلحین اور مدرسین

فرمایا مولوی کو فکر زیادہ اس بات کی ہوتی ہے کہ ہماری شان نہ گھٹے... بس ابلیسی میراث ہے... اس نے بھی اپنے فعل کی لیپ پوت کی... خدا نے اس کو جواب نہ دیا... جواب تو تھا مگر قابل جواب دینے کے نہیں سمجھا بس فرمایا...

فاخرج منھا مذموماً مخذولاً

اس سے معلوم ہوا جو جھک جھک کرے اس کو نکال دینا چاہئے' معلم کا کام بتلانا ہے... مناظرہ کرنا مصلحین کا کام نہیں ہے وہ مدرسین کا کام ہے...

ناقص العقل اور ناکس العقل

فرمایا عورتیں ناقص العقل بھی اور ناکس العقل بھی...

چونہ اور چنا

ہندی خط کا تذکرہ تھا.. فرمایا بڑی انڈی بنڈی ہے... ایک لفظ کئی طرح پڑھا جاتا ہے چونہ کو چنا پڑھ لو... چینی پڑھ لو...

حقوق اور حظوظ

فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ ''حقوق'' کو باقی اور ''حظوظ'' کو فانی کرے

کسل طبعی اور طبی

فرمایا کہ کسل طبعی وطبی نہ مذموم اور نہ مضر اور جس کی مذمت آئی ہے وہ کسل اعتقادی ہے یا ضروریات میں عملی...

ایمان حالی اور خوف حالی

یہ خواص کا ایمان ہے کہ ایک خاص حالت ان پر رہتی ہے اور یہ ہے کہ وہ علوم اجمال کے درجہ میں وہ ہر وقت مستحضر رہتے ہیں کسی وقت نہیں بھولتے... ان کو ایک ملکہ راسخہ حاصل ہو جاتا ہے... جس کو یادداشت کہا جاتا ہے اور یہ ایمان حالی موقوف ہے... خوف حالی پر...

ابن الوقت اور ابو الوقت

ابن الوقت ایک اصطلاحی لفظ ہے... دو معنی پر اس کا اطلاق آتا ہے' ایک وہ سالک جو مغلوب الحال ہو یعنی جو حالت اس پر وارد ہو اس کے آثار میں مغلوب ہو جاوے... اس کے مقابل ابو الوقت ہے... یعنی وہ سالک جو اپنے حال پر غالب ہو یعنی جس کیفیت وحالت کو چاہے اپنے اوپر وارد کرلے... یعنی جس کیفیت کی طرف توجہ د

قصد کرے اس کے آثار اس میں پیدا ہو جاویں... مثل انس' شوق' فنا' و وجد وغیرہ دوسرے معنی... ابن الوقت کے اور ہیں جو ان دونوں مذکور معنوں کو عام اور شامل ہیں یعنی وہ سالک جو واردات مقتضائے وقت کا حق ادا کرے... خواہ وہ واردات اس پر غالب ہوں... یا یہ ان پر غالب ہو... (اشرف المسائل)

حقائق اور لطائف

ایک صاحب نے لکھا کہ میرا خیال ہے کہ میرا قلبی لطیفہ اسم ذات 'اللہ' کا ذاکر ہے' کسی زمانہ میں حضور سے اس کی اجازت لے کر لطائف ستہ کی کوشش کیا کرتا تھا... حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا... حقائق مقصود ہیں... لطائف مقصود نہیں...

ناقابلی اور قابلی

ایک صاحب نے لکھا... نہ اپنے کو اس قابل پاتا ہوں کہ کچھ عرض معروض کر سکوں... جواب تحریر فرمایا: ناقابلی کا اعتقاد... اس طریق میں... یہی قابلی ہے...

سفوف اور حبوب

ایک صاحب نے لکھا کہ ذکر کی اہمیت کی طرف اشارہ فرمایا گیا...
ذکر کی کوئی خاص صورت میرے لئے نہیں فرمائی گئی ہے جواب تحریر فرمایا...
کہ کوئی خاص ہیئت مقصود بالذات نہیں... جتنے امور اس قبیل سے منقول ہیں...
سب استعداد کے اختلاف سے درجہ معالجہ میں ہیں...

جیسے طبیب نے ایک ہی مرض کے دو مریض کے لئے ایک ہی اجزاء تجویز کئے' لیکن ایک کے لئے... ان کا سفوف بنوایا اور ایک کے لئے اس کے ''حبوب'' بنوا دئے' کیونکہ سفوف کو نگل نہ سکتا تھا...

طبی تفاوت اور عقلی تفاوت

ایک صاحب نے لکھا کہ بعض وقت دنیاوی امور کی وجہ سے متفکر اور مغموم ہو جاتا ہوں... طبیعت میں سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہونے لگتی ہے... دینی امور میں بہت سی کوتاہیاں اور غلطیاں صادر ہوتی ہیں مگر ان غلطیوں پر اس قدر غم اور پریشانی نہیں ہوتی تو خیال ہوتا ہے کہ کہیں تو بد دین' تو نہیں ہو گیا ہے اس حالت کو دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے جواب تحریر فرمایا... طبعی تفاوت ہے... یہ بد دینی نہیں ہے... اگر عقلی تفاوت بھی... یہی ہوتا... تو غم کی بات تھی...

کورا اور کور

ایک صاحب نے لکھا کہ اب میرا وقت اخیر آ پہنچا... اب تک اپنے کو محض کورا... سمجھتا ہوں... جواب تحریر فرمایا مگر کور... تو نہیں... (تربیت السالک)

فٹ بال اور وبال

کچھ لڑکے انگریزی سکول کے اپنے اپنے گھروں سے نقدی لے لے کر چھپ کر بھاگ گئے ہیں ان کے والد و اعزہ سخت پریشان ہیں... ایک حضرت کے عزیز صاحب زادہ ہیں' وہ حضرت کے مدرسہ میں پڑھتے تھے... لیکن بلا اطلاع سکول کے ان ہی لڑکوں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے بھی چلے جاتے تھے... حضرت کو خبر ہو گئی... مدرسہ سے خارج فرما دیا... بہت سفارشوں پر حضرت نے پھر پڑھنے کی اجازت دے دی وہ صاحب زادہ آ کر سہ دری میں بیٹھے' تو حضرت نے فرمایا: کہ جناب آپ نے فٹ بال والے لڑکوں کا حال بھی سن لیا' کہ انہوں نے کیا حرکت کی... دیکھا فٹ بال کا نتیجہ... اخیر میں وبال ہی ہوتا ہے... پھر فرمایا کہ چند لڑکے سکول کے غائب ہو گئے ہیں کوئی پانچ سو روپیہ لے گیا' کوئی چار سو لے گیا' یہ سب نکاح کئے ہوئے ہیں... نئی نئی شادیاں ہوئی ہیں... ان کے گھر والے

رو رہے ہیں... پھر انہیں صاحب زادہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ انجام ہے میاں بری صحبت کا آپ بھی اگر اس کمیٹی میں ہوتے تو آپ بھی انہیں کے ساتھ ہوتے...

ڈیوڈ اور داؤد

ایک نو مسلم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا پہلا نام تبدیل کرنے کی درخواست کی... حضرت والا نے پہلا نام ڈے وڈسن کر معمولی ترمیم کے ساتھ داؤد نام رکھ دیا... وہ صاحب بہت خوش ہوئے کیونکہ انہیں اس نام سے زیادہ اجنبیت محسوس نہیں ہوئی...

عدل اور صبر

حضرت والا کے ایک مجاز بیعت نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میری دو بیویاں ہیں اکثر لڑتی رہتی ہیں حضرت والا نے جواباً تحریر فرمایا خود عدل اور ان کی بے عدلی پر صبر...

فرزند اور فرزندی

ایک صاحب نے حضرت والا کی خدمت میں بیعت ہونے کی درخواست اس عنوان سے لکھی کہ مجھے اپنی فرزندی میں لے لیجئے... حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا کہ اپنے باپ کے تو فرزند ہو اور شریعت میں دو آدمیوں کا فرزند ہونا جائز نہیں... اس کے بعد حضرت والا نے حاضرین سے فرمایا: بات صاف لکھنی چاہئے...

معرفت علمی اور معرفت حالی

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت حاجی نے تحقیق فرمائی کہ معرفت الٰہیہ کی دو قسمیں ہیں... ایک معرفت ہوتی ہے علمی اور ایک ہوتی ہے حالی... حضرت آدم علیہ السلام کو معرفت علمی تو حاصل تھی لیکن معرفت حالیہ اس واقعہ پر موقوف تھی... چنانچہ اگر ان سے مواخذہ نہ ہوتا تو منتقم کی معرفت حالیہ نہ ہوتی... اسی

طرح توبہ کے بعد معافی سے تواب کی معرفت حالیہ حاصل ہوئی وعلے ہذا تو اس واقعہ سے آپ کے معارف میں ترقی ہوئی گو صورۃً تنزل ہوا...

انہماک دُنیا اور افکار دُنیا

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ انہماک دنیا اور افکار دنیا تشویشات دنیا سے انسان کا حسن ظاہری بھی فنا اور برباد ہو جاتا ہے... پھر جس کا اثر ظاہر پر یہ ہو وہ حسن باطن کو کیا کچھ برباد اور فنا کرے گا... مگر بے حسی کی وجہ سے لوگ اس کو محسوس نہیں کرتے...

عقل پرست' مادہ پرست اور خدا پرست

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل تو جس کو دیکھو عقل پرست' مادہ پرست... اور خدا پرست تو بہت ہی کم نظر آتے ہیں...

حالانکہ عقل بیچاری خود ایک مخلوق ہے' اس کے پہنچنے کی بھی ایک حد ہے یہ بے چاری خالق کے احکام کا کیا احاطہ کر سکتی ہے... ایسی ہی عقل کی نسبت جو محبوب کی راہ میں سدراہ ہو مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں...

آز مودم عقل دور اندیش را　　بعد ازیں دیوانہ سازم خویش را

کفر کا ہائی کورٹ

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے عجیب بات کہی تھی... بعض لوگوں نے ان کے رسالہ "امہات المومنین" کے متعلق ان سے کہا کہ تم پر علماء کا فتویٰ کفر کا ہو گیا ہے... انہوں نے کہا کہ مجھ کو فکر نہیں... کیونکہ ابھی کفر کے ہائی کورٹ سے تو تکفیر کا فتویٰ نہیں ہوا... مراد ان ہی اوپر کے ملفوظ والے خان صاحب ہیں' ان کے وطن کو کفر کا ہائی کورٹ کہا' واقعی ٹھیک کہا...

سراج الدین اور نار الدین

ایک صاحب نے بسبیل گفتگو حضرت والا سے عرض کیا کہ ایک صاحب ہیں ان کا نام تو سراج الدین اسلامی نام ہے' لیکن اعمال اور صورت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بالکل عیسائیت ہی کا رنگ ہے' اور اس کے ساتھ ہی ان صاحب کے بعض عقائد بھی حضرت والا سے بیان کئے... حضرت والا نے سن کر فرمایا کہ سراج کی دو حالتیں ہیں... ایک نار کی... ایک نور کی... تو یہ شخص نار الدین ہے... دین کو آگ لگا دی... سراج میں یہ بھی تو صفت ہے کہ جس چیز سے اس کو لگا دیا جائے اس کو جلا دے' تو یہ ایسے ہی سراج الدین ہیں...

تن آرائی اور تن پروری

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ان انگریزی تعلیم یافتہ طبقے میں بناؤ سنگار خوب ہے... اس میں بڑا وقت صرف کرتے ہیں انہوں نے تو عورتوں کو بھی گھٹا دیا... ان کا بناؤ سنگار تو خاوند کے واسطے ہے اور بازاری عورتوں کا دوسروں کو پھنسانے کے واسطے مگر ان سے کوئی پوچھے کہ ان کا سنگار کس کے واسطے ہے...

پھر ان قیود پر کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں... کیا آزادی یہی صورت ہوتی ہے ہاں اللہ اور رسول سے ضرور آزاد ہیں... گھر سے اس وقت نکلیں گے' جب پہلے کنگھی چوٹی کر لیں گے' مانگ پٹی جما لیں گے... خوب آراستہ پیراستہ ہو لیں گے... یہ تن آرائی و تن پروری تمام انگریزی تعلیم کا خلاصہ ہے' انگریزی پڑھ کر یہی تو ایک دولت نصیب ہوئی محض اس کے لئے دین کو خیر باد کہا' امراض کی مختلف قسمیں ہیں... کسی کو حب مال کا مرض ہے... کسی کو حب جاہ کا ان کو دوسرے امراض کے ساتھ تن آرائی کا بھی... اسی کو کسی حکیم نے خوب کہا ہے...

عاقبت سازد ترا از دین بری　　　　این تن آرائی و این تن پروری

خسیس اور نفیس

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ تحریک زمانہ خلافت میں کیرانہ جانا ہوا... ایک مولوی صاحب تحریک خلافت میں بڑی سرگرمی سے کام کررہے تھے' مجھ سے ملنے آئے... منطقی اور معقولی آدمی تھے... انہوں نے مجھ سے ان مسائل کے متعلق ایک سوال کیا میں نے جواب کے سلسلہ میں کہا کہ منطقی قاعدہ ہے کہ مرکب ادنیٰ اور اعلیٰ سے ادنیٰ ہوتا ہے... خسیس اور نفیس کا مجموعہ خسیس ہوتا ہے کہا کہ بالکل صحیح ہے... میں نے کہا کہ اب میں پوچھتا ہوں کہ جو جماعت مرکب ہو مسلم اور کافر سے وہ مسلم جماعت ہوگی یا کافر... کہا کہ کافر... میں نے کہا کہ ترکی سلطنت میں جمہوریت قائم ہوچکی ہے' شخصیت نہیں رہی اور وہ مرکب ہے مسلم اور غیر مسلم سے تو وہ اسلامی سلطنت ہوئی یا کیا... کہا کہ غیر مسلم سلطنت ہوئی... میں نے کہا شرعی اصول کے قاعدہ سے جب وہ اسلامی سلطنت بھی نہ رہی اور خلافت تو بڑی چیز ہے تو پھر اس کی نصرت کیسی اس پر بڑے گھبرائے...

عشق اور فسق

فرمایا: دیکھئے! بازاری عورت سے عشق ہوجاتا ہے جو حقیقت میں فسق ہوتا ہے... تو اس کے کس قدر ناز اُٹھائے جاتے ہیں اگر اس کا نصف، ثلث، ربع بھی اپنے مصلح دین کے ناز اُٹھائے جاویں نہ معلوم چند روز میں کیا سے کیا ہوجائے...

مصلحت کی مصلحت

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے... عربی میں لکھا ہے مگر میں نے اردو میں جواب دیا ہے' اور میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب تم اردو جانتے ہو تو پھر عربی زبان میں جو خط لکھا میں اس مصلحت کی مصلحت جاننے کا مشتاق ہوں مگر مصلحت کچھ بھی نہیں محض اظہار قابلیت مقصود ہے' یہ مرض بھی لوگوں میں عام ہوگیا ہے...

قابل اشاعت اور قابل اضاعت

فرمایا کہ ایک مضمون آیا ہے... ایک عالم کا لکھا ہوا ہے' میں نے اس مضمون کو کہیں کہیں سے دیکھ کر جواب میں لکھا ہے کہ یہ قابل اشاعت نہیں بلکہ قابل اضاعت ہے... یہ تو' کل لکھا تھا آج اتنا اور بڑھا دیا ہے کہ یا قابل اخفاء' یہ اس خیال سے کہ بعض مرتبہ اپنے لکھے ہوئے مضمون کو اس پر محنت ہونے کی وجہ سے ضائع کرنے کو جی نہیں چاہتا... میں نے اس کی بھی رعایت کی ہے' ان کو اہل سمجھ کر لکھ دیا' ورنہ ہر شخص کو ایسا نہیں لکھا جاتا...

حکمت یونانی اور حکمت ایمانی

دوران ملفوظ فرمایا کہ' بات یہ ہے کہ اصلاح نفس کو ضروری نہیں سمجھتے اور صحت جسم کو ضروری سمجھتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ طبیب جسمانی کی سب کچھ سہتے ہیں... سنتے ہیں اور طبیب روحانی سے اعراض ہے' اور اس پر ہر قسم کا اعتراض ہے' جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کوچہ سے بے خبر ہیں... اگر اس کی خبر ہو جائے تب اگر ایسا کریں تو ہم جانیں... ان لوگوں نے حکمت یونانی ہی کو دیکھا ہے' حکمت ایمانی نہیں دیکھی اس کے بارہ میں کہا گیا ہے...

چند خوانی حکمت یونانیاں حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

محمد نبی اور محمد نبیہ

فرمایا.. ایک صاحب کا نام تھا محمد نبی... میں نے بدل کر رکھا محمد نبیہ (الافاضات الیومیہ جلد ہشتم)

کوے اور انسان کی قسمیں

ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کوے کی کتنی قسمیں ہیں... حضرت والا نے فرمایا کوے کی قسموں کا تو معلوم نہیں... آدمی کی قسموں کا علم ہے اور یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تم کون سی قسم میں داخل ہو...

ابرارالحق اسعداللہ اوراسعدالابرار

حضرت مولانا ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم نے حضرت تھانویؒ کے ملفوظات جمع فرمائے' حضرت والا نے اس کا پہلا نام نزول الابرار رکھا اور پھر حضرت مولانا اسعداللہ صاحبؒ سے حضرت والا نے ان ملفوظات کی تصحیح کے لئے ارشاد فرمایا...

(اس کے بعد حضرت والا نے ان دونوں حضرات کے ناموں کی مناسبت سے اس کا نام اسعدالابرار تجویز فرمایا)

جمیل احمداورجمیل الکلام

حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ نے حضرت والا کے ملفوظات جمع فرمائے' حضرت نے اس مجموعہ کا نام جمیل الکلام تجویز فرمایا...

بدگمانی اور بدزبانی

فرمایا کہ میں بیعت کے وقت غیر مقلدوں سے یہ شرط کر لیتا ہوں کہ بدگمانی اور بدزبانی نہ کریں...

منتفع اورنافع

فرمایا ایک بات نہایت کام کی کہتا ہوں وہ یہ کہ... منتفع ہونا تو اختیاری ہے' مگر نافع ہونا تو اختیاری نہیں ہے... یہ حق تعالیٰ کے فضل پر ہے جس سے چاہیں خدمت لے لیں...

نظیف' عفیف اورظریف

حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ ارشد سیدی ومرشدی حضرت عارف ربانی' الحاج محمد شریف صاحب نوراللہ مرقدہ کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو

حضرت تھانویؒ کی خدمت میں نام تجویز کرنے کے لئے لکھا... حضرت تھانویؒ نے حضرت کے نام کی مناسبت سے تین نام محمد نظیف' محمد ظریف اور محمد عفیف تحریر فرمایئے اور یہ تحریر فرمایا ان میں سے جو نام پسند ہو رکھ لیا جائے... اللہ کی قدرت کہ تین ہی بیٹے ہوئے جن کے یہ مذکورہ نام رکھے گئے... تینوں ماشاء اللہ نیک صالح ہیں (جناب محمد نظیف صاحبؒ جون ۱۹۹۵ء میں انتقال فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

خیر اور مناع للخیر

حضرت تھانویؒ لاہور بغرض علاج تشریف لائے... حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ کیا حضرت مولانا خیر محمد صاحب کو اطلاع کر دی جائے... حضرت نے ارشاد فرمایا میں مناع للخیر کیوں بنوں...

اتباع اور اطلاع

دوران ملفوظ فرمایا کہ ان دو ہم قافیہ لفظوں کو ہمیشہ یاد رکھے اتباع اور اطلاع... یعنی جو کچھ شیخ تعلیم کر دے اس کو ہمیشہ نباہ کرتا رہے اور برابر اپنے حالات سے اطلاع دیتا رہے... خواہ کوئی نیا حال ہو یا نہ ہو کیونکہ کوئی حال نہ ہونا یہ بھی ایک حال ہے... (حسن العزیز جلد اول)

عقلی اور غفلی

فرمایا... کیفیات طبعیہ حسنہ غیر اختیاریہ محمود تو ہیں... مقصود نہیں... لہٰذا دعا کا تو مضائقہ نہیں' لیکن ان کا منتظر رہنا خلاف اخلاص اور بوجہ مخل یکسوئی اور شاغل عن المقصود ہونے کے مضر ہے... نیز یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ عقلی احوال بھی طبعی کیفیات سے بالکل نہیں ہوتے ورنہ محض اقتضائے غفلی صدور اعمال کے لئے عادۃ کافی نہیں' اسی طرح بالعکس... (اشرف السوانح جلد دوم)

نیاز' ایاز اور پیاز

حضرت تھانویؒ کے ایک خادم تھے نیاز خان' ان کے ہاں لڑکا ہوا... حضرت والا نے "ایاز" نام تجویز فرمایا... اور ارشاد فرمایا کہ اب اور لڑکا ہوا تو سوائے پیاز کے کوئی قافیہ نہیں' اللہ کی قدرت اس کے بعد ان کے کوئی بیٹا نہیں ہوا (احقر جامع عرض کرتا ہے کہ اپنے اکابر سے یہی سنا کہ حضرت تھانویؒ نے... جن کو جتنے نام لکھے اتنے ہی بیٹے ہوئے... یہ سب حضرت کی کرامت ہے)

رذائل اور فضائل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ محض گردن جھکا کر نرم بولنے کو اخلاق نہیں کہتے بلکہ اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ تمام رذائل سے قلب صاف ہو اور فضائل سے قلب معمور ہو اور ان کی جڑ دین ہو' تا کہ اس کو بقاء اور رسوخ ہو...

طالب مولیٰ اور طالب لیلیٰ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل کے طالب بھی ایسے رہ گئے ہیں آتے ہیں... چاہتے ہیں یہ کہ آؤ بھگت ہو خاطر تواضع ہو اور جب تک رہیں لنگر سے کھانا ملے جب رخصت ہوں پیر سینہ سے کچھ دے دیں نہ کچھ کرنا پڑے نہ دھرنا... اصلاح کا باب تو اس زمانہ میں بالکل ہی مسدود ہو گیا...

روک ٹوک کی برداشت نہیں... یہ محبت کا دعویٰ کر کے آئے تھے کہا تھا کس نے' کہ اس راہ میں قدم رکھنا' ارے طالب مولی بن کر یہ حالت ہے... طالب لیلیٰ مجنون کی حالت نہیں سنی' اس کو مولانا فرماتے ہیں...

عشق مولی کے کم از لیلی بود　　　گوئے گشتن بہر او اولی بود

مخلص اور مفلس

امیر شاہ خان صاحب راوی ہیں کہ نواب یوسف علی خان صاحب کو میں بعضے بزرگوں کی طرف زیادہ متوجہ کرتا تھا مگر ان کو حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف زیادہ میلان تھا... میں نے ایک روز نواب صاحب سے دریافت کیا کہ میں تم کو اور بزرگوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور تم حضرت مولانا دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف مائل ہو اس کی خاص وجہ کیا ہے؟

نواب صاحب نے ایک عجیب بات فرمائی کہ اور جگہ جو میں جاتا ہوں... تو میرے جانے سے خوش ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خاطر تواضع کرتے ہیں... مدارات کرتے ہیں اور مولانا دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جاتا ہوں تو مولانا مجھ سے طبعاً ایسی نفرت کرتے ہیں جیسے کسی کو مانس گند آتی ہو تو میں اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں دین ہے اور خالص دین ہے دنیا بالکل نہیں... اس وجہ سے مولانا کا زیادہ معتقد ہوں...

عجیب بات فرمائی... نواب کیا تھے درویش تھے... بلکہ یہ بات تو ان میں بھی نہیں جو مدعی صوفیت کے ہیں... دیکھئے پہلے امراء ایسے ہوتے تھے کہ جو مخلص کہلائے جانے کے قابل ہیں گو وہ مفلس نہ تھے مگر مخلص تھے...

اناڑی اور کباڑی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ کل ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں... میں نے کہا کہ کہو کہا کہ اللہ کا شکر ہے اب میں کیا سمجھتا... بہت کچھ کھود کرید کے بعد کہا کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں... تب میں نے اس کو ڈانٹا اور نکالا... نیز میں نے اس سے مواخذہ کرنے کے وقت جب سوالات کئے تو یہ عذر کیا کہ میں اناڑی ہوں میں نے کہا کہ میں کباڑی ہوں کہ اناڑیوں پر سوالات کا بہت کباڑ لا دیتا ہوں...

برگشتہ اور برگشتگی

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے اپنی معتقد ایک جماعت کی شکایتیں لکھی ہیں اور لکھا ہے کہ دعا کر دیجئے کہ یہ لوگ مجھ سے برگشتہ ہو جائیں میں نے لکھ دیا کہ برگشتگی تو تمہارے اختیار میں ہے اپنی برگشتگی عملاً ظاہر کر دو وہ خود برگشتہ ہو جائیں گے... پھر فرمایا کہ یہ فکر بھی عبث اور لا حاصل ہے نہ اس کی فکر چاہئے کہ کوئی اپنا بنے اور نہ اس کی کہ کوئی بے تعلق رہے... اپنے کام میں مشغول رہے...

بال اور کھال

فرمایا کہ فلاں مولوی صاحب بیعت ہونا چاہتے ہیں ان کا خط آیا تھا اس میں درخواست بیعت کی کی تھی... میں نے لکھا کہ حقوق العباد تمہارے ذمہ کس قدر ہیں... آج اس کا جواب آیا ہے فہرست لکھی ہے... اس پر فرمایا کہ دوسری جگہ وظیفہ بتلا کر قطب غوث بنا کر الگ کرتے' یہاں بال کی کھال نکالی جا رہی ہے عام طور سے لوگوں کو ان چیزوں کی فکر ہی نہیں الا ماشاء اللہ مشائخ تک خود بے چارے ان امراض میں مبتلا ہیں وہ دوسروں کی کیا اصلاح کریں گے جس کو خود راہ نہ معلوم ہو دوسرے کو کیا بتلائے گا...

لطیفہ اور کثیفہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہا کہ میری توند بڑھی ہوئی ہے ناپاکی کے بال کس طرح لوں اور کہا کہ فلاں عالم نے میرے سوال پر یہ بتلایا کہ بیوی سے اتروایا کرو جنہوں نے یہ بتلایا تھا بہت بڑے عالم ہیں... اس وجہ سے وہ شخص پریشان تھا' میں نے کہا کہ یہاں ایک لطیفہ ہے گو کثیفہ ہے وہ یہ کہ اگر بیوی خفا ہو جائے اور استرہ سے صفائی کر دے تو بڑا مزہ ہو... پھر میں نے ہڑتال اور چونہ کی

ترکیب بتلائی وہ بہت خوش ہوا اس لئے علم کے ساتھ عقل کی بھی سخت ضرورت ہے اور عقل کی افزونی عادۃً موقوف ہے تجربہ پر اکثر بوڑھوں کو زیادہ ہوتا ہے...

بزرگی اور گرگی

ایک مولوی صاحب کے خط کے جواب میں فرمایا

راوی نے تو درد کے ساتھ درمان بھی کر دیا ان کی کیا خطا یہ بزرگی بلکہ گرگی آپ کی تھی کہ مجمل سوال لکھ کر بوجھ ڈالا اور نظر نہ ہونے کا جو عذر لکھا ہے واقعی صحیح ہے کیونکہ جب محبت کم ہوتی ہے تکلیف دہ پہلو پر نظر نہیں جاتی...

تحصیل اور تعطیل

ایک صاحب کی حالت کے جواب میں ارشاد فرمایا' جب عبد اس کا مکلف ہی نہیں تو پھر مشقت میں پڑنے کی کیا ضرورت' کبھی اس مشقت کی تحصیل میں اصل ہی کی تعطیل ہو جائے...

یک سوئی...ایک سوئی

فرمایا ان قصوں اور جھگڑوں سے ایک بہت بڑی چیز برباد ہو جاتی ہے... جس کو ہمیشہ اہل اللہ و خاصانِ حق سلف صالحین نے حفاظت کی ہے وہ یکسوئی ہے...اگر یہ یکسوئی اپنے پاس ہے تو پھر چاہے اپنے پاس ایک سوئی بھی نہ ہو مگر اس کی یہ حالت ہو گی...

اے دل آں بہ کہ خراب از مۓ گلگوں باشی
بے زر و گنج بصد حشمت قاروں باشی

(انفاس عیسیٰ ص۴۰۰)

مربی اور مربا

فرمایا کہ ایک خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ سہل طریق کی تعلیم دی جائے... فرمایا کہ قریب قریب اس میں عام ابتلا ہے کہ اپنا تابع بنانا چاہتے ہیں... تربیت نازک کام ہے... مربا بنانا پڑتا ہے... اسی وجہ سے اس کو کوچا جاتا ہے کہ اندر تک شیرینی پہنچ جائے... اس لئے مربی کو چاہئے کہ خوب اچھی طرح مربا بنائے... (ملفوظ نمبر ۲۱۹-ج ۲)

ثقہ... سقے

فرمایا عوام تو عوام بخدا اہل علم اور خواص بھی بہت باتیں بے ضرورت کہتے ہیں اور ان میں زیادہ تر بے تحقیق باتیں ہوتی ہیں اگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہوتا تو آجکل کے اکثر ثقہ سقے ثابت ہوتے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۸ ص)

تنخواہ... جان خواہ

ایک شیخ صاحب سے مرید نے کہا کہ دُعا کر دیجئے فلاں نوکری مل جاوے کہا دعا کریں گے مگر شرط یہ ہے کہ پہلی تنخواہ ہماری ہوگی...
خدا کی قدرت وہ نوکری مل گئی... غرض بے چارہ نے پوری تنخواہ نذر کی وہ تنخواہ کیا تھی اُس کی جان خواہ تھی کہ دم نکل گیا اتنی رقم بلا وجہ دیتے ہوئے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۸ ص ۲۲۳)

فقیر... امیر... پیر

فرمایا کسی پرانے ہندو نے کہا تھا کہ مسلمان بھی عجیب آدمی ہیں گھٹ جائیں تو فقیر، بڑھ جائیں تو امیر اور مر جائیں تو پیر یعنی قبر پر چڑھاوے چڑھے غرض ہر حال میں اونچے ہی رہے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۹ ص ۲۲۴)

وفود...وقود

فرمایا ہم شملہ وفد بن کر گئے تھے... گو آجکل کے وفد میں شرکت کرنا مجھے پسند نہیں ہے کیونکہ بالآخر وقود ہو جاتے ہیں... مگر وہ وفد دیو بند کے حضرات کا تھا آج کل کے وفود جیسا نہ تھا... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۹ ص ۲۲۴)

سالکین متہالکین۔ جمود خمود

فرمایا بہت سے سالکین پر جب خوف کا غلبہ ہو گیا ہے... تو طاعات چھوڑ بیٹھے ہیں اصطلاح صوفیہ میں ان کو سالکین متہالکین کہتے ہیں خلوت میں رہتے رہتے ایک جمود اور خمود پیدا ہو گیا... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۹ ص ۲۷۴)

چھوٹے اور کھوٹے

فرمایا آج کل چھوٹے کیسے کھوٹے ہیں کہ یہ اپنے بڑوں سے بھی مشورہ نہیں کرتے... بڑوں کے ہوتے ہوئے ان سے مستغنی ہو گئے...

شرافت..شر و آفت

ایک سلسلہ گفتگو میں کچھ اس طرح فرمایا
آج کل شرافت کہاں ہے شر و آفت ہے

پُرلطف سبق آموز

مزاحیہ حکایات

اس رسالہ میں ان مزاحیہ حکایات کو جمع کیا گیا ہے کہ
جن کو پڑھنے سے دین و دنیا کے مسائل حل ہوتے ہیں...
علماء واعظین اور عوام کیلئے عجیب تحفہ ہے...

مرتبہ
حضرت صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ
خلیفہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

تقریظ

گرامی نامہ عارف باللہ حضرت حاجی محمد شریف صاحب قدس سرہٗ
(خلیفہ ارشد حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! تقریظ تو بڑوں کا کام ہے یہ ناکارہ اس کا اہل نہیں... اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ظاہر میں تو مزاحیہ حکایات ہیں مگر باطن میں معانی ہی معانی ہیں...

ناچیز محمد شریف عفی عنہ (نواں شہر ملتان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا قادیانی دجال کی حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے تھے ان کے دوست مرزا قادیانی کے مرید تھے وہ مجھ کو مرزا قادیانی کے پاس لے گئے اور یہ دعویٰ کیا کہ وہاں پہنچو تو دیکھیں کیسے تمہارے اوپر اثر نہیں پڑتا اور آپس میں یہ عہد ہو گیا کہ اگر اثر نہ پڑا تو میں بھی بیعت توڑ دوں گا اور جو اثر ہو گیا تو تم بھی بیعت ہو جانا اس عہد پر آپس میں رضامندی ہو گئی' غرض کہ دونوں پہنچے تو مرزا صاحب گھر میں تھے ان کے میر منشی باہر بیٹھے تھے انہوں نے جا کر سلام عرض کیا بعد جواب دینے کے میر منشی صاحب نے پوچھا کہ کون ہو تم! انہوں نے کہا کہ فلاں نمبر کا مرید' میر منشی صاحب نے فوراً رجسٹر کھولا اور کہا کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بقایا ہے چندہ داخل کیجئے... پھر مرزا صاحب

آئے ان مرید نے کہا کہ یہ میرے دوست حضرت کی توجہ کے طالب ہیں... مرزا صاحب نے بہتیرا زور لگایا گردن جھکا کر بیٹھ گئے مگر کچھ بھی اثر نہ ہوا' آخر کار وہ دونوں دوست اٹھ کر باہر چلے آئے اور ان مرید نے مرزا صاحب سے بیعت توڑ دی اور یہ کہا کہ اللہ نے میری دستگیری کی کہ جو یہاں سے نجات دی... (حسن العزیز ص ۲۲۸)

فائدہ: اسی قسم کی حکایت حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولوی سمیع اللہ مرحوم کی دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے... ہندو بھی اور مسلم بھی اور لوگوں سے اتنی بے تکلفی تھی کہ کوئی آ کر مٹھائی طلب کرتا' کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسہ نکال لیتا' وہ سب کی خاطر داری کرتے تھے...

ایک دفعہ ان کی دکان پر ایک ہندو آیا' اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی' ایک قادیانی ان کی تاک میں لگ گیا ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر گیا ان کے سامنے مرزا غلام احمد کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر کی اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی ہیں ان کی نبوت کو مانو اس نے اپنی یادداشت میں خوب دلائل سے تقریر کی... وہ خاموشی سے سنتا رہا' قادیانی نے سمجھا کہ ہماری تقریر کا اثر ان پر ہو گیا ہے اور یہ مرزا صاحب کی طرف مائل ہو گئے ہیں... تقریر ختم کرنے کے بعد قادیانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا اثر لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ ابھی تک تو ہم نے اصلی نبی ہی کو نہیں مانا فرضی نبی کو کیا مانیں گے؟ اس پر مجلس کے سارے حضرات ہنس پڑے' حضرت نے فرمایا کہ جب قادیانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ تو غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا اور پھر وہاں پر نہیں آیا... (مجالس حکیم الاسلام ص ۲۳۸)

قیاس مع الفارق

ایک شخص کی بھینس دریا میں گھس گئی ہر چند بلاتے ہیں آتی نہیں... ایک شخص اس کے بچہ کو لایا اور اس کو دکھلایا وہ آ گئی... ایک مرتبہ ایک شخص کی چارپائی دریا میں گر گئی تھی وہ عقل مند سمجھا کہ جس طرح بھینس کو بچہ دکھلانے سے وہ آ گئی تھی اسی طرح اس کا بچہ

اس کو دکھلائیں گے تو یہ بھی آ جائے گی... اس کا بچہ پیڑ ھے کو تجویز کیا اب پیڑ ھا اس کو دکھلا رہے ہیں اور پکار رہے ہیں لیکن وہ تو جماد محض ہے وہ کیسے آتی (وعظ ایضاً ص ۲۴۴ س ۳)

ایک پرندہ کی حکایت

ایک پرندہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مادہ سے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ مل جائے تو میں تجھ کو ملک سلیمان دے دوں گا... یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے سن لی کیونکہ وہ منطق الطیر کے عالم بھی تھے... فوراً اس پرندہ کو بلایا اور فرمایا نالائق یہ کیا گستاخی تھی' آپ میرا ملک دینے والے کون ہوتے ہیں؟ اس نے کہا اے نبی اللہ! میں عاشق ہوں اور لسانِ عشق معذور ہوتی ہے اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کا قصور معاف کیا...

ف: اس طرح یہ عشاق بھی وہاں معذور شمار ہوں گے مگر ہر شخص کی زبان' زبان عشق نہیں... تم ناز سے کام نہ لو اور عاشق کی نقل نہ کرو وہ تو اپنے کو مٹا کر فنا کر کے ناز کر رہا اس کو حق ہے تم کو یہ حق نہیں ہے کیونکہ تم اپنے کو باقی رکھ کر ناز کرتے ہو...

مکن پیش یوسف نازش وخوبی مکن — جز نیاز وآہ یعقوبی زشت
باشد روئے نازیبا و ناز — عیب باشد چشم نابینا دباز

سنی اور شیعہ کی حکایت

ایک مولوی صاحب سے ایک شیعہ نے کہا کہ جتنے نئے فرقے مرزائی' چکڑالوی وغیرہ نکلتے ہیں یہ سب سنیوں ہی میں سے نکلتے ہیں اور شیعوں میں سے کوئی فرقہ بھی نکلتے نہیں سنا... مولوی صاحب نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہے مگر اس کی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ یہ تو آپ تسلیم کریں گے کہ شیطان اپنا وقت بیکار تو کھوتا نہیں ہمیشہ گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے... شیعہ نے کہا ہاں یہ سچی بات ہے... مولوی صاحب نے کہا کہ جب یہ تسلیم ہے تو اب سنئے کہ شیعوں کو تو انتہاء مرکز

گمراہی پر پہنچا کر بے فکر ہو گیا' آگے کوئی درجہ گمراہی کا رہا ہی نہیں اور سنیوں کو حق پر سمجھتا ہے اس لیے ہمارے ہی پیچھے پڑا رہتا ہے...

فائدہ: اس طرح کئی جاہل مسلمان غیر مذہب والوں کے اخلاق کی اس قدر تعریف کرتے ہوئے سنا گیا ہے کہ جس سے سننے والا یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اصل مذہب اچھے اخلاق کا ہونا ہے اگر وہ کسی کافر میں امانت داری عہد کی پابندی' اتفاق وغیرہ دیکھتا ہے تو کافر کو مسلم پر ترجیح دینا شروع کر دیتا ہے حالانکہ اخلاق اور ایمان علیحدہ علیحدہ ہیں اول ایمان کی قیمت زیادہ ہے ایمان کامل ہو اخلاق نہ ہوں تو ایک نہ ایک دن سزا بھگت کر جنت میں چلا جائے گا' ایمان پر نجات کا مدار ہے اخلاق پر نہیں...

ایک غیر مقلد کی کم علمی کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص نے ایک غیر مقلد سے پوچھا کہ یہ حنفی فاسق ہیں سائل نے کہا کہ یہ لوگ امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ کو قصداً ترک کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے: "لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب" بلا فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی اور تارک صلوٰۃ کے متعلق حدیث میں ہے "من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر" تو اس حساب سے تو ان کو کافر ہونا چاہیے کہنے لگے اس میں تاویل ہو سکتی ہے... سائل نے کہا ایسی تاویل تو "لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب" میں بھی ہو سکتی ہے مگر آپ تو اس میں کوئی تاویل نہیں کرتے تو پھر فقد کفر میں کیوں کرتے ہیں اور ان کو فاسق کیسے کہتے ہیں اس کو اس کا جواب نہیں بن پڑا...

فائدہ: یہ تمام خرابی بے اصولی کی ہے' علم بے اصول ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہاں نہ علم ہوتا ہے نہ سمجھ نہ تدبر' جو جی میں آیا ہاں کہہ دیا...

ملا دو پیازہ کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص نے جو ملا دو پیازہ کے ساتھ مناظرہ کرنے بیٹھا تھا ملا جی کی طرف ایک

انگلی سے اشارہ کیا' ملاجی نے دو انگلیوں سے اشارہ کر دیا' اس نے تھپڑ دکھلا دیا انہوں نے گھونسہ دکھلایا' اس نے دوسروں سے اقرار کیا کہ ملاجی نے میرے ایسے سوالوں کا جواب دیا کہ کسی نے نہیں دیا' لوگوں نے شرح پوچھی اس نے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ اللہ ایک' ملا دو پیازہ نے کہا دوسرا اس کا رسول بھی ہے' پھر میں نے اشارہ کیا کہ پنجتن پاک برحق ہیں ملا نے کہا کہ وہ سب متفق ہیں' پھر ملاجی سے پوچھا گیا کہا کہ وہ کہتا تھا میں تیری آنکھ پھوڑ دوں گا' میں نے کہا کہ میں تیری دونوں پھوڑوں گا' اس نے کہا میں تیرے تھپڑ ماروں گا میں نے کہا گھونسہ ماروں گا' بس یہ اشادات و کنایات علوم تھے...

گھر میں شیخ جی آنے کی حکایت

الٰہ آباد میں ایک صاحب بزرگوں کی اولاد میں سے تھے' بعضے لوگ جو بزرگ زادوں کی تحقیر کرتے ہیں بری بات ہے... ان میں بھی کچھ نہ کچھ بزرگ زادہ ہونے کا اثر ہوتا ہے یہ صاحب وکیل تھے اور یہی دلیل کافی ہے ان کے دنیا دار اور غیر متقی ہونے کی مگر بزرگوں کی اولاد میں سے تھے ان کے یہاں یہ ایک عجیب رسم تھی کہ جس روز گھر میں فاقہ ہوتا تو چھوٹے چھوٹے بچے ہنستے کھیلتے' کودتے پھرتے کہ ابا جی ہمارے گھر شیخ جی آئے جنہوں نے یہ حکایت بیان کی کہ وہ ان کے یہاں کئی روز سے مہمان تھے... کہتے ہیں کہ گھر سے ایک روز کھانا آنے میں دیر ہوئی...

یہ انتظار میں تھے کہ بچوں کو دیکھا وہ یہی کہتے پھرتے تھے یہ سمجھے کہ مہمان کی وجہ سے کھانا تکلف کا پکا ہوگا اس لیے تیاری میں دیر ہوئی مگر جب بہت دیر ہوگئی تو انہوں نے ان کے نوکر سے پوچھا کہ میاں یہ کیسے شیخ جی ہیں نہ تو خود نظر آئے اور نہ کھانا ہی آیا' اپنے ساتھ ہمیں بھی بھوکا مار دیا.. نوکر نے کہا کہ شیخ جی کہاں ہیں' یہ شیخ جی کو فاقہ کہتے ہیں ان کے خاندان میں یہ رسم ہے...

ف: دیکھئے دنیا دار ہو کر بھی یہ حالت بھی صرف بزرگوں کی نسل کی برکت ہے تو صحبت میں کیسا اثر ہوگا جو لوگ اہل اللہ کی صحبت میں نہیں رہتے ان میں واقعی بہت کمی

ہوتی ہے اوران حضرات کی صحبت کی برکت سے بڑی نفع کی چیزیں میسر ہو جاتی ہیں اور خصوصاً اس پرفتن زمانہ میں تو بزرگوں کی صحبت ہی ضروری چیز ہے (الافاضات الیومیہ ص ۱۵۸)

ایک خان صاحب کے شہادت حاصل کرنے کی حکایت

لکھنؤ میں ایک خان صاحب تھے... عمر رسیدہ ہو گئے تھے مگر دنیا کی تمام بازیاں ان میں جمع تھیں ' ملنے والے چھوٹے بڑے ملامت کرتے کہ خان صاحب ضعیفی کا وقت آ گیا ' قبر میں پیر لٹکا رکھے ہیں اب تو ان معصیتوں سے توبہ کرلو ' نماز پڑھا کرو روزے رکھا کرو ' کہتے ان کے کرنے سے کیا ہوگا؟ لوگ کہتے جنت ملے گی ' خان صاحب کہتے ہیں بس جنت کے لیے اتنی محنت ' جنت تو ایک لمحہ میں مل جاوے گا...

لوگ دریافت کرتے وہ کس طرح خان صاحب کہتے کہ کوئی موقع ہوا تو ایک ہاتھ ادھر ایک ہاتھ ادھر بس سامنے سے کائی سی پھٹتی جائے گی اور کھٹ سے جنت میں جا کھڑے ہوں گے... اس راز کو کوئی نہ سمجھتا ' اتفاق سے مولوی امیر علی صاحب نے جب ہنومان گڑھ میں جہاد کا فتویٰ دیا اور کثرت سے تمام مسلمان میدان میں پہنچ گئے خان صاحب کو بھی معلوم ہوا پہنچے مولوی صاحب کے پاس اور جا کر کہا کہ مولانا ہم جیسے گنہگاروں کی بھی کچھ پرسش ہو سکتی ہے... مولوی صاحب نے فرمایا کہ خان صاحب مانع کون چیز ہے... خان صاحب سر پر صافہ باندھ اور کمر سے تلوار لگا دھم سے میدان میں پہنچے اور تلوار کے ہاتھ ادھر ادھر چلاتے ہوئے ستر اسی لاشیں ڈال دیں ' کسی کافر کا ہاتھ ان پر پڑا شہید ہو گئے اور کھٹ سے پلک جھپکنے میں جنت میں کھڑے ہوئے یہ تھا وہ راز جس کو کوئی نہ سمجھتا تھا...

ف: ان خان صاحب کی قوت ایمانیہ دیکھئے کہ باوجود اس قدر موانع کے ایمان کتنا قوی تھا اس ہی لیے میں کہا کرتا ہوں کہ معاصی سے نفرت کرو مگر عاصی سے نفرت نہ کرو کبھی ایک سیکنڈ اور منٹ میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے... (الافاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۶۰)

کثرت سے وساوس آنے کی حکایت

ایک ذاکر شاغل شخص خانقاہ تھانہ بھون میں مقیم تھے جو اکثر وساوس کی شکایت کیا کرتے تھے' میں ان کی تسلی کر دیتا پھر اس کا زور ہوتا میں سمجھا دیتا' یہی سلسلہ چل رہا تھا' ایک روز میرے پاس آئے' کہنے لگے اب تو جی میں یہ آتا ہے کہ عیسائی ہو جاؤں' میں نے ایک دھول رسید کیا اور کہا نالائق ابھی عیسائی ہو جا اسلام کو ایسے بے ہودوں اور ننگ اسلام کی ضرورت نہیں بس اٹھ کر چلے گئے' بس دھول نے اکسیر کا کام دیا' ایک دم وہ خیال دل سے کافور ہو گیا... اس کے بعد پھر کبھی وسوسہ تک نہیں آیا' مزاحا فرمایا کہ دھول سے دھول جھڑ جاتی ہے اور مطلع صاف بے غبار ہو جاتا ہے... یہ میرا اثر نہ تھا شرعی تعزیر کا اثر تھا...

عشق مجازی سے نجات پائے جانے کی حکایت

ایک شخص کہیں باہر سے حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی خدمت میں آئے... وہ ایک گھوسن پر عاشق ہو گیا تھا' اس نے اپنا واقعہ بیان کیا' میں نے تدبیر بتلائی کہ نہ اس محلہ میں جاؤ نہ اس کو دیکھو اور ضروری کام کی طرف مشغول رہا کرو' کہنے لگا کہ میں تو اس کے یہاں سے دودھ خریدا کرتا ہوں حالانکہ دودھ کی مجھ کو ضرورت نہیں اس کو دیکھنے کی وجہ سے خریدتا ہوں... میں نے اس سے منع بھی کیا کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا' میں نے (مراد حضرت حکیم الامت ہیں) دھول رسید کی اور کہا کہ نکل یہاں سے دور ہو' جب علاج نہیں کرتا پھر مرض لے کر کیوں آیا' چلا گیا اس کے بعد مجھ کو خیال ہوا کہ میں نے ایسا کیوں کیا' غیر شخص تھا تعارف تک بھی نہ تھا مگر اس وقت حق تعالیٰ نے دل میں یہی ڈالا تقریباً کوئی سال بھر کے بعد میرے فلاں دوست سے وہ شخص ملا' اس نے ان کو پہچان کر مصافحہ کیا اور یہاں کی خیریت معلوم کی... انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو' کہا کہ میں وہ شخص ہوں یہ سمجھ گئے' پوچھا کہ اب اس مرض کا کیا حال ہے مجھ کو دعائیں

دے کر کہا کہ ان کی دھول نے سب کام بنا دیا' دھول کے لگنے کے ساتھ ہی بجائے عشق اور محبت اور رغبت کے ایک دم اس کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی...

ف: حق تعالیٰ جس کے لیے جو مناسب جانتے ہیں بعض اوقات قلب میں وہی ڈال دیتے ہیں اور وہی نافع ہوتا ہے اس میں کسی کو کیا دخل' پھر فرمایا یہ مرض عشق صورت کا نہایت ہی پلید ہوتا ہے' برسوں کے مجاہدہ سے بھی زائل نہیں ہوتا' ساری عمر بعضوں کی اس خباثت میں ختم ہو گئی جس پر حق تعالیٰ اپنا فضل فرما دیں اور اپنی رحمت سے نوازیں وہی بچ سکتا ہے...(الافاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۶۶)

ایک بزرگ کے اخلاص کی حکایت

مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری نہایت نیک اور سادہ بزرگ تھے مگر نہایت ہی جوشیلے اور جذبہ حق قلب میں تھا... ایسے بزرگوں کے اکثر دنیادار مخالف ہوا ہی کرتے ہیں... اہل محلہ نے محض بہ نیت شرارت یہ حرکت کی کہ جس مسجد میں آپ نماز پڑھتے تھے اس کے اور ان کے مکان کے درمیانی حصہ میں کہ بمنزلہ ساحت (میدان) مشترکہ تھا ناچ کی تجویز کی... ایک طوائف کو بلایا گیا' شامیانہ لگایا گیا' غرض خوب ٹھاٹ کے ساتھ انتظام ہو کر مجلس رقص شروع ہو گئی...

مولوی صاحب مکان سے عشاء کی نماز کے لیے مسجد کو چلے... راستہ میں یہ طوفان بے تمیزی خیر چلے تو گئے خاموش مگر نماز پڑھ کر جو واپسی ہوئی پھر وہی خرافات موجود برداشت نہ کر سکے... ماشاء اللہ ہمت اور جرأت دیکھئے کہ نکال جوتا اور لے ہاتھ میں بھری مجلس کے اندر بیچ میں پہنچ کر اس عورت کے سر پر بجانا شروع کر دیا... اہل محلہ میں شرارت سہی مگر علم اور بزرگی کا ادب ایسا غالب ہوا کہ بولا کوئی کچھ نہیں رقص و سرود سب بند ہو گیا... اب لوگوں نے جن کی شرارت تھی اس طوائف سے کہا کہ تو مولوی صاحب پر دعویٰ کر اور روپیہ ہم خرچ کریں گے... شہادتیں ہم دیں گے' اس عورت نے کہا میں دعویٰ کر سکتی ہوں روپیہ میرے پاس ہے شہادتیں تم دے سکتے ہو مگر

ایک مانع موجود ہے وہ یہ کہ مجھ کو ان کے اس فعل سے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ والا ہے اور اس کے قلب میں ذرہ برابر دنیا کا شائبہ نہیں' اگر اس میں ذرا بھی دنیا کا لگاؤ ہوتا تو مجھ پر اس کا ہاتھ اٹھ نہیں سکتا تھا تو اس کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ ہے جس کی مجھ میں ہمت نہیں... کیسی عجیب بات کہی یہ اتنی سمجھ ایمان ہی کی برکت ہے...

لوگ ایسے آوارہ لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں مگر ایمان والے ہیں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوتی ہے جو ایک دم اس کی کایا پلٹ کر دیتی ہے... یہ کہہ کر وہ عورت مولوی صاحب کے پاس پہنچی اور عرض کیا کہ میں گنہگار ہوں' نابکار ہوں میں اپنے اس پیشہ سے توبہ کرتی ہوں اور آپ میرا نکاح کسی شریف آدمی سے کرا دیں...

ذہانت کی عجیب مزاحیہ حکایت

ایک دفعہ حضرت مولانا نانوتویؒ کی خدمت میں ایک شخص شکر لے کر حاضر ہوئے' حاضرین میں وہ تقسیم ہو گئی' پھر انہوں نے بیعت کے لیے عرض کیا... حضرت نے انکار فرمایا' انہوں نے عرض کیا کہ اگر بیعت نہیں کرتے تو میری شکر واپس کر دو' مولانا نے فرمایا کہ بھائی ان کی شکر لا کر دے دو' انہوں نے کہا کہ میں تو وہی شکر لوں گا... مولانا نے فرمایا بھائی وہ تو صرف ہو گئی' عرض کیا کہ تو مجھے بیعت کر لیجئے یا شکر میری وہی واپس کر دیجئے' آخر حضرت مولانا نے مجبور ہو کر بیعت کر لیا (حسن العزیز ص...۱۲۸)

ف: ذہانت بھی عجب شے ہے کہ جس سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے...

دنیا سے پرہیز کرنے کی مزاحیہ حکایت

ایک مجذوب ننگے پھرا کرتے تھے' معتقدین نے کہا کہ کچھ باندھنا چاہیے... بالکل ننگا پھرنا ٹھیک نہیں' انہوں نے کہا جو کہو وہ باندھ لوں' لوگوں نے ایک لنگوٹا دیا' انہوں نے باندھ لیا چونکہ غذا اچھی کھانے کو ملتی اور ہوش و حواس درست تھے نہیں اس لنگوٹے میں بھی چکنائی لگ جاتی اس وجہ سے لنگوٹے کو چوہے کترنے لگے' ان چوہوں کو مارنے کے لیے بلی پالی پھر وہ باسی کھانے خراب کرنے لگی تو اس کی ضرورت سے

کتا پالا' وہ کھانا خراب کرنے لگا تو اس کی حفاظت کے لیے ایک آدمی نوکر رکھا... پھر اس آدمی نے جب مرغن کھانے کھا کر اِدھر اُدھر پھرنے لگا تو اس کی شادی کردی پھر اس کے اولاد ہوگئی سب مجمع ایک دن ان مجذوب کے سامنے آیا... جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ لنگوٹی باندھنے کی وجہ سے ہوا ہے تو انہوں نے فوراً لنگوٹی اتار پھینکی...

فائدہ: اللہ والے دنیا میں زیادہ مشغولیت سے پرہیز کرتے ہیں... دنیا کی مثال جال کی طرح ہے...

جتنا تڑپو گے جال کے اندر جال گھسے گا کھال کے اندر

بنیہ کی ذہانت کی عجیب حکایت

ایک ہیجڑا زنانے کپڑے پہن کر بنئے کی دکان پر آیا اور آ کر مرمرے کھانے لگا... اب بنیہ سوچنے لگا کہ اس کو منع کرنے کے لیے مؤنث کا صیغہ بولوں یا مذکر... بہت دیر کے بعد مذکر و مؤنث دونوں کے صیغوں کو ملا کر اس طرح بولا کہ بہت دیر سے کھا رہی ہے کھا رہا ہے' نہیں مانتی نہیں مانتا' بی بی کے ایک تھپڑ ماروں گا' میاں کی پگڑی وہاں جا کر گرے گی... (حسن العزیز ص ۱۹۷)

ف: اس حکایت میں ذہانت اور خوش طبعی کو عجیب طریقہ سے اکٹھا کیا گیا ہے...

اپنے دوست کو بیرنگ خط بھیجنا بے مروتی ہے

ایک شاعر کے پاس کسی نے بیرنگ خط بھیجا اور ایک آنہ محصول دلوایا... انہوں نے ایک پارسل محصول بھیجنے کو تیار کیا اس میں ایک بڑا پتھر رکھا اور اس کو بیرنگ روانہ کیا اور لکھا کہ آپ کے خط سے اس قدر بوجھ ہلکا ہوا جیسے کہ یہ پتھر... چنانچہ ملاحظہ کے لیے مرسل ہے...

ف: مومن کو زبان کے علاوہ قلم سے بھی کسی کو دکھ نہ دینا چاہیے...

ایک عورت کے دو خاوند کی مزاحیہ حکایت

ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا دو جگہ نکاح کیا اور ہر ایک سے یہ ٹھہرایا کہ چھ ماہ ہمارے گھر رہا کرے گی اور چھ ماہ آپ کے گھر رہا کرے گی... ایک عرصے کے بعد

عقدہ حل ہوا کہ ایک شوہر نے ایک دولائی بہت نفیس اس بے حیا عورت کو بنادی تھی' وہ چادر اس کے شوہر ثانی کو پسند آ گئی' اس نے مانگ لی اور اس کو اوڑھ کر مجلس میں گئے... اتفاقاً دونوں شخص وہاں جمع ہو گئے' شوہر اول نے چادر پہچانی مگر دل میں خیال کرتے تھے کہ ممکن ہے کہ اس نے بازار سے ایسا ہی کپڑا خریدا ہو... بالآخر دل نہ مانا ایک تدبیر سے ان سے معلوم کیا کہ حضرت آپ نے کہاں سے یہ چھینٹ خریدی ہے مجھے بہت پسند ہے' اگر آپ پتہ دیں تو میں بھی منگالوں... صاحب ثانی نے کہا کہ مجھے سسرال سے ملی ہے' اس پر انہوں نے کہا مجھے ان کا پتہ دیجئے گا... جب پتہ معلوم ہوا تو اور بھی حیران ہوئے کہ یہ تو میرے سسرال کا ہی پتہ ہے پھر سوچ کہ ممکن ہے ان کی دوسری دختر منسوب ہو بالآخر ان سے کہا کہ تکلیف کر کے مکان دکھا دیجئے گا... جب وہاں پہنچے تو وہی سسرال ہے خسر صاحب کو آواز دی' جب وہ باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ دونوں کو دیکھ کر متغیر ہو گیا' پھر تو اول شخص نے ان پٹھے پکڑ کر مرمت شروع کر دی' دوسرے صاحب سخت حیران تھے' اس پر شخص اول نے کہا آپ گھبراویں نہیں آپ بھی ایسا ہی کریں گے اور فارغ ہو کر قصہ کہا تو صاحب ثانی نے بھی مرمت کی...

فائدہ... دو شیخ سے تعلیم لینے والے کا یہی حال ہوتا ہے لوگ بہت سارے مشائخ سے تعلق کر لیتے ہیں پھر نہ ادھر کے رہتے ہیں نہ ادھر کے رہتے ہیں ان کے یہاں کی تعلیم ان سے چھپاتے ہیں اور انکے یہاں کی تعلیم ان سے چھپاتے ہیں اسی چکر میں ساری عمر گزر جاتی ہے... (مزید المجید ص ۴۴)

جھوٹی کرامتوں کو مشہوری کرنے کی مذمت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں

چنانچہ ایک مرتبہ میں چرتھاول (قصبہ ہے) گیا ہوا تھا اور گھر میں وہیں تھے ایک شخص نے میرے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ میں نے اس کو (یعنی حضرت حکیم الامت کو) عصر کے وقت تھانہ بھون میں ایک شخص کے مکان میں بیٹھا دیکھا ہے... فرمایا حالانکہ

میں چرتھاول میں تھا' لوگوں نے میرے متعلق یہ کرامت مشہور کردی... چنانچہ میں ایک شخص کا گھوڑا لے کر اور سوار ہو کر تھانہ بھون آیا اور اس صاحب خانہ سے دریافت کیا کہ فلاں دن عصر کے وقت تمہارے گھر میں کون بیٹھا ہوا تھا... انہوں نے کہا کہ مولوی محمد عمر صاحب تھے... میں نے ان مخبر صاحب کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے مجھے دیکھا تھا تو کہا جی میں نے پشت دیکھی تھی میں یہی سمجھا...

ف: غرض یہ ہے کہ کشف و کرامات میں جھوٹ بہت کھپتا ہے... اولیاء سے کرامت کا صدور برحق ہے لیکن بعض لوگ ان کی عقیدت میں اس قدر غلو کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ صاحب کرامت گزرے ہیں لیکن دو کرامتیں ان کے ساتھ جھوٹی منسوب کی گئی ہیں... ایک دریا سے بیڑہ نکالنے کی کہ گیارہویں والے پیر نے ایک مائی کا بارہ سال کے بعد دریا سے بیڑہ نکال دیا اس کو پیر صاحب نے اس لیے دریا میں غرق کر دیا تھا کہ وہ گیارہویں شریف کا ختم دلانا بھول گئی تھی (نعوذ باللہ) پیر صاحب پر کتنا بڑا بہتان باندھا گیا کہ پیر صاحب نماز نہ پڑھنے والے روزہ نہ رکھنے والے کو تو کچھ نہیں کہتے اور جو شخص گیارہویں نہ کرے اس کا مال و اسباب غرق کر دیتے ہیں... دوسری کرامت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت پیر صاحب کے پاس آئی کہ میرا بیٹا مر گیا ہے اس کو زندہ کر دو... حضرت صاحب نے کہا کہ مائی اس کے مقدر میں اتنی ہی عمر لکھی ہوئی تھی اس نے کہا یہ تو مجھے بھی معلوم ہے میں تو اس لئے آئی ہوں کہ آپ اس کو از سر نو زندگی عطا کریں...

حضرت غوث اعظم اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں وہاں سے حکم ہوا کہ تقدیر کے خلاف نہیں ہوسکتا... اس پر غوث اعظم کو جلال آیا اور آپ نے قوت کشفیہ سے ملک الموت کو ٹٹولہ کہ وہ کہاں ہیں... آخر نظر آئے تو دیکھا کہ وہ تھیلے میں اس دن کے مردوں کی روحیں بھر کر لے جا رہے ہیں... ابھی تک ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچے تھے کہ غوث اعظم نے ان کو ٹوکا اور کہا کہ بڑھیا کے لڑکے کی روح واپس کر دو، وہ انکار کرنے لگے، آپ نے وہ

تھیلا ان کے ہاتھ سے چھین کر کھول دیا... اس دن جتنے مردے مرے تھے زندہ ہو گئے تو غوث اعظم نے حق تعالٰی سے کہا کہ کیوں اب راضی ہو گئے... ایک مردے کے زندہ کرنے پر راضی نہ ہوئے... اب جی بہت خوش ہوا ہو گا... جب ہم نے سارے مردوں کو زندہ کر دیا توبہ توبہ استغفر اللہ کیا، خدا تعالٰی کے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرنے کی کسی کو مجال ہے... مگر یہ حکایات جاہلوں نے گھڑی ہیں اوران کو بیان کرتے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) غوث اعظم وہ کام کر سکتے ہیں جو خدا بھی نہیں کر سکتا... (اشرف الجواب ص ۸۴)

خانسامہ اور بخیل مالک کی مزاحیہ حکایت

ایک باورچی کی حکایت ہے انہوں نے ایک بخیل کے یہاں بلا کھانے کی ملازمت کی اور یہ خیال کیا کہ کچھ نہ کچھ تو چھوڑ ہی دیا کرے گا...

جب میاں کے سامنے کھانا لا کر رکھا تو اپنا بھی تخمینہ کر لیا کہ اتنی روٹی اور اس قدر بوٹ میرے لیے بھی بچ رہیں گے اور امیر صاحب نے حصہ مزعومہ سے تجاوز کیا تو ملازم نے سوچا کہ دو روٹی دو بوٹی تو چھوڑ ہی دیوے گا... جب اس سے آگے بڑھا تو فقط ایک ہڈی ہی بچ رہے گی... جب انہوں نے ہڈی لے کر چوسنی شروع کی تو بے ساختہ باورچی کی زبان سے نکلا کہ ہائے ہڈی بھی کھا گیا...

ف: مطلب یہ ہے کہ لالچی سے ضبط نہیں ہو سکتا اس لیے شریعت میں بخل کی مذمت کی گئی ہے... یاد رکھو ایک بخل مذموم ہے اور ایک بخل محمود ہے طبیعت کا ایسا بخیل ہو جانا کہ زکوٰۃ اگر فرض ہے تو بخل مذموم ہے تو بخل کی وجہ سے ادا نہ کرے مالی حقوق لوگوں کے ہوں یا بیوی کا نان ونفقہ صاحب وسعت ہونے کی وجہ سے ادا نہ کرے ایسا بخل مذموم ہوتا ہے... فضول خرچی سے پرہیز کرنا اور معصیت کے کاموں میں مال خرچ کرنے سے رکنا ایسا بخل محمود بلکہ واجب ہے...

تیل اور پانی کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک گلاس میں تیل پانی اور بتی تھی ایسی صورت میں تیل اوپر رہتا

ہے کیونکہ پانی وزنی ہوتا ہے پانی نے تیل سے شکایت کی اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے میں نیچے رہتا ہوں اور تو اوپر حالانکہ میں پانی ہوں اور پانی کی یہ صفت ہے کہ وہ صاف شفاف خود طاہر ومطہر روشن خوبصورت خوب سیرت غرض ساری صفتیں موجود ہیں اور تو تیل خود بھی میلا اور جس پر گرے اسے بھی میلا کرے... کوئی چیز تجھ سے دھوئی نہیں جاسکتی... چاہیے یہ تھا کہ تو نیچے ہوتا اور میں اوپر مگر معاملہ برعکس ہے کہ میں نیچے ہوں اور تو اوپر... تیل نے جواب دیا کہ ہاں یہ سب کچھ ہے...

لیکن تم نے کوئی مجاہدہ نہیں کیا ہمیشہ ناز ونعم ہی میں رہے ہیں بچپن سے اب تک... بچپن میں فرشتے آسمان سے اتار کر بڑے اکرام سے تم کو لائے ہیں پھر جس نے دیکھا عزت کے ساتھ برتنوں میں لیا، بڑی رغبت سے نوش کیا... غرض ہمیشہ عزت ہی عزت اور ناز ہی ناز دیکھا، تمہاری دھوپ سے حفاظت کی جاتی ہے میل کچیل اور غبار سے حفاظت کی جاتی ہے گو اپنے مطلب کو سہی اور ہم نے جب سے ہماری ابتداء ہوئی ہے ہمیشہ مصیبتیں ہی مصیبتیں جھیلی ہیں سب سے اول تخم تھا سرسوں یا تل کا... سب سے اول مصیبت کا یہ سامنا ہوا کہ سینکڑوں من مٹی ہمارے اوپر ڈالی گئی، سینہ پر پتھر رکھا، پھر جگر شق ہوا... یہ دوسری مصیبت پڑی... تیسری مصیبت یہ پڑی کہ زمین کو توڑ کر باہر نکلے... چوتھی یہ کہ جب باہر نکلے تو آفتاب کی تمازت (گرمی) نے جگر بھون دیا... پانچویں مصیبت یہ کہ زیر وزبر کیا گیا اور بیلوں کے کھروں میں روندا گیا... اخیر میں ساتویں مصیبت تو غضب کی تھی کہ کولہو میں ڈال کر جو کچلا ہے تو جگر جگر پاش کر دیا... اس طرح ہماری ہستی ہوئی، عمر بھر مجاہدوں ہی میں گزری... سو مجاہدوں کا ثمرہ اونچا رہنا ہے اور ناز ونعم کا ثمرہ یہ نیچا رہنا ہے...

فائدہ: ایک بزرگ درویش تھے... یعنی عالم پورے نہ تھے گو بے علم بھی نہ تھے... وعظ میں سیدھی سیدھی باتیں فرمارہے تھے اور لوگ تڑپ رہے تھے اسی مجلس میں ایک علامہ بھی حاضر تھے... ان کے دل میں خیال گزرا کہ یہ عجیب بات ہے ہم اتنے بڑے

عالم لیکن ہمارے وعظ میں اثر نہیں اور یہ کم علم... مضامین بھی عالی اور دقیق نہیں لیکن ان کے وعظ میں لوگوں کی یہ حالت ہے... ان بزرگ کو ان کا یہ خیال مکشوف ہو گیا تھا... یہ حکایت بیان کر کے ان کے اس خیال فاسد کا علاج کیا جن مولانا کو یہ حکایت سنائی گئی وہ سمجھ گئے کہ یہ میرے خطرہ کا جواب ہے کہ آپ کے تو ہمیشہ ہاتھ چھومے گئے... جب ملے اول سلام کیا گیا کیونکہ مولانا کو کبھی توفیق ہی نہیں ہوتی کہ پہلے سلام کریں اور بے چارے خستہ حال شکستہ بالخصوص اس زمانہ میں دریشوں کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا... یہ وقت ہوا ہے کہ دریشوں کی قدر ہوئی ہے ورنہ جب تک اسلامی اثر غالب تھا علم ہی کا اثر عام تھا جیسے اب عام اثر دریشوں کا ہے... بالخصوص خلاف شرع فقیروں اور بھنگیوں کا کیونکہ جو شرع کے خلاف نہ ہو وہ تو ملا ہیں وہابی ہیں اور جتنا شریعت کے خلاف ہے بس قطب الاقطاب ہیں غوث ہیں... (حسن العزیز ص ۷۰)

کم فہم واعظ کی مزاحیہ حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم ہمارے ہم سبق تھے... عورتوں نے ان کے وطن میں ان سے وعظ کے لیے کہا... وعظ میں آپ نے کہا کہ عورتوں کو بھی ختنہ کرانی چاہیے یہ سن کر عورتیں بہت بگڑیں اور ان کو خوب گالیاں سنائیں کہ اپنی ماں کی کرا اپنی بہن کی کرا انہیں پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا... یہ خبر دیوبند پہنچی تو میں نے کہا کہ تمہیں یہ کیا شامت سوار ہو گئی تھی... انہوں نے کہا کہ اجی میں نے تو یہ سوچا کہ معمولی مسئلے مسائل بیان کروں وہ تو معلوم ہی ہیں وہ مسئلہ بتاؤں کہ کسی کو نہ معلوم ہو، میں نے کہا کہ بھلے مانس یہ فعل کون سا سنت ہے... فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ یہ سنت نہیں ہے پھر ایک غیر ضروری مسئلہ کو بیان کر کے خواہ مخواہ کیوں برائی مول لی، یہ کون سی عقلمندی تھی کہ عورتوں میں ایک ایسا مسئلہ بیان کرنے بیٹھ گئے...

فائدہ: مقولہ ہے کہ یکم من علم راده من عقل می باید

حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں ایک دفعہ مستورات میں میں نے وعظ اور

آیت تلاوت کی... اس میں جب والحافظین فروجھم پر پہنچا تو میں بڑا پریشان ہوا کہ اس کا ترجمہ کیا کروں... معاً اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ اپنی آبرو کی حفاظت کرنے والے یا ناموس کہہ دیا جاوے یہ اور بھی اچھا ہے بعضے واعظوں کو دیکھا غضب کرتے ہیں صاف صاف کہہ ڈالتے ہیں... (حسن العزیز)

انسان اور شیطان کی دوستی کی حکایت

ایک شخص رات کو چارپائی پر پیشاب کرتا تھا... بیوی نے کہا کہ تو بوڑھا خرانٹ ہو کر چارپائی پر موتتا ہے اس نے کہا کہ شیطان خواب میں لے جاتا ہے اور کسی جگہ بٹھلا کر کہتا ہے کہ پیشاب کر لے، سو ایسا کراتا ہے... میاں بیوی مفلس بھی تھے بیوی نے کہا کہ جب شیطان سے تیری دوستی ہے وہ تو جنوں کا بادشاہ ہے اس سے مال کیوں نہیں مانگتا... اس نے کہا کہ آج کہوں گا... غرض رات کو بدستور شیطان خواب میں آیا، اس نے کہا خالی پھکیے لے جاتے ہو تم کو یہ خبر نہیں کہ ہم غریب ہیں تو کہیں سے مال دلواؤ تم کو تمام خزانوں کی خبر ہے... شیطان نے کہا کہ پہلے تم نے کہا کیوں نہیں، چلو میرے ساتھ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے لے لو یہ ساتھ ہولیا، ایک خزانہ پر لے جا کر کھڑا کیا اور وہاں سے ایک بڑا بھاری روپیہ کا توڑا کندھے پر رکھوا دیا... اس میں وزن تھا، زیادہ بوجھ کی وجہ سے پیشاب تو کیا پاخانہ بھی نکل گیا... آنکھ کھلی تو دیکھا کہ نہ خزانہ ہے نہ روپیہ صرف پاخانہ ہے خواب میں خزانہ تھا بیداری میں پاخانہ ہو گیا...

فائدہ: اسی طرح جب اس عالم دنیا سے عالم آخرت کی طرف جاؤ گے اور وہاں آنکھ کھلے گی تب معلوم ہوگا کہ وہاں جو خزانہ تھا یہاں پاخانہ ہے... پھر اس کے ساتھ ہی یہ حالت کہ بیک بنی دو گوش... تن تنہا نہ کوئی یار نہ مددگار یہ تو یہاں کے متاع کی حقیقت نظر آوے گی اور جب وہاں کے درجات اور نعماء دیکھو گے تو وہی کہو گے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی اور ہم کو یہ درجہ ملتا تو کیا خوب ہوتا... مگر اللہ کی رحمت ہے کہ وہ اپنے اکثر بندوں کو دونوں جگہ

راحت دیتے ہیں... اگر کسی کو تکلیف بھی ہوتی ہے تو وہ محض جسمانی تکلیف ہوتی ہے اوران کی یادکرنے والوں کواس میں روحانی پریشانی نہیں ہوتی (الافاضات الیومیہ ص ۱۳)

ایک طالبعلم کی ذہانت کی مزاحیہ حکایت

بازار میں ایک لونڈی نہایت حسین بک رہی تھی... ایک طالب علم دیکھ کر فریفتہ ہوگئے مگر کیا کریں پلے کچھ تھا نہیں اور قیمت بہت زیادہ... ترکیب یہ کی کہ ایک رئیس دوست سے گھوڑا جوڑا لے کر سوار ہوکر پانچ چار شاگردوں کو ساتھ لے کر رئیسانہ ٹھاٹھ سے سوداگر کی دکان پر پہنچے اوراس لونڈی کو خرید کراسی مجلس میں آزاد کر کے نکاح کرلیا اور لے کر چل دیئے... بڑے آدمی سے کون کہہ سکتا ہے کہ پہلے قیمت دے دوتب بیع کروں گا... اب صرف روپیہ قرض رہا جب ہوگا ادا کردیں گے...

فائدہ: ذہانت بھی عجیب چیز ہے، عجیب ترکیب سے لونڈی نکاح میں لے آیا...

بوڑھے آدمی پر رحمت خداوندی

حضرت یحییٰ بن اکثم جو بخاری علیہ الرحمتہ کے شیخ ہیں انتقال کے بعد جب ان کی پیشی ہوئی تو حق تعالیٰ نے سوال فرمایا کہ ارے بدحال بوڑھے فلاں دن یہ کیا فلاں دن یہ کیا یہ خاموش تھے کوئی جواب نہ دیا پھر سوال ہوا کہ جواب کیوں نہیں دیتا... عرض کیا کہ اے اللہ کیا جواب دوں، یہ واقعات سب صحیح ہیں مگر ایک بات سوچ رہا ہوں، سوال ہوا کیا سوچ رہا ہے... عرض کیا کہ یہاں کا تو یہ حال سنا نہ تھا، ارشاد ہوا کیا سنا تھا؟ عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا:

ان اللّٰہ یستحی من ذی الشیبۃ المسلم

یعنی اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان سے شرماتے ہیں اور میں معاملہ اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں... فرمایا کہ تم نے صحیح سنا اور صحیح پڑھا، جاؤ آج صرف بوڑھے ہونے کی وجہ سے تم پر رحمت کی جاتی ہے...

فائدہ: جنت میں تو یہ بوڑھا ہونا بھی بڑی رحمت کا سبب ہے لوگ بوڑھوں کی قدر نہیں کرتے.. اگر داڑھی میں سفید بال آجائے تو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے (نعوذ باللہ)

حکایت چور کی ہوشیاری کی

ایک چور کی حکایت ہے کہ وہ کسی گھر میں چوری کرنے گیا، گھر والا بہت کم سوجھ تھا اس کو کھٹکا جو معلوم ہوا تو اس نے روشنی کرنے کے لیے چقماق سے آگ جھاڑی... چقماق نے چنگاری دی مگر چور نے کیا کیا کہ اس کے اوپر انگلی رکھ دی وہ سمجھا کہ چنگاری از خود بجھ گئی... پھر دوبارہ جھاڑی پھر چور نے یہی کیا غرض گھنٹے گزر گئے اور آگ ہی نہ جلی اور چراغ روشن نہ ہوا... آخر وہ تھک کر بیٹھ رہا کہ خدا جانے آج چقماق کیسی آگ دیتا ہے کہ جلتی ہی نہیں... بس چور نے خوب فراغ کے ساتھ اپنا کام کیا، مال لے کر بھاگ گیا...

فائدہ: یہی حالت ہمارے اعمال کی ہے کہ ان سے نور پیدا ہوتا ہے اور چنگاریاں جھڑ جاتی ہیں مگر شیطان موجود ہے انگلی سے ان چنگاریوں کو دبا دیتا ہے ورنہ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اعمال صالحہ مسلمان ہر وقت کرتا ہے تو گویا ہر وقت ایک ایک چنگاری جھڑتی ہے اگر یہ ایک ایک چنگاری بجھا دی گئی نہ ہوتی تو اب تک تو اتنی ہو جاتیں کہ ایک عالم جل اٹھا ہوتا مگر کچھ بھی نہیں، ہنوز روز اول سے ہم سچ مچ تیلی کے بیل ہیں کہ ساری عمر چلے اور وہیں کے وہیں موجود ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ کام طریقہ سے نہیں کرتے اور اعمال کی شرائط کو پورا نہیں کرتے...

نماز اور ذکر وغیرہ سے قلبی نور جو پیدا ہوتا ہے وہ آنکھ سے نامحرم عورتوں کو گھورنے، زبان سے لایعنی کلام کرنے اور کان سے گانا اور غیبت سننے سے جاتا رہتا ہے کوئی شخص اگر آنکھ، زبان اور کان کی حفاظت کرے وہ نور دل میں جمع رہتا ہے شریعت پر چلنا آسان ہو جاتا ہے...

طالب علم اور ملاح کی حکایت

ایک نحوی کو دریا کا سفر پیش آیا... علم نحو سے زیادہ دلچسپی تھی... جاہلوں کو حقیر سمجھتے تھے جب کشتی میں بیٹھے مطمئن ہو کر ملاح سے دریافت فرماتے ہیں کہ میاں تم نے نحو بھی پڑھی ہے... اس نے کہا نہیں صاحب میں نے نحو نہیں پڑھی...

فرمانے لگے کہ تو نے اپنی آدھی عمر یونہی کھوئی وہ بے چارہ یہ سن کر غمزدہ ہو کر خاموش ہو گیا... اتفاق سے کشتی بھنور میں پڑ گئی اب اس ملاح کا موقع آیا... دریافت کیا مولوی صاحب آپ نے تیرنا بھی سیکھا ہے فرمانے لگے نہیں تو ملاح نے جواب دیا کہ جناب ساری عمر کھوئی کیونکہ کشتی اس بھنور میں ڈوبتی ہے...

محوی باید نہ نحو ایں جا بداں　　　گر تو محوی بے خطر در آب راں

افسوس علم دین اور دوسرے علوم کی اس حکایت سے حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ علم دین ہی انسان کو دین دنیا میں کامیاب کرتا ہے دوسرے علوم علم دین کے بغیر ایسے ہیں جیسے ملاح کی کشتی ڈوبنے لگی تو علم نحوی بیکار ثابت ہو...

عالمگیر اور راجہ کے بیٹے کی حکایت

عالمگیر کے زمانہ کی ایک حکایت ہے کہ ایک راجہ کا انتقال ہو گیا تھا... اس نے ایک لڑکا چھوڑا خورد سال اور راجہ کا ایک بھائی جوان تھا... لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ عالمگیر بھائی کو راجہ بنائیں گے مگر وزیر اعظم کی رائے بیٹے ہی کو راجہ بنانے کی تھی اس لیے اس بچہ کو عالمگیر کے روبرو پیش کرنے کی رائے قائم کر کے شاید اس کو دیکھ کر عالمگیر رحم کھا کر اس کے لیے گدی تجویز کر دیں... اس کو اپنے ساتھ لے چلا اور تمام راستہ سکھاتا ہوا لایا کہ بادشاہ فلاں بات پوچھیں تو یوں کہنا اور اگر یہ دریافت کریں تو یوں جواب دینا...

جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے لڑکے نے کہا کہ ان باتوں کے علاوہ اگر اور کچھ پوچھا تو کیا کہوں گا وزیر اس سوال سے دنگ رہ گیا اور کہا صاحبزادے جس خدا نے یہ سوال تجھے سکھلایا ہے ان باتوں کے جواب بھی وہی خدا سکھا دے گا... غرض عالمگیر کو اطلاع

ہوئی وہ حویلی میں تھے، لڑکے کو بوجہ خوردسال ہونے کے اندر بلالیا اور اس وقت لنگی باندھے حوض کے کنارے پر غسل کے لیے کھڑے تھے لڑکے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حوض کے مقابل کر دیا اور کہا چھوڑ دوں لڑکا قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا کہ آپ مجھ کو ڈوبنے سے کیا ڈراتے ہیں... میں کیسے ڈوب سکتا ہوں آپ کی تو وہ شان ہے کہ کسی کی اگر انگلیوں بھی پکڑ لیں تو وہ ڈوب نہیں سکتا اور میرے تو دونوں ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں ہیں میں کیسے ڈوب سکتا ہوں... عالمگیر اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور اسی کو راجہ بنادیا اور بالغ ہونے تک وزیر کو سرپرست مقرر کر دیا...

فائدہ: دیکھئے اس واقعہ میں تعلق اور وثوق وتوکل ظاہر کر لینے سے یہ اثر ہوا حالانکہ یہ شاعرانہ نکتہ تھا اور حق تعالیٰ کے یہاں تو حقائق ہیں اور حقیقت میں وہ کیا عالمگیر تھے... حقیقی عالمگیر تو خدا تعالیٰ ہیں مگر اتنا معلوم ہوا کہ یہ عمل ہے کامیابی کا یعنی وثوق (بھروسہ) کرنا پس تم بھی حسن ظن اور قوت رجاء کو اپنا نقد وقت رکھو پھر ثمرہ دیکھو... اس لیے حدیث میں ہے: ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء کہ اللہ میاں الحاح کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں...

خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود چاہتے ہیں کہ ہم سے کوئی لے چنانچہ روزانہ شب کے وقت شہنشاہ حقیقی آسمان اول کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کوئی ہے ایسا اور کوئی ہے ایسا جو ہم سے کچھ مانگے اس لیے بدوی خوب دعا مانگتے ہیں خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر دعا کرتے ہیں کہ مجھ کو بخش دے پھر کہتے ہیں ضرور بخشے گا کیوں نہیں بخشے گا جیسے کوئی لڑتا ہے یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ دعا میں الحاح زاری کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے... (نشر الرحمۃ ص ۲۹)

جاہل حافظ کی حکایت

ایک جاہل نے کسی مولوی سے نکاح پڑھانے کے لیے کہا تھا انہوں نے واقعہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مرد عورت میں باہم قرابت محرمیت ہے... مولوی صاحب

نے کہا کہ نکاح نہیں ہوسکتا، اس کی خوشامد کی مگر مولوی صاحب کیسے مانتے ہیں اس نے ایک مؤذن سے پڑھوالیا اور صبح آ کر مولوی صاحب سے کہا کہ واہ تم تو بڑے عالم مشہور ہو تو تم سے ایک نکاح نہ ہوسکا، دیکھو مؤذن نے پڑھ دیا...

فائدہ: یہ علماء کی غلطی ہے کہ وہ لوگوں کی دل شکنی کا خیال کرتے ہیں اور جواب دینے بیٹھ جاتے ہیں مگر یہ خیال نہیں کرتے کہ ایسی وسعت اخلاق میں لوگوں کی دین شکنی ہے جو دل شکنی سے اشد ہے...

ایک سوداگر اور طوطی کی حکایت

ایک شخص نے طوطی کو یہ جملہ سکھا دیا تھا ''دریں چہ شک'' اس میں کیا شک ہے... پھر بازار میں آ کر دعویٰ کیا کہ میری طوطی فارسی بولتی ہے چنانچہ ایک سوداگر نے طوطی سے پوچھا کہ کیا تیری قیمت اتنی ہے جتنی مالک بتلا رہا ہے کہا دریں چہ شک؟ (اس میں کیا شک ہے) سوداگر بہت خوش ہوا اور خرید کر گھر لایا... اب جو بات بھی کرتا ہے اس کے جواب میں دریں چہ شک ہی آتا ہے، کہنے لگا کہ میں بہت احمق تھا جو تجھے اتنی رقم دے کر لایا...

فائدہ: پس جو شخص کسی عورت کی خوبصورتی ہی کو دیکھتا ہے اس میں دینداری کو نہیں دیکھتا وہ بھی اسی طرح بعد کو افسوس کرے گا...

ایک مہستی نامی عورت کی حکایت

حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے مہستی نامی عورت کی حکایت لکھی ہے... ایک دفعہ مہستی بیمار ہوئی تو اس کی بوڑھی ماں یوں دعا کرتی تھی کہ کاش میں مر جاؤں اور مہستی اچھی ہو جائے ایک دن اتفاق سے اس کے گھر میں ایک گائے اس حلیہ سے آئی کہ اس کے منہ میں ایک ہانڈھی پھنسی ہوئی تھی، گائے نے کسی کی ہانڈی میں منہ ڈالا تھا، پھر منہ باہر نہ نکل سکا کیونکہ وہ پھنس گئی تھی تو اب وہ ہانڈی کو لیے پھرتی تھی... اس بڑھیا نے جو گائے کا یہ حلیہ دیکھا تو یوں سمجھی کہ یہ وہی موت ہے جس کو میں روز بلایا کرتی تھی اب تو بڑی گھبرائی اور کہنے لگی:

گفت اے موت من نہ مہستیم　　　پیر زال غریب محنتم

اے موت مہستی میں نہیں ہوں وہ تو تیرے سامنے پلنگ پر پڑی ہے اسے لے لے میں تو غریب محنتن بڑھیا ہوں مجھے لے کر کیا کرے گی...

فائدہ: عام عورتیں کہا کرتی ہیں ہائے میرا بیٹا نہ مرتا میں مرجاتی یہ زبانی کلامی باتیں ہیں... اگر کہا جائے اچھا تمہاری جان نکال لی جاتی ہے تو کبھی رضامند نہ ہوں...

گیارہویں پر غیر مستحقین کو بلانے کی حکایت

ایک قصبہ میں ایک شخص کے یہاں گیارہویں تھی دس آدمیوں کی دعوت کی اور اس میں بلائے گئے کون ڈپٹی تحصیلدار، نائب تحصیلدار وغیرہ وغیرہ جب وہ کھانا کھا کر نکلے تو ایک شخص نے کہا کہ جس نے مساکین نہ دیکھے ہوں وہ ان کو دیکھ لے...

فائدہ: اہل سنت کا یہ مسلک ہے کہ مردوں کو ایصال ثواب پہنچتا ہے... ایصال ثواب پہنچانے کا طریقہ یہ ہے کہ اناج پکا کر بانٹنے کے بجائے سوکھا اناج تقسیم کردیا جائے اور اس سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ خفیہ طور پر غرباء مساکین کو نقد رقم تقسیم کردی جاوے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی ہے ریاکاری اور نمود و نمائش کی آفتوں سے بھی بچاؤ ہے... خفیہ صدقہ خیرات کا ثواب بھی بدرجہ اتم زیادہ ہے غرباء میں نقدی تقسیم کرنے سے یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ اپنی اپنی ضرورت ہو آپ اس کو چاول کھلادیتے ہیں... اگر نقدی دیں تو اس غریب کا کتنا فائدہ ہے لیکن آج کل ایصال ثواب مردوں کا صرف برادری کے طعنہ سے بچنے کے لیے کیا جاتا ہے اگر چہلم کی رسم نہ کی تو برادری ناراض ہوجائے گی... نام ایصال ثواب کا ہوتا ہے اور کھاتے غیر مستحقین ہیں... غمی کی جتنی رسومات کی جاتی ہیں ان میں مدعو زیادہ عزیز و اقرباء ہوتے ہیں مساکین تو برائے نام دو چار بلالئے جاتے ہیں... یاد رکھو اخلاص نیت کے ساتھ جتنا مساکین کو ایصال ثواب کی نیت سے دے دو گے وہی پہنچے گا بقیہ مالی وسعت والے حضرات کو کھلانے سے ثواب مردے کو نہیں پہنچے گا یہ تو وہی مثل ہوئی کہ زکوٰۃ

بجائے غریب کے دینے کے صاحب نصاب کو دے دی جاوے تو ادا نہیں ہو سکتی...

ایصال ثواب کے لیے کسی دن کا تعین کرنا بے اصل ہے اور جمعرات کے روز ارواح کا گھروں میں آنا جو ختم نہ دلائے تو روحیں روتی واپس جاتی ہیں... یہ بے اصل بات ہے... یاد رکھو! اگر روح نیک ہے تو وہ دنیا میں آتی کیوں ہے اس کو تو عالم برزخ میں ایسا رزق ملتا ہے جو دنیا والوں نے خیال وخواب میں بھی نہ دیکھا ہو جس کو جنت کا رزق ملتا ہو وہ کب دنیا کی چیزوں کا طالب ہوگا اور جو دوزخی روح ہے اس کو کب دنیا کی سیر کے لیے اجازت ملتی ہے... اسی طرح فرشتے دوزخی روح کو عالم دنیا میں نہیں آنے دیتے... ایصال ثواب سے منع نہیں کیا جاتا بلکہ منع کرنے والا ایک صورت سے منع کرتا ہے اور دوسری صورت ثواب پہنچانے کی بتلاتا ہے...

مثال اس کی یہ ہے کہ جیسے حکومت حج ممبئی کے راستہ سے منع کردے اور چاٹگام سے اجازت دے دے... پس دوسری صورت ثواب پہنچانے کی یہ ہے کہ جتنا روپیہ رسم قل اور چہلم وغیرہ میں خرچ کرتے ہو محتاج، بیواؤں کو چھپا کر دے دو، دیکھو کتنا ثواب ہوتا ہے مگر بڑا خیال تو یہ ہے کہ برادری کیا کہے گی، چار چار دانہ برادری کو ملنے چاہئیں تاکہ شہرت ہو جاوے چاہے بھلا ایک کا بھی نہ ہو... یعنی مردے کو ثواب پہنچانے سے غرض نہیں برادری خوش ہو جاوے، مردے کو ثواب اس طریقہ سے زیادہ پہنچتا ہے کہ نقد رقم غرباء ومساکین میں تقسیم کردی جاوے...

ایک دیہاتی کی حکایت

ایک شخص تھا اس کے پاس ایک گدھا تھا اور بیوی بچے اور کنبہ رکھتا تھا اس کو سفر پیش آیا اس نے تجویز کی کہ ایک جانور ہے اور کئی سوار ہیں، باری باری سب مل کے چڑھتے اترتے چلے جائیں گے... چنانچہ پہلے وہ خود سوار ہوا اور اپنے سیانے لڑکے اور بیوی کو پیادہ لے کے چلا... چلتے چلتے ایک گاؤں میں گزر ہوا، گاؤں والوں نے اسے سوار دیکھ کر کہا کہ تجھے سوار ہوتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ بچہ پیادہ اور عورت جو قابل

رحم ہے وہ پیادہ اور ہٹا کٹا ہو کے سوار ہے اس نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے بس خود اتر پڑا اور بیوی کو سوار کر دیا... دوسرے گاؤں میں پہنچا، گاؤں والوں نے دیکھ کر کہنا شروع کر دیا کہ جورو کا غلام ہے کہ سائیس کی طرح گھوڑی کی رسی پکڑے چلا جا رہا ہے...

ارے کم بخت تجھ پر کیا مار آئی تو نے اپنا وقار کیوں کھویا؟ اس نے کہا یہ بھی سچ آؤ اب سب مل کے سوار ہوں چنانچہ وہ اس حالت میں ایک تیسرے گاؤں میں پہنچا وہاں لوگوں نے کہا کہ ارے کیسا ظالم ہے کہ جانور پر سب کو ایک دم لاد دیا ہے... ارے ایک دفعہ گولی مار دے ترسا ترسا کے مارنے سے کیا فائدہ... اس نے کہا یہ بھی معقول، فرداً فرداً بھی بیٹھ چکے، عورت کو بھی تنہا سوار کر چکے، سب مل کر بھی بیٹھ چکے، اب صرف یہی احتمال باقی ہے کہ کوئی بھی سوار نہ ہو... چنانچہ سب مل کر پیادہ پا چلے اب پانچویں گاؤں پر گزر ہوا وہاں لوگوں نے اس حالت کو دیکھ کر کہا دیکھی ناشکری... خدا تعالیٰ نے سواری بھی دی تو اس کی قدر نہیں، ارے اگر ایک سواری تھی تو سب مل کر باری باری چڑھتے اترتے چلے جاتے اس نے کہا کہ اب کسی طرح الزام سے نہیں بچ سکتے اب وہی کرو جو اپنے جی میں آوے اور کسی کے کہنے کی پرواہ مت کرو...

فائدہ: کوئی کام بھی کرو اللہ کی رضا مقصود ہونی چاہیے...

حدیث میں ہے جو شخص اللہ کو ناراض کر کے دنیا کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے حوالے کر دیتے ہیں جو شخص دنیا کو ناخوش کر کے اللہ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا کفیل بن جاتا ہے...

اکبر بادشاہ کی حکایت

اکبر بادشاہ نے کسی خوشی میں اپنے بھانڈ کو ایک ہاتھی دے دیا... وہ کھلاوے کہاں سے آخر اس نے ایک ڈھول اس کے گلے میں ڈال کر چھوڑ دیا... اکبر بادشاہ نے اتفاقاً اس ہیئت میں دیکھا، پوچھا اس نے کہا حضور جب مجھ سے کھلایا نہ گیا میں نے ڈھول گلے میں ڈال کر چھوڑ دیا کہ بھائی مانگ اور کھا...

فائدہ: اس طرح بعض لوگ مولویوں ہی سے سارے کام لینا چاہتے ہیں کہ خود ہی چندہ کرو حالانکہ مولویوں کے ذمہ صرف احکام دین کی تبلیغ چاہیے اور چندہ کا کام امراء کو کرنا چاہیے...

ایک بے نمازی گنوار کی حکایت

ایک گنوار سے کسی مولوی نے کہا کہ اگر تو چالیس دن نماز پڑھ لے تو تجھ کو میں بھینس دوں گا... گنوار نے کہا بہت اچھا جب چالیس دن گزر گئے تو گنوار آیا اور کہا مولوی صاحب میں نے چالیس دن نماز پڑھ لی، بھینس دلوایئے... مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے تو بھینس دینے کو صرف اس واسطے کہا تھا کہ تجھ کو نماز کی عادت ہو جائے، گنوار نے کہا کہ تم جاؤ ہم نے بھی بے وضو ہی ٹرخائی تھی...

فائدہ: پس ثابت ہوا کہ عمل کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب دل سے اخلاص نیت کے ساتھ کیا جائے... اسی طرح اگر کوئی شخص بزرگ کی خدمت میں سو برس بھی رہے اور اپنی اصلاح کی نیت نہ ہو تو خود بخود اصلاح نہیں ہو سکتی (تذکیر الآخرہ ص ۱۸)

خواب دیکھنے کی حکایت

کسی پیر مرد کی حکایت ہے کہ مرید نے پیر سے خواب بیان کیا، دیکھتا ہوں کہ میری انگلیاں پاخانہ میں بھری ہوئی ہیں اور آپ کی انگلیاں شہد میں... پیر جی نے کہا ہاں ٹھیک تو ہے اس میں شک ہی کیا ہے ہم ایسے ہی ہیں اور تو ایسا ہی ہے... مرید نے کہا ابھی خواب پورا نہیں ہوا، یہ بھی دیکھا کہ میں تمہاری انگلیاں چاٹ رہا ہوں اور تم میری انگلیاں چاٹ رہے ہو...

فائدہ: اس حکایت سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے کہ مرید تو پیر سے دین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ شہد کے ہے اور پیر مرید سے دنیا حاصل کرنا چاہتا ہے کہ مشابہ پاخانہ کے ہے...

ایک متکبر رئیس کی حکایت

ایک شخص حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے اللہ کا نام لینے والے صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ متکبر رئیس کے مکان کے سامنے سے گزرے مگر غریب قوم کے تھے... اللہ کا نام لینے سے طبیعت میں لطافت آ ہی جاتی ہے... ان رئیس صاحب نے کہا کہ یہ کون ہے جو ہماری برابری کرتا ہے بڑا صاف ستھرا بن کر نکلتا ہے اور اٹھ کر غریب کے پانچ جوتے مار دیئے... اس نے یہ کہا کہ قیامت میں کسر نکلے گی... ان رئیس صاحب نے مسخرہ پن سے جوتا سامنے رکھ دیا کہ تو میرے مار لے... اس نے کہا کہ بھلا میری کیا مجال... تو آپ کیا کہتے ہیں اب بھی معلوم ہوا کہ ہم کو خدا ہی کا حکم ہے کہ تم کو مارا کریں کیونکہ دیکھ لے ہم نے تو تیرے بلا کہے جوتے مار لئے اور تو اجازت پر نہیں مار سکتا...

فائدہ: کیا ٹھکانہ ہے اس تکبر کا یہ استدراج ہے اگر نعمتیں دلیل ہوتیں سب سے زیادہ ولی فرعون ہوتا اور اگر مصائب علامت غضب ہوتیں تو انبیاء سب سے زیادہ (نعوذ باللہ) مغضوب ہونے چاہئیں کیونکہ سب سے زیادہ مصائب انہی کو پیش آئے ہیں... خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کیا تکالیف پیش آئیں تو کیا انبیاء مقبول نہیں تھے... خوب سمجھ لو کہ نہ دنیا کا عیش علامت ہے قرب ومقبولیت کی اور نہ اس کی تکالیف دلیل ہیں، مردودیت کی...

جاہل بے علم کی حکایت

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک ٹانگ ایک طرف کو اٹھا رکھی تھی، کسی نے پوچھا کہ یہ ٹانگ الگ کیسے کر رکھی تھی، کہا کہ اس پاؤں پر کچھ چھینٹ وغیرہ پڑ گئی تھیں اس لیے ناپاک تھی اور دھونے کی فرصت نہ تھی اس لیے میں نے اس کو نماز سے خارج کر دیا... اسی طرح ایک جاہل امام کی حکایت ہے کہ امام نے سجدہ سہو کیا اور ظاہراً کوئی سہو نہ تھا... لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہو گئی تھی، کہتا ہے کہ پھسکی نکل گئی تھی یعنی خفیف سی ہوا خارج ہو گئی تھی اس لیے سجدہ سہو کیا...

ایک شاعر کی حکایت

فیضی اور ابوالفضل وغیرہ شاہی دربار میں کسی اور دوسرے اہل کمال کونہیں آنے دیتے تھے... ایک روز ایک شاعر جونووارد تھا بوسیدہ لباس پہنے شکستہ حالت میں فیضی کو سڑک پر نظر آیا فیضی کی سواری اس شاعر کے سامنے نظر آئی تو اس نے اُٹھ کر سلام کیا اور گاڑی روک لینے کا اشارہ کیا...

فیضی نے اس کو مسافر سمجھ کر کہا کون، کہا کہ ماعرہستم، پوچھا ماعر کدام باشد، کہا ہر کہ مصر گوید، پوچھا مصر کرا گویند... اس نے کہا کہ رفتم در بازار خریدم یک گنا، قل اعوذ برب النا، ملک النا، الہ النا، فیضی اسے سمجھا کہ کوئی مسخرہ ہے... دربار میں نقل مجلس ہوگا... دربار میں حاضر کیا... اس حالت کو دیکھ کر کسی نے ان کی طرف التفات نہ کیا... وہ شاعر جا کر زمین پر بیٹھ گئے اور سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے... وہ شاعر بے تکلف بادشاہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے:

گر فرو تر نشست خاقانی — نے مرا ننگ ونے ترا ادب است

قل ھو اللہ کہ وصف خالق است — زیر تبت یدا ابی لہب است

مثال عجیب دی کہ جو مسخرہ سمجھ کر لے گئے تھے زرد پڑ گئے... بادشاہ نے اس شاعر کا بڑا احترام کیا... اسی وقت حمام بھیج کر غسل دلوا کر لباس بدلوایا اور دربار میں جگہ دی (انفاس عیسیٰ ص ۴۹۸)

کنجوس بنئے کی حکایت

ایک بنئے کی حکایت ہے وہ بیمار ہو گیا' روپیہ کثرت سے پاس تھا مگر علاج نہ کراتا تھا... دوست احباب کے زور دینے پر بمشکل علاج پر آمادہ ہوا مگر اس طرح سے کہ لوگوں سے پوچھا پہلے علاج کا تخمینہ کرالو' کیا خرچ ہوگا؟ چنانچہ تخمینہ کرایا گیا' طبیب کو بلا کر نبض دکھلائی' نسخہ تجویز ہوا' مدت استعمال کا تخمینہ ہوا قیمت کی تحقیق کی گئی اور حساب لگا کر بتلایا گیا کہ اس قدر صرف ہوگا کہا کہ اب دیکھو کہ مرنے پر کیا صرف ہوگا وہ بتلایا

گیا اس قدر صرف ہوگا تو کہتا ہے بس اب یہی رائے ہوتی ہے مرجاویں کیونکہ علاج میں روپیہ زائد صرف ہوگا اور مرنے میں کم...

ایک کیمیا گری سیکھنے والے کی حکایت

ایک ظریف سیاح شاہ صاحب کی نسبت ایک خان صاحب کو خیال ہوگیا کہ یہ کیمیا جانتے ہیں اور بات شروع ہوئی... خان صاحب! السلام علیکم! شاہ صاحب وعلیکم السلام خان صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ کیمیا جانتے ہیں شاہ صاحب ہاں جانتے ہیں... خان صاحب! ہم کو بھی بتلا دو' شاہ صاحب! نہیں بتلاتے تمہارے باوا کے نوکر ہیں... پھر تو خان صاحب کو اور بھی اعتقاد زیادہ بڑھا اور منت کرنے لگے... شاہ صاحب نے کہا کہ خان صاحب جس طرح ہم نے سیکھی ہے اس طرح سیکھو خدمت کرو' پاؤں دباؤ' حقے بھرو جو ہم کھلاویں وہ کھاؤ اور جو ہم کہیں گے وہ کرو... اگر کبھی مزاج خوش ہوگا اور دل میں آجاوے گا بتادیں گے... خان صاحب راضی ہوگئے' رات ہوئی شاہ صاحب نے کچھ گھاس پھونس اُبال کر خان صاحب کے سامنے رکھ دیا' خان صاحب نے ایسا کھانا کب کھایا تھا' ذرا ناک چڑھانے لگے... شاہ صاحب نے کہا اب تو اول ہی منزل ہے جب خان صاحب نے یہ رنگ دیکھا تو کیمیا سے عمر بھر کے لیے توبہ کی...

فائدہ: جب دنیا کا کوئی ہنر بھی بغیر محنت و مشقت کے ہاتھ نہیں آتا تو دین کے لیے بھی محنت و مشقت کو برداشت کرو' دین کی طلب کا تو یہ حال ہے کہ بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے مل جائے... یہ بھی گر کی بات یاد رکھو کہ جڑی بوٹیوں سے جو لوگ سونا بنانے کا دھوکہ دیتے ہیں ان کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے' کئی لوگ کیمیا گری کے چکر میں عمر اور پیسہ کو بھی برباد کرتے ہیں... حاصل ندامت کے سوا کچھ نہیں ملتا...

لاحول کا کلمہ سن کر دشمنی کرنیوالے کی حکایت

میرے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ میں جا رہا تھا سامنے سے ایک شخص نظر پڑے مجھے خیال ہوا کہ میرے ملنے والوں میں سے کوئی شخص ہیں... اس خیال کی بناء پر

میں نے نہایت تپاک سے سلام کیا... قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ تو کوئی دوسرے صاحب ہیں... اپنے دھوکہ کھانے پر میرے منہ سے لاحول نکل گئی... بس وہ شخص سر ہو گیا کہ تم نے مجھ کو شیطان سمجھا اس لیے لاحول پڑھی... اب یہ کتنا ہی سمجھاتے ہیں خوشامد کرتے ہیں وہ مانتا ہی نہیں بڑی دور تک ان کے پیچھے پیچھے چلا آخر کسی گلی میں نظر بچا کر گھس کر جلدی سے نکل گئے...

فائدہ: یہ حالت ہے ہماری دینداری کی... ایک گنوار نے حافظ جی کو بتلایا کہ جس رات آپ نے تراویح میں سورہ یٰسین پڑھنی ہو مجھے پہلے خبر کر دینا اس رات میں تراویح نہ پڑھوں گا... حافظ جی بتلانا بھول گئے' دوسرے روز خبر کی تو گنوار کو بے حد فکر ہوئی کہ میں نے سورہ یٰسین سن لی ہے میں مر جاؤں گا... اسی غم میں ہی موت آ گئی...

شطرنج کھیلنے والے کی حکایت

ایک شخص شطرنج کھیل رہے تھے اور ان کا لڑکا بیمار پڑا ہوا تھا... اثناء شغل میں کسی نے آ کر اطلاع کی کہ لڑکے کی حالت بہت خراب ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں اور پھر شطرنج میں مشغول ہو گئے... تھوڑی دیر میں پھر کسی نے آ کر کہا کہ وہ مر رہا ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں اور یہ کہہ کر پھر شطرنج میں مشغول ہو گئے... اس کے بعد کسی نے کہا کہ لڑکا انتقال کر گیا ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں... یہ سوال و جواب سب کچھ ہو گیا لیکن ان کو اُٹھنے کی توفیق نہ ہوئی جب شطرنج بازی ختم ہوئی تو آپ کی آنکھیں کھلیں اور ہوش آیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا... فرمائیے کہ جس کھیل کا انجام یہ ہو اس کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟

فائدہ: یہی حالت آج کل وی سی آر' ٹیلی ویژن کی ہے گھر گھر میں یہ بیماری پھیل گئی ہے لوگوں کی اس قدر مشغولیت دیکھنے میں نظر آئی ہے کہ شطرنج کھیل سے بھی زیادہ ان کو دیکھنے کا عشق ہے... نئی نسل اب یہ سمجھے ہوئی ہے کہ ہم صرف دنیا میں اسی مقصد کے لیے آئے ہیں... وی سی آر کی کثرت سے ملک میں بے حیائی' بے پردگی' زنا کی وباء کثرت سے پھیل گئی ہے...

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی قدس سرہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ تو امید نہیں کہ تم گناہ چھوڑ دو گے... البتہ یہ ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرو کبھی توبہ کی توفیق ہو جاوے گی... افسوس ہے کہ اب بے حیائی کے کام کرنے والوں اور دیکھنے والوں کے دلوں میں گناہ کا احساس ہی ختم ہو گیا ہے...

حضرت معروف کرخیؒ کے مرید کی حکایت

حضرت معروف کرخی کی حکایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ کا فلاں مرید شراب خانہ میں مست پڑا ہے... حضرت کو غیبت کرنا اس کا برا معلوم ہوا اور اس کو سزا دینا چاہا' زبان سے تو کچھ نہیں فرمایا' فرمایا کہ جاؤ اس کو کندھے پر اٹھا لاؤ' یہ بہت چکرائے اور پچھتائے لیکن کیا کرتے پیر کا حکم تھا' شراب خانہ میں گئے اور اس کو کندھے پر لا رہے تھے اور لوگ کہتے تھے کہ بھائی ان صوفیوں کا بھی کچھ اعتبار نہیں' دیکھو دونوں نے شراب پی رکھی ہے ایک کو تو نشہ ہو گیا دوسرے کو اب ہو گا... دونوں اپنا عیب چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں...

فائدہ: اس لیے حدیث شریف میں غیبت کرنے کو زنا سے اشد بتایا گیا ہے... حضرت معروف کرخیؒ نے عملی طریقے سے غیبت سے بچنے کا علاج کیا ہے...

لالچی پیر کی حکایت

ایک جاہل پیر کسی جگہ اپنی مریدنی کے یہاں ٹھہرے اس نے طعام کا سامان کیا تو ایک دوسری مریدنی آئی اس نے اصرار کیا کہ میرے یہاں کھانا کھا لیجئے... پہلی مریدنی نے کہا کہ تیرے یہاں کیسے کھا سکتے ہیں' ٹھہرے تو میرے یہاں... دونوں میں خوب لڑائی ہونے لگی تو پیرزادے نے کہا کہ اس میں لڑائی کی کیا بات ہے آج یہاں کھانے دو تمہارے یہاں پھر کھائیں گے تو اس نے کہا بہت اچھا مگر میں نے آج مرغ پکایا تھا' مرغ کا نام سن کر تو پیر پھسل پڑے' پہلی سے کہنے لگے کہ بی پھر تمہارا ہی

کیا حرج ہے آج اسی کے یہاں کھانے دو تو پہلی مریدنی نے دوسری کو بڑی فحش بات کہی کہ جا تو پیر سے ایسا کام کرالے...

فائدہ: آج کل پیرزادگی تو یہ رہ گئی ہے کہ اگر میں تمہارے پاس آؤں تو کیا دو گے اگر تم ہمارے پاس آؤ گے تو کیا لاؤ گے... یاد رکھو! پیر اس شخص کو پکڑو جو شرع کا پابند کسی صاحب سلسلہ سے اجازت یافتہ ہو... بدعات اور رسومات سے پرہیز کرتا ہو اس کے پاس بیٹھنے سے دنیا کی محبت کم اور آخرت کی طرف رغبت زیادہ ہو...

مسجد کو چندہ لگانے والے کی حکایت

ایک شخص ہمیشہ چندہ وصول کر کے لاتے کہ مسجد میں لگاؤں گا... ان کے کسی واقف کار پڑوسی نے کہا کہ کیوں جھوٹ بولا کرتے ہو تم مسجد کا چندہ خود کھالیتے ہو مسجد میں کب لگاتے ہو کہنے لگا! لگاتا تو ہوں اب کے دکھادوں گا' جب چندا لائے تو ان کو ساتھ لے گئے اور روپیہ کو مسجد میں خوب رگڑا' کہا دیکھو لگایا یا نہیں؟

فائدہ: جیسے ایک شخص دودھ فروخت کرتا تھا اور قسم کھاتا تھا کہ دودھ میں پانی نہیں ملایا... ایک پڑوسی شخص نے جھوٹ بولنے پر اعتراض کیا تو کہا دیکھو میں نے دودھ میں پانی نہیں ملایا' میں نے تو پانی میں دودھ ملایا ہے... یعنی پہلے برتن میں بھر دیا اوپر دودھ ڈال دیا... (کلمۃ الحق ص ۱۷۹)

تحصیلدار کے تبادلہ کی عجیب حکایت

تحصیلدار رشوت خور تھے مگر ان سے سب حکام خوش تھے اس لیے باوجود لوگوں کے شاکی ہونے کے ان کی بدلی نہیں ہوتی تھی... ایک گنوار نے کہا کہ میں ان کی بدلی کراؤں گا... وہ گنوار کلکٹر کے بنگلہ پر شکایت کرنے کے لیے پہنچا' کلکٹر نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو' کہا میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ موروثی کسے کہتے ہیں مجھے کسی نے ٹھیک نہیں بتایا... کلکٹر نے جواب دیا کہ ۱۲ برس تک جس زمین پر کاشت کار کا قبضہ رہے تو

زمیندار اس زمین کو کاشت کار سے چھڑا نہیں سکتا... گنوار نے کہا کہ یہ خوب سنائی مجھے یہ فکر ہو گیا کہ تحصیلدار کو گیارہ برس تو ہو گئے اگر ایک سال اور ہو گیا تو موروثی ہو جائے گا پھر نہ تیرے باپو (باپ) سے جا نہ میرے باپو (باپ) سے جا... کلکٹر نے یہ سن کر تحقیقات کی تو واقعی رشوت لینا ثابت ہوا... پس ان کو تبدیل کر دیا...

فائدہ: رشوت کا گناہ معمولی نہیں، حقوق العباد میں داخل ہے توبہ سے معاف نہیں ہوتا بلکہ صاحب حق سے معاف کرانا پڑتا ہے یعنی جس سے رشوت لی ہے اس کو واپس رقم کر دیں جن سے معاف کرانا ممکن ہو معاف کرائیں ورنہ تخمینہ سے اس کی قیمت تجویز کر کے کسی کو دے دو...

سیاح عورت کی ہوشیاری

ایک سیاح عورت لکھنؤ میں ایک بڑے بزاز کی دکان پر آئی اور کپڑا دیکھنے کیلئے نکلوایا اور اس کپڑے کو اپنی گاڑی پر رکھوالیا اور بزاز سے کہا کہ تم بھی گاڑی پر بیٹھ کر ہمارے ساتھ چلو ہم یہ کپڑا اپنے صاحب کو دکھلائیں وہ تم کو دام دے دیں گے...

وہ بے چارہ گاڑی پر بیٹھ کر ساتھ چل دیا، وہ عورت پہلے شفاخانہ میں سول سرجن سے کہہ آئی تھی کہ ہمارے ایک ملازم کو جنون ہو گیا ہے اور وہ حالت جنون میں یہ کہا کرتا ہے کہ دام لاؤ، دام لاؤ، میں اس کو لاتی ہوں آپ اس کا علاج کریں... چنانچہ وہ عورت اس بزاز کو لے کر اب شفاخانہ پہنچی اور سول سرجن سے کچھ انگریزی میں بات چیت کر کے اپنی گاڑی میں بیٹھی اور چل دی... بزاز بے چارہ یہ سمجھا کہ اس نے ڈاکٹر سے داموں کی بابت کہہ دیا ہوگا...

وہ تھوڑی دیر تو چپ بیٹھا رہا کہ اب دے دیں گے... جب زیادہ دیر ہوئی تو خود بے چارے نے کہا کہ "دام لاؤ" سول سرجن نے کہا کہ اچھا اچھا ٹھہرو اس کو دورہ جنون شروع ہو گیا چنانچہ اس نے اس بیچارہ بزاز کو زبردستی پاگل خانہ بھجوا دیا، گھر پر عزیز واقارب نے یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت اس کو اپنے ساتھ لے کر

کہیں کو چل دی... اسی وجہ سے واپس نہیں ہوا' کچھ عرصہ بعد اتفاقاً کسی ضرورت سے اس بزاز کے محلہ کا یا کوئی اور جاننے والا پاگل خانہ گیا تو اس بزاز نے اس کو اپنا سارا قصہ سنایا اور یہ کہا کہ میرے عزیز واقارب سے کہہ دینا کہ جلد مجھے آ کر اس مصیبت سے چھڑا دیں... تب اس شخص نے جا کر بزاز کے گھر کہا اور اس کے عزیز واقارب سول سرجن کے پاس گئے اور کہا کہ صاحب وہ شخص پاگل نہیں ہے بلکہ اس عورت نے چالاکی سے کپڑا اُڑایا... تب اس بے چارہ بزاز کی پاگل خانہ سے رہائی ہوئی...

فائدہ: مولانا روم فرماتے ہیں: لاجرم کید زناں باشد عظیم... عورتوں کا مکر بلا کا ہوتا ہے... عورت کی چالاکی غضب کی ہوتی ہے... اہل عقل کی عقلوں کو اُچک لیتی ہے... شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ عورت کو راز کبھی نہ دو چاہے تمہاری بیوی ہی کیوں نہ ہو...

حضرت مرزا صاحبؒ کی بچوں سے محبت کی حکایت

فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت ہے کہ انہوں نے ایک مرید سے کہا کہ اپنے بچوں کو دکھلاؤ' ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلو تہی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے... آخرکار حضرت کے چند بار کے تقاضا پر ایک دن بچوں کو نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنا کر خوب ادب سکھلایا کہ اِدھر اُدھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا... دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھلایا گیا اس لیے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے... مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھیڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لیے ان پر اثر کچھ نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز وسلیقہ سے بیٹھے رہے... تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نہیں لائے' جواب دیا کہ حضرت لایا تو ہوں فرمایا کہ یہ بچے ہیں... یہ تمہارے بھی باوا ہیں' بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتارتا کوئی کچھ کرتا...

فائدہ: حضرت والا نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی... ناگواری تو جاننے کی ہوتی ہے نہ کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے.

استاد اور بھینگے شاگرد کی حکایت

ایک دن استاد نے اپنے بھینگے شاگرد سے کہا کہ فلاں طاق میں ایک بوتل رکھی ہے اس کو اٹھالو... وہ جو پہنچا تو اس کو دو نظر آئیں... (شاگرد) نے کہا استاد جی وہاں تو دو بوتلیں ہیں کون سی لاؤں... اس نے کہا ارے احمق دو نہیں ہیں ایک ہی ہے' اس نے کہا وہاں تو دو صاف نظر آرہی ہیں' استاد نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے اور دوسری لے آ' اب جو اس نے ایک کو توڑا دونوں غائب...

فائدہ: اس طرح جو شخص چار سلسلوں میں کسی ایک سلسلہ کی تنقیص کرے گا وہ ان چاروں ہی سے محروم رہ جائے گا... بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ ایک سلسلہ میں داخل ہوا اس کی رسوم کے ایسے پابند ہوئے کہ دوسرے سلسلہ کے طریق کا اختیار کرنا حرام سمجھ لیتے ہیں... خوب سمجھ کہ ذکر جہر نقشبندیت کے منافی نہیں اور نہ ذکر خفی چشتیت کے منافی ہے... مقصود دونوں کا ایک ہے دونوں کو طالب کی استعداد کے موافق جو طریقہ مفید معلوم ہو وہی بتلانا چاہیے... (زکوۃ نفس ص ۳۰)

چار آدمی کے سفر کرنے کی حکایت

چار آدمی سفر میں تھے... ایک فارسی ایک عرب' ایک ترک ایک رومی... کسی نے ان کو ایک درہم دیا اور سب کا جی چاہا کہ انگور کھائیں' مگر فارسی نے کہا انگور کھاؤں گا اور عربی نے کہا کہ عنب لاؤ' ایک نے کوزم کہا اور ایک نے استافیل کھانے کو کہا' ایک شخص وہاں سے گزرا جو چار زبانیں جانتا تھا' اس نے ان کے سامنے انگور لاکر رکھ دیا تو چاروں کا اختلاف ختم ہو گیا...

فائدہ: اہل سنت کے چار امام برحق ہیں ان کا اختلاف فروعی مسائل کا وہ بھی ایک رحمت ہے کیونکہ مقصد سب کا ایک ہی ہے جس طرح کوئی حج کو پیدل جا رہا ہے کوئی بحری جہاز اور کوئی ہوائی جہاز کے ذریعے سب کا مقصد بیت اللہ شریف پہنچنا ہے... یہ اختلاف کفر' شرک' یا بدعت کا نہیں ہے...

ایک گنوار کے سر میں درد تھا... ایک دوسرے گنوار نے کہا کہ آ میں تارا سر جھاڑ دوں مجھے سر کے درد کی جھاڑ آتی ہے... وہ سر کھول کے اس کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے کل باللہ ھد پڑھ کر اس کے سر کو جھاڑا... (یہ قل ھواللہ احد کو بگاڑا تھا) تو وہ دوسرا گنوار کہتا ہے جس کے سر میں درد تھا کہ جا ساڑے کے ساڑے تو تو ہاپچ ہی ہو گیا' ساڑے کے ساڑے یہ خرابی ہے سالے کی جو گالی کا لفظ ہے اور ہاپچ خرابی ہے حافظ کی... فائدہ: سو دیکھئے اس کے نزدیک کل باللہ ھد ہی سے آدمی حافظ ہو جاتا ہے جس میں پوری قل ھواللہ احد بھی یاد ہونا شرط نہیں...

حریص ملا جی اور عورت کی مزاحیہ حکایت

ایک عورت نے کھیر پکا کر رکابی میں ڈال کر رکھ دی' اتفاق سے اس رکابی میں کتا منہ ڈال گیا تو اس نے مٹی کی دوسری رکابی میں اسے نکال کر اپنے لڑکے کو دی کہ مسجد کے ملا کو دے آ' وہ ملا جی کے پاس لایا تو وہ بڑے خوش ہوئے فوراً ہاتھ مارنے لگے اور ادھر ہی سے منہ مارا جدھر سے کتے نے کھائی تھی' لڑکے نے کہا کہ ادھر سے نہ کھاؤ ادھر سے کتے نے کھائی ہوئی ہے' یہ سن کر ملا جی جھلا گئے اور رکابی کو بہت دور پھینکا وہ پھوٹ گئی تو بچہ رونے لگا' ہائے میری ماں مارے گی! ملا جی نے کہا ابے مٹی ہی کی تو تھی کہنے لگا:

اجی میری ماں میرے چھوٹے بھائی کو اس میں ہگایا کرتی تھی یہ سن کر تو ملا جی کو متلی ہونے لگی کہ ظرف و مظروف دونوں ہی نور بھرے تھے...

فائدہ: آج کل ہماری حالت یہ ہے کہ اللہ نام کے لیے خراب سے خراب چیزیں تجویز کی جاتی ہیں... پھر غضب یہ کہ مسجد کے ملانوں کے ساتھ خود ہی تو یہ برتاؤ کرتے ہیں اور خود ہی ان کو ذلیل سمجھتے ہیں... ارے بھائی جب تم اپنے آپ اچھے سے اچھا کھاؤ اور ان کو کبھی نہ پوچھو اور جو پوچھو بھی تو ایسے وقت جب کہ تم خود نہ کھا سکو تو بتلاؤ وہ حریص ہوں گے یا نہیں؟ پھر تنخواہ ان کی ایسی قلیل مقرر کی جاتی ہے جس میں روکھی روٹی بھی وہ نہیں کھا سکتے تو پھر وہ حریص نہ ہوں تو اور کیا ہوں (تفصیل الدین ص ۶۷)

اشعب طماع کی مزاحیہ حکایت

اشعب طماع کی حکایت ہے یہ معمولی شخص نہیں ہیں بڑے معتبر علماء میں سے گزرے ہیں مگر بیچارے مجبور تھے طمع کے ہاتھوں ان کی طمع کی بہت سی حکایتیں مشہور ہیں... چنانچہ ایک بار انہیں بہت سے لڑکے چھیڑ چھاڑ رہے تھے جو آدمی کسی بات میں مشہور ہو جاتا ہے قاعدہ ہے کہ اسے لوگ چڑایا کرتے ہیں... انہوں نے لونڈوں سے کہا کہ میاں فلانی جگہ کھانا بٹ رہا ہے یونہی جھوٹ موٹ کہہ دیا' اپنا پیچھا چھڑایا' لونڈے دوڑ کر اس طرف کو جھپٹے انہیں دوڑے ہوئے جاتا دیکھ کر آپ کیا دل میں کہتے ہیں کہ اجی شاید بٹ ہی رہا ہو اور خود بھی پیچھے پیچھے دوڑنے لگے... حضرت کو طمع کے غلبے میں یہ یاد نہ رہا کہ میں نے ہی تو ان کو بھگایا تھا...

فائدہ: حضرت ہم ان پر تو ہنستے ہیں لیکن ہم سب مبتلا ہیں ایسے ہی عدم تدبیر میں... ان کی طمع تو سب کو معلوم تھی' ہمارا عدم تدبر کسی کو معلوم نہیں' ہمارے دھوکہ کا کسی کو پتہ نہیں وہ کیا عدم تدبر ہے اور ہم کیونکر دھوکہ میں آجاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اول تو لوگوں کو اپنے جھوٹے حالات اور وضع سے اپنا معتقد بناتے ہیں... جب لوگ معتقد ہو جاتے ہیں تو اب ان کے اعتقاد سے خود ہی استدلال کرتے ہیں کہ ہم کچھ تو ضرور ہوں گے جبھی تو لوگ اتنے معتقد ہیں ہمارے... اگر ہم کچھ نہ ہوتے تو کیا سارے کے سارے بیوقوف ہیں مگر ہم واقع میں کچھ نہ ہوتے تو اتنے سارے لوگ ہمارے کیوں معتقد ہو جاتے... معلوم ہوتا ہے کہ ہم ضرور کچھ ہو گئے ہیں اور یہ خبر نہیں احمق الناس کو ہم نے دھوکہ دے کر لوگوں کو اپنا معتقد بنایا ہے اگر ہم کوئی ترکیب نہ کرتے اور پھر بھی لوگوں کو غلطیوں میں اور تلبیس میں ڈالا... ہم نے تو سارا کارخانہ اور منصوبہ گانٹھا کہ کسی طرح لوگوں کو اپنا معتقد بنانا چاہیے اور جب لوگ معتقد ہو گئے تو اب ہم اس منصوبہ کو بھول گئے...

اصل مقصود اس حکایت کے نقل کرنے کا یہ ہے کہ مطلب اور محبت وہ چیز ہے کہ امید موہوم پر بھی طالب مسرور رہتا ہے...

اگر چہ دور افتادم بدیں امید خرسندم　　کہ شاید دستِ من بار دگر جانانِ من گیرد

''اگر چہ دور پڑا ہوں لیکن اس امید پر خوش ہوں کہ شاید ہمارا محبوب حقیقی ازراہ کرم ہمارا ہاتھ دوسری بار پکڑ کر اپنی بارگاہ کی طرف جذب فرمالے (رمضان فی رمضان)

بدعت پر عمل کرنے کی ایک نائی کی مزاحیہ حکایت

ایک نائی کسی کا خط لے کر ایک قصبہ میں گیا وہاں جا کر اس نے السلام علیکم کہا تو شیخ زادوں نے اسے خوب پیٹا' اس نے پوچھا کہ حضور پھر کیا کہوں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت سلامت کہا کرو' اس کے بعد نماز جمعہ کا وقت آیا تو جب امام نے کہا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو اس نائی نے پکار کہا کہ حضرت سلامت ورحمۃ اللہ حضرت سلامت ورحمۃ اللہ...امام نے اسے بلا کر پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت میرا قصہ سن لیجئے بات یہ ہے کہ میں نے یہاں کے رئیسوں کو السلام علیکم کہہ کر سلام کیا تو انہوں نے مجھے بہت مارا اور کہا کہ حضرت سلامت کہنا چاہیے مجھے ڈر ہوا کہ اگر کہیں فرشتے بھی السلام علیکم سے خفا ہو گئے تو ان میں ایک فرشتہ ملک الموت بھی ہے وہ تو میری جان ہی نکالیں گے اس لیے میں نے نماز میں بھی حضرت سلامت ہی کہا اس پر امام صاحب نے وعظ میں ان رئیسوں کی خبر لی کہ یہ کیا واہیات ہے تم لوگوں کو طریق سنت سے منع کرتے ہو....

فائدہ: منشاء اس کا محض تکبر ہے جنہیں قدرت ہوتی ہے ان کا تکبر زیادہ ہو جاتا ہے اور جن کو قدرت نہیں ان کے برتاؤ سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اپنے کو بڑا بنانا چاہتے ہیں...(مواعظ اشرفیہ)

جاہل گنوار کی مزاحیہ حکایت

ایک گنوار کا لڑکا کسی ملا کے پاس پڑھتا تھا...ایک دن وہ گنوار ملا جی سے کہنے لگا کہ میرے بیٹے کو زیادہ نہ پڑھا دیجیو کہیں لوٹ پوٹ پگمبر نہ ہو جاوے (کہیں پیغمبر نہ ہو جائے)

فائدہ: تو جس طرح اس جاہل کا خیال تھا کہ زیادہ پڑھنے سے آدمی پیغمبر ہو جاتا ہے اسی طرح آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لینے

سے آدمی جنید وشبلی ہو جاتا ہے پھر اور کسی کام کی ضرورت نہیں رہتی...

مثل مشہور ہے کہ اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے سے نہیں گزرتا اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتا ہے ہماری حالت اس اونٹ کی سی ہو رہی ہے ایک تو خود ہم میں خناس سما رہا ہے اور اوپر سے لوگوں کی تعظیم نے ہمارا ناس کر دیا اب ہم اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے... یہاں تک کہ دماغ سڑا کہ حق تعالیٰ کے افعال وتصرفات میں عیب نکالتے ہیں اور اعتراض وشکوہ شکایت کرتے ہیں... گویا خدا نے ہماری مرضی کے خلاف کیوں کام کیا... (وعظ التنبہ ص ٦)

ایک اعرابی کی کتے کیساتھ دوستی کی مزاحیہ حکایت

ایک اعرابی کی حکایت ہے کہ اس کا کتا سفر میں مرنے لگا' وہ اس کے پاس بیٹھا رو رہا تھا' لوگوں نے پوچھا کیا حال ہے کہا میرا رفیق بھوک سے مرتا ہے... سامنے ایک تھیلا نظر آیا کسی نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ کہنے لگا روٹیاں تو پوچھا گیا کہ پھر رونے کی کیا بات ہے اس کو بھی کھلا دے نہ مرے گا' کہنے لگا کہ اتنی محبت نہیں کہ داموں کی چیز کھلاؤں اور آنسو تو مفت کے ہیں جتنے چاہوں بہا دوں...

فائدہ: یہی مثال ہمارے بعض بھائیوں کی ہے کہ ان پر اس مصیبت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر رو لیتے ہیں آنسوؤں میں کیا خرچ ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ اعمال کی اصلاح کر لیں' آئندہ کے لیے گناہوں سے توبہ کر لیں' لوگوں کے حقوق دیدیں' تیلی کے بیل کی طرح جہاں تھے وہیں ہیں...

گر جان طلبی مضائقہ نیست ور زر طلبی سخن دریں ست

''اگر جان مانگو تو حاضر ہے اور اگر مال مانگو تو یہ بہت مشکل ہے'' (وعظ التنبہ ص ۱۷)

ایک ملاح کی مزاحیہ حکایت

ایک ملاح سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے باپ کہاں مرے؟ کہا دریا میں اور ماں کہاں مری؟ کہا دریا میں' پھر کہا کہ تمہارے دادا کہاں مرے کہا دریا میں' کہا تم

بڑے بیوقوف ہو کہ پھر بھی دریا نہیں چھوڑتے' ملاح نے پوچھا کہ حضرت آپ کے والد صاحب کہاں مرے کہا گھر میں' کہا دادا کہاں مرے وہ بھی گھر میں مرے اس نے کہا کہ آپ بھی بڑے بیوقوف ہیں کہ پھر اسی گھر میں رہتے ہیں...

فائدہ: سبحان اللہ حقیقت میں خوب جواب دیا خشکی ہی میں کیا اطمینان ہے' مکان گر پڑے تو کیا ہوسکتا ہے' آگ لگ جائے تو کیا ہوسکتا ہے' حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم جو دریا سے نکلتے ہی پھر سرکشی کرنے لگے تو کیا اس سے اطمینان ہوگیا کہ ہم تم کو خشکی میں دھنسا نہیں سکتے یا ہم تند ہوا بھیج نہیں سکتے... اگر تم اس کو بعید سمجھتے ہو تو کیا ہم اس پر قادر نہیں ہیں کہ تم کو دوبارہ کسی ضرورت کی وجہ سے دریا میں لوٹا دیں کہ پھر سفر دریا کرو اور کشتی میں سوار ہو اور ہم تم کو غرق کردیں... (التنبہ ص ۱۹)

چندہ وصول کرنے والوں کی مزاحیہ حکایت

ایک جگہ مسجد زیر تعمیر تھی' سارا کام ہوگیا تھا صرف فرش باقی تھا تو ایک بزرگ واعظ نے عورتوں میں وعظ کہنا شروع کیا' اول تو مسجد بنانے کے فضائل بیان کیے پھر کہا اس وقت ایک مسجد زیر تعمیر تھی مگر وہ پوری ہوچکی جس کی قسمت میں جتنا ثواب تھا اتنا حصہ اس نے لے لیا مگر افسوس ہے کہ بیچاری عورتیں محروم رہ گئیں... یہ ان کی قسمت ہے یہ غریب گھروں میں بیٹھنے والی ہیں ان کو کیا خبر کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کیا کیا دولتیں لٹ رہی ہیں... واقعی بہت افسوس ہوا کہ عورتیں اس ثواب میں شامل نہ ہوسکیں... جب واعظ نے دیکھا کہ عورتوں پر رنج وحسرت کا کافی اثر ہوچکا تو آپ فرماتے ہیں کہ اخاہ خوب یاد آیا میاں ابھی فرش تو باقی ہی ہے اور مسجد میں اصل چیز فرش ہی تو ہے فرش ہی پر نماز ہوتی ہے در و دیوار پر تھوڑا ہی پڑھی جاتی ہے...

واقعی عورتیں بڑی خوش قسمت ہیں کہ اصل چیز انہی کے واسطے رہ گئی' اب بیبیوں کو حصہ لینے کا خوب موقع ہے اور اے بیبیو اگر فرش تم نے بنوا دیا تو کیسا لطف کا واقعہ ہوگا کہ مرد اس پر نماز پڑھیں گے اور فرشتے ان کی نمازیں لے کر دربار الٰہی

میں جائیں گے تو یوں کہیں کہ لیجئے حضور بندوں کی نمازیں اور بندیوں کی جا نمازیں... بس یہ کہنا تھا کہ پردہ کے پیچھے سے چھنا چھن کی آوازیں آنے لگیں، کسی نے پازیب اتار کر پھینکی کسی نے جھانور اور کسی نے بار وغیرہ... بندہ خدا نے ایک شاعرانہ جملہ میں ہزاروں روپے کا زیور لے لیا...

دوسری حکایت ایک واعظ کی ہے کہ ان کے وعظ میں ایک عورت نے اپنی ایک پازیب دی تو فرمانے لگے کہ ایک پاؤں تو جنت میں گیا' ایک پاؤں دوزخ ہی میں رہا خیال تو کیجئے یہ کیسی ترکیبیں کرتے ہیں؟ اس بیچاری نے دوسری بھی دے دی... واعظ کو آگے نہیں سوجھی ورنہ یوں کہنے لگتے کہ ہائے افسوس ٹانگیں تو جنت میں گئیں مگر اوپر کا جسم جنت کے باہر ہی رہا...

فائدہ: خیال تو کیجئے یہ کیسی ترکیبیں کرتے ہیں اور اگر کسی کو ترکیب ہی کرنا ہو تو اس کے لیے قرآن وحدیث کو کیوں آڑ بنایا جائے یہ تو بہت سخت بات ہے کہ ترکیبوں کے لیے قرآن وحدیث سے کام لیا جائے...

حافظا مے خورد رندی وخوش باش والے دام تزویر مکن چوں وگراں قرآں را

اگر ناجائز کام کرنا ہی ہے تو ناجائز طریقے سے کر و دین کو اس کے لیے ذریعے کیوں بناتے ہو... غرض واعظوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اگر ان کو اپنا کوئی مطلب نکالنا ہوتا ہے تو عورتوں کو عذاب سے ڈراتے دھمکاتے ہیں اور ترکیبوں چالاکیوں سے جو کچھ ہوسکتا ہے ان سے وصول کر لیتے ہیں... مجھے تو یہ ترکیبیں پسند نہیں یہ تو پالیسی ہے شریعت نے ہم کو پالیسی کی تعلیم نہیں دی بلکہ حدود کے اندر رہنے کا حکم دیا ہے خواہ چندہ آئے یا نہ آئے... (کساء النساء ص ۱۲...۱۳)

عورتوں سے پردہ کرانے والے پیر کی مزاحیہ حکایت

ممبئی میں سنا ہے ایک پیر صاحب ایسے تھے جو عورتوں کو زبردستی اپنے سامنے بلاتے اور کہتے تھے دیکھو جی تم ہم سے اس لیے مرید ہوئی ہو تا کہ قیامت میں تم کو

بخشوائیں... سو جب ہم تم کو دیکھیں گے نہیں تو ہم قیامت میں کیسے پہچانیں گے اور کیسے بخشوائیں گے... ایک شخص نے اس کے جواب میں خوب کہا کہ قیامت میں تو ننگے اٹھیں گے اور تم نے یہاں اپنی مریدنیوں کو کپڑے پہنے دیکھا ہے تو وہاں ننگیوں کو کیسے پہچانو گے لہٰذا ان کو بالکل ننگا کر کے دیکھنا چاہیے... بس پیر صاحب کو اس کا جواب کچھ نہ آیا اور اپنا سامنہ لے کر رہ گئے...

فائدہ: آج کل پیروں کے یہاں یہ آفت ہے کہ خود عورتوں کو پردہ نہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں... صاحبو! یہ پیری مریدی ہے یا رہزنی اور ڈاکہ ہے... پیر تو خدا کا مقرب بنانے کے لیے ہوتا ہے مگر ان کی حرکتیں خدا سے دور کرنے والی ہیں... یہ پیر خود خدا سے دور ہیں دوسرے کو کیا مقرب بنائیں گے... آج کل کے پیروں کو خداوند کے حقوق کی پرواہ ہے نہ بال بچوں کی نہ اعزاء کی بس اسی کا نام فقیری رکھ لیا ہے کہ تمام اہل حقوق کے حق ضائع کر کے پیر صاحب کے حقوق ادا کیے جائیں... یہ سب باتیں اللہ کے رسول کے خلاف ہیں... یاد رکھو! جو شریعت کے خلاف کرے گا وہ پیر نہیں ہوسکتا... پیر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوتا ہے کہ جو تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اس کی بصیرت اور تجربہ کے ساتھ مریدوں تک پہنچاتا ہے تو جو شخص منیب کے خلاف عمل و تعلیم کرتا ہے تو اس کو منیب کا نائب کہنا کہاں درست و جائز ہے... یہ عجیب بات ہے کہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل... (کساء النساء ص۲۲...۲۳)

ساس کو حلال کرنیوالے مولوی کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت سے شادی کی تھی پھر ساس پر دل آ گیا تو ایک غیر مقلد عالم کے پاس گیا اور کہا مولوی صاحب کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ ساس سے نکاح ہو جائے کہا ہاں! بتلا کیا دے گا؟ اس نے کچھ سو دو سو روپے دینا چاہے' کہا اتنے میں یہ فتویٰ نہیں لکھ سکتا کچھ تو ہو... واقعی ایمان فروشی بھی کرے تو دنیا کچھ تو ہو...

غرض ہزار پر معاملہ طے ہوا اور فتویٰ لکھا گیا... وہ فتویٰ میں نے بھی دیکھا ہے اس میں لکھا تھا کہ ساس بیشک حرام ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ساس کسے کہتے ہیں... ساس کہتے ہیں منکوحہ کی ماں کو اور منکوحہ وہ ہے جس سے نکاح صحیح منعقد ہوا ہو اور اس شخص کی عورت چونکہ جاہل ہے اور جاہل عورتوں کی زبان سے اکثر کلمات کفریہ نکل جاتے ہیں اس لیے ضرور ہے کہ اس کے منہ سے بھی کلمہ کفریہ نکلا ہوگا اور نکاح کے وقت اس کو کلمے پڑھائے نہیں گئے اس لیے یہ مرتدہ ہے اور مرتدہ کے ساتھ نکاح صحیح نہیں ہوتا... لہٰذا یہ عورت منکوحہ نہیں ہے تو اس کی ماں ساس بھی نہیں... پس اس کی ماں کے ساتھ نکاح درست ہے... رہا یہ کہ وہ منکوحہ کی ماں نہیں تو منکوحہ کی ماں تو ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حرمت مصاہرت کا مسئلہ ابو حنیفہؒ کا اجتہادی مسئلہ ہے جو ہم پر حجت نہیں...

فائدہ: حرمت مصاہرت کو اس نے غیر مقلدوں کی مد میں اڑا دیا اور ساس کو منکوحہ کی تکفیر سے اڑا دیا اور یہ سب ترکیبیں ہزار روپے نے سکھائیں...

جب علماء میں بھی ایسے ایسے موجود ہیں تو بیچارے دنیادار وکلاء کا تو کام ہی چٹے بٹے لڑانا ان سے تو کوئی بات بھی بعید نہیں... (اصلاح ذات البین ص ۶)

ایک دین دار شخص کی کم فہمی کی مزاحیہ حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ وعظ میں ایک حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ تھانہ بھون میں ایک انگریز میرے پاس مسلمان ہونے کو آیا تھا... اتفاق سے میں اس وقت سفر میں تھا وہ بستی میں ایک صاحب کے یہاں ٹھہر گیا تو ایک اور مسلمان صاحب اس سے ملنے آئے اور پوچھا کہ آپ کس ارادہ سے آئے ہیں؟ کہا میں اسلام لانا چاہتا ہوں مگر مجھے چند شبہات ہیں جن کو فلاں شخص سے (میرا نام لیا) حل کرانا چاہتا ہوں... مسلمان صاحب کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہو کر کیا کریں گے؟ پس ایک بدمعاش کا اور اضافہ ہو جائے گا... (نعوذ باللہ)

اس کے تو یہ معنی ہیں کہ (نعوذ باللہ) مسلمان سب کے سب بدمعاش ہیں اور جو کوئی اسلام لاتا ہے بدمعاشوں میں اضافہ کرتا ہے... یہ قول کسی رند کا نہیں بلکہ ایسے شخص کی زبان سے نکلا جن کی داڑھی بھی بڑی ہے...

فائدہ: واللہ بعضے رندان لوگوں سے ہزار درجے بہتر ہیں جن کی ظاہری وضع تو نیکوں کی سی اور دل کی یہ حالت بس ان کی وہی حالت ہے کہ:

از بروں چوں گور کافر پر حلل　　　و اندروں قہر خدائے عزوجل

(اصلاح ذات البین ص۸)

آج کل کے محققین کے اجتہاد کرنے کی مزاحیہ حکایت

آج کل کے محققین اور مدققین کی حکایت ایسی ہے جیسے ایک شخص گلستاں دیکھ کر اس کا محقق ہو گیا... اتفاق سے دو شخصوں میں لڑائی ہو گئی... ایک ان میں سے ان حضرت کے دوست تھے وہ پٹ بھی رہے تھے اور پیٹ بھی رہے تھے... آپ نے دیکھ کر دوست کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے... انجام یہ ہوا کہ ان کے دوست صاحب خوب پٹے اور اپنی اس حرکت پر بڑے خوش ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے گلستان میں جو پڑھا تھا:

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست　　　در پریشاں حالی و درماندگی

آج اس پر عمل کرنے کا اچھا موقع ملا اور اپنے نزدیک دوست کا پورا حق ادا کر دیا

فائدہ: تو جیسے وہ گلستاں کے محقق تھے ایسے ہی یہ لوگ آج کل قرآن و حدیث کے محقق ہیں...

ایک ان ہی میں سے ایک شخص کی حکایت ہے کہ انہوں نے امام مقیم کے ساتھ نماز پڑھی... جب امام دو رکعت پڑھ چکا آپ دونوں طرف سلام پھیر کر بیٹھ گئے... امام نماز میں ہے اور مقتدی پہلے ہی فارغ ہو گیا... میں دیکھ کر سمجھا قیام سے کوئی عذر ہو گا جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں مگر میں نے دیکھا کہ ہر رکن میں بیٹھے ہی نظر آتے ہیں... اب میں سمجھا کہ آپ نے امام مقیم کے ساتھ بھی قصر کیا ہے' نماز سے فارغ ہو کر میں نے ان

سے کہا کہ آپ نے پوری نماز کیوں نہیں پڑھی تو آپ فرماتے ہیں کہ میں مسافر ہوں...

فائدہ: آج کل کے ایسے محقق ہیں جنہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اگر امام مقیم ہو تو مقتدی مسافر کو بھی چار رکعت پڑھنی چاہیے...

ایک بڑے لیڈر کی حکایت ہے وہ سفر میں تھے پانی ملا نہیں تیمم کا ارادہ کیا مگر کبھی کرتے ہوئے کسی کو دیکھا نہیں تھا... اجتہاد شروع کیا... تقدم تو اس جماعت کے لوازم سے ہے ہر بات میں سب سے پہلے ٹانگ اڑاتے ہیں... آپ نے کیا کیا کہ مٹی لے کر پہلے ہاتھ کو ملی پھر چلو میں مٹی لے کر منہ میں دی' غرض وضو کی طرح تیمم کیا...

فائدہ: افسوس ہے کہ ان لوگوں کو دین کی تو خبر نہیں اور پھر لیڈران قوم بنے ہیں... (احکام ج۱ص۱۲)

مار کھانے میں مزہ آنے کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص کی حکایت ہے کہ اس کی بیوی بہت حسین تھی مگر پھر بھی وہ کمبخت ایک بازاری عورت پر عاشق تھا اس کی بیوی نے خیال کیا شاید وہ کچھ مجھ سے زیادہ حسین ہوگی جو میاں کو ادھر التفات ہے اور مجھ سے بے رخی ہے...

اتفاق سے ایک دن وہ بازاری عورت خود اس شخص کی بیٹھک میں آئی' بیوی کو بڑی حیرت ہوئی کہ میاں کو اس کی کون سی ادا بھائی ہے وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے میں شوہر باہر سے آیا تو بازاری عورت نے صورت دیکھتے ہی چار جوتے لگائے کہ بھڑوے تو اب تک کہاں تھا' ہم تو انتظار میں سوکھ گئے اور تیرا پتہ ہی نہیں' جوتے کھا کر میاں صاحب ہنسے اور اس کی خوشامدیں کرنے لگے... بیوی نے بھی یہ انداز دیکھے تو سمجھ گئی کہ اس مرد کو مار کھانے ہی میں مزہ آتا ہے... اب جو شام کو مرد گھر آیا تو بیوی نے بھی چار جوتے لگائے کہ نالائق اب تک کہاں تھا دن بھر سے تیرا پتہ نہیں کہاں مارا مارا پھرتا ہے تو آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ بی بس تیرے اندر اسی کی کسر تھی اب میں کہیں نہ جاؤں گا اب تو گھر ہی میں دعوت موجود ہے...

فائدہ: حضرت جیسا عشق مجازی کی یہ کیفیت ہے کہ اس سے ذلت خوشگوار و لذیذ معلوم ہوتی ہے تو عشق حقیقی کا کیا کہنا... مولانا رومؒ ارشاد فرماتے ہیں:

عشق مولیٰ کے کم از لیلیٰ بود گوئے گشتن بہر اواوئے بود

ما اگر قلاش وگر دیوانہ ایم مست آں ساقی وآں پیمانہ ایم

جب کوئی کسی پر عاشق ہوجاتا ہے تو اس کو اپنی ذلت و رسوائی میں مزا آتا ہے... چنانچہ عاشق اس لیے اپنی عزت وغیرہ خوشی سے قربان کردیتا ہے... پس اہل اللہ کو اگر غم آخرت لذیذ ہوجائے تو لوگوں کے سخت کلمات میں مزہ آنے لگے تو کیا تعجب ہے... اب اس مسئلہ میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ جتنا دین کامل ہوگا اتنی ہی الفت ولطف زندگانی میں ترقی ہوگی... گوسامان زیادہ نہ ہو... (اصلاح ذات البین ص ۲۵)

جاہل درویش کی مزاحیہ حکایت

ہمارے یہاں ایک رئیس تھے' قاضی امیر احمد وہ کہتے تھے کہ میں ایک دفعہ پیران کلیر میں موجود تھا ان کو درویشوں نے پکارا ''اومرغے اِدھرآ'' ان کو خیال بھی نہ ہوا کہ مجھ کو کوئی پکارتا ہے... پھر پکارا اومرغے اِدھرآ... اس پر انہوں نے پیچھے دیکھا کہ آخر یہ کس کو کہہ رہے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ ابے ہم تجھ ہی کو تو بلارہے ہیں... ان کو غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کرکے تماشا دیکھنے چلے گئے کہ دیکھوں کیا بات ہے جب ان کے پاس پہنچے تو کہا بیٹھ جاؤ... دیکھ مرشد کا نکتہ سن... کہنے لگے کہ جب خدا نے بندوں سے احکام کا اقرار لیا تو درویش تھے اگلی صف میں اور مولوی تھے... پچھلی صف میں خدا نے (نعوذ باللہ) بھنگ بوزہ کا حکم دیا تھا چونکہ مولوی دور تھے بھنگ بوزہ کا نماز روزہ سن لیا اور درویشوں نے بھنگ بوزہ ہی سن لیا... اس لیے ہم اس میں مشغول ہوگئے اور وہ نماز روزہ میں مشغول ہوگئے اس کے بعد کہا جا مرشدوں کا یہ نکتہ یاد رکھنا بولنا مت...

فائدہ: یہ تصوف کے محققین ہیں ایسے ہی لوگوں نے ناس کررکھا ہے' لوگوں کا بس یہ عوام الناس کا دیا ہوا منصب ہے کہ چند جاہل باہم جمع ہوگئے اور

کسی کو پیر بنالیا... ظاہر ہے کہ اس سے تو ایسے ہی جاہل پیر پیدا ہوں گے... حقیقی پیر اس طرح تھوڑا ہی بنتا ہے... (احکام الجاہ ص ۳۸)

دو جاہل ملنگوں کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک درویش نے مولوی فیض الحسن صاحب سے کہا کہ مولوی چار میم کون سے ہیں؟ وہ اس مہمل بات کو سن کر خاموش ہو گئے... بقول شخصیکہ جواب جاہلاں باشد خموشی...

درویش نے کہا کہ نہیں بتلاتا تو چوغہ مولویت کا اتار کر رکھ اس کو فقیر سے سن کہ کون سے چار میم ہیں' مولا' محمد' مکہ' مدینہ یہ ہیں... چار میم اور اس نکتہ کو یاد رکھو بھولیومت...

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے ماموں صاحب کہتے تھے کہ ایک فقیر نے ان سے کہا تھا کہ بتلا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے یا رزق کا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے... اس پر اس نے کہا بے پیرا معلوم ہوتا ہے اور سونٹا سر پر گھما کر (جیسے ان لوگوں کی عادت ہے) کہنے لگا دیکھ اذان میں ہے اشھدان محمد ارسول اللہ اس میں ان پہلے ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بعد میں ان رزق کو کہتے ہیں اس لیے رزق کا مرتبہ بڑا ہے... (احکام الجاہ ص ۳۶)

فائدہ:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے بناید داد دست

کئی لوگ ابلیس کی قسم کے انسان پیر بن جاتے ہیں اس لیے ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے...

پادری اور گنوار کے مناظرہ کی مزاحیہ حکایت

ایک گنوار کی حکایت ہے کہ وہ بازار میں سے گزر رہا تھا... سڑک کے کنارے پر ایک پادری کو کہتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں... گنوار نے آگے

بڑھ کر کہا کہ تیرا خدا کتنی عمر کا ہے اس نے کہا کہ خدا کی کوئی ابتداء ہی نہیں وہ آسمان زمین سے بھی پہلے موجود تھا اور ہمیشہ رہے گا... گنوار نے کہا کہ اتنی عمر میں تیرے خدا کے ایک ہی بیٹا ہوا' تیرے خدا سے تو میں ہی اچھا ہوں' اس وقت میری عمر پچاس سال سے اوپر ہے اور میرے بیس بچے ہو چکے ہیں اگر زندہ رہا تو اور بھی ہوں گے... اس جواب سے پادری لاجواب ہوگیا... لوگوں نے اسے دھمکایا کہ بیوقوف خدا کی شان میں گستاخی کرتا ہے کہا میں اپنے خدا کو تھوڑا ہی کہتا ہوں اس کے خدا کو کہتا ہوں جس کا بیٹا یہ عیسیٰ علیہ السلام کو بناتا ہے... (اصلاح ذات البین ص ۱۹)

نعمان خان اور عیسائی پادری کی مزاحیہ حکایت

نعمان خان ایک ان پڑھ شخص تھے مگر اہل کتاب سے مناظرہ کا بہت شوق تھا... ایک دفعہ کوئی پادری کہہ رہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو سوانکھا کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اندھے کو سوانکھا نہیں کیا... نعمان خان نے جواب دیا کہ لاؤ یہ تو میں کردوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی چیز ہیں' وہ پادری خود یک چشم تھا کہنے لگا اچھا تم میری دونوں آنکھوں کو برابر کردو... اب آپ نے کہا نبی اور امتی میں کچھ تو فرق ہونا چاہیے نبی تو دوسری آنکھ کو بینا کرکے برابر کرتے مگر میں یہ کرسکتا ہوں کہ تندرست آنکھ کو بھی پھوڑ دوں اس سے دونوں برابر ہوجائیں گی اور اس کے بعد اس کی آنکھ میں انگلی دینے لگے کہ بولو پھوڑ دوں اس سے مجمع کو ہنسی آگئی اور پادری کی تقریر کا رنگ اکھڑ گیا اور یہ حضرت جیت گئے...

فائدہ: گو بات بے ڈھنگی تھی مگر آج کل مناظرہ میں اچھے رہتے ہیں کیونکہ آج کل جیتنے اور ہارنے کا مدار اس پر ہے کہ مجلس پر کسی کا اثر جم جائے اور مقابل کا رنگ اکھڑ جائے' چاہے بات معقول ہو یا نامعقول...

جس طرح نعمان خان نے اس پادری کی دونوں آنکھیں برابر کرنا چاہیں تھیں اسی طرح آج کل لوگ اہل حق اور اہل باطل میں یوں اتحاد کرانا چاہتے ہیں کہ اہل حق

بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑنے سے لوگوں کے برابر ہو جائیں حالانکہ مقتضائے عقل یہ تھا کہ کانوں کو یہ کہا جاتا کہ تم بھی اپنی ایک آنکھ بنوا کر سوانکھوں میں داخل ہو جاؤ...اگر نزاع واختلاف مطلقاً مذموم ہے اور اہل حق کو بھی اہل باطل کے ساتھ اتحاد پر مجبور کیا جاسکتا ہے تو کیا (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی موجب اختلاف شمار کیا
جاسکتا ہے تو کیا (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی موجب اختلاف شمار کیا
جائے گا؟ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم توحید سے تمام عرب میں ہل چل مچادی... اس دعویٰ کے اظہار سے پہلے مذہباً تمام اہل عرب متحد تھے مگر دعویٰ توحید کے بعد پھوٹ پڑ گئی مگر یہ اختلاف محمود تھا کہ کیونکہ ابطال باطل پر تھا معلوم ہوا کہ اختلاف مطلقاً مذموم ہے نہ اتفاق مطلقاً محمود ہے... (اصلاح ذات البین ص ۲۰)

عورت کی تصنیف کردہ کتاب پر مصنفہ کا نام نہ لکھے جانے کی مزاحیہ حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ وعظ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی کی تصنیف کردہ کتاب میرے پاس آئی جس کو میں نے پڑھا تو وہ بہت نافع معلوم ہوئی... اس میں کوئی نقصان کی بات نہ تھی مگر اخیر میں مصنفہ کا پورا نام اور پتہ لکھا ہوا تھا... فلانی فلاں محلہ کی رہنے والی... میں حیران ہوا کہ اگر تصدیق کرتا ہوں تو پورا پتہ لکھنے کے واسطے بھی سند ہو جائے گی کیونکہ نام اور پتہ وغیرہ سب لکھا ہوا ہے اور تصدیق نہ کرتا ہوں تو سوال ہوسکتا ہے کہ اس میں کون سی بات مضر ہوسکتی ہے جو تصدیق نہ کی... اس تردد میں تھا کہ ایک ترکیب سمجھ میں آئی وہ یہ کہ میں نے مصنفہ کا نام کاٹ کر یہ لکھ دیا ''راقمہ اللہ کی ایک بندی'' اور تقریظ میں لکھ دیا کہ یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اور سب سے زیادہ خوبی اس میں یہ ہے کہ یہ ایک ایسی بی بی کی تصنیف ہے جو بڑی حیادار ہیں کہ انہوں نے اپنا نام بھی اس پر نہیں لکھا... یہ ترکیب نہایت اچھی رہی... اس واسطے کہ اگر وہ میری تصدیق اپنی کتاب پر چھاپیں گی تو اپنا نام نہیں لکھ سکتیں اور اگر اپنا نام لکھیں گی تو میری تصدیق نہیں چھاپ سکتیں میرا پیچھا چھوٹا...

فائدہ: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عورتوں کو اپنی تصنیف پر اپنا نام لکھنے سے کیا مقصود ہے؟ اگر ایک مفید مضمون دوسری عورتوں تک پہنچانا ہے تو اس کے لیے نام کی کیا ضرورت ہے... مضمون تو بغیر نام کے بھی پہنچ سکتا ہے پھر نام کیوں لکھا جاتا ہے اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ دوسروں سے تعلقات پیدا کرنے ہیں...

ایک اور آفت نازل ہوئی کہ تعلیم یافتہ عورتیں اخبارات میں مضامین دیتی ہیں اور ان میں اپنا نام میاں کا نام مع پورا پتہ حتیٰ کہ محلّہ کا نام اور گلی و مکان نمبر تک ہوتا ہے... یہ شاید اس واسطے کہ لوگوں کو ان سے خط وکتابت میں میل جول میں دقت نہ ہو' نہ معلوم ان کی غیرت کہاں گئی...

ان بیبیوں نے حیاء کو بالکل ہی بالائے طاق رکھ دیا اور خدا جانے ان کے مردوں کی حیا کہاں گئی' انہوں نے اس کو کیونکر گوارا کیا؟

اول تو مردوں کو بھی کہتا ہوں کہ کتاب پر نام لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مقصود خدمت خلق ہے...

خدمت نام سے نہیں ہوتی نام لکھنے میں شہرت اور نفس پرستی کے کیا ہے مگر خیر مردوں کے لیے چنداں حرج بھی نہیں بلکہ اس میں ایک مصلحت بھی ہو سکتی ہے کہ مصنف کے ثقہ یا غیر ثقہ ہونے سے کتاب کا درجہ اور اس کی روایات کا درجہ متعین ہو جاتا ہے مگر عورت کے لیے تو کسی طرح بھی نام لکھنا مناسب نہیں' عورت کو تو کوئی تعلق سوائے خاوند کے کسی سے بھی نہیں رکھنا چاہیے... اس کا مذہب تو یہ ہونا چاہیے:

دلا رامے کہ داری دل در و بند وگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر تم محبوب رکھتے ہو تو دل کا تعلق اس سے رکھو اور اپنی نگاہ کو سارے عالم سے بند کر لو... بلکہ قرآن کریم کے اندر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اجنبی مردوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جس سے نفرت پائی جائے نہ کہ محبت والفت... (کساء النساء ص ۵۴)

گرو اور چیلہ کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک گرو اور ایک چیلہ جا رہے تھے ایک بستی پر گزر ہوا جس کا نام ان نیاؤ نگر معلوم ہوا وہاں دیکھا کہ ہر چیز کا بھاؤ ایک ہے... دودھ بھی سولہ سیر کا اور گھی بھی سولہ سیر کا غلہ بھی سولہ سیر کا... گرو نے چیلہ سے کہا یہ جگہ رہنے کی نہیں یہ تو ان نیاؤ نگر ہے یہاں انصاف کا نام نہیں ہر چیز کا ایک ہی بھاؤ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہاں چھوٹے بڑے میں کچھ فرق نہیں... یہاں رہنے میں خطرہ کا اندیشہ ہے چیلہ نے کہا نہیں یہاں گھی بہت سستا ہے یہاں ضرور قیام کرو دودھ گھی خوب ملے گا' گرو نے کہا کہ نہیں مجھے خطرہ ہے چیلہ کھا پی کر بہت موٹا ہو گیا کچھ عرصے بعد راجہ کے ایوان پر گزر ہوا' جہاں ایک مقدمہ پیش تھا' مقدمہ یہ تھا کہ دو چور چوری کرنے چلے

ایک مکان میں نقب دیا پھر ایک چور نقب لگا کے اندر گھسا' دوسرا باہر تھا' نقب میں اوپر سے اینٹیں گر گئیں جس سے وہ چور مر گیا تو دوسرا چور مدعی تھا کہ اس کی اینٹوں سے مرا میرا دوست' اس مکان والے کو سزا ہونی چاہیے... راجہ نے مالک سے پوچھا ایسا کیوں بنایا اس نے کہا کہ یہ معمار کا فعل ہے' معمار کو بلا کر باز پرس ہوئی اس نے کہا گارا مزدور لاتا تھا وہ گارا پتلا تھا جس سے تعمیر مضبوط نہ ہوئی' مزدور بلایا گیا اس نے یہ کہا کہ یہ سقہ کا فعل ہے اس نے پانی زیادہ چھوڑ دیا' گارا پتلا ہو گیا' سقہ کو بلا کر پوچھا' اس نے کہا اس وقت ایک مست ہاتھی بھاگا ہوا آتا تھا' میں بدحواس ہو گیا' پانی زیادہ آ گیا'

فیل بان بلایا گیا اس نے کہا میری خطا نہیں ایک عورت میرے ہاتھی کے سامنے آ گئی اس کے زیور کی جھنکار سے میرا ہاتھی بدک گیا' اس عورت کو بلایا گیا عورت نے کہا میری خطا نہیں سنار کی خطا ہے اس نے زیور میں باجا ڈال دیا' سنار کو بلایا گیا سنار کے پاس کچھ معقول عذر نہ تھا وہ خاموش ہو گیا' اس غریب کو پھانسی کا حکم ہو گیا... پھانسی کا پھندا اس کے گلے سے بڑا تھا' اطلاع کی گئی کہ اس کے گلے میں پھندا نہیں آیا بڑا ہے حکم ہوا اچھا سنار کو چھوڑ دو کسی موٹے آدمی کو پھانسی دے دو وہاں سارے مجمع میں یہ

چیلا سب سے موٹا تھا' اس کو پھانسی کے واسطے لے گئے... چیلہ بڑا گھبرایا اور گرو سے کہا مجھے بچاؤ' کہا میں نے نہ تجھ سے کہا تھا کہ یہ جگہ رہنے کی نہیں' دودھ گھی کھانے کا مزہ اور دیکھ' کہا میری توبہ اب تو مجھے بچالو' پھر ایسی مخالفت نہ کروں گا' گرو نے پھانسی والوں کو کہا اس کو چھوڑ دو مجھے پھانسی دے دو' چیلہ نے دیکھا کہ میری خاطر خود گرو پھانسی پر چڑھنے کو تیار ہو گیا' اس کے دل نے گوارہ نہ کیا کہ میں زندہ رہوں اور گرو کو میری وجہ سے پھانسی آئے اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے پھانسی دو...

گرو کہتا تھا مجھے پھانسی دو' اس کی اطلاع راجہ کو ہوئی اس نے گرو کو بلایا اور پوچھا تم کس واسطے جھگڑ رہے ہو اس نے کہا حضور مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گھڑی ایسی ہے کہ جو اس وقت پھانسی پائے گا سیدھا بیکنٹھ جائے گا' اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مجھے پھانسی مل جائے' راجہ نے کہا کہ اچھا یہ بات ہے تو بس ہم کو پھانسی دے دو... چنانچہ راجہ کو پھانسی دے دی گئی اور سارا جھگڑا ہی ختم ہو گیا' گرو نے چیلہ سے کہا کہ بس اب یہاں سے چل دو یہ جگہ رہنے کے قابل نہیں ہے...

فائدہ: یہ حکایت یونہی ایک مثل سی معلوم ہوتی ہے مگر اس میں بدنظمی' بے انصافی کا فوٹو خوب کھینچا گیا ہے تو آج کل لوگوں نے خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) ان نیاؤ نگر کا راجہ سمجھ لیا ہے کہ نامناسب اور خلاف مصلحت کام کرتے ہیں اس مضمون کو آج کل یوں بیان کیا جاتا ہے کہ خدا کی ذات بڑی بے پرواہ ہے...

جس موقع پر یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے کفر کا مستلزم ہے مگر یہ دیوبندی علماء کا حوصلہ ہے کہ ان پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتے کیونکہ ان کو اس کفر ہونے کی خبر نہیں' نہ کفر کی نیت ہے صاحبو! خدا تعالیٰ کا بے پروا ہونا بھی صحیح ہے مگر بے پروا کے دو معنی ہیں ایک احتیاج دوسرے توجہ اور رعایت... پس خدا تعالیٰ اس بے پروا معنی کے تو ہیں کہ کسی کے محتاج نہیں اور اس معنی کے بے پروا نہیں کہ کسی کی مصلحت کی رعایت نہیں کرتے بلکہ وہاں مراعات مصالح کامل طور پر ہے مگر اس کی ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے افعال کی تم کو مصلحت بھی

بتلائیں اور نہ ہم کو انتظار ہونا چاہیے ہمارا مذہب تو یہ ہے...(اکبر الاعمال ص۱۱)

ہرچہ آں خسرو کند شیریں بود

اکبر اور بیربل کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ اکبر نے بیربل سے کہا کہ یہ مشہور ہے کہ تین ہٹیں بہت سخت ہیں' راج ہٹ' تریا ہٹ' بال ہٹ... یعنی بادشاہ کی ہٹ' عورت کی ہٹ اور بچوں کی ضد... تو ان میں بادشاہ اور عورت کی ضد کا سخت ہونا تو مسلم ہے کیونکہ وہ عاقل ہیں ممکن ہے کوئی ایسی ضد کریں جو پوری نہ ہو سکے مگر بچوں کی ضد کا پورا کرنا کیا مشکل ہے؟ بیربل نے کہا حضور سب سے زیادہ مشکل یہی ہے البتہ عاقل کے لیے آسان! اکبر نے کہا یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی... بیربل نے کہا اچھا ہم بچہ بنتے ہیں اور بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں اور آپ ہماری ضد پوری کریں' کہا بہت اچھا' اب بیربل رونے لگا'

اکبر نے کہا کیا ہے کیوں روتے ہو! کہا ہم تو ہاتھی لیں گے اکبر نے فیل خانے سے ایک ہاتھی منگوادیا کہ لو وہ پھر رونے لگا کہا اب کیا چاہتے ہو! کہا ہم تو کلہیا لیں گے' اکبر نے ایک کلہیا منگوادی وہ پھر رونے لگا' کہا اب کیا چاہتے ہو' کہا اس ہاتھی کو کلہیا میں رکھ دو' اب تو اکبر بہت گھبرایا کہ یہ ضد کیونکر پوری ہو' کہا واقعی میں سمجھ گیا کہ بالک ہٹ بہت سخت ہے مگر تم نے جو کہا تھا کہ عاقل کو آسان ہے تو عاقل یہاں کیا عقل چلائے گا... بیربل نے کہا حضور عاقل کو واقعی آسان ہے...

اکبر نے کہا اچھا اب ہم بچہ بنتے ہیں تم ہماری ضد پوری کرو چنانچہ اکبر نے بھی یہی سبق دہرایا کیونکہ ان کو تو ایک ہی سبق یاد تھا پھر جب اکبر نے ہاتھی مانگا تو بیربل نے بازار سے مٹی کا ننھا سا ہاتھی منگوادیا اور جب کلہیا مانگی تو بڑی سی کلہیا منگادی' جب ہاتھی کو کلہیا میں رکھنے کو کہا اس نے آسانی سے رکھ دیا اور کہا حضور آپ نے جو بچہ کی ضد پر فیل خانہ سے ہاتھی منگوایا یہ غلطی تھی' بچوں کے لیے انہی کے مذاق کا ہاتھی منگوانا چاہیے... غرض مٹی کا ہاتھی بھی بچوں کے نزدیک ہاتھی ہی ہے...

نام اس کا بھی ہاتھی ہے مگر حقیقت میں ہاتھی نہیں...

فائدہ: جیسے مٹی کا ہاتھی بھی نام کا ہاتھی تو ہے مگر کام کا ہاتھی نہیں اس طرح ذکر میں دو درجے ہیں جو ذکر حقیقی ہے وہ اور ہے اور صورت ذکر اور ہے... ذکر حقیقی سارے معاصی سے بچنے کو اور تمام اوامر کے بجالانے کو مستلزم ہے اور وہ بہت سہل و مختصر ہے... صورت ذکر توجہ و طیفچی نماز نہیں پڑھتے' ان کو صورت ذکر حاصل ہے حقیقی ذکر حاصل نہیں... (اکبرالاعمال ص ۱۷)

سست اور کاہل دو احدی کی مزاحیہ حکایت

ایک حکایت مشہور ہے کہ دو احدی ایک جگہ رہتے تھے... دونوں میں باہم یہ عہد ہوا تھا کہ ایک دن ایک لیٹا رہے' دوسرا اس کی حفاظت کرے اور دوسرے دن دوسرا لیٹا رہے... پہلا اس کی حفاظت کرے... ایک دن ایک لیٹا ہوا تھا کہ ایک سوار پاس سے گزرا اس نے آواز دی میاں سوار یہاں آنا اس نے پاس آ کر کہا کیا ہے کہا میرے سینے پر جو بیر رکھا ہوا ہے یہ ذرا میرے منہ میں ڈال دے... سوار نے کہا کمبخت میں گھوڑے سے اتروں تو ڈالوں تو خود اپنے ہاتھ سے نہ ڈال لے... کہا اجی! اب ہاتھ کون ہلائے اور منہ تک اسے کون لے جائے' سوار نے اس کے ساتھی سے جو بیٹھا ہوا تھا کہا کہ تو ہی اس کے منہ میں ڈال دے...

وہ جھلا کر کہتا ہے جناب مجھ سے ایسی بات نہ کہئے گا آپ کو واقعہ معلوم نہیں کل میرے لیٹنے کی باری تھی یہ بیٹھا ہوا تھا' میں نے جمائی لی اس وقت ایک کتا میرے منہ میں پیشاب کر گیا' اس کمبخت نے اس کو ہٹایا تک نہیں' اب میں اس کو کیوں بیر کھلاؤں... سوار نے دونوں پر لعنت بھیجی اور چل دیا...

فائدہ: جیسے ان بیوقوفوں نے اپنی کاہلی سے ایک آسان کام کو مشکل بنا لیا تھا ایسے ہی ہم لوگوں نے بھی آسان کو مشکل بنا رکھا ہے ہم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ذاکر وہ ہے جو بیوی بچوں کو چھوڑ دے' اچھے سامان کو راحت کے اسباب کو چھوڑ دے... یہ بالکل

غلط ہے البتہ غیر ضروری کام کے لیے اہتمام وفکر کرنا یہ بے شک برا ہے کیونکہ خدا سے غافل کرنے والا ہے... اگر بدوں اہتمام کے حاصل ہو تو وہ برا نہیں... (اکبر الاعمال ص ۱۸)

ایک افیونی کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک افیونی کی ناک پر مکھی بیٹھی تھی وہ اڑاتا تھا اور وہ پھر آ کر بیٹھ جاتی... بعض مکھی لیچڑ ہوتی ہے کہ تنگ کر دیتی ہے... افیونی نے کیا تدبیر کی کہ استرہ لے کر ناک کاٹ ڈالی کہ جاؤ ہم نے اڈہ ہی نہیں رکھا اب کہاں بیٹھے گی مگر مکھی کے لیے اب پہلے سے بھی اڈہ بن گیا کیونکہ خون چوسنے کو ملا اور شاید اب پہلے سے زیادہ مکھیوں کا لشکر جمع ہو گیا...

فائدہ: یہی حالت ان ذاکروں کی ہے کہ بیوی بچوں کو چھوڑ کر خدا تو ان سے نہ ملا ہاں یہ نقصان مزید ہوا کہ اپنی دنیا بھی بے حلاوت کر لی اور پریشانی بڑھالی... جیسے ایک شخص نے روپیہ قرض لے کر مکان بنایا تھا ایک تو یہ حماقت کی پھر جب قرض خواہ نے تقاضا زائد کیا تو آپ نے غصہ میں آ کر مکان ہی گرا دیا کہ جاؤ ہم وہ مکان ہی نہیں رکھتے جو تمہاری رقم سے بنایا تھا... اس حرکت سے قرض تو بجنسہ باقی رہا ہاں ایک نقصان اور ہو گیا کہ مکان بھی نہ رہا... (ایضاً ص ۲۲)

ہندو طبیب اور بادشاہ کے لڑکے کی مزاحیہ حکایت

دیوبند کی حکایت ہے کہ شاہ دہلی کے شہزادے نے روزہ رکھا تھا' روزہ کشائی کی بڑی تقریب دھوم دھام سے کی جا رہی تھی کہ عصر کے وقت لڑکا پیاس سے بے تاب ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں تو روزہ توڑتا ہوں سب کو فکر ہوئی کہ ایسی تدبیر ہو کہ روزہ بھی رہے اور بچہ کو تکلیف بھی نہ رہے... اطباء کو جمع کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ دیندار تھا... اگر آج کل کے نئی روشنی والوں کی طرح بے دین ہوتا تو کہہ دیتا کہ روزہ توڑ دو' روزہ میں کیا رکھا ہے مگر اس نے روزہ کا احترام کیا... غرض اطباء نے تدبیریں سوچیں کسی کی کچھ سمجھ میں نہ آیا... یہ ہندو طبیب بھی حاضر تھا اس نے کہا ایک تدبیر میری سمجھ میں آئی ہے اگر اجازت ہو تو عرض کروں اس کو اجازت دی گئی تو اس نے کہا جلدی سے

لیموں منگا لیجئے اور بچوں سے کہا اس کے سامنے تراش کر چاٹیں اور چٹخارہ لیتے جائیں... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شہزادے کے منہ میں لعاب کا دریا بہنے لگا' میں نے علماء سے سنا ہے کہ لعاب نگلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا... شہزادہ اس لعاب کو نگلتا رہے گا اور پیاس بجھ جائے گی علماء نے اتفاق کیا اور اس طرح شہزادے کا روزہ پورا ہو گیا...

فائدہ: صاحبو! غضب ہے کہ کھٹائی اور مٹھائی کے نام میں اثر ہو کہ نام لینے سے منہ میں پانی بھر آئے اور خدا کے نام میں اثر نہ ہو...(اکبر الاعمال ص ۲۵)

میلاد کرتے ہوئے پرانا کرتا پھاڑ ڈالنے کی مزاحیہ حکایت

کانپور میں ایک صاحب نے آ کر ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور عین بیان کے اندر پرانا کرتا پھاڑ ڈالا اور گھر سے نیت ہی کر کے آئے تھے ویسے تو ان لوگوں نے نیا کرتا نہیں دینا ان سسروں سے اس ترکیب ہی کیساتھ وصول کیا جائے... آخر گھر والوں کو شرم سے نیا کرتا بنانا پڑا...

فائدہ: یہ لوگ صاحب بطن ہیں صاحب باطن نہیں' عقل بڑی بھاری نعمت ہے مستی اور سکر وغیرہ کوئی کمال نہیں اسی لیے انبیاء علیہم السلام ایسا وجد جس میں اچھل کود پھاند اور عقل مغلوب ہو جاوے نہ ہوتا تھا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جن کو سکر و وجد ہوتا ہے وہ کچھ بھی نہیں مکار ہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے بندے سب یکساں نہیں سب کو مکار نہ سمجھنا چاہیے...

مکن عیب درویش حیران و مست   کہ غرق است ازاں میزند پاؤ دست

حیران و مست درویش کی عیب جوئی مت کرو اس لیے کہ وہ محبوب کی محبت میں غرق ہے اس وجہ سے ہاتھ پاؤں مارتا ہے... آگے اس کے حد بتاتے ہیں:

بہ تسلیم سرو گریباں برند   چو طاقت نماند گریباں درند

کہ اول تو ضبط کر کے سر جھکا لیتے ہیں مگر جب طاقت نہ رہے اس وقت بے اختیار ہو کر گریبان پھاڑ ڈالتے ہیں یہ نہیں کہ جان بوجھ کر ایسا کریں (وحدت الحب ص ۲۰)

ہر وقت بناؤ سنگھار فیشن دار کپڑوں کی فکر میں رہنے والوں کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص کچہری میں ملازم تھے وہ پرانے زمانہ سے سیدھے سادھے مسلمان تھے عمامہ جلدی جلدی باندھ لیا کرتے تھے تو وہ خراب بندھتا تھا اور جتنے کچہری والے تھے آئینہ سامنے رکھ کر کچہری میں باندھ کر آتے تھے تو ان کے عمامے تو خوبصورت بندھے ہوتے تھے ایک مرتبہ حاکم نے کہا کہ منشی جی آپ کو عمامہ باندھنا نہیں آتا' دیکھئے اور سب کیا خوبصورت عمامہ باندھ کر آتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جناب یہ لوگ اپنی بیبیوں سے بندھواتے ہوں گے میں خود باندھ لیتا ہوں اگر یقین نہ آئے تو سب سے کہئے کے عمامے اتار کر پھر باندھیں اگر خراب باندھیں تو سمجھئے کہ یہ خود نہیں باندھتے... حاکم نے سب کے عمامے کھلوا کر از سر نو باندھنے کا حکم دیا ان صاحب نے تو ویسا ہی باندھا جیسا ہمیشہ باندھتے تھے اور لوگوں کا بہت خراب بندھا کیونکہ آئینہ تو سامنے تھا ہی نہیں حاکم نے کہا تم سچ کہتے ہو... واقعی یہ لوگ اپنی بیویوں سے بندھوا کر آتے ہیں' سب لوگوں کو بڑی شرمندگی ہوئی...

فائدہ: غرض بعضے آدمی بناؤ سنگھار میں ہی کھپے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے افکار لاحق ہو جاتے ہیں کیونکہ اول تو اس کے لیے آمدنی بہت چاہیے اس کی فکر پھر خود بھی ہر وقت کا جنجال غرض فکر ہی فکر ہے... خصوصاً بعضے آدمی وضع اور فیشن ہی کے فکر میں رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگوں کی حالت دیکھی گئی ہے کہ ہر کام کے لیے الگ لباس مقرر ہے کھانے کا الگ' سواری کا الگ' کچہری میں جانے کا الگ' پاخانہ میں جانے کا الگ' لباس کیا ہوا ایک وبال جان ہو گیا... ایک شخص کی یہ حالت تھی کہ جب کوئی پکارتا تو آئینہ دیکھ کر بناؤ سنگھار کر کے گھر سے باہر نکلتے تھے... افسوس یہ لوگ آزادی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر آزادی کا نام ہی نام ہے ورنہ ان کو آزادی کہاں نصیب... یہ تو ہر وقت افکار کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں' آزادی اہل اللہ کو ہے... (الدین الخالص ص ۸۷)

ایک بزرگ کا گدھے پر پان کی پیک ڈالنے کی مزاحیہ حکایت

ایک بزرگ کی حکایت ہے کہ وہ ایک دن جا رہے تھے ہولی کا دن تھا' ہندو آپس میں ایک دوسرے پر رنگ ڈال رہے تھے' بازار میں ہر شے رنگین نظر آتی تھی انہوں نے ایک گدھے کو دیکھا کہ اس پر رنگ نہیں ہے تو ہنس کر کہا تجھے کسی نے نہیں رنگا' تجھ کو میں رنگ دوں اور پان کی پیک اس پر ڈال دی' جب مر گئے تو کسی پر مکشوف ہوا کہ ان کی نسبت حکم ہوا کہ ان کو ہولی والوں میں لے جاؤ کیونکہ انہوں نے گدھے پر پان کی پیک ڈال کر ہولی والوں میں شرکت کی تھی...

فائدہ: تو صاحبو! پان کی پیک ڈالنا چھوٹی بات نہیں اس میں تشبہ بالکفار تھا جو بڑی بات ہے تو بعضی بات ظاہر میں چھوٹی سی معلوم ہوتی ہے...

مگر اس کا منشا بڑا ہوتا ہے' عوام اس کو نہیں سمجھتے اس لیے خدا تعالیٰ کے معاملات میں بھی ایسے لوگوں سے سخت غلطی ہوتی ہے کہ بعض امور عظیمہ کو چھوٹا سمجھ کر اس پر دلیر ہو جاتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ خدا کی ذات بہت ہی بے پرواہ ہے... ان کے یہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر گرفت نہیں ہوتی... سو یہ سخت غلطی ہے جس کو تم چھوٹی سمجھتے ہو ممکن ہے کہ واقعی میں بہت بڑی ہو... (الدین الخالص ص ۲)

دیہاتی گنوار اور آنریری مجسٹریٹ کی مزاحیہ حکایت

ایک صاحب رئیس دیہاتی گنوار جاہل آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے' کام تو جانتے نہ تھے ایک دوسرے آنریری مجسٹریٹ کے یہاں کام سیکھنے پہنچے' اتفاق سے جس وقت پہنچے تو دو درخواستیں پیش ہوئیں... اس میں پہلی منظور کرنے کے قابل تھی اور دوسری منظور کرنے کے قابل نہ تھی انہوں نے پہلی کو دیکھ کر کہا منظور اور دوسری کو دیکھ کر نامنظور کہا... بس آپ نے کہا یہی آنریری مجسٹریٹی ہے تو یہ کیا مشکل ہے... آئے اور اجلاس کیا درخواستیں پیش ہوئیں' پہلی کو کہا منجور (منظور)' دوسری کو نامنجور (نامنظور)' اس تمام درخواستوں پر منجور نامنجور کہتے رہے یہ آنریری مجسٹریٹ تھے...

فائدہ: جب ایسے ایسے جاہل سید القوم (قوم کے سردار) بنیں تو وہ رعایت مصالح کیا کریں گے اتفاق کیسے ہوگا' دوسروں کو اپنا ہمسر سمجھو' کمتر نہ سمجھو تو اتفاق ہو اور یہ تواضع سے ہوسکتا ہے اور تواضع بزرگوں کی صحبت سے ملتی ہے...

قال را بگذار مردِ حال شو　　پیش مردے کاملے پامال شو

قال کو چھوڑ و حال پیدا کرو یہ حال جب پیدا ہوگا کہ کسی مرد کامل کے پاؤں میں جا کر پڑو... (الوقت ص ۲۰)

عارضی اور حقیقی تواضع کرنے کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک بلی کو بادشاہ نے سکھلوایا تھا کہ اگر اس کے سر پر شمعدان رکھ دیا جاتا تو وہ خاموش بیٹھی رہتی تھی بادشاہ بہت خوش تھے کہ بلی نے بالکل اپنی خصلت چھوڑ دی... وزیر نے کہا حضور اس سے اس کی خصلت نہیں چھوٹی بلکہ کوئی بات نئی پیش آئی جس سے اس کی خصلت کا چھوٹنا یا نہ چھوٹنا ظاہر ہوتا... اس کے سامنے چوہا چھوڑ کر دیکھئے پھر دیکھیں یہ کیسے اس طرح بیٹھی رہتی ہے... چنانچہ اس کے سامنے چوہا چھوڑا گیا وہ شمعدان چھوڑ کر دوڑی چوہے کے پکڑنے کو...

فائدہ: اس تواضع کی بھی ایسی ہی مثال ہے جو کسی بزرگ تربیت اور صحبت سے حاصل نہ کی جائے... مولانا رومی فرماتے ہیں کہ تمہاری تواضع کی ایسی ہی مثال ہے کہ گوبر ہے کہ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے بظاہر نظر پانی نہایت صاف وشفاف نظر آتا ہے لیکن اگر ذرا بھی ہل جائے تو تمام گوبر ظاہر ہو جائے...

دریائے فراواں نشو و تیرہ بسنگ　　عارف کو برنجد تنگ آب است ہنوز

یعنی بڑا دریا پتھر سے گدلا نہیں ہوتا جو عارف کو رنجیدہ ہو وہ ہنوز تھوڑے پانی کے مشابہ ہے کہ ذرا سی چیز کے پڑنے سے گدلا ہو جاتا ہے تو آپ کی تواضع مصنوعی تواضع ہے کہ ابھی اگر کوئی ذرا خلاف مرضی کوئی بات کہہ دے پھر دیکھئے آپ کیسا بھڑکتے ہیں... (الوقت ص ۴۰)

جاہل بے علم کی مزاحیہ حکایت

سہارن پور میں ایک جاہل آیا تھا اس کو ناز تھا کہ میں عالم ہوں چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد اس نے خود ہی اعلان کیا کہ بھائیو اواج (وعظ) ہوگی... آپ کی لیاقت کا حال تو لوگوں کو ان دو لفظوں ہی سے معلوم ہو گیا مگر تماشا دیکھنے کے لیے لوگ بیٹھ گئے کہ دیکھیں بھائی اواج کیسی ہوتی ہے... وعظ تو بہت سنے مگر اواج کبھی نہ سنی تھی... تھوڑی دیر بعد واعظ صاحب ممبر پر پہنچے اور تین مرتبہ لیش لیش پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کی... اے محمد اے محمد (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ عرش کو پیدا کرتا نہ کرسی کو نہ آسمان کو نہ زمین کو... بھائیو آدھی اواج آج ہو گئی ہے... آدھی کل کو ہوگی... ہارے تھکے ہیں خرچ پاس نہیں کچھ ہماری مدد کرو... بس وعظ ختم ہوا...

اول تو اس نے لیس کو شین سے پڑھا پھر اس کی تفسیر کیسی خوبصورت کی... اس مجمع میں ایک نابینا عالم بھی تھے جن کا نام مولانا سعید الدین تھا اور لوگ ان کے علم و فضل کے معتقد تھے... انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ ذرا ان مولانا کو میرے پاس لانا... چنانچہ لایا گیا... آپ نے فرمایا کہ ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو... کہیں بھاگ نہ جائیں... غرض اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ مولانا آپ کی تحصیل کہاں تک ہے... تو واعظ صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری تحصیل ہاپوڑ... مولانا سعید الدین صاحب سمجھ گئے کہ بے چارہ پاگل جاہل ہے... اس کو تحصیل کے معنی بھی معلوم نہیں... پھر آپ نے پوچھا کہ پوچھتا ہوں کہ تم نے کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے... کہنے لگا ہم نے پڑھا ہے ہرنی نامہ' وفات نامہ' معجزہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم' ساپن نامہ اور تو کیا جانے اندھے... مولانا سعید الدین صاحب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہو جانے دو بے چارہ معذور ہے...

رسومات مرگ پر کفن کا چادرہ لینے کی مزاحیہ حکایت

کیرانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو کفن کا چادرہ لوگوں نے قبرستان کے تکیہ دار کو نہ

دیا کسی دوسرے غریب کو دے دیا... وہ تکیہ دار جھگڑنے لگا کہ یہ تو میرا حق ہے... لوگوں نے کہا بھائی ہمیشہ تم کو دیا جاتا ہے آج اس غریب کو دینے دو... تو وہ تکیہ دار کیا کہتا ہے کہ واہ حضور خدا خدا کر کے تو یہ دن آتا ہے اسی میں آپ ہمارا حق دوسروں کو دیتے ہیں... لوگوں نے کہا کمبخت کیا تو اس دن کا متمنی رہتا ہے کہ کوئی مرے تو تجھے کپڑا ملے جو یہ دن تیرے لیے خدا خدا کر کے آتا ہے... وہ بات بنانے لگا مگر دل کی بات زبان پر آ ہی گئی...

فائدہ: میں تو کہا کرتا ہوں کہ جب محلہ میں کوئی رئیس بیمار ہوتا ہے تو مسجد کے مؤذن تو اس کی صحت کی ہرگز دعا نہ کرتے ہوں گے... وہ تو یہ چاہتا ہوگا کہ اچھا ہے یہ مرے تو تیجے دسویں چالیسویں کو فاتحہ کا کھانا خوب فراغت سے ملے گا کیونکہ خوشی میں ان کو کون پوچھتا ہے... ایسے ہی مواقع میں پوچھا جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ ان مواقع کے منتظر رہیں گے... (تفصیل الدین ص ۶۷)

کم عقل انسان کا خاموش رہنا ہی بہتر ہے

حکایت نمبر ۱: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا تھا کہ مجلس املا میں سب لوگ سوال کرتے ہیں، تم کچھ سوال نہیں کرتے...

اس نے کہا ان شاء اللہ تعالیٰ اب سوال کیا کروں گا... چنانچہ ایک دن حضرت امام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ روزہ غروب کے ساتھ فوراً افطار کرنا چاہیے تو وہ طالب علم پوچھتے ہیں کہ حضرت اگر کسی دن غروب ہی نہ ہو تو' امام ابو یوسف نے فرمایا کہ بس خاموش ہی رہیں آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں...

غیر شرعی رسومات کی مزاحیہ حکایت

بلند شہر میں ایک رئیس زادے کے باپ کا انتقال ہو گیا... ان کے اعزہ چاروں طرف سے جمع ہو گئے اور ایک بارات سی آ گئی... رئیس زادے نے سب کے لیے عمدہ کھانے پکوائے... جب کھانا چنا گیا تو اس نے مہمانوں سے کہا کہ مجھے کچھ عرض کرنا ہے... پہلے میری بات سن لیجئے پھر کھانا شروع کیجئے گا... سب لوگ ہاتھ روک کر بیٹھ

گئے... اس نے سب کو مخاطب کر کے کہا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس وقت مجھ پر کیسا سانحہ گزرا ہے... اس وقت میرے والد ماجد کا سایہ میرے سر سے اٹھ گیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ باپ کا سایہ اٹھ جانے سے کیسا صدمہ ہوتا ہے تو کیا یہی انصاف ہے کہ مجھ پر تو یہ مصیبت گزرے اور تم آستین چڑھائے مرغن کھانے کو تیار ہو گئے... کیوں صاحب یہی ہمدردی ہے بس مجھ کو جو کہنا تھا کہہ چکا' اب کھانا شروع کیجئے...

بھلا اب کون کھانا کھاتا جب سر پر جوتیاں پہلے ہی پڑ گئیں... سب لوگ دستر خوان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور رئیس زادے نے غرباء کو بلا بھیجا کہ بیٹھو کھاؤ تمہارے کھانے سے میرے باپ کی روح کو ثواب پہنچے گا اور یہ برادری کے کھاتے پیتے لوگ آستین چڑھا کر بیٹھ گئے ہیں ان کے کھانے سے ان کو کیا ثواب ملتا اور میری رقم بھی برباد ہو جاتی... غرض غریبوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دعا دیتے ہوئے چلے گئے... اس کے بعد برادری کے چند معزز لوگ اس طرف جا کر بیٹھے اور غمی کی رسوم میں مشورہ کرنے لگے... سب نے بالاتفاق یہ طے کیا کہ واقعی یہ یہ رسمیں بالکل عقل کے خلاف اور شریعت کے خلاف تو ہیں ہی ان سب کو یک لخت موقوف کر دینا چاہیے... کسی نے ان رئیس زادے سے کہا کہ میاں جب تم کو کھلانا منظور نہ تھا تو پہلے ہی سے یہ بات کہہ دی ہوتی... اتنا انتظام ہی تم نے کیوں کیا تھا... اس نے جواب دیا کہ اگر میں یہ انتظام نہ کرتا اور کھانا تیار کرنے سے پہلے یہ بات کہتا لوگ یوں سمجھتے کہ اپنی بچت کے لیے یہ بات کی ہے... اب کسی کا یہ منہ نہیں رہا کہ مجھے یہ الزام دے سکے کیونکہ میں نے کھانے ایسے عمدہ تیار کرا دیئے تھے...

ا... شیطان کو جوتوں کے ساتھ پٹائی کرنے کی حکایت

ایک شخص جب حج کو گیا تو کنکریاں مارتے وقت ایک لمبا جوتا لے کر ان تین پتھروں میں سے ایک پتھر کو خوب پیٹ رہا تھا اور شیطان کو کہہ رہا تھا کہ کم بخت فلاں دن تو نے مجھ سے یہ گناہ کرایا تھا اور فلاں رات کو تو نے مجھے زنا میں مبتلا کیا تھا اور چوری کرائی تھی... (مواعظ)

فائدہ: کئی شخص اپنی کم علمی کی وجہ سے ہر گناہ کی ذمہ داری شیطان پر ہی ڈالتے ہیں حالانکہ تمام گناہ شیطان ہی نہیں کراتا نفس بھی برابر کا شریک ہے جس کو حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب فرماتے ہیں:

شیطان و نفس دونوں ہیں دشمن تیرے مگر — دشمن وہ دور کا ہے یہ دشمن قریب کا
نفس و شیطان ہیں خنجر در بغل — وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل

۲... شریر بچوں کی حکایت

ایک مرتبہ حضرت میاں جیؒ (یہ بزرگ بچوں کو کلام پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے) ان کے پاس بتاشے آئے... ان کو خیال ہوا کہ کھلے رکھوں گا تو لڑکے کھا جائیں گے اس لیے بدھنے (یعنی لوٹا) میں بھر کر اس کا منہ آٹے سے بند کر دیا... ایک وقت جو میاں جی کہیں گئے تو لڑکوں نے مشورہ کر کے بدھنے (لوٹا) کی ٹونٹی میں سے پانی بھرا اور خوب شربت بنا کر پیا...

فائدہ: جس طرح بچوں میں دو خصلتیں ہوتی ہیں شریر پن اور بھولا پن... اسی طرح نفس شریر بھی ہے اور بھولا بھی... اس کو بہلا پھسلا کر جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو... جیسے کسی بزرگ کا واقعہ ہے کہ اس کے نفس کو حلوہ بہت مرغوب تھا تو اپنے نفس سے کہتے کہ دس رکعتیں پڑھ پھر حلوا کھالینا... دس رکعتیں پڑھ کر پھر حلوا کھلا دیتے... ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ نفس کو خوب کھلاؤ پلاؤ اور پھر اس سے خوب کام لو...

مزدور خوش دل کند کار بیش

(تسہیل المواعظ ص ۲۰۸)

۳... یک چشم شخص کی حکایت

ایک یک چشم شخص کی مشہور حکایت ہے کہ وہ دہلی گیا... سیر کے لیے چاندنی چوک میں نکلا... اتفاق سے آپ کی گردن مڑ نہ سکتی تھی... اس لیے جاتے وقت صرف ایک طرف کی دکانیں نظر آئیں... دوسری جانب کی نظر نہ آئیں... جب وہاں سے

واپس ہونے لگا تو دوسری جانب کی نظر آئیں... ان کو دیکھ کر آپ فرماتے ہیں کہ دلی کے لوگ بھی ستم کے لوگ ہیں... ابھی دکانیں دائیں جانب تھیں ابھی ہمارے لوٹنے سے پہلے ان کو بائیں جانب اٹھا کر رکھ دیا...

فائدہ: اس طرح ہمارے بھائیوں نے بھی شریعت کو صرف ایک طرف سے دیکھا ہے... اس لیے وہ اپنے کو دوسروں کی تہذیب میں محتاج سمجھتے ہیں ورنہ اگر پورے طور سے دیکھتے تو شریعت میں وہ اعلیٰ درجہ کی تہذیب ہے کہ دنیا میں کسی قوم کے اندر بھی ایسی تہذیب نہیں... (تسہیل المواعظ ص ۱۹۹)

۴... مٹی کے سونا ہو جانے کی حکایت

کانپور میں دو آدمیوں نے کہیں سن لیا تھا کہ شب برأت میں جو دعا مانگی جاوے قبول ہوتی ہے... چنانچہ دونوں ایک مٹی کا ڈھیلا لے کر بیٹھے اور اس پر ایک رومال ڈال دیا اور دعا مانگنی شروع کی کہ یا اللہ! یہ مٹی سونا ہو جاوے... تمام رات دعا کرتے رہے جوں جوں صبح ہوتی تھی شوق بڑھتا جاتا... بمشکل صبح پکڑی اور جلدی سے کھولا دیکھیں تو وہی مٹی... ساری آرزوئیں خاک ہو گئیں اور دل مر گیا کہ شب قدر بھی خالی گئی... طرح طرح کے شیطانی خیال آئے کہ دعا کو ویسے بھی سنا کرتے تھے کہ قبول ہوتی ہے اور آج تو شب قدر تھی... اسی فکر میں بیٹھے تھے خیریت ہوئی کہ بندۂ خدا ایک درزی پہنچ گیا جو علم والوں کی صحبت پائے ہوئے تھا... ان سے پوچھا کیسے سست ہو.... انہوں نے سارا قصہ بیان کیا... اس نے کہا بھائی شکر کرو اس میں کچھ حکمت ہوگی... ایک ذرا سی بات تو مجھ کو معلوم ہوتی ہے کہ اللہ میاں تمہارے بدخواہ نہیں... اگر وہ سونے کا نکلتا تو تم دونوں میں لڑائی تو ابھی ہوتی پھر جانے کہاں تک طول کھنچتا ممکن ہے ڈھیلا کسی تیسرے کا ہو جاتا... دونوں کی تسکین ہو گئی...

فائدہ: غرض یہ ہے کہ موہوم سونے کے لیے تو اتنی محنت کی کہ کہیں سونے کا گھڑا نظر پڑ جائے تو جانے کیا ہو... آج کل سب نے یاد کر لیا ہے اتفاق اتفاق یہ خبر

نہیں کہ اتفاق کیسے ہوتا ہے... اتفاق ہوتا ہے خواہش نفسانی روکنے سے... غرض ساری برائیوں کی جڑ خواہش نفسانی ہے اور یہی روکنے کی چیز ہے (وعظ حاضری کا خوف ص ۶۷)

۵... عشق مجازی میں مبتلا ہونے والے کی حکایت

ایک شخص کی حکایت ہے (یہ بزرگ ہیں پہلے حالت ایسی ہی تھی بعد میں بزرگ ہوئے) وہ یہ کہ ایک عورت سے عشق تھا... بڑی آرزوؤں کے بعد ایک دن شام کو کہیں بات کرنے کا موقع مل گیا اور صورت یہ تھی کہ کھڑکی کے نیچے بات کرنے کھڑے ہوئے تھے... ایسے محو ہوئے کہ تمام رات گزر گئی... جب مؤذن نے صبح کی اذان دی تو کیا کہتے ہیں بھلے مانس تجھے بھی آج ہی عشا کی اذان سویرے کہنی رہ گئی تھی... کسی نے کہا جناب خبر بھی ہے صبح ہوگئی... منہ پھیر کر دیکھا تو واقعی صبح تھی... دل پر اثر ہوا بہت اثر ہوا... (تسہیل المواعظ)

فائدہ: جب عشق مجازی کا یہ حال ہے تو حقیقی عشق کی حالت کا کیا پوچھنا... جن اللہ والوں کو عشق حقیقی کی دولت ملی ہے ان پر اعتراض حماقت کی دلیل ہے...

۶... ایک لالچی ہندو کی حکایت

ایک لڑائی میں بہت آدمی مارے گئے تھے... اس میدان میں ہزاروں مردے پڑے ہوئے تھے... ایک صاحب ان میں ایسے بھی پڑے تھے کہ وہ مرے تو نہ تھے مگر زخم ایسے لگے تھے کہ اٹھ نہیں سکتے تھے... اتفاق سے ہندو لشکر پاس سے ہو کر گزرا... انہوں نے آواز دی کہ بھائی ذرا سنتے جاؤ تمہارے کام کی بات ہے... بنیے نے تھوڑی دور کھڑے ہو کر پوچھا کیا ہے... کہا میں تو اب مر ہی جاؤں گا میری کمر میں ایک ہمیانی (بٹوا) ہے اسے تم کھول لو تمہارے ہی کام آجائے گی... کہیں ایسا نہ ہو اور کسی کے ہاتھ پڑ جاوے... بنیے لالچی ہوتے ہی ہیں یہ آگے بڑھے جب خوب قریب پہنچ گئے تو اس زخمی نے پورے زور سے ان کی ٹانگ میں تلوار ماری کہ ہڈی ٹوٹ گئی... انہوں نے کہا کم بخت تو نے یہ کیا کام کیا... کہا ہمیانی کہاں سے آئی... کوئی ہمیانی بھی کمر سے باندھ کے لڑائی میں آتا ہے... ہم اس میدان میں رات کو اکیلے پڑے رہتے دوسرا ایت کے لیے

تمہیں بھی بلالیا تو وہ بنیا کیا کہتا ہے کہ اوت کا اوت نہ آپ چلے نہ اور کو چلنے دے...

فائدہ: یہی حال ہے ان اعتراض کرنے والوں کا کہ نہ خود چلیں نہ اور کو چلنے دیں... بعض لوگوں کی تو یہاں تک عادت ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کیا کرتے ہیں... خود کوئی ٹھیک تدبیر نہیں بتلاتے اور دوسروں کی تدبیر سے جو کام ہو اس میں عیب چھانٹتے ہیں... ان کی حالت مندرجہ ذیل حکایت سے خوب معلوم ہوگی جن کو عقل دی گئی ہے وہ نرے عیب پر نظر نہیں کرتے جہاں عیب و ہنر دونوں پاتے ہیں... ہنر کی طرف دیکھتے ہیں اور عیب کو چھپا دیتے ہیں یا درستی کر دیتے ہیں (قرآن کے حقوق ص ۱۱۷)

بہروپیا کی مزاحیہ حکایت

جب عالم گیر بادشاہ ہوئے تو شاہی قاعدہ کے موافق ہر ایک کو انعام دیا... بہروپیا بھی آئے لیکن عالم گیر ایک مولوی آدمی تھے اس لیے ان کو دینا ناجائز سمجھا مگر صاف منع بھی نہ کر سکے... اس لیے مناسب سمجھا کہ کسی عمدہ حیلہ سے ان کو ٹال دیا جاوے... ایک بہروپیا آیا' عالم گیر نے کہا کہ جب ایسی شکل میں آؤ گے کہ ہم تمہیں پہچان نہ سکیں... اس وقت انعام دیں گے وہ طرح طرح کی شکلیں بدل کر آنے لگے مگر عالم گیر نے پہچان لیا لیکن جب ملک دکن کے فتح کرنے کے لیے عالم گیر نے سفر کیا تو عالم گیر کا سفر میں یہ طریقہ تھا کہ راستہ میں جس صاحب کمال کو سنتے تھے اس سے جا کر ملتے تھے... ایک مقام پر سنا کہ یہاں ایک درویش بڑے باکمال ہیں... اول وزیر کو ملنے کے لیے بھیجا... وزیر نے ہر طرح ان کو جانچا وہ ہر بات میں پورے اترے... آ کر عالم گیر سے بہت تعریف کی اور کہا کہ ان کو تکلیف دینا بے ادبی ہے...

آپ خود تشریف لے جا کر ان سے ملیے... عالم گیر خود گئے اور مل کر بہت خوش ہوئے اور رخصت ہوتے وقت ایک توڑا اشرفیوں کا پیش کیا... درویش نے لات ماری اور کہا کہ مجھ کو بھی اپنی طرح دنیا دار سمجھتا ہے... عالم گیر پر اس کا بہت اثر ہوا اور اس توڑا کو اٹھا لیا اور اسے لے کر چلے... راہ میں وزیر تک اس درویش کا ذکر رہا... جب لشکر

میں پہنچے تو سامنے سے دیکھا کہ وہ بزرگ بھی تشریف لارہے ہیں اور بادشاہ کو جھک کر سلام کیا اور انعام مانگا... عالم گیر حیرت میں ہوگئے اور غور کر کے پہچانا تو وہ بہروپیا تھا... پس اس کو کچھ انعام دیا اور یہ پوچھا کہ میں نے مان لیا کہ تو بہت بڑا ہوشیار ہے مگر یہ بتلا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس وقت بہت سارو پیہ لیتا تو نے قبول نہ کیا اور اب اس سے بہت کم روپیہ ہنسی خوشی لے لیا... اس نے کہا جو نقل میں نے کی تھی وہ لیتا اس نقل کے خلاف تھا اس لیے نہیں لیا...

فائدہ: تو صاحبو! ہم لوگ تو اس نقال سے بھی گئے گزرے ہیں... ہم سے تو نقل بھی دین کی نہیں ہوتی... (تسہیل المواعظ جلد اول)

شاہ ابوالمعالیؒ اور شاہ بھیکؒ کی حکایت

شاہ بھیکؒ صاحب اور شاہ ابوالمعالیؒ کی حکایت ہے کہ شاہ ابوالمعالیؒ کسی بات پر شاہ بھیکؒ صاحب سے خفا ہوگئے اور انہیں علیحدہ کر دیا... یہ جنگلوں میں روتے پھرتے تھے... برسات آئی حضرت کا مکان گر پڑا... بی بی صاحبہ نے فرمایا ایک تو آدمی تھا وہ سب کام کر لیتا تھا آپ نے اسی کو نکال دیا... حضرت نے فرمایا میں نے ہی نکالا ہے تم بلالو... میں تم کو منع نہیں کرتا... بی بی صاحبہ نے شاہ بھیک صاحبؒ کو بلا بھیجا ان کی تو عید آ گئی سنتے ہی آ موجود ہوئے... بی بی صاحبہ نے مکان کی حالت دکھلائی وہ فوراً جنگل پہنچے اور لکڑی مٹی جمع کر کے مرمت میں لگ گئے یہاں تک کہ سارا دن مکان ٹھیک ٹھاک کر کے چوکس کر دیا اور چھت پر مٹی کوٹنے لگے... اتنے میں حضرت ابوالمعالیؒ صاحب گھر میں تشریف لائے اور کھانا کھانے بیٹھ گئے اور چھت پر سے مٹی کوٹنے کی آواز سن کر مہربانی کا جوش آیا اور اٹھ کر صحن میں آئے اور ان کو ٹکڑا روٹی کا دکھلایا کہ لو وہ وہیں سے کود پڑے حضرتؒ نے لقمہ ان کے منہ میں دیا اور سینہ سے لگالیا... بس سارا کام ایک لحہ میں بن گیا...

فائدہ: حضرت حکیم الامت قدس سرہ فرماتے ہیں کہ لحہ بھی غفلت مت کر وخاص طور پر رمضان شریف میں تو جاگ کر عبادت کرلو... ان کی رحمت پر نظر کریں تو

ایک دم بھی اُدھر سے غفلت نہ کریں اور بے فکر نہ ہوں کیونکہ خدا جانے کس وقت اللہ تعالیٰ مہربانی سے ہم پر توجہ کریں پھر اگر اس وقت ہم ان سے بے فکر ہوئے اور دنیا میں ہمارا خیال ہو تو کیسی خرابی کی بات ہوگی... اس وقت افسوس کر کے کہو گے کہ بڑی خوش قسمتی سے (رمضان شریف) کا موقع ملا تھا... پھر وہ ہماری غلطی سے جاتا رہا' میاں وہاں تو جس کا کام بھی بنا ہے ایک لمحہ میں بن گیا... ان کی ایک لمحہ کی مہربانی ہمارے لیے بہت ہے مگر بہت دن اس لیے لگ رہتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں کہ کس لمحہ میں مہربانی کی نگاہ پڑے گی... (تسہیل المواعظ ص ۲۰۲)

غفلت چھوڑنے کا سبق اس حکایت سے ملتا ہے... (جامع)

بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں   دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں   جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک چور کا بادشاہ کی لڑکی پہ عاشق ہو جانا

ایک چور بادشاہ کی لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا... ایک روز یہ چوری کرنے کے ارادہ سے بادشاہ کے یہاں گیا... وہاں بادشاہ اور بیگم میں اسی لڑکی کی شادی کی نسبت بات ہو رہی تھی... وہ بادشاہ کو کہہ رہا تھا کہ میں تو اس کی شادی عابد و زاہد پرہیزگار سے کروں گا یہ چور صاحب چوری تو بھول گئے اور بہت غنیمت جانا کہ آج خوب کام بنا... وہاں سے آ کر ایک مسجد میں جا بیٹھے اور دن رات عبادت کرنا شروع کر دی... اس کا شہرہ ہو گیا کہ ایک بڑے عابد صاحب تشریف لائے ہیں...

اُدھر بادشاہ نے آدمی مقرر کر رکھے تھے چنانچہ خبر ملی کہ ایک عابد صاحب فلانی مسجد میں قیام رکھتے ہیں ان سے زیادہ متقی و عابد کوئی نظر نہیں آتا... بادشاہ نے خاص وزیروں کو ان کے پاس پیغام دے کر بھیجا اور یہاں کام ہو چکا تھا... انہوں نے توجہ بھی نہ کی' وزیر نے نہایت ادب سے پیغام بادشاہی سنایا' انہوں نے کہا اصل میں نیت تو میری بری تھی مگر حق تعالیٰ نے اپنا فضل کیا... اب مجھے نہ آپ کی بیٹی کی ضرورت ہے نہ

آپ کے لاؤ لشکر کی' بس تشریف لے جائیے اور میرا وقت ضائع نہ کیجئے...

فائدہ: اطاعت ایسی چیز ہے کہ بعض وقت گو اس میں اچھی غرض نہ ہو مگر انجام کار اسی سے درست ہو جاتا ہے... کسی بزرگ سے کسی نے کہا دیکھئے صاحب فلاں شخص دکھلاوے کا ذکر کرتا ہے... بزرگ نے کہا کہ تو تو دکھلاوے کا بھی نہیں کرتا' وہ دکھلاوے کا ذکر کرتا تو ہے کبھی نہ کبھی ذکر میں جگہ کر ہی لے گا اور تجھ سے کیا امید ہے...(حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ) فرماتے تھے کہ عبادت اول ریا ہوتی ہے... چند روز میں عادت ہو جاتی ہے پھر عبادت میں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے...

حضرت خواجہ مجذوبؒ فرماتے ہیں:

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن — پہلے عادت پھر عبادت ہو گئی
دے گئی ان کو شکر رنجی مزا — درد میں پیدا حلاوت ہو گئی

(تسہیل المواعظ جلد اول ص۵۹)

ایک دیہاتی کا ریل میں سفر کرنا

ایک دیہاتی نے ریل کا سفر کیا اور ایک من بورا اپنے ساتھ لیا' جب اسٹیشن پر پہنچا تو ریلوے ملازموں نے ٹکٹ کے ساتھ اسباب کی بلٹی بھی مانگی' اس نے بلٹی کی جگہ بھی اپنے اسی ٹکٹ کی طرف اشارہ کیا... ریلوے ملازم نے اس کو سمجھانے کے لیے کہا کہ تمہارا اسباب پندرہ سیر سے زیادہ ہے اور پندرہ سیر سے زیادہ اسباب بغیر محصول دیئے نہیں لے جا سکتے کیونکہ ریلوے قانون یہی ہے اس لیے ایک بلٹی اس اسباب کی بھی ہونی چاہیے... یہ سن کر وہ دیہاتی کہتا ہے کہ پندرہ سیر سے یہ خالص وزن مراد نہیں ہے بلکہ اتنا وزن مراد ہے جس کو ایک آدمی اٹھا سکے اور چونکہ ہندوستانی لوگ پندرہ سیر ہی اٹھا سکتے ہیں اس لیے خاص وزن لکھ دیا ہے اور ہم ایک من اٹھا سکتے ہیں اس لیے ہمارے لیے ایک من کا وہی قانون ہوگا جو تمہارے پندرہ سیر کے لیے ہے...

فائدہ: خیر یہ حکایت تو لطیفہ ہے لیکن ہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے

اور دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ ٹکٹ کلکٹر اس دیہاتی کے جواب کو مان لے گا' ہرگز نہیں بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دے گا تو جیسا اس دیہاتی نے قانون کا غلط مطلب نکالا اور اس کو بدلنا چاہا اس طرح قرآن کا غلط مطلب نکالتے ہیں اور زور دے کر کہا جاتا ہے کہ قرآن کا یہی مطلب ہے حالانکہ وہ مطلب نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا نہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سمجھایا نہ خدا تعالیٰ نے' پھر وہ مطلب کیسے ٹھیک ہوسکتا ہے...صاحبو! وہ مطلب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اس دیہاتی نے قانون کا مطلب بیان کیا تھا...(تسہیل المواعظ جلد اول ص ۲۵۷)

بیوقوف عالم کی حکایت

ایک رئیس صاحب نے داڑھی منڈا رکھی تھی...ایک عالم نے ان پر اعتراض کیا...اس سے اس رئیس پر بہت اثر پڑا' اتفاق سے مجمع میں ایک دوسرے صاحب بھی بیٹھے تھے اور یہ بھی مولوی کہلاتے تھے' آپ فرماتے ہیں کہ داڑھی ہرگز نہ رکھنی چاہیے کیونکہ اس میں جوئیں پڑ جاتی ہیں اور وہ زنا کرتی ہیں...

فائدہ: فرمایئے اس رئیس کی نظر میں کیا وقعت اور عزت ان مولوی صاحب کی رہی ہوگی اور زیادہ سبب ان بری باتوں کا یہ ہے کہ اکثر گھٹیا خاندان کے لوگ عربی پڑھتے ہیں اس وجہ سے مولوی ہو کر بھی بری عادتیں ان میں باقی رہتی ہیں (تسہیل المواعظ ص ۱۷۱)

علامہ تفتازانی کی حکایت

علامہ تفتازانی ایک بڑے بھاری عالم تھے ان کا قصہ لکھا ہے کہ جب امیر تیمور لنگ بادشاہ کے دربار میں آئے تو امیر تیمور چونکہ لنگڑا تھا اس وجہ سے پیر پھیلائے بیٹھا ہوا تھا' آپ نے بھی پیر پھیلا دیئے...امیر تیمور کو برا معلوم ہوا اور کہا کہ مجھے تو عذر ہے کہ میرے پیر میں لنگ (لنگڑا پن) ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی عذر ہے کہ مجھ میں ننگ آتی ہے یعنی اس سے کہ بادشاہ تو پیر پھیلائے بیٹھے اور میں پیر سکیڑ کر بیٹھوں...

فائدہ: پس عالم تو وہ ہے جس کو علم میں کمال حاصل ہو اور کمال کا اثر ہے بے

پرواہونا جس میں کمال ہوگا وہ ضرور بے پرواہوگا... دیکھئے بڑھئی' راج' لوہار جب اپنے کام میں کاری گر ہو جاتے ہیں اور کمال حاصل ہو جاتا ہے تو کیسے بے پرواہو جاتے ہیں تو علم کیا ان ذلیل کاموں کے برابر بھی اثر نہیں رکھتا.. ضرور رکھتا ہے اور یقینی بات ہے کہ جس میں بے پروائی نہیں ہے اس کے کمال میں کمی ہے (تسہیل المواعظ ص ۱۷۱ جلد اول)

ایک کم سمجھ طالب علم کی حکایت

ریاست رام پور سے ایک طالب علم نے میرے پاس (مراد حضرت حکیم الامت قدس سرہ ہیں) خط بھیجا کہ مجھ کو فلاں شبہ ہے اس کے لیے کوئی دعا بتلا دیجئے... میں نے لکھا کہ لاحول پڑھا کرو چند روز کے بعد وہ مجھ سے ملے اور پھر شکایت کی... میں نے پوچھا اس سے پہلے میں نے کیا بتلایا تھا کہنے لگا لاحول پڑھنے کو بتلایا تھا' سو میں پڑھتا ہوں... اتفاقیہ بات میں نے دریافت کیا کہ کس طرح پڑھا کرتے ہو' کہنے لگے کہ یوں پڑھا کرتا ہوں لاحول لاحول لاحول...

فائدہ: جیسے یہ طالب علم لاحول پڑھنے کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ صرف لاحول کو پڑھ لیا جائے حالانکہ لاحول تو ایک پورے کلمہ کا نام ہے یعنی "**لاحول ولا قوة الا باللّٰه**" اس طرح ان لوگوں نے (مراد وہ لوگ ہیں جو رسول پر ایمان لانے کو ضروری نہیں سمجھتے) لا الہ الا اللہ پڑھنے کے معنی یہ سمجھے کہ صرف لا الہ الا اللہ ہی پڑھا جاوے حالانکہ لا الہ الا اللہ سے وہی مراد ہے جس کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جس کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں پورا کلمہ مذکور ہے... چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے الایمان **شهادت ان لا اله الا اللّٰه محمداً رسول اللّٰه (صلى اللّٰه عليه وسلم)**

ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ گواہی دینا اس بات کی سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دینا اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں... پس اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ محمد رسول اللہ ماننا ضروری ہے... اس کے بغیر مسلمان نہیں ہوسکتا... (تسہیل المواعظ جلد اول ص ۲۹۱)

غمی کی غیر شرع رسومات کرنے والوں کی حکایت

قصبہ کیرانہ کے رہنے والے ایک حکیم صاحب فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک گوجر آیا اس کا باپ بیمار ہو رہا تھا' کہنے لگا کہ حکیم صاحب جس طرح ہو سکے اب کی مرتبہ اس کو اچھا ہی کر دیجئے' کیونکہ قحط بہت ہو رہا ہے اگر بڈھا مر گیا تو مرنے کا ایسا غم نہیں مگر چاول بہت مہنگے ہیں... (غیر شرع رسومات کو کس طرح پورا کروں گا) ان کو کس طرح کھلاؤں گا...

فائدہ: دین میں تنگی نہیں ہے لیکن ہم لوگوں نے خود غیر شرعی رسومات داخل کر کے شریعت کو مشکل بنا دیا ہے جیسے مرگ کی رسومات' تیجہ' نواں' چالیسواں وغیرہ کی شریعت میں کچھ اصل نہیں... اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں...

مالی کمزوری کی وجہ سے جب ان غیر شرعی رسوم پر عمل نہیں ہوتا تو شریعت پر الزام لگاتے ہیں کہ شریعت پر چلنا مشکل ہے...

بے علم احمق انگریز کی حکایت

میرے بھائی (مراد حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے بھائی ہیں) ریل میں سوار تھے ایک تفسیر کی کتاب ان کے ہاتھ میں تھی ایک صاحب بہادر بھی اسی درجہ میں سوار تھے' بھائی سے کہنے لگے کہ اس کتاب کو دیکھ سکتا ہوں... انہوں نے کہا دیکھئے! آپ نے رومال سے تفسیر کو اٹھا کر دیکھا تو اول الٓر نکلا... صاحب بہادر نے بہت دیر تک اس کو سوچا جب سمجھ میں نہ آیا تو بھائی سے پوچھتے ہیں یہ کیا ہے آلو' بھائی نے تفسیر ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ یہ آپ کے دیکھنے کی نہیں ہے...

فائدہ: بعض لوگ قرآن پڑھنے کو ضروری خیال نہیں کرتے' کہتے ہیں قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں... حضرت حکیم الامت قدس سرہ فرماتے ہیں اگر ان لوگوں کی رائے قبول کر لی جاوے کہ قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں تو یہی روز بد دیکھنا پڑے گا کہ آپ بھی اس انگریز کی طرح الٓر کو آلو پڑھنے لگیں گے... میں قسمیہ کہتا ہوں

کہ جب تک کسی پڑھے ہوئے سے قرآن نہ پڑھا جائے... اس وقت تک ممکن ہی نہیں کہ الر یا اس کے مثل دوسرے الفاظ صحیح پڑھ لئے جائیں (تسہیل المواعظ ج ا ص ۳۲۱)

امیر کو مفلس بنا دینے کی حکایت

قصبہ بگھرہ وہاں ایک رئیس تھے جنہیں مالدار ہوئے زیادہ زمانہ گزرا تھا انہوں نے اپنے لڑکے کی شادی کی برادری کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ موقع بہت اچھا ہے یہ شخص بہت بڑھ گیا ہے... اس کو اپنے جیسا مفلس بنانا چاہیے چنانچہ دو چار آدمیوں نے اتفاق کر کے ان کو یہ رائے دی اس شادی میں طائفہ کو ضرور بلانا چاہیے اور کہا کہ میاں کیا روز روز یہ موقع آتا ہے چنانچہ طائفہ کو بلایا گیا... نتیجہ یہ ہوا کہ جو کچھ کما کر جمع کیا تھا' سب کھو کر بیٹھ رہے' برادری نے جب دیکھا کہ یہ بھی ہماری طرح کنگال ہو گیا ہے تو بہت خوش ہوئے...

فائدہ: واقعی آج کل لوگوں کی وہ حالت ہے کہ کسی کو اچھی حالت میں دیکھ نہیں سکتے... کسی کبڑے سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیری کیا آرزو ہے اس نے کہا میری آرزو یہ ہے کہ یہ سب لوگ کبڑے ہو جائیں تا کہ میں بھی ان کو دیکھ کر ہنسوں... (شادی بیاہ وغیرہ میں انسان) جتنا بھی زیادہ خرچ کرتا ہے... برادری زیادہ عیب نکالتی ہے اور ظاہر میں ہمدردی بھی کرتی ہے تو دل میں اس کے بگاڑنے اور نقصان پہنچانے کی فکر ہوتی ہے... (تسہیل المواعظ ص ۴۴۵ ج ا)

بی بی تمیزہ کی مزاحیہ حکایت

ایک آوارہ عورت تھی بی بی تمیزہ اس کو کسی بزرگ نے نماز کا پابند کر دیا تھا اور وضو بھی سکھلا دی وہ سمجھتے تھے کہ نماز کی بدولت یہ بدکاری بھی چھوڑ دے گی' پانچ چھ ماہ کے بعد جوان بزرگ کو دوبارہ اُدھر آنے کا اتفاق ہوا تو پوچھا بی بی نماز پڑھا کرتی ہو' کہنے لگی جی ہاں' انہوں نے کہا وضو بھی کیا کرتی ہو کہنے لگی آپ وضو کرا کے تو گئے تھے' بس اسی وضو سے نماز پڑھ لیتی ہوں...

فائدہ: تو جیسے اس بی بی تمیزہ کا وضو تھا کہ وہ نہ سونے سے ٹوٹتا تھا نہ بدکاری سے ایسی ہی آج کل کی بزرگی بھی ہے کہ کسی طرح ٹوٹتی ہی نہیں بس عوام بزرگی اسی کو سمجھتے ہیں کہ ظاہری حالت کو درست کرلیں رہا باطن اس کی جو حالت بھی ہو پروانہیں... (تسہیل المواعظ ج۱ص۴۷۹)

حضرت بہلولؒ کی حکایت

حضرت بہلولؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیسا مزاج ہے' کہنے لگے اس شخص کے مزاج کی کیا کیفیت پوچھتے ہو کہ دنیا کا ہر کام اس کی خواہش کے موافق ہوتا ہے' کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے فرمایا اس لیے کہ دنیا کا کوئی کام خدا کی خواہش کے خلاف نہیں ہوتا اور میں نے اپنی خواہش کو بالکل خدا کی خواہش میں فنا کردیا تو میری خواہش کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا کیونکہ جو کام خدا کی خواہش کے موافق ہوگا وہ میری خواہش کے موافق ہوگا...

فائدہ: پس راحت واطمینان کا راز یہ ہے کہ اپنا ہر کام (اللہ والوں) نے حق تعالیٰ کو سونپ دیا ہے اپنی کوئی رائے نہیں لگاتے اس لیے جو کچھ ہوتا ہے اس سے ان کو تکلیف نہیں ہوتی... (تسہیل المواعظ ج۱ص۵۰۵)

شیخ چلی کی مزاحیہ حکایت

شیخ چلی مزدوری پر تیل کا گھڑا سر پر اٹھائے لیے جارہا تھا اپنے ذہن میں یہ خیال پکارہا تھا کہ یہ تیل کا گھڑا جو مزدوری پر لے جارہا ہوں اس کو پہنچا کر مجھے پیسے ملیں گے ان پیسوں سے یوں مالدار ہوجاؤں گا...

پہلے مرغی لوں گا' پھر بچے نکال کر ان کو فروخت کرکے بکری خرید کر پھر بھینس لوں گا' پھر بیاہ کرلوں گا' پھر خوب اولاد ہوگی' وہ مجھ سے پیسے مانگے گی میں کہوں گا ہشت' اس کہنے سے آپ کا سر ہل گیا اور گھڑا گر گیا... مالک بہت جھلایا سخت ناراض ہوا تو آپ کہتے ہیں کہ تیرا ایک گھڑا ہی گیا میرا تو سارا کنبہ برباد ہوگیا...

فائدہ: صاحبو! اس حکایت پر تو ہم ہنستے ہیں مگر در حقیقت ہم خود اپنے اوپر ہنستے ہیں کیونکہ ہم سب اسی بلا میں پھنسے ہوئے ہیں کہ ہر وقت یہ دھن لگایا کرتے ہیں کہ اس روپیہ سے یوں تجارت ہوگی اتنا نفع اس میں ہوگا یوں ہم بینک میں روپیہ داخل کریں گے اور یہ تجربہ کی بات ہے کہ ہر تمنا پوری ہوتی نہیں اخیر میں شیخ چلی کی طرح ہر شخص کا گھڑا پھوٹ جاتا ہے...

ہر وقت بغل میں کتا رکھنے والے احمق شخص کی حکایت

ایک صاحب کتا بغل میں دبائے بیٹھے تھے کسی نے کہا اس میں کیا مصلحت ہے کہنے لگا تا کہ موت کا فرشتہ پاس نہ آئے کیونکہ فرشتے کتے سے بھاگتے ہیں... انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی بات نہیں' آخر دنیا میں کتے بھی تو مرتے ہیں فرشتہ ان کی جان نکالتا ہے وہی تمہاری بھی نکالے گا...

فائدہ: حدیث میں ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن عزرائیل علیہ السلام کے متعلق گمان کرنا کہ وہ بھی نہ آئیں گے حماقت ہے...

اللہ والوں کو غلطی سے متنبہ کرنے کی حکایت

مولانا اسماعیل شہیدؒ کے پیر ایک دن صبح کی نماز میں بوجہ شادی ہونے کے ذرا دیر سے پہنچے تو ان کے مرید مولوی عبدالحئیٰ صاحب نماز کے بعد وعظ فرمانے بیٹھ گئے اس میں یہ بھی کہا کہ بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ جورو کی بغل میں پڑے رہتے ہیں اور تکبیر اولیٰ قضا ہو جاتی ہے... جناب سید صاحب نے نہایت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اب ایسا نہیں ہوگا...

فائدہ: اہل حق کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ بڑوں کو بھی شریعت کی بات بتلادے مگر ادب کو نہ چھوڑے... مولوی عبدالحئیٰ صاحب کی نصیحت کا گو یہ طرز ظاہر میں ادب کے خلاف تھا مگر اس طرز سے کہنے کی اس لیے جرأت کی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ سید صاحب کو برا نہ معلوم ہوگا بلکہ خوش ہوں گے ان کو خوش کرنے کو بے ادبی اختیار کی... (تسہیل المواعظ ص ۵۲۵)

یقین کیساتھ عمل کرنے والے جاہل شخص کی حکایت

ایک مولوی صاحب وعظ میں بسم اللہ کی فضیلتیں بیان فرمارہے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر جو کام کریں وہ پورا ہو جاتا ہے... ایک جاہل گنوار نے سنا اور کہا کہ یہ ترکیب تو اچھی ہاتھ آئی مجھے ہر روز کشتی کے پیسے دینے پڑتے ہیں اب سے بسم اللہ کہہ کر پار اتر جایا کریں گے... روزمرہ پیسے تو نہ دینا پڑیں گے... چنانچہ مدتوں وہ اسی طرح آتا جاتا رہا' اتفاق سے ایک روز مولوی صاحب کی دعوت کی اور گھر لے جانے کے واسطے ان کو ساتھ لیا... راستے میں وہی دریا ملا... مولوی صاحب بولے کہ کیسے آؤں' اس نے کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر آجایئے میں تو ہمیشہ بسم اللہ ہی پڑھ کر اتر جاتا ہوں' مولوی صاحب کی تو ہمت نہ ہوئی مگر اس نے ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ ان کو بھی پار اتار دیا...

فائدہ: یہ یقین ہی کی قوت تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہ کام آسان کر دیا... اسی وجہ سے بعض بزرگ تعویذ دیتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ اس کو کھولنا مت ورنہ اثر نہیں ہوگا... وجہ اس کی یہی ہے کہ کھول کر دیکھنے سے وہی معمولی کلمہ سمجھ کر دیکھنے والے کا عقیدہ کمزور ہو جاتا ہے... (تسہیل المواعظ)

ایک غیر مقلد اور نواب صدیق حسن کی حکایت

نواب صدیق حسن صاحب کے بیٹے کی ایک حکایت یاد آئی کہ ایک روز بھوپال میں وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اور ایک غیر مقلد ان کے پاس کھڑے ہوئے تھے' یہ خیال کر کے کہ صاحب زادے صاحب بہت خوش ہوں گے اس نے زور سے آمین کہی' صاحب زادے صاحب نے بعد نماز کے ان سے کہا کہ آپ سے مجھے کام ہے ذرا مجھ سے مل کر جایئے گا... وہ خوشی خوشی انتظار میں بیٹھ گئے کہ دیکھئے کیا انعام ملتا ہے... تھوڑی دیر میں صاحب زادے صاحب مسجد کے باہر تشریف لائے اور وہ صاحب سامنے آئے کہ حضور کیا ارشاد تھا' صاحب زادے صاحب نے ان کے ایک دھول زور سے جمائی اور فرمایا کہ زور سے آمین کہنا تو ضرور حدیث شریف

میں آیا ہے مگر یہ بتلا کر آمین کی اذان کس حدیث میں آئی ہے جو تو نے اس زور سے کہی کہ پاس والے بھی گھبرا اٹھے' معلوم ہوتا ہے صرف مخالفت بھڑکانے کے لیے ایسا کرتے ہوئے اس لیے یہ سزا دی گئی ہے...

فائدہ: حضرات ہماری سب ہی حالتیں بگڑ رہی ہیں ہر چیز میں زیادتی یا کمی ہو رہی ہے عوام کی شکایات کیا کریں...(تسہیل المواعظ ص ۵۴۱ ج ۱)

غیب کی باتیں معلوم ہو جانے والے شخص کی مزاحیہ حکایت

کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ دعا کرانا چاہی کہ مجھے کل کی بات معلوم ہو جایا کرے کہ میری تقدیر میں کیا ہے... موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نصیحت کی کہ اس کو جانے دے اس خیال میں نہ پڑ اس نے نصیحت نہ مانی اور اصرار کیا... انہوں نے دعا کر دی اور وہ قبول ہو گئی... چنانچہ اس کو معلوم ہوا کہ کل کو میرا گھوڑا مر جائے گا' اس نے فوراً بازار میں جا کر بیچ ڈالا اور بہت خوش ہوا' پھر معلوم ہوا کہ کل کو میرا غلام مر جائے گا وہ اس کو بھی بیچ آیا اور بہت خوش ہوا پھر معلوم ہوا کہ کل کو میں مر جاؤں گا... اب بہت پریشان ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے جا کر عرض کیا کہ کیا کروں' وحی آئی کہ اس سے کہہ دو کہ تجھ کو منع کیا تھا کہ اس خیال میں نہ پڑ کہ کل کی بات معلوم ہو جایا کرے تو نے نہ مانا' آخر تو نے اس کا نتیجہ دیکھا اصل یہ ہے کہ تیرے گھر پر ایک بلا آنے والی تھی ہم نے چاہا جانور پر پڑ جائے تو نے اس کو جدا کر دیا' ہم نے چاہا کہ غلام پر پڑ جائے تو نے اس کو بھی جدا کر دیا اب تو ہی رہ گیا... اگر تجھ کو پہلے سے آئندہ کی خبر نہ ہوا کرتی تو گھوڑا اور غلام کیوں بیچا جاتا اور تو موت کے منہ میں کیوں پڑتا...

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اپنی مصلحت انسان نہیں سمجھتا... دیکھئے اس شخص کو کل کی بات معلوم کر لینے سے کیسی پریشانی اٹھانا پڑی. (تسہیل المواعظ ص ۵۴۷ ج ۱)

لیلیٰ مجنوں کی مزاحیہ حکایت

مجنوں کی حکایت ہے کہ وہ جنگل میں اکیلا بیٹھا ہوا زمین پر انگلیوں سے کچھ لکھ رہا

تھا... ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس نے پوچھا کہ میاں مجنوں یہ کیا کر رہے ہو یہ خط کس کے پاس لکھ رہے ہو کہا لیلیٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں تا کہ دل کو کچھ تسلی ہو...

فائدہ: پس جب مجنوں کا لیلیٰ کے عشق میں یہ حال تھا تو مولیٰ کا عشق لیلیٰ کے عشق سے بھی کم ہے... افسوس ہے کہ یہ لوگ عشق میں مجنوں سے بھی کم ہیں وہ تو لیلیٰ کے نام کی مشق ہی کو بڑا مقصود سمجھ رہا ہے مگر یہ لوگ دوسری چیزوں کی تلاش میں ہیں... (تسہیل المواعظ ص ۱۵۵ ج ۱)

دو بھائیوں کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص جب کہیں جاتا تھا تو اپنے اسباب کو بڑے پیر صاحب کے سپرد کر جاتا تھا... ایک مرتبہ اس کے بھائی نے اللہ کے سپرد کر دیا' اتفاق سے اس روز چوری ہو گئی' جب وہ آیا تو اس نے کہا کہ تو نے ان کے ناحق سپرد کیا وہ تو ادھر کا ادھر کیا ہی کرتے ہیں اور پھر ان سے تو کوئی باز پرس نہیں کر سکتا' بڑے پیر صاحب کے سپرد کرتے تو وہ خدا کی باز پرس کے خیال سے اچھی طرح حفاظت کرتے...

فائدہ: الغرض یہ سب باتیں اس وجہ سے ہیں کہ خدا سے تعلق کم ہے اس تعلق کو بڑھاؤ اور یہ بڑھتا ہے علم و عمل اور اصلاح سے غرض طریق تو یہ ہے مگر اب تو خدائے تعالیٰ سے ایسی بے تعلقی ہے کہ گویا ان کے ہاتھ کوئی کام ہی نہیں سمجھتے... بہت سے بدعقیدہ تو یہاں تک بڑھ گئے ہیں خدا کی پناہ... (مواعظ حقوق و فرائض ص ۵۱۲)

کم فہم طالب علم کی مزاحیہ حکایت

ایک طالب علم تھے' کتابیں پڑھ کر اپنے گھر چلے تو استاد سے پوچھا کہ حضرت یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مجھے آتا جاتا خاک بھی نہیں مگر وہاں لوگ عالم سمجھ کر مسائل پوچھیں گے تو کیا کروں گا' استاد تھے بڑے ذہین انہوں نے کہا کہ ہر سوال کے جواب میں یہ کہہ دیا کرنا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور واقع میں کوئی مسئلہ مشکل سے ایسا ہوگا جس میں اختلاف نہ ہو سوائے عقائد توحید و رسالت وغیرہ تو ہر بات کا یہی جواب دے دینا کہ اس

میں اختلاف ہے تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں میں ان کی ہیبت بیٹھ گئی کہ بڑا عالم متبحر ہے بڑا وسیع النظر ہے مگر فوق کل ذی علم علیم... کوئی صاحب پرکھ گئے کہ اس نے سب کو بنا رکھا ہے (یعنی دھوکہ دے رکھا ہے) اس شخص نے آ کر کہا مولانا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے انہوں نے کہا فرمایئے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں آپ کی کیا تحقیق ہے' کہنے لگے اس میں اختلاف ہے بس آپ کی قلعی کھل گئی...

معقولی طالب علم کی حکایت

کسی معقولی طالب علم سے مسئلہ پوچھا کہ گلہری کنویں میں گر پڑی ہے پاک کرنے کے لیے کتنے ڈول نکالے جاویں... یہ بے چارے نری معقولی جانتے تھے فقہ کی خبر نہ تھی اب آپ نے اپنا جہل چھپانے کے لیے اس سے پوچھا کہ گلہری جو گری ہے دو حال سے خالی نہیں یا خود گری یا کسی نے گرادی... پھر اگر خود گری ہے تو دو حال سے خالی نہیں ہے' دوڑ کے گری یا آہستہ اگر کسی نے گرائی ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا آدمی نے گرائی یا جانور نے اور ہر ایک کا جدا حکم ہے تو اب بتلاؤ کیا صورت ہے سائل نے پریشان ہو کر کہا صاحب اس کی خبر نہیں کہنے لگے پھر کیا جواب دیں...

فائدہ: اور یہ جھوٹ بولا کہ ہر شق کا جدا حکم ہے... جدا حکم کیا ہوتا سب کا حکم ایک ہی ہے وہ بے چارہ گھبرا کے چل دیا ان کی منطق کا کیا جواب دیتا تو یہ محض ترکیبیں ہیں اور یہ بھی بعضوں کو آتی ہیں اور بعضوں کو نہیں آتیں وہ کیا کرے گا کہ غلط سلط مسئلہ بتادے گا... (الدعوۃ الی اللہ ص ۴۰)

توکل کی حقیقت نہ سمجھنے والے بیوقوف کی حکایت

ایک شخص نے کسی واعظ سے سن لیا کہ سب کو خدا دیتا ہے خدا ہی پر توکل اور بھروسہ رکھنا چاہیے... بس یہ سن کر جنگل میں جا بیٹھے اب ہم بھی توکل کریں گے کیا خوب سمجھے توکل کو اب ایک وقت گزرا دوسرا وقت گزرا کہیں کھانے کا پتہ نہیں... وہاں ایک کنواں بھی تھا اتفاقاً ایک مسافر آیا' کنویں پر بیٹھا اور سڑک کی طرف منہ کر کے بیٹھا ان کی

طرف منہ بھی نہیں کیا اور کھایا پیا چلتا بنا... دوسرا آیا وہ بھی کھا پی کر یہ جا وہ جا... اب جب کئی وقت گزر گئے اور انہیں بھوک کی تاب نہ رہی تو سوچا کیا کروں' آخر ایک اور مسافر آ کے بیٹھا اور وہ بھی کھا پی کر چلنے کو ہوا تو ان متوکل نے کھنکھارا اس نے منہ پھیر کر دیکھا تو بے حد پریشان صورت اس کو ترس آیا اور روٹیاں حوالہ کیں... اب یہ کھا کے مولوی صاحب کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے وعظ میں توکل کے متعلق جو کچھ بیان کیا وہ بہت ٹھیک ہے مگر اس میں ایک بات چھوڑ دی وہ یہ کھنکھارنا بھی پڑتا ہے...

فائدہ: تو یہ کیسا وعظ ہے کہ ایک بات کہی اور ایک بات چھوڑ دی جس سے عمل کرنے والے کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا تو حضرت پہلے امتحان تو دیجئے پھر ثمرہ دیکھئے یہ دشواریاں تو امتحان کی ہیں جب امتحان میں کامیاب ہو گئے تو پھر انعام لو...

کروں گا جمع میں ناکام تدبیر و توکل کو
بس اب جوڑوں گا میں تقدیر سے تدبیر کے ٹکڑے

عطر فروش لڑکی کی مزاحیہ حکایت

کسی عطر فروش کی لڑکی چمڑے رنگنے والوں میں بیاہی گئی ایک دن اتفاق سے ساس بہو میں لڑائی ہوئی' ساس نے کہا کہ ایسی سست اور کاہل بہو سے پالا پڑا ہے کہ ہگے پر سے بھی نہیں ہلتی... (یعنی اتنی سست ہے کہ اگر پاخانہ کرنے لگ جائے تو وہیں رہ جاتی ہے' بہو نے کہا واہ مجھے کاہل نہ کہنا میں نے تو اتنا بڑا کام کیا ہے کہ آج تک تم میں سے کسی سے بھی نہ ہو سکا... ساس نے کہا کہ کون سا کام کیا؟ بہو نے کہا کہ میرے آنے سے تمہارے گھر کی ساری بدبو جاتی رہی ورنہ پہلے گھر کیسا سڑا ہوا تھا' یعنی اس کا دماغ بھی اس بدبو کا عادی ہو گیا تو یہ سمجھیں کہ بدبو جاتی رہی...

فائدہ: تو ایسے ہی ہم ہیں کہ غیر خدمت کو خدمت سمجھ رہے ہیں ورنہ کیا ہماری خدمت... اس طرح حق تعالیٰ کی عبادت کو آپ بڑی خدمت سمجھتے ہیں اگر غور کیا جائے تو خود ہماری وہ خدمت ہی پسند کے قابل نہیں... دیکھ لیجئے ہمارا کوئی روزہ اور کوئی نماز بھی

مکروہات سے خالی ہے پھر جو آپ کا یہ نماز روزہ انہوں نے لے لیا تو ان کا احسان ہے... اس حکایت میں اپنی خدمت پر ناز نہ کرنے کا سبق ملتا ہے (الدعوۃ الی اللہ ص ۳۲)

بادشاہ اور بیوقوف بدوی کی حکایت

ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا اور پانی تک بالکل خشک ہو گیا... ایک بدوی تھا اول تو وہ یوں بھی معاش نہ رکھتا تھا پھر اس پر قحط کی وجہ سے اور بھی تنگی میں مبتلا ہو گیا اس کی بیوی نے کہا آخر گھر میں کب تک بیٹھو گے کہیں نکلو کچھ کماؤ... اس نے کہا جب مجھ کو کوئی ہنر نہیں آتا تو کہاں جاؤں اور جا کر کیا کروں گا... بیوی نے کہا خلیفہ بغداد کے پاس جاؤ اور حاجت پیش کرو اور حاجت کے لیے کسی ہنر کی ضرورت نہیں اس نے کہا یہ ٹھیک ہے مگر خلیفہ کے پاس جانے کے لیے کچھ تحفہ چاہیے سو تحفہ کیا لے جاؤں کہنے لگی یہ گاؤں میں جو تالاب خشک ہو گیا ہے اور ایک گڑھے میں کچھ پانی رہ گیا ہے بس اس کا پانی لے جاؤ... بھلا ایسا پانی خلیفہ کو کہاں نصیب... وہ یہ سمجھتی تھی کہ بغداد میں بھی ہمارے گاؤں کی طرح پانی نہ رہا ہو گا... سچ کہا واقعی خلیفہ کو ایسا سڑا ہوا پانی کیوں ملنے لگا...

غرض وہ پانی اس نے ایک گھڑے میں بھرا' یہ سر پر رکھ کر سیدھا بغداد خلیفہ کی طرف روانہ ہوا... جب وہاں پہنچا تو خلیفہ تک پہنچا دیا گیا سر پر سڑے ہوئے پانی کا گھڑا جس کا بیوی نے خوب اچھی طرح منہ بند بھی کر دیا تھا اور جاتے ہی گھڑا خلیفہ کے تخت پر رکھ دیا... خلیفہ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا ھذاء ماء الجنۃ یہ جنت کا پانی ہے خلیفہ نے حکم دیا کھولو' کھولا گیا تو سارا دربار گندے پانی کی بدبو سے سڑ گیا مگر خلیفہ ایسا کریم النفس تھا کہ ناک بھوں بھی نہیں چڑھائی... خلیفہ کی تہذیب کے اثر سے سارا دربار خاموش رہا... خلیفہ نے خدمت گار کو حکم دیا کہ لے جاؤ اسے ہمارے خاص خزانہ میں رکھو اور ان کا گھڑا خالی کر کے اشرفیوں سے بھر دو اور ان کی خوب خاطر مدارت کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا... جب رخصت کا وقت قریب آیا حکم ہوا کہ واپسی میں انہیں دجلہ کے راستہ سے ان کے گھر روانہ کر دو' اشرفیوں سے گھڑا بھرا جانا اولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات کا تو مصداق تھا ہی

مگر اس نے جو دجلہ دیکھا اور اس کے پانی کی لہریں اور ٹھنڈی ہواؤں کا لطف نظر آیا پھر تو اس پر گھڑوں پانی پڑ گیا (یعنی دل میں بے حد شرمندہ ہوا) کہ جس کے قبضہ میں اتنا بڑا دریا ہے اس کے دربار میں میں نے یہ ہدیہ پیش کیا...

فائدہ: پس اسی طرح ہماری آپ کی عبادت ہے آپ جس وقت آخرت میں خزائن اعمال انبیاء کے دیکھیں گے تو آپ کے اپنے اعمال پر نظر کر کے شرم آوے گی... آج کل اکثر کی یہ حالت ہے کہ ذرا سا کام کیا اور اشتہاروں اور اخباروں میں اپنی مدح کے مضمون دوسروں کے نام سے چھپوار ہے ہیں... بہر حال ہم کیا اور ہماری خدمت ہی کیا' اول تو جو خدمت ہے وہ بھی واقع میں انہیں کی توفیق ہے (الدعوۃ الی اللہ ص ۲۹...۳۰)

ایک جنٹلمین تعلیم یافتہ کی حکایت

ایک جنٹلمین کی حکایت ہے کہ رمضان میں ایک دوست ان سے ملنے گئے تو دیکھا وہ بے تکلف ناشتہ کر رہے' سگریٹ پی رہے ہیں' کہا کیا آپ رمضان میں ایسا کرتے ہیں' کہنے لگا رمضان کیا ہوتا ہے کہا ایک مہینہ کا نام ہے تو جنٹلمین نے مہینوں کی گنتی شروع کی جنوری' فروری' مارچ' اپریل' مئی' جون' جولائی کہا ان میں تو رمضان کا نام کہیں بھی نہیں اور جو نمبر دو کے جنٹلمین ہیں ان کے یہاں رمضان آتا تو ہے مگر بلائے بے درماں کی طرح آتا ہے کیونکہ وہ سارے سال تو مشغول رہتے ہیں' جنوری' فروری میں رمضان کی خبر ان کو ایک دم ہو جاتی ہے کہ آج رمضان آ گیا تو وہ گھبرا کر کہتے ہیں کہ ابھی ابھی تو گیا تھا ابھی پھر آ گیا...

فائدہ: صاحبو! مسلمانوں کو تو شمسی حساب میں ایسا غلو نہ چاہیے کہ سال بھر میں اسلامی مہینوں کی خبر نہ ہو... (التحصیل والتسہیل ص ۲۲)

سلیقہ سے خدمت نہ کرنے والے شخص کی حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک شخص مجھ کو پنکھا جھلتے تھے مگر جھلنا جانتے نہ تھے کبھی سر میں مار دیا کبھی کان میں لگ گیا' کبھی

ٹوپی اڑا دی مگر چونکہ ان سے بے تکلفی نہ تھی لحاظ کے مارے میں نے کچھ نہ کہا اور اتنی دیر صبر کیا وہ اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑا احسان کیا جو ان سے پنکھا جھلوایا... اب دیکھ لیجئے کہ واقع میں احسان کس کا زیادہ ہے سچ تو یہ ہے کہ احسان میرا ہی ہے کہ ان کی خاطر میں نے تکلیف برداشت کر لی اور ناراضی ظاہر نہیں کی...

فائدہ: اسی طرح حق تعالیٰ کی عبادت کو آپ بڑی خدمت سمجھتے ہیں اگر غور کیا جائے تو خود ہماری خدمت ہی پسند کے قابل نہیں... دیکھ لیجئے ہمارا کوئی روزہ اور کوئی نماز بھی مکروہات سے خالی نہیں... پھر جو آپ کا یہ نماز روزہ انہوں نے لے لیا تو ان کا احسان ہوا کہ اس پر سزا نہیں دی تو ان کی عنایت تو بھول گئے اپنا احسان جتلانے لگے... (الدعوۃ الی اللہ ص ۳۲)

امامت کیلئے دو اماموں کے جھگڑنے کی مزاحیہ حکایت

دو شخص عید گاہ کی امامت کے مدعی تھے دونوں جا کے مصلے پر کھڑے ہو گئے بعض مقتدی ایک کی طرف تھے اور بعض دوسرے کی طرف... گویا کچھ ان کے ووٹ دینے والے تھے اور کچھ ان کے غرض تمام صفوف میں دونوں کے معتقدین کا مجمع خلط ملط تھا ایک نے اللہ اکبر کہا تو دوسرے امام کے مقتدی یہ سمجھے کہ ہمارا امام کہہ رہا ہے اور جب دوسرے امام نے کہا اللہ اکبر تو پہلے کے مقتدی سمجھے ہمارا امام کہہ رہا ہے...

غرض بڑی پریشانی ہر جزو میں رہی' قومہ رکوع سجدہ قعدہ سب میں یہی لطف رہا... ایک امام نے الحمد ختم کر لی تو اب دوسرے کا انتظار ہے کہ یہ سورت چھوٹی پڑھتا ہے یا بڑی اگر بڑی پڑھے گا تو میں چھوٹی شروع کر دوں گا کہ پہلے رکوع میں جا سکوں اور اگر چھوٹی سے چھوٹی شروع کرے گا تو میں جلدی جلدی ختم کر کے رکوع کر دوں گا... بہر حال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک رکوع میں پہنچا تو دوسرے کے بعض مقتدی غلطی سے رکوع میں جھک گئے تو پاس والا اس کے کہنی مارتا ہے کہ یہ ہمارا امام نہیں ہے وہ بے چارہ پھر کھڑا ہو گیا...

فائدہ: جھگڑے کا کسی جگہ اگر امکان بھی نہ ہو تو بدخصلت انسان وہاں بھی جھگڑا پیدا کر لیتا ہے تو دیکھئے یہاں ان لوگوں نے نماز میں بھی جدال (جھگڑا) کھڑا کر لیا... (الدعوۃ الی اللہ)

ایک ہوشیار باراتی کی حکایت

تھانہ بھون سے قصبہ کیرانہ ضلع مظفرنگر ایک بارات گئی مگر طے شدہ تاریخ سے ایک روز بعد میں پہنچی' لڑکی والے بہت بگڑے کہ قرارداد کے خلاف کیا انتظام میں ابتری ہوئی کیا نقصان ہوا... یہ دیکھ کر باراتی گھبرا گئے' باراتیوں میں ایک ظریف بھی تھے وہ بولے کہ بھائی ہم تھانہ بھون سے تو اسی مقررہ دن یعنی بدھ کو چلے تھے لیکن یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آج بدھ نہیں جمعرات ہے' لڑکی والوں نے کہا کہ تھانہ بھون سے یہاں تک کا راستہ چند گھنٹوں میں قطع ہو جاتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں سے بدھ کو چلے اور یہاں جمعرات کو پہنچے' ظریف صاحب نے فرمایا تو پھر زمین کا ہیر پھیر معلوم ہوتا ہے... ان لوگوں نے کہا اس کا کیا مطلب یہ ہو سکتا ہے... ظریف صاحب نے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو تھانہ بھون جا کر دریافت کر لیجئے' وہاں ہر شخص آج بدھ ہی بتائے گا' بس یہ صرف زمین ہی کا پھیر ہے یہ سن کر سب ہنس پڑے اور ناراضی ختم ہو گئی...

فائدہ: اس طرح شیطان اور نفس نے بھی ہم کو خواہشات نفسانی کے پھیر میں لگائے رکھا ہے باوجود کہ شیطان ازلی دشمن ہے پھر بھی انسان اس کے پھیر میں آ جاتا ہے اس کو اپنا دشمن نہیں جانتا... (جامع) (اسعد الابرار ص ۱۴)

ہچکیوں کے بند ہونے کی مزاحیہ حکایت

ایک طبیب کے پاس ایک شخص آیا کہ فلاں شخص ہچکیوں کا علاج کرتے کرتے تھک گیا ہے مگر ہچکیاں بند نہیں ہوتیں انہوں نے اس کو دیکھ کر بتایا کہ بھائی اب یہ مریض بچے گا نہیں' نسخہ وغیرہ لکھ کر کیا کروں کسی نے ان کی یہ رائے مریض تک پہنچا دی وہ فکر میں پڑ گیا اور فوراً ہچکی بند ہو گئی' طبیب کو اس کی اطلاع ہوئی' انہوں نے

کہا کہ اب اطمینان رکھو اچھا ہوگیا... مریض کو بھی اس کی اطلاع ہوئی اور فوراً ہچکیوں کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا' طبیب کو دوبارہ اطلاع دی گئی انہوں نے کہا کہ میں نے مریض کی خاطر سے ایسا کہہ دیا تھا ورنہ حقیقتاً اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں... مریض کو پھر خبر ہوئی اور موت کا یقین آ گیا اور اس کے ساتھ ہی ہچکیاں بند ہوگئیں کیونکہ پھر طبیب نے امید کی بات نہیں کہی...

فائدہ: واقعی ہچکیوں کے دفع کرنے کی یہ آسان ترکیب بہت کارآمد سمجھی جاتی ہے کہ مریض کے خیال کو کسی دوسری طرف متوجہ کردیا جائے اور کسی فکر میں مشغول کردیا جائے اس ترکیب سے ہچکی فوراً بند ہوجاتی ہے... عوام میں یہ مشہور ہے کہ مریض سے کہتے ہیں کہ سوچو تم کو کون یاد کرتا ہے تو حقیقتاً یہ بھی اسی علاج (تبدیل خیال) کا ایک جزو ہے ان باتوں سے آدمی دوسری طرف متوجہ ہوجاتا ہے (اسعد الابرار ص ۱۰۱)

حضرت سید حسنؒ اور ان کی اہلیہ کی حکایت

سید حسنؒ صاحب کو یہ کمال حاصل تھا کہ وہ بیداری ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادیتے تھے مگر یہ بزرگ زیارت کرانے کے لیے دو ہزار روپیہ نقد لیتے تھے جو اس قدر روپیہ پیش کرتا وہی اس دولت عظمیٰ سے مشرف ہوتا تھا وہ اس رقم میں سے اپنے لیے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ سب فقراء و مساکین کو تقسیم کردیا کرتے تھے... ایک مرتبہ ان کی بیوی نے کہا کہ مجھے بھی زیارت کرادو' فرمایا اچھا دو ہزار روپے لاؤ' انہوں نے کہا کہ میرے پاس کہاں ہیں پہلے تم مجھ کو دے دو پھر میں تم کو دے دوں گی' فرمایا نہیں اپنے ہی پاس سے دو کیونکہ بیوی کی تجویز کردہ صورت میں اصل مقصود یعنی مجاہدہ کیسے ہوتا ان کے دل پر اس رقم کے دینے کا کچھ بھی اثر نہ ہوتا اور جب مجاہدہ نہ ہوتا تو تصفیہ (یعنی قلب کی صفائی جو مجاہدہ سے پیدا ہوتی ہے نہ ہوتی) اس طرح کشف کی قابلیت بھی پیدا نہیں ہوتی اس لیے انکار کردیا' وہ بے چاری یہ صاف جواب سن کر بہت مغموم ہوئیں' پھر فرمایا کہ اچھا ہم تمہاری خاطر سے ایک صورت دو ہزار روپے کے قائم

مقام کئے دیتے ہیں تم نہا دھو کر سرمہ مسی لگاؤ... اچھے کپڑے اور زیور پہنو بالکل دلہن بن جاؤ وہ کہنے لگیں میں بوڑھی ہو کر یہ کام کیسے کروں اور دلہن کیسے بنوں... اگر میں ایسا کروں تو غارت ہو جاؤں... غرض عورتوں کی عادت کے موافق اپنے آپ کو بہت کچھ برا بھلا کہا... سید حسن صاحب نے فرمایا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں اگر زیارت مقصود ہے تو ایسا ہی کرو تم جانو... شوق عجب چیز ہے مجبوراً دلہن بن کر بیٹھیں اور یہ باہر جا کر ان کے بھائی کو بلا لائے کہ دیکھو تمہاری بہن کو بڑھاپے میں کیا خبط سوجھا ہے دلہن بن کر بیٹھی ہے وہ لاحول پڑھ کر چلے گئے... بس بیوی نے رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں اس حالت میں ان کی طرف توجہ فرمائی اور زیارت کرا دی...

فائدہ: اس واقعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رقم لینے سے مقصود صرف مجاہدہ تھا اور چونکہ بیوی میں مجاہدہ کی یہ صورت ناممکن تھی اس لیے ان سے رونے کا مجاہدہ کرایا...

ہر دلعزیز شخص کی مزاحیہ حکایت

ایک آدمی ہر دلعزیز تھا یعنی ہر شخص کو خوش رکھنا چاہتا تھا ایک مرتبہ دریا پر پہنچا دیکھا کہ دریا کے دونوں کناروں پر دو معذور شخص بیٹھے ہیں... رو رہے ہیں ایک اس طرف آنا چاہتا ہے دوسرا اس طرف جانا چاہتا تھا یہ شخص قریب والے کو کندھا پر بٹھا کر دریا میں اتر گیا' بیچ میں پہنچ کر خیال کیا کہ یہ تو آدھی دور آ گیا اب دوسرے کا حق ہے اب اس بے چارے کو بیچ میں چھوڑا دوسرے کو لائے جب وہ بیچ تک پہنچا دیکھا کہ وہ پہلا ڈوب رہا ہے اب دوسرے کو چھوڑا اس کو بچانے آئے مگر وہ پہنچنے سے پہلے ہی ڈوب چکا تھا' اب دوسرے کو دیکھا کہ وہ ڈوب رہا ہے اس کو بچانے کو چلے وہ بھی ڈوب چکا تھا اس بزرگ نے دونوں کو ڈبو دیا اور پریشانی مفت میں اٹھائی (اسعد الابرار ص ۱۷)

فائدہ: ثابت ہوا کہ کسی کو نفع پہنچانے کے لیے عقل کی بھی ضرورت ہوتی ہے' بے عقل آدمی اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اپنی بے عقلی کے سبب نقصان پہنچا دیتا ہے

دوسرے ساتھیوں سے خدمت کرانے والے رفیق کی حکایت

دو رفیق سفر میں ہمراہ ہوئے' کہیں منزل پر ٹھہرے تو ایک رفیق نے کہا کہ بھائی کنوئیں سے پانی میں بھروں' لکڑی تم جنگل سے لے آؤ' اس نے کہا بھائی مجھ سے کچھ نہ ہوگا خیر اس نے خود ہی دونوں کام کر لیے اب کہا مسالہ تم پیس لو کھانا میں پکا لوں گا' کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہ ہوگا' اس نے یہ بھی کر لیا...اب جب کھانا پک گیا تو اس نے کہا اچھا آؤ کھالو' کہنے لگے اب ہر بات میں تمہاری کہاں تک مخالفت کروں لاؤ کھالوں...

۲...ایک قصائی مر گیا تھا اس کی بیوی برادری کے سامنے اپنے خاوند کو یاد کر کے رونے لگی کہ ہائے اب اس کی دکان کون چلائے گا تو ایک صاحب بولے میں چلاؤں گا' ہائے اس کے کپڑوں کو کون پہنے گا وہی بولا میں پہنوں گا' کہا اس کی چھریاں کون لے گا' وہ بولا میں لوں گا' اس نے کہا ہائے اس کا قرضہ کون ادا کرے گا تو کہنے لگا بولو بھئی! اب کس کی باری ہے کیا سب کام میں اکیلا ہی کروں (حقوق وفرائض) مواعظ ۲۶۷)

فائدہ: تو ایسے جنٹلمین بھی چاہتے ہیں کہ سب کام تو مولوی کرلائیں اور یہ خالی حکومت کرنے بیٹھے رہیں...دیکھو سارا کام سرمایہ کا ہے اور سرمایہ جمع کرنا مولویوں کا کام نہیں' مولویوں کا کام وعظ کہنا ہے اور روٴسا کا کام چندہ جمع کرنا پھر دونوں مل کر کام کریں گے کام تو اس طرح ہوتا ہے باقی باتیں بنانا سب کو آتی ہیں...

میاں جی کی مزاحیہ حکایت

ایک گاؤں کا آدمی باہر جا کر چار پانچ سو روپیہ کا ملازم ہو گیا تھا اس کے گھر پر ایک میاں جی بچوں کو پڑھانے کو نوکر تھے وہی سارے گاؤں میں خط پڑھنا جانتے تھے اس شخص کا خط آیا کہ میں اتنے کا ملازم ہو گیا ہوں تو گھر والوں نے میاں جی کے پاس خط بھیج دیا کہ ذرا اس کو پڑھ دو کیا لکھا ہے میاں جی خط کو دیکھ کر رونے لگا تو خط لانے والا گھبرا گیا کہا میاں جی خیر تو ہے کیا لکھا ہے کہا ایسی بات لکھی ہے جس پر مجھے رونا چاہیے اس نے دوڑ کر گھر میں خبر کی تو اس کی بیوی نے دروازہ پر بلا کر پوچھا کیا بات ہے خیر تو ہے میاں جی

نے کہا بتلاؤں گا مگر تو بھی رو وہ بھی رونے لگی' اتنے میں محلہ والے آ گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے میاں جی نے کہا تم بھی روؤ' وہ بھی رونے لگے پھر پوچھا میاں جی آخر بتاؤ تو سہی کیا لکھا ہے کوئی مر گیا ہے یا بیمار ہو گیا ہے کہا نہیں اس میں لکھا ہے کہ میں پانچ سو روپے کا نوکر ہو گیا ہوں' لوگوں نے کہا لاحول ولاقوۃ پھر رونے کی بات ہے یا خوشی کی...

میاں جی نے کہا یہ رونے ہی کی بات ہے مجھے تو اس لیے رونا چاہیے کہ اب یہ مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے نوکر رکھے گا کسی انگریزی جاننے والے ماسٹر کو بلاوے گا اور بیوی کو اس واسطے رونا چاہیے کہ اب وہ اس گاؤں کی عورت کو کیوں اپنے نکاح میں رکھے گا' بس اسے طلاق دے کر کوئی شہر کی تعلیم یافتہ عورت لائے گا اور گاؤں والوں کو اس لیے رونا چاہیے اب وہ سال بھر کے بعد آتے ہی اپنا گھر بہت عالی شان بنائے گا جن میں غریبوں کے مکانات جبراً معمولی داموں میں خرید خرید کر ملائے جائیں گے...

فائدہ: واقعی باتیں تو میاں جی نے معقول کہیں آج کل زیادہ مال و دولت حاصل کر کے لوگ یہی حرکتیں کرتے ہیں اس واسطے بھی لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ ہم سے بڑھا ہوا نہ ہو... (مواعظ حقوق و فرائض نمبر ۳۷۶)

ایک واعظ کی مزاحیہ حکایت

قصبہ بوڑھانے میں ایک واعظ صاحب آئے تھے جو آٹھ آنے سے لے کر پانچ روپیہ تک کا وعظ کہتے تھے میں نے کہا کسی نے ان کے دونوں وعظ سنے بھی ہیں کہ کیونکر یہ فرق ہوتا ہے؟ (میں سے مراد حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ ہیں) ایک شخص نے کہا میں نے دونوں وعظ سنے ہیں ایک بھٹیارنے ایک مرتبہ آٹھ آنے والا وعظ کرایا تھا تو بہت دھیمی آواز میں اور نہایت مختصر بیان میں ختم کر دیا نہ شعر پڑھے نہ روئے... اس نے کہا مولوی جی تھوڑا سا اور کہہ دو تو کہتے ہیں کہ کیا تو آٹھ آنہ میں جان لے گا اور جو پانچ روپیہ والا وعظ تھا اس میں خوب چلا چلا کر شعر پڑھے اور روئے بھی...

فائدہ: غرض بغیر علم کے تقریر اور نظمیں سکھلانے کا یہ اثر ہوتا ہے...

زیاں می کند مرد تفسیر داں　　　　که علم و عمل می فروشد بناں

جو شخص تفسیر و حدیث نہیں جانتا اسے تو حق ہی نہیں اگر اس حالت میں انہیں تقریر سکھادی گئی یا نظمیں یاد کرادی گئیں تو پھر ان سے محنت نہیں ہوگی بلکہ مولود شریف اور معراج شریف پر نذرانے ٹھہرا ٹھہرا کر کمائیں گے اور کھائیں گے (حقوق وفرائض ص ۵۰۵)

ہرن کے ایک ہاتھ سے نکل جانے کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص کی حکایت مشہور ہے کہ اس کو الفاظ کی آمد کم تھی اکثر باتوں کو اشارہ سے بتلایا کرتا تھا... اتفاق سے ایک دن وہ ہرن گیارہ درہم کا خرید لایا کسی نے پوچھا کتنے میں لائے تو عدد کے الفاظ تو یاد نہ رہے اپنے ہرن کا رسہ بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ کی پانچ انگلیاں کھڑی کیں پھر منہ میں رسہ تھام کو پانچ انگلیاں وہ کھڑی کیں اب ایک رہ گیا اس کے لیے زبان باہر نکال دی' وہ ہرن بھاگ گیا...

فائدہ: واقعی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وضع الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے اور بہت بڑا انعام ہے اگر دلالت لفظیہ نہ ہوتی تو مصیبت ہو جاتی (حقوق وفرائض ص ۴۴۷)

ایک شاعر کے شاگرد کی حکایت

دہلی میں ایک لڑکا ایک شاعر سے شعر گوئی سیکھتا تھا... کبھی کبھی استاد اس کو اپنی غزل یا قصیدہ لکھواتا اور یہ کہہ دیتا تھا کہ اس غزل کا فلاں شعر ایک ہزار روپے کا ہے اس قصیدہ کا مطلع ایک لاکھ روپے کا ہے شاگرد بہت خوش ہوتا اور شوق سے استاد کے اشعار لکھتا رہتا... ایک دن اس کی ماں نے کہا کہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کیا کرتا ہے نہ کچھ کماتا ہے نہ کام کرتا ہے لڑکے نے کہا اماں جان! تم بے فکر رہو' میرے پاس بڑا خزانہ جمع ہو گیا ہے استاد نے مجھے ایسے ایسے اشعار لکھوائے ہیں جن میں کوئی ایک ہزار روپے کا ہے کوئی لاکھ روپے کا ہے ماں نے کہا اچھا ہم کو ہزار لاکھ کی تو ضرورت نہیں آج سالن پکانے کے لیے ترکاری کی ضرورت ہے' دو پیسے کے آلو لادے' لڑکے نے کہا یہ کون سی

بڑی بات ہے ابھی لاتا ہوں یہ کہہ کر وہ بازار گیا اور کنجڑے سے دو پیسے کے آلو مانگے اس نے پیسے مانگے آپ نے کہا پیسے تو نہیں ہیں ہم تم کو سو روپے کا ایک شعر دیتے ہیں' دکاندار ہنسنے لگا اور کہا جاؤ شعر تو شاعروں کو سناؤ ہمارے پاس تو پیسہ لاؤ گے تو آلو ملیں گے... لڑکا بہت مایوس ہوا اور غصہ میں بھرا ہوا استاد کے پاس پہنچا کہ لیجئے اپنی بیاض مجھے آپ کی شاگردی کی ضرورت نہیں آپ نے مجھے بہت دھوکا دیا کہ یہ شعر ہزار کا ہے دو ہزار کا ہے لاکھ روپے کا ہے' بازار میں تو دو پیسہ میں قبول نہیں کرتا' استاد ہنسا اور کہنے لگا صاحبزادے تم کون سے بازار میں گئے تھے ترکاری کی منڈی میں' استاد نے کہا یہی تو تمہاری غلطی ہے وہ بازار اس کی قیمت دینے والا نہیں' اس کا بازار دوسرا ہے اچھا آج بادشاہ کے ہاں مشاعرہ ہے' بڑے بڑے شعراء قصائد لکھ کر لے جائیں گے تم ہمارا فلاں قصیدہ لے کر جاؤ اور کہہ دو میں نے یہ قصیدہ بنایا ہے پھر دیکھو اس کی قیمت کیا ملتی ہے... چنانچہ لڑکا استاد کے کہنے سے دربار شاہی میں پہنچا...

بڑے بڑے شعراء کے مجمع میں ایک نو عمر بچے کو دیکھ کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ بچہ کس لیے آیا ہے' لڑکے نے عرض کیا کہ حضور میں بھی ایک قصیدہ لکھ کر لایا ہوں جس کو بارگاہ عالی میں پیش کرنا چاہتا ہوں... بادشاہ نے اجازت دی کہ بہت ہی اچھا پہلے تم ہی اپنا قصیدہ سناؤ اس نے اپنا قصیدہ پڑھنا شروع کیا تو اس کی فصاحت و بلاغت سے بادشاہ اور تمام درباری دنگ رہ گئے کہ یہ عمر اور یہ کلام' جب ہر شعر پر خوب داد مل چکی تو بادشاہ نے دس ہزار روپیہ نقد اور بیش قیمت جوڑا اور ایک قیمتی گھوڑا مع ساز و سامان کے انعام دیا... اب اس کی آنکھیں کھلیں کہ واقعی استاد سچا تھا میری ہی نادانی تھی کہ ان جواہرات کو ترکاری کے بازار میں لے گیا... دیہاتی گنوار ان کی قدر کیا جانیں...

فائدہ: صاحبو! یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنی باطنی دولت اور علم و معرفت کی قیمت دنیا کے بازار میں ڈھونڈتے ہیں اور جب اہل دنیا کے بازار میں ان کے کمال کی قدر نہیں ہوتی تو دل گیر و رنجیدہ ہونے لگتے ہیں... ارے ذرا ٹھہرو ایک

دوسرا بازار آنے والا ہے وہاں تمہارے اس جوہر کی قیمت ملے گی... صاحبو! یہ علم معرفت واللہ ثم واللہ وہ چیز ہے کہ

قیمت خود ہر دو عالم گفتہ   نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مگر یہاں اس کی قیمت اس لیے ظاہر نہیں ہوتی کہ یہاں اس کا بازار نہیں (حقوق وفرائض ص ۲۵۱)

نصیحت نہ ماننے والے بیوقوف امیر کی حکایت

مولانا نے مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے ایک بدوی اونٹ پر سوار تھا' تجارت کا مال لا رہا تھا مگر اتنا بیوقوف تھا کہ ایک گون (یعنی تھیلا) خالی ہو گیا تو آپ نے وزن پورا کرنے کے لیے اس کے مقابل دوسرے گون (تھیلا) کو بالوں سے بھر دیا... ایک شخص نے راستہ میں اس کی یہ حرکت دیکھ کر کہا میاں اونٹ کو بوجھ سے کیوں مارتے ہو ایک گون (تھیلا) کا سامان دونوں گونوں (دونوں تھیلوں) میں بھر لو اونٹ کو راحت ہو گی اور تمہاری منزل بھی جلد قطع ہو جائے گی یہ تدبیر سن کر آپ بہت خوش ہوئے اور تدبیر بتانے والے کا بہت شکریہ ادا کیا اور بالوں کو پھینک کر ایک گون کے سامان کو دونوں گونوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد مشورہ دینے والے کے حال پر رحم کیا اس کو پیادہ پا دیکھ کر اپنے ساتھ اونٹ پر سوار کیا مگر اس کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے جوتا بھی ٹوٹا ہوا ہے بدوی کو حیرت ہوئی کہ میں تو بیوقوف اور مال دار اور یہ شخص اتنا عاقل اور تنگ دست...

پھر خیال ہوا کہ شاید سفر میں کپڑے ساتھ نہ ہوں گے گھر سے نکلے ہوئے کو مدت زیادہ ہو گئی ہو گی' اس واسطے یہ حال ہے اور اپنے گھر پر میری طرح بلکہ مجھ سے بھی زیادہ مال دار ہو گا' دریافت کرنا چاہیے... چنانچہ گفتگو شروع ہوئی ادھر ادھر کی باتیں کر کے بدوی نے مسافر سے دریافت کیا کہ تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ کتنے اونٹ ہیں کتنے گھوڑے ہیں نقد کتنا ہے... مسافر نے ہر بات کا نفی میں جواب دیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں' یہ سن کر بدوی بولا' معلوم ہوتا ہے تیری عقل منحوس ہے کہ تجھ

کو افلاس میں مبتلا کر رکھا ہے' میں ایسے منحوس کو اپنے اونٹ پر بٹھلانا نہیں چاہتا کہ کہیں وہ نحوست مجھ کو نہ لگ جائے یہ کہہ کر اونٹ پر سے اتار دیا' پھر کہنے لگا ایسے منحوس کی رائے پر عمل کرنا پسند نہیں کرتا کہیں تمہاری عقلی تدبیر میرے حق میں منحوس نہ ہو جائے مجھے میری حماقت ہی مبارک رہے... یہ کہہ کر دونوں گونوں کا سامان ایک ہی کر لیا اور دوسرے کو بالوں سے بھر کر رکھ لیا اور اونٹ پر سوار ہو گیا...

فائدہ: اسی کے متعلق شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

اگر روزی بدانش در فزودے   زنا داں تنگ تر روزی نبودے

بنا داں آنچناں روزی رساند   کہ دانا اندراں حیراں بماند

یعنی اگر عقل پر روزی کا مدار ہوتا تو بیوقوف تو بھوکوں مر جائیں مگر مشاہدہ یہ ہے کہ بعض دفعہ بلکہ زیادہ تر نادانوں کو اس قدر مال و دولت مل جاتا ہے کہ عقلمند کو اس پر حیرت ہو جاتی ہے...

رضينا قسمة الجبار فينا   لنا علم وللجهال مال

فان المال يفنى عنقريب   وان العلم باق لا يزال

کہ ہمارے لیے علم اور جاہلوں کے لیے مال کیوں کہ مال بہت جلد ختم ہو جانے والی شے اور علم کبھی زائل نہ ہوگا... (حقوق و فرائض ص ۷۴۹)

مولوی کا نفس بھی مولوی ہوتا ہے

میں زمانہ طالب علمی میں (مراد حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ ہیں) ایک بار میرٹھ گیا... وہ زمانہ نوچندی کے میلہ کا تھا' میرا بچپن تھا اس لیے میں بھی میلہ دیکھنے چلا گیا' جب میلہ سے واپس آیا تو حافظ عبدالکریم صاحب رئیس کے صاحب زادہ غلام محی الدین مرحوم نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی صاحب نوچندی کے میلہ میں جانا کیسا ہے میں نے کہا جائز نہیں ہے' ہاں اگر کوئی اس غرض سے جائے کہ اس کو فتویٰ دینے کے لیے تحقیق کی ضرورت ہے تا کہ عوام کے سامنے اس کے مفاسد

بیان کر سکے تو ایسے شخص کو جانا جائز ہے... صاحبزادہ صاحب بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ مولوی گناہ بھی کرتے ہیں تو اس کو جائز کر لیتے ہیں مجھے اس تاویل کے بعد تاویل سے ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ اس سے زیادہ نفرت کسی چیز سے بھی نہیں...

فائدہ: اور اس تاویل سے مراد وہ تاویل ہے جس سے اپنے نفس کی نصرت مقصود ہو... عارف شیرازی اسی کو فرماتے ہیں:

ترسم کہ صرفہ یزد روز باز خواست   نان حلال شیخ بہ نان حرام ما

یعنی اندیشہ ہے کہیں قیامت میں ہمارا نان حرام شیخ کے نان حلال پر غالب نہ آ جائے کیونکہ ہم تو حرام کو حرام جانتے ہیں اور وہ حرام کو تاویل سے حلال بنا کر کھاتے ہیں... (حقوق و فرائض ص ۲۷۷)

نیک دل پٹھان اور بدمزاج شخص کی حکایت

کانپور کے ضلع میں ایک قصبہ ہے "بارہ" وہ پٹھانوں کی بستی ہے وہاں کے پٹھان بہت شریف ہیں مگر آخر تو رئیس ہیں کبھی کسی غیر کو کچھ کہہ لیتے ہیں...

ایک پٹھان نے کسی جولاہے سے تمسخراً پوچھا کہ میاں جی کس حال میں ہو کہا خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو جولاہا بنا دیا جس سے مجھ کو کوئی کچھ کہہ لیتا ہے کوئی دو چار ڈنڈے لگا دیتا ہے تو قیامت کے دن مجھے کسی کی نماز ملے گی کسی کے روزے ملیں گے...

پٹھان نہیں بنایا اگر پٹھان ہوتا تو قیامت میں دوسرے لوگ میرے سب اعمال لے جاتے اور میں مفلس بن کر کھڑا رہ جاتا تو میں اس بات پر خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے پٹھان نہیں بنایا...

یہ جواب سن کر کوئی دوسرا ہوتا تو نہ معلوم اس جولاہے کی کیا گت بناتا مگر وہاں کے پٹھان شریف ہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا نہ برا مانا... (مواعظ اشرفیہ)

ایک قاری کے شاگرد کی مزاحیہ حکایت

ایک قاری صاحب نے اپنے شاگردوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ہر بات قرأت سے کیا کرو' ایک دفعہ حقہ پیتے ہوئے قاری صاحب کے عمامہ پر چنگاری گر پڑی' شاگرد نے قاری صاحب کے سامنے کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأت کے ساتھ پڑھ کر نہایت ترتیل سے کہا جناب قاری صاحب جناب قاری صاحب آپ کے عمامہ شریف پر آگ کی ایک چنگاری گر پڑی ہے اور ہر جگہ خوب مد کھینچا اتنی دیر میں عمامہ کئی انگلی جل گیا...(التحصیل والتسہیل ص ۲۸۰)

فائدہ: کئی قاریوں کو فن تجوید پر اس قدر ناز ہوتا ہے کہ عامی شخص کو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں...

ایک صوفی کی واصل بحق ہو جانے کی حکایت

ایک شخص ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کہا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے کھینچ' کسی ظریف نے سن لیا اس نے اس کے ساتھ دل لگی کی کہ اگلے دن اندھیرے سے اس درخت پر ایک رسی لے کر جا بیٹھ' جب رات کو وہ شخص آیا اور وہی دعا شروع کی کہ اے اللہ! مجھے کھینچ لے تو اس ظریف نے دبی زبان سے کہا کہ اے میرے بندے آج میں تجھے کھینچتا ہوں' یہ رسی اپنے گلے میں ڈال لے وہ بڑا خوش ہوا کہ اب مجھے معراج ہو گی رسی کا پھندا فوراً گلے میں ڈال لیا اور ظریف نے کھینچنا شروع کیا جب ایک بالشت زمین سے اٹھا اور پھندے سے گلا گھٹنے لگا تو فوراً کہتا ہے کہ اے اللہ! مجھے چھوڑ میں نہیں کھنچتا' اس نے رسی چھوڑ دی اور اس نے فوراً پھندا گلے سے نکال کر اپنے گھر کا رستہ لیا پھر ساری عمر اس درخت کے نیچے جانے کا نام نہیں لیا...

ف: بس یہی حالت آج کل کے طالب علموں کی ہے کہ جب تک تکلیف نہ ہو حتیٰ کہ عمل میں بھی کچھ مشقت نہ ہو... اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت وعشق کا دعویٰ ہے اور جہاں کچھ تکلیف یا مشقت ہوئی سارا عشق رخصت ہوا...

حالانکہ ان کو تو جان دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے...

ہمارے حضرت حاجی صاحب کا شعر ہے:

متاعِ جانِ جاناں دینے پر بھی سستی ہے

مگر اب سالک سالک نہیں ہونا چاہتے مالک ہونا چاہتے ہیں اس لیے سہولت کے طالب ہیں... (التحصیل والتسہیل ص ۲۸۲)

قومِ لوط اور شیطان کی چال بازی کی مزاحیہ حکایت

شیطان لوط علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص کے پاس خوبصورت لڑکے کی صورت بن کر باغ میں آیا کرتا تھا' انگور توڑ توڑ کر کھا جاتا... باغ والا اس کو دھمکاتا مارتا تھا مگر یہ باز نہ آتا تھا... ایک دن اس نے تنگ آ کر اس سے کہا کہ کم بخت تو نے میرے باغ کا یہ پیچھا کیوں لے لیا ہے سارے درخت برباد کر دیئے تو مجھ سے کچھ روپے لے لے اور میرے باغ کا پیچھا چھوڑ دے... شیطان بصورت امرد نے کہا کہ میں اس طرح باز نہ آؤں گا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے درختوں کا ناس نہ کروں تو جو بات میں کہوں اس پر عمل کرو اس نے کہا وہ کیا بات ہے ابلیس نے اس کو کہا کہ میرے ساتھ تو برا فعل کیا کر پھر میں تیرے باغ کو چھوڑ دوں گا... چنانچہ پہلی بار تو اس نے جبراً وقہراً اپنے باغ کے بچاؤ کے لیے یہ فعل کیا پھر خود اس کو مزہ پڑ گیا وہ اس کی خوشامدیں کرنے لگا تو روز آیا کر اور جتنے انگور چاہے کھا لیا کر پھر اس نے دوسرے آدمیوں کو اس کی اطلاع دی اور لوگ یہ فعل کرنے لگے پھر کیا تھا عام رواج ہو گیا اس کے بعد شیطان تو غائب ہو گیا لوگوں نے لڑکوں کے ساتھ یہ فعل کرنا شروع کر دیا' خدا تعالیٰ کو یہ فعل بہت ہی ناگوار ہے چنانچہ لوط علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو اس فعل سے روکو ورنہ سخت عذاب آئے گا' انہوں نے بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آئے آخر عذاب نازل ہوا اور سب کے سب تباہ ہو گئے...

فائدہ: آج کل امارد کے ساتھ ابتلاء بہت زیادہ ہے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو شہوت بالرجال سے پاک وصاف ہیں مگر ان میں بھی نظر کے مرض میں اکثر مبتلا ہیں

حالانکہ حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ زنا آنکھ سے بھی ہوتا ہے... پس مردوں کو بنظر شہوت دیکھنا بھی حرام ہے اس میں بہت کم لوگ احتیاط کرتے ہیں... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے گنہگاروں پر ساتوں آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں... یہ لعنت بھی اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ملعون کو تباہ کرنے کے لیے کافی ہو جاتی ہے... سات قسم کے لوگوں میں سے اغلام کرنے والا ملعون ہے یہ آپ نے تین بار فرمایا... (ترمذی)

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں:

عشقہائے کز پئے رنگ بود　　　عشق نبود عاقبت ننگے بود

جو شخص رنگ و روپ ظاہری پر ہوتا ہے اس کا انجام ذلت اور بدنامی اور رسوائی ہے... بعض اکابر کا قول ہے کہ جس شخص کو حق تعالیٰ اپنے دربار سے نکالنا چاہتے ہیں اس کو محبت امارد میں مبتلا کر دیتے ہیں... محبت فعل اختیاری نہیں مگر اس کے اسباب اختیاری ہیں یعنی ان کو دیکھنا ان سے اختلاط کرنا وغیرہ اختیاری امور پر پکڑ ہوتی ہے... حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب بے ریش خوب صورت لڑکے کو خطاب کرتے ہیں:

خط نکلنے کو ہے اب اے شاہِ حسن　　　کر لے کچھ دن حکمرانی اور ہے

آ کے خط کر دے گا پردہ دری　　　کچھ دنوں کی لن ترانی اور ہے

یعنی اے لڑکے تیرے چہرے پر ابھی داڑھی کا خط نکلنے والا ہے یہ خط آ کے تیرے چہرے کے حسن کی سب پردہ دری کر دے گا... آگے فرماتے ہیں:

ظاہری حسن بتاں پہ نگاہِ عشق نہ جا　　　یہ نار ہے نار ہے نور نہیں نور نہیں

حضرت عارف باللہ مولانا حاجی محمد شریف قدس سرہ فرماتے ہیں... حقیقی محبت کے لائق اللہ ہی کی ذات ہے اور دنیا سے رخصت ہو کر ان کے روبرو جانا ہے مگر وہ سوال کریں گے کہ حرام محبت کیوں کی تھی تو کیا جواب دیں گے اور کیا منہ دکھائیں گے

اور جو چیز مر کر گل سڑ جائے' کیڑے پڑ جائیں ایسی شکل بگڑ جائے کہ ہر کوئی نفرت کرنے لگے وہ محبت کے لائق کیسے ہو سکتی ہے...

دنگا فساد کرانے میں شیطان کی عجیب چال

شیطان کو کسی نے کہا تھا کہ تو بڑا ملعون ہے' گناہ کراتا ہے اس نے کہا میں کیا گناہ کراتا ہوں میں تو ایک ذراسی بات کرتا ہوں لوگ اس کو بڑھا دیتے ہیں دیکھو میں تم کو تماشا دکھلاتا ہوں... ایک دکان پر پہنچا' ایک انگلی شیرہ کی بھر کر دیوار کو لگادی' اس پر ایک مکھی آ بیٹھی' ایک چھپکلی اس پر جھپٹی اس پر دکاندار کی بلی دوڑی اس پر ایک خریدار کا جو کہ فوجی سوار تھا کتا لپکا' دکاندار نے اس کتے کے ایک لکڑی ماری' سوار کو غصہ آیا اس نے دکاندار کے ایک تلوار ماری' بازار والوں نے انتقام میں سوار کو قتل کر ڈالا' فوج میں خبر ہوئی فوج والوں نے بازار کو گھیر کر قتل عام شروع کرادیا' بادشاہ وقت نے فوج سے ان ظالموں کو سزا میں قتل کر دیا' ایک گھنٹہ میں تمام شہر میں خون کے ندی نالے بہہ گئے' شیطان نے کہا دیکھا میں نے کیا کیا تھا اور لوگوں نے اس کو کہاں تک پہنچا دیا...

فائدہ: اس طرح وہ لوگ جو افیون کا نشہ کرتے ہیں یہ بھی شیطان کا شیرہ ہے جب تک اپنے پاس روپیہ رہتا ہے اس کو خرید کر کھاتے ہیں جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو اثاث البیت بیچ کر چلاتے ہیں جب وہ بھی ختم ہو گیا تو بیوی کا زیور پھر جائیداد اور گھر غرض سب اڑا دیتے ہیں ہر نشے کا انجام برا ہے...

افیون سے توبہ کرنے والے شخص کی حکایت

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک گاؤں کا رہنے والا مرید ہونے کے لیے آیا... حضرت نے کلمات بیعت کے جن کا کہ حاصل معاصی سے توبہ ہے کہلا دیئے' جب توبہ کر لی تو کہتا ہے کہ مولوی جی افیم سے توبہ کرائی ہی نہیں... حضرت نے فرمایا مجھے کیا خبر کہ تو افیون کھاتا ہے' اچھا یہ بتلا کتنی کھاتا ہے جس قدر کھاتا ہو

میرے ہاتھ پر رکھ دے مگر اس نے جیب میں سے افیون کی ڈبیہ نکال کر دور پھینکی کہ مولوی جی توبہ ہی کر لی تو اب کیا کھاویں گے گھر گیا تو دست شروع ہوئے اس نے مولانا سے کہلا بھیجا کہ حضرت دعا کیجیو اچھا ہو جاؤں چند روز کے بعد تندرست ہو کر پھر آیا' دو روپیہ حضرت کی خدمت میں پیش کیے' حضرت نے بعد انکار کے اس کے اصرار سے قبول فرمائے... کہتا ہے حضرت جی یہ تو آپ نے پوچھا ہی نہیں کہ یہ روپے کیسے ہیں؟ کہا فیم کے ہیں پوچھا افیم کے کیسے کہنے لگا کہ میں دو روپیہ ماہوار کی افیون کھاتا تھا جب میں نے افیون چھوڑی تو میرا نفس بہت خوش ہوا کہ دو روپیہ بچیں گے میں نے کہا میں تیرے لیے نہیں بچاؤں گا میں یہ دو روپیہ اپنے پیر کو دوں گا...

فائدہ: اس شخص کی قوت علمی و عملی پر غور فرمائیے کہ کس درجہ کی تھی قوت علمی تو فہم اس بات کا کہ نفس کے خلاف کرنا چاہیے اور عملی قوت یہ کہ ایک دم سے ایک مدت کی عادت کو جو سالہا سال کے مجاہدہ سے بھی چھوٹتی نہیں چھوڑ دی... بہر حال یہ نفس کے حیلہ حوالے ہیں جب آدمی دل سے ہمت کرتا ہے اور قصد کرتا ہے کسی کام کے چھوڑنے کا تو حق تعالیٰ ضرور امداد کرتے ہیں...

حضرت شیخ احمد خضرویہ کی حکایت

حضرت شیخ احمد خضرویہؒ بہت مقروض تھے مگر آمدنی بہت تھی لوگ معتقد تھے نذرانے بہت آتے تھے اس لیے کوئی شخص قرض دینے سے انکار نہ کرتا تھا' جب وہ مرنے لگے تو سب لوگوں کو اپنے اپنے روپیہ کی فکر ہوئی اور انہوں نے گھر پر آ کر تقاضا شروع کیا کہ آپ تو مر رہے ہیں ہماری رقم کہاں ہے؟ آپ خاموش ہو کر منہ ڈھانک کر لیٹ گئے' فرمایا خدا پر نظر رکھو' اتنے میں ایک حلوائی کا لڑکا حلوا بیچتا ہوا سامنے سے گزرا' آپ نے اسے بلایا اور سارا حلوا خرید کر لوگوں کو کھلا دیا' لڑکے نے دام مانگے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی یہ لوگ بھی اپنے دام مانگ رہے ہیں تو بھی ان کے ساتھ بیٹھ جا یہ سن کر لڑکے نے رونا شروع کیا کہ ہائے مجھے تو میرا باپ مار ڈالے گا' لڑکے کے

رونے کو دیکھ کر سب لوگوں کو شیخ پر غصہ آیا کہ بھلا ان بزرگ کو مرتے مرتے بھی قرض کرنے کی کیا ضرورت تھی مگر ان کو کیا خبر تھی کہ انہوں نے قرض خواہوں کی ضرورت سے یہ کام کیا تھا.. تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ کسی امیر کا ایک خادم ایک سینی میں اشرفیاں لے کر حاضر ہوا اور حضرت شیخ سے عرض کیا کہ فلاں امیر نے یہ ہدیہ خدمت والا میں ارسال کیا ہے آپ نے اسے قبول فرمایا' دیکھا تو بالکل قرض کے برابر تھا اسی وقت سب قرضہ ادا فرمادیا' اب تو لوگ بڑے معتقد ہوئے کہ واقعی مقبول بندے ہیں...

کسی خادم نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے حلوائی کے لڑکے کو حلوا بلا ضرورت کیوں خرید فرمایا تھا' اس سے تو بڑی ذلت ہو رہی تھی' فرمایا کہ یہ سارے قرض خواہ جب یہاں آ کر بیٹھے' میں نے دعا کی اے اللہ! میرا قرضہ مرنے سے پہلے اتار دیں' ارشاد ہوا کہ ہمارے یہاں کچھ کمی نہیں مگر اس وقت کوئی رونے والا ہونا چاہیے اور ان میں کوئی رونے والا نہیں ہے' میں نے یہ رونے کی ترکیب کی تھی...

فائدہ: اسی کو مولانا روم فرماتے ہیں:

تا نہ گرید کودک حلوا فروش — بحر بخشائش نمی آید بجوش

تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن — تا نہ گرید ابر کے خندد چمن

گر تو خواہی کز بلا جان و آخری — جان خود در تضرع آوری

در تضرع باش تا شادان شوی — گریہ کن تا بے دہاں خنداں شوی

ترجمہ: جب تک حلوا فروش لڑکا نہ رویا بخشش کا دریا جوش میں نہ آیا' جب تک بچہ نہیں روتا ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں جوش مارتا... جب تک ابر نہ برسے چمن سرسبز نہیں ہوتا... اگر تم چاہتے ہو کہ بلا سے جان تمہاری چھوٹ جائے تو جان سے گریہ زاری کرو تا کہ تم کو خوشی حاصل ہو... گریہ کرو تا کہ وہاں ہنسنے والے ہو...

پشت پر شیر کی تصویر بنوانے والے کی حکایت

ایک شخص ایک گودانے والے کے پاس گیا کہ میری پشت پر شیر کی تصویر

بنا دے... اس نے اپنا کام شروع کیا اور ایک جگہ سوئی کو لگایا اس نے آہ کی اور اس نے پوچھا کیا بنا رہے ہو کہا منہ بنا رہا ہوں' کہنے لگے یہ شیر کھاوے پیوے گا تھوڑا ہی جو اس کو منہ کی ضرورت ہے بس منہ کو رہنے دو' اس نے دوسری جگہ سوئی کی نوک کو چبھویا' آپ نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو کہا دم بنا رہا ہوں' کہنے لگا بعضے دم کٹے بھی شیر ہوتے ہیں' دم کی ضرورت نہیں کچھ اور بناؤ' اس کو رہنے دو اس نے تیسری جگہ سوئی کو چبھویا اس نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو آنکھیں' بولا اس کو آنکھوں کی کیا ضرورت ہے' کوئی دیکھنا تھوڑا ہی رہ گیا ہے... اس نے چوتھی جگہ سوئی کو چبھویا آپ نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو... کہا شکم کہنے لگا ارے بیوقوف اسے شکم کی کیا ضرورت ہے کچھ کھانا پینا تھوڑا ہی ہے تو مصور نے جھلا کر سوئی پھینک دی اور کہنے لگا:

شیر بے گوش و سر و شکم کہ دید   ایں چنیں شیرے خدا ہم نا فرید

شیر بے دم اور پیٹ کا کس نے دیکھا ہے ایسا شیر خدا نے بھی پیدا نہیں کیا جس کے نہ شکم ہو نہ منہ نہ دم ہو نہ آنکھیں... جب تجھ کو سوئی کی تکلیف پر صبر نہیں تو شیر کی تصویر ہی کیوں بنواتا ہے... جا اپنا کام کر

چوں نداری طاقت سوزن زدن   بس تو از شیر زیاں کم دم بزن

یعنی جب تم میں سوئی چبھنے کی طاقت نہیں ہے تو تم شیر ہونے کا دعویٰ مت کرو... صاحب! اگر علم حقیقی اور علم نافع حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا تو یہی راستہ ہے یہی طریقہ ہے نشتر اور زخم کھانے پڑیں گے...

یعنی اپنی طرف سے اس کے لیے آمادہ ہونا پڑے گا باقی اس کا میں اطمینان دلاتا ہوں کہ جب تم اپنی طرف سے ہر طرح ذلت اور رسوائی کے لیے آمادہ ہو جاؤ گے اللہ تبارک وتعالیٰ غیب سے تمہاری مدد فرماویں گے...

امراء اور حکام کا اثر عوام پر زیادہ ہوتا ہے

ایک بزرگ بھوپال میں تھے... نواب صاحب کی بیگم ان کی زیارت کو آئیں...

جب بیگم صاحبہ واپس ہونے لگیں تو انہوں نے ان کی جوتیاں جھاڑ کر سیدھی کر دیں... انہوں نے کہا توبہ توبہ آپ نے بزرگ ہو کر مجھ گنہگار کو شرمندہ کیا... انہوں نے فرمایا تم مجھ سے زیادہ بزرگ ہو... بیگم صاحبہ نے پوچھا کس طرح' انہوں نے کہا کہ میں مدت سے کوشش کرتا ہوں کہ بیوہ عورتیں نکاح کر لیں مگر کچھ اثر نہیں ہوتا' تم ایک دفعہ اعلان کر دو تو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بکثرت نکاح ہوئے...

فائدہ: سو یہ کاہے کا اثر ہے امیری کا... غرض امراء حکام کا اثر علماء اور فقراء سے بھی زیادہ ہوتا ہے میرے ایک دوست کہتے تھے کہ مردم شماری کے زمانہ میں میں نے اپنے ایک ملنے والے سے کہا جو اسی کام پر تعینات ہے کہ بڑا ثواب ہوگا اگر تم اس وقت میں ایک کام کر دو' وہ یہ کہ جب کسی مسلمان کے یہاں مردم شماری کرنے جاؤ تو جہاں اور خانہ پریاں کرتے ہو یہ بھی پوچھ لیا کرو کہ نمازی ہے یا نہیں؟ انہوں نے ایسا ہی کیا...

حضرت صرف اسی پوچھنے کا یہ اثر ہوا کہ ہزاروں آدمی نمازی ہو گئے' جیسے ایک صاحب سب انسپکٹر صاحب تھے' اپنے علاقہ میں جو بے نمازی ملتا جھوٹ موٹ اس کا نام نوٹ بک میں لکھ لیتے' زبان سے کچھ نہ کہتے' اس کا یہ اثر تھا کہ تمام علاقہ کے آدمی نمازی ہو گئے... (الظاہر ص ۱۷)

ایک گنوار جولاہے کا قصہ ہے کہ اس کا لڑکا انگریزی پڑھتا تھا کسی نے پوچھا کہ تمہارا لڑکا انگریزی پڑھتا ہے اب کتنی لیاقت ہو گئی؟ کہنے لگا کہ کھڑے کھڑے موتنے لگا ہے اب ذرا سی کسر باقی رہ گئی ہے!

فائدہ بس کھڑے ہو کر موتنے لگنا اس کے نزدیک بڑی لیاقت تھی کہ اس کے بعد کامل لیاقت میں ذرا ہی سی کسر رہ جاتی ہے...

شاید وہ کسر یہ ہو کہ کھڑا کھڑا ہگنے بھی لگے... حقیقت یہ ہے کہ اوچھا آدمی ذرا سی

بات میں اترانے لگتا ہے کہ جو بات کسی درجہ میں قابل فخر نہیں ہوتی وہ اسی پر ناز کرنے لگتا ہے اور یہ ساری خرابی جہل کی ہے ان لوگوں کو اصلی کمالات کی خبر نہیں...

موروثی پیر کی حکایت

ایک حکایت یاد آئی کہ گوجر کے یہاں ایک میراثی پیر آیا... گوجر بولا کہ اب کے تو بہت دبلے ہو رہے ہو؟ پیر صاحب بولے تم نماز نہیں پڑھتے تمہارے بدلے میں پڑھتا ہوں' تم روزہ نہیں رکھتے میں ہی رکھتا ہوں' علیٰ ہذا سب اعمال' پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ پل صراط پر جو کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے تمہارے عوض چلنا پڑتا ہے تو کہاں تک دبلا نہ ہوں...

گوجر بولا! بہت ہی کام کرنا پڑتا ہے جا میں نے فلاں کھیت تجھے دے دیا' پیر خوش ہوئے کہا کہ قبضہ کرادے وہ ساتھ چلا... دھانوں کی پتلی پتلی ڈولیں ہوتی ہیں ایک جگہ پیر صاحب پھسل کر گر پڑے' گوجر نے ایک لات دی کہ تو پل صراط پر کیا چلتا ہوگا' جھوٹا ہے میں ایسے جھوٹے کو کھیت نہیں دیتا' اب وہ کھیت بھی چھین لیا اور چوٹ بھی لگی...

فائدہ: یہی حال آج کل جاہل پیروں کا ہے کہ خود تو خدا سے دور ہیں اور مریدوں کو بھی خدا سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم	نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

(مواعظ اشرفیہ)

حضرۃ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ

اوران کا اندازِ مزاح

(مرتب: صوفی محمد راشد...ڈیرہ اسماعیل خان)

اکابر اہل اللہ علوم و معارف کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقین کی دلجوئی اور تفریح طبع کی خاطر کچھ ظریفانہ ارشادات فرماتے رہتے ہیں...

ایسے ارشادات کا انتخاب حضرت اقدس شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ کے افادات سے دیا جاتا ہے جس سے حضرت والا کا مخصوص ذوق مزاح جھلکتا ہے اوران ظریفانہ لطائف میں اصلاح کا پہلو بھی نمایاں ہے...

رعایت لفظی سے بات میں بات اور مزاح پیدا کرنے کا حضرت والا کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے جو حضرت والا کی خوش مزاجی و خوش طبعی کی دلیل ہے زیر نظر ارشادات و واقعات میں یہی جھلک نمایاں ہے جن کا انتخاب حضرت والا کے مطبوعہ ملفوظات و مواعظ سے کیا گیا ہے جن کا حوالہ ہر ملفوظ کے آخر میں درج ہے

اچار لاچار

جنوبی افریقہ سے ایک مہمان جو عالم اور مفتی بھی ہیں ایئرپورٹ سے پہنچے... حضرت کے صاحبزادے حضرت مولانا مظہر صاحب نے فرمایا کہ ان کا اچار کا بڑا کاروبار ہے اور پورے افریقہ میں ان کا اچار مشہور ہے... حضرت والا نے مزاحاً فرمایا کہ پھر تو وہاں کوئی بھی لاچار نہ ہوگا...(انعامات ربانی، ص:۱۶۱)

کُونین...کونین

بعض بزرگوں کو عوام الناس کی طرف سے گالیاں پڑنے پر فرمایا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بعضے بندوں سے کُونین بھیج دیتے ہیں جس سے عجب و کبر کا ملیریا اُتر جاتا ہے اور اس کُونین سے دولت کونین مل جاتی ہے...(حوالہ بالا،ص:۲۲۹)

پٹیاں... پٹی

حضرت والا کے خاص احباب میں سے ایک صاحب صبح کی مجلس میں شرکت کے لیے آئے، ان کی قمیص کی آستینوں پر لمبی لمبی پٹیاں بنی ہوئی تھیں۔ مزاحاً فرمایا کہ آپ نے اتنی پٹیاں باندھی ہوتی ہیں لیکن آپ کی شرافت ہے کہ پھر بھی آپ لوگوں کو پٹی نہیں پڑھاتے...اسی طرح ایک صاحب نے کہا کہ میں ٹیپ ریکارڈ دُکاندار کو واپس کرنے جارہا ہوں کیونکہ یہ خراب ہے حالانکہ میڈ ان جرمن لکھا ہوا ہے۔ مزاحاً فرمایا کہ آپ اس دُکاندار سے کہہ دیں کہ اگرچہ یہ میڈ ان جرمن ہے لیکن ہمارا من خوش نہیں ہے...(فیوض ربانی،ص:۱۷)

منظور...ناظر

کراچی میں ایک شخص آیا...میں نے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ کہا کہ منظور کالونی میں رہتا ہوں، میں نے مزاحاً کہا کہ دیکھو بھائی ناظر کالونی میں نہ رہنا، چاہے کوئی تمہیں مفت کا پلاٹ دے دے، پھر اسی وقت میرا یہ شعر موزوں ہوا ؎

اختر وہی اللہ کا منظور نظر ہے　　　　دُنیا کے حسینوں کا جو ناظر نہیں ہوتا

پل (Pull) اور پش (Push)

فرمایا کہ لندن میں میں نے دیکھا کہ دروازوں پر کہیں Pull لکھا ہوا ہے اور کہیں Push...میں نے دوستوں سے کہا کہ حسینوں کو دکھا کر شیطان پہلے Pull کرتا ہے پھر پل پر چڑھا کر پُش کرتا ہے اور پل کے نیچے گرادیتا ہے...پھر آدمی پچھتاتا ہے کہ مجھے کہاں ذلت میں گرادیا...(حوالہ بالا،ص ۲۲)

ہینڈل...سینڈل

فرمایا جنہوں نے حسینوں کے حسن کو ہینڈل کرنے کی کوشش کی، ان کے سر پر سینڈل پڑے ہیں...(حوالہ بالا)

پلیٹ اور پیٹ

فرمایا جینا اللہ پر مرنے کے لیے ہے...لیکن آج کل ہم نے اپنی زندگی کا مقصد یہ بنایا ہے کہ دسترخوان پر لے پلیٹ اور پیٹ میں سمیٹ اور فلیٹ میں لیٹ (حوالہ بالا ص:۶۸)

نواب اور آبِ نو

فرمایا کہ نوابوں کو میں آبِ نو دیتا ہوں کیونکہ وہ ''نو'' آب ہو چکے ہیں...(No انگریزی کا ہے) اب تمہارے پاس پانی کہاں ہے ریاستیں ختم ہو گئیں...(حوالہ بالا)

جانور...جنوری

فرمایا کہ انگریزوں کو کافروں کو، اللہ تعالیٰ نے جانور فرمایا ہے بلکہ جانور سے بدتر ''اُولٰئِک کالانعام بل ھم اضل'' اسی لیے ان کے سال کا آغاز جنوری سے ہوتا ہے...(حوالہ بالا، ص:۷۰)

ٹیڈی...ریڈی

فرمایا جو صاحب نسبت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر نظر رکھتے ہیں کہ میرا یہ صاحب نسبت بندہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے، کسی ٹیڈی پر اس کا نفس ریڈی نہ ہو جائے اور اس کا نور تقویٰ نہ چھن جائے...اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے...(الطاف ربانی، ص:۱۶)

پڑے ہوئے...رکھے ہوئے

فرمایا پنجاب میں ایک صاحب نے کہا کہ دیکھو وہاں کتاب پڑی ہے، اس کو اُٹھا لاؤ، میں نے کہا پڑی ہے نہ کہو رکھی ہے کہو...کہنے لگے پڑی کہنے میں کیا حرج ہے...

میں نے کہا حرج یہ ہے کہ اگر آپ کسی کے یہاں مہمان ہوں اور میزبان کہہ دے کہ آج کل میرے یہاں پڑے ہوئے ہیں... تو زور سے ہنسے اور کہا بات سمجھ میں آ گئی... (الطاف ربانی، ص:۵۹)

قلندر... بندر

فرمایا جن جاہل صوفیوں نے نفس کو جائز نعمتیں نہیں دیں اور تنہائی اختیار کی، اللہ والوں کی صحبت میں نہ رہے، ان کے نفس نے ان کو ایسا پٹخا ہے کہ قلندر سے بندر ہو گئے... یعنی جانوروں کی طرح حرام حلال کی بھی تمیز نہ رہی...

اس لیے کہتا ہوں کہ سینے میں ہو عشق کا سمندر مگر احباب کے ساتھ رہو مست قلندر... پھر نہیں بنو گے، بندر ان شاء اللہ تعالیٰ... (حوالہ بالا، ص۹۱)

حسنہ... ہنسنا

فرمایا کہ جو قرضہ حسنہ مانگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نادہندگان میں سے ہے... کسی نے کہا کہ قرض حسنہ سے مراد ہے کہ قرض دہندہ جب اپنا قرض مانگے تو قرض دار ہنس دے... قرض حسنہ یعنی قرض ہنسنا... (حوالہ بالا، ص:۹۳)

دوچار... چار

فرمایا ان لیلاؤں کو نہ دیکھو اللہ پر فدا ہو جاؤ... لہٰذا ایئرپورٹوں پر اور سڑکوں پر آنکھیں دوچار نہ کرو اور چار کی فکر نہ کرو... ایک بیوی پر ہی قناعت کرو (افضال ربانی، ص:۱۲)

گردہ... دل گرد

فرمایا کہ یہ حسین خود اپنی سلامتی اعضاء پر قادر نہیں... اگر ان کا گردہ فیل ہو جائے تو کوئی حسین اپنا گردہ ٹھیک نہیں کر سکتا... تو تم کیوں اپنا دل گردہ اِن پر خراب کرتے ہو... غیر اللہ سے جان چھڑا کر ہمہ وقت اللہ پر فدا رہنا اس کا نام استقامت ہے... (حوالہ بالا، ص:۱۸)

ایکسیڈنٹ...ڈنٹ

فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے...لو نہ لو دیکھ تو لو، لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی کرلیں کیونکہ دیکھنے سے حسن اور عشق میں ایکسیڈنٹ ہو جائے گا...جب ایکسیڈنٹ ہوگا تو ایمان میں ڈنٹ آ جائے گا...(حکایات ربانی، ص:۶)

آپا...چھاپا

فرمایا حج وعمرہ کر کے حاجی صاحب جہاز پر بیٹھے ایئر ہوسٹس آئی تو اب اس کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں آپا چائے تو لا دو... نفس پہلے کہتا ہے کہ اس کو آپا کہو آپا کہنے کے بعد چھاپہ مارو یعنی گناہ کی حرام لذت حاصل کرلو...(حوالہ بالا، ص:۷)

پی اے...پیئے

فرمایا اللہ تعالیٰ ہمارے خالق ہیں، ہماری کمزوریوں سے واقف ہیں کہ یہ عورتوں سے قریب رہے گا تو کب تک بچے گا...اگر عورت کو پی اے (P.A) رکھ لیا تو بغیر پیئے ہی پیئے رہے گا...لہٰذا اسباب گناہ سے بچنے کے لیے تھوڑا سا ہمت سے کام لینا پڑے گا...(حوالہ بالا، ص:۴۶)

قال، حال، ریال

فرمایا مولانا محمد احمد صاحب کا شعر ہے ؎

کسی کو آہ فریب کمال نے مارا   میں کیا کہوں مجھے فکر مآل نے مارا

میں نے اس میں یہ ترمیم کردی ہے ؎

کسی کو آہ فریب کمال نے مارا   میں کہوں مجھے فکر ریال نے مارا

اتنی دور سے آئے لیکن حرم کی نمازیں جاری ہیں...یہ دھڑا دھڑ ریال گن رہے ہیں...(تعلق مع اللہ، ص:۴۶)

ٹیڈی... اسٹیڈی

فرمایا ایک شخص رات بھر تہجد پڑھتا ہے لیکن جب صبح دُکان پر گیا تو خریدنے والی جو ٹیڈی آئی اس نے اس ٹیڈی کی اسٹیڈی شروع کردی یعنی بدنظری کرنے لگا اور اس کو کبھی آپا بنا رہا ہے کبھی خالہ بنا رہا ہے... یہ شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا، گناہوں سے نیکیوں کا سارا نور ختم ہوجاتا ہے... (حقوق النساء، ص:۲۴)

باگڑ بلا... عارف باللہ

حسینوں کے چہرے کا جغرافیہ بگڑنے والا ہے جو ایسی بگڑنے والی صورتوں پر بگڑتا ہے اور مرتا ہے اور تباہ ہوتا ہے... یہ باگڑ بلا ہے، عارف باللہ نہیں (تکمیل معرفت، ص:۹)

عبداللطیف... عبداللطف

فرمایا ذکر میں لذت اور مزہ نہ ملنے سے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ اللہ کا عاشق نہیں ہے... عبداللطیف نہیں ہے، یہ ظالم عبداللطف ہے... مزہ کا غلام ہے، اللہ کا غلام کہاں... (فیضانِ محبت، ص:۳۶)

کوفتہ... کوفت

فرمایا جو شخص گناہ نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی تلخ کردیتے ہیں... ہمیشہ پریشان رہتا ہے... کھاتا ہے کوفتہ لیکن دماغ میں کوفت گھسی ہوئی ہے... ہر وقت کوفت و پریشانی اور دل بے چین رہتا ہے... (تقویٰ کے انعامات، ص ۲۱)

سادھو... سوادھو

تقویٰ سے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عزت دیتا ہے یہاں تک کہ ہندو اور کافر بھی عزت کرتا ہے... کہتا ہے کہ بھائی یہ بڑا پرہیزگار اور سادھو آدمی ہے اور جو حرام نظر ڈالتا ہے اس کو کہتا ہے کہ یہ سادھو نہیں سوادھو ہے یعنی سواد (مزہ) لیتا ہے حرام لذت لیتا ہے، ہندو بھی ایسے کو گالیاں دیتا ہے... (حوالہ بالا ص:۲۳)

پری... پریشانی

فرمایا: کتنی ہی حسین گزرے نظر کو بچا کر دیکھو اللہ کیا دیتا ہے اور نظر ڈالنے کے بعد پریشانی آئے گی... پری آئی اور پریشانی آئی... پری میں پریشانی موجود ہے... ہر وقت دل میں ظلمت اور اندھیرے معلوم ہوں گے...(مجلس ذکر، ص:۳۵)

ٹائیفائیڈ...کوالیفائیڈ

بیچارے دُنیا والوں کو فکر ہے...کوئی بچہ بیمار ہے... کسی کو ٹائیفائیڈ ہے، کسی کو نزلہ ہے... کسی کو ٹائیفائیڈ تو نہیں مگر کوالیفائیڈ بنانے کی فکر ہے...غرض طرح طرح کی فکریں ہیں...(حوالہ بالا، ص:۴۱)

مرغا...مرغیاں

ایک صاحب نے کہا کہ کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ مولویوں کے دسترخوان پر مرغیاں خوب دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ بچپن میں مدرسوں میں ان کو مرغا بنایا گیا تو اللہ تعالیٰ کو رحم آ گیا کہ ہماری راہ میں تم مرغے بنے اس لیے اب مرغیاں تمہاری طرف دوڑ کر آئیں گی...(تعمیر وطن آخرت، ص:۱۰)

ڈیزائن...خزائن

فرمایا: جو حسینوں کے مختلف ڈیزائن کو اللہ کے لیے ریزائن دے دے تو اللہ کے خزائن اس پر برس جائیں گے اور اگر ان کے ڈیزائن کو ریزائن نہ کرو گے تو رام نرائن ہو جاؤ گے...(حوالہ بالا، ص:۱۴)

دہی بڑا...اللہ بڑا

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں ایک مہینہ ایسا مقرر کر دیا ہے کہ صبح سحری خوب کھاؤ اور پھر افطاری بھی سیر ہو کر کھاؤ...دہی بڑا کھاؤ لیکن جب تک اللہ بڑا ہے (یعنی اللہ اکبر) کی آواز نہ آ جائے دہی بڑا کھانا جائز نہیں، مؤذن کا انتظار کرو...جب اذان ہو پھر کھاؤ...(حوالہ بالا، ص:۲۲)

میرنڈا...انڈا

فرمایا: بیویوں کو محبت سے رکھو، بھلائی سے رکھو... ذرا ذرا سی بات میں ان پر سختی نہ کرو، مٹھائی کھلاؤ، میرنڈا پلاؤ، انڈا کھلاؤ، ڈنڈا مت کھلاؤ، اسے معاف کر دو... (حوالہ بالا، ص:۴۹)

کلے...کلّے

فرمایا: جنگل میں شیر ناراض ہو جائے اور پھر وہ معاف کر دے تو آپ اس کا کتنا شکریہ ادا کریں گے اور ایک آدمی مریض ہے لیٹا ہوا ہے اور وہ یہ کہے کہ جاؤ معاف کر دیا، آپ اس کی کیا قدر کریں گے... اس لیے کہ معاف نہ بھی کرتا تو کیا بگاڑ سکتا تھا اور محمد علی کلے معاف کر دے تو بڑی بات ہے ورنہ کلّے پر ایک باکسنگ مارتا دانت توڑ ڈالتا... (حوالہ بالا، ص:۵۱) یہ اس پر فرمایا کہ اللہ جیسے قادر مطلق کی معافی کی قدر کرنی چاہیے... باوجود قدرت کے سزا نہ دینا کمال رحمت ہے...

غنیمت...مال غنیمت

(لندن پہنچنے پر) فرمایا کہ آپ حضرات کی خدمت کو غنیمت سمجھ کر بلکہ مالِ غنیمت سمجھ کر میں پھر حاضر ہو گیا ہوں... دوستوں کی ملاقات کیا مالِ غنیمت سے کم ہے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب سے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جنت میں دوستوں کی ملاقات ہوگی تو مجھے جنت کا شوق بڑھ گیا... (نورِ ہدایت، ص:۸)

کنڈم...ریفرینڈم

فرمایا کہ یہ مت دیکھئے کہ حکیم الامت رحمہ اللہ اور بڑے بڑے علماء اور اولیاء تو چلے گئے آج کل کے مرشدین کنڈم نا قابل ریفرینڈم ہیں... ان کے پاس جانے سے کیا ملے گا... دروازوں کو مت دیکھو، دروازوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے لیکن اللہ وہی زندہ حقیقی موجود ہے جو دروازوں کے ذریعہ عطا فرماتا ہے... (حوالہ بالا، ص:۱۲)

وائف...لائف

فرمایا کسی کی بہو، بیٹی اور کسی کی وائف کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے...میں ان سے کہتا ہوں کہ کیوں دیکھی کسی کی وائف کہ کھانی پڑی ویلیم فائیو (نیند آور دوا) اور خراب کردی اپنی لائف...اپنی بیوی پر صبر کرو...اس سے بڑھ کر کوئی لیلیٰ نہیں (حوالہ بالا، ص:۱۶)

اہل...اہلیہ

فرمایا: ایک صاحب نے میرے کہنے سے ڈاڑھی رکھ لی تو ایک دن ان کی بیوی نے کہا کہ میاں ہمیں بھی دُعا میں یاد رکھنا تو انہوں نے پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھ سے دُعا کے لیے نہیں کہا...اس نے کہا کہ اس وقت آپ دُعا کے اہل نہیں تھے...آپ ڈاڑھی نہ ہونے سے اہلیہ لگ رہے تھے...(حوالہ بالا، ص:۲۵)

بندر...قلندر

(حفاظت نظر کے سلسلہ میں فرمایا) کہ اگر کسی کی عاشقی دیکھنی ہے تو ایئر پورٹ پر دیکھو، مارکیٹوں میں دیکھو وہاں پتہ چلے گا کہ یہ کیسا آدمی ہے، یہ بندر ہے یا قلندر ہے...(علامات اہل محبت، ص ۲۵)

ٹٹ...ٹیٹ

فرمایا: ڈاڑھی منڈانے سے انسان بندر معلوم ہوتا ہے اور بیوی بھی اس سے دُعا نہیں کراتی کہتی ہے کہ یہ تو ٹٹ فار ٹیٹ ہے (ادلے کا بدلہ) یعنی جیسی میں ہوں ویسے یہ ہے دونوں کے گال برابر ڈاڑھی رکھ لیجئے، پھر بیوی کہے گی کہ میاں دُعا کرنا...(حوالہ بالا، ص:۲۷)

گڑیا...بڑھیا

فرمایا: ان حسینوں کو خدا ہی کے حکم سے مت دیکھو، کچھ دن کے بعد یہ حسن بگڑ جاتا ہے...سولہ سال کی گڑیا کو جس نے دیکھا تھا اب اس کو جب ستر سال کی بڑھیا دیکھو گے تو بھاگ جاؤ گے...(عرفانِ محبت، ص:۲۹)

مری...مرا

ہندوستان کا ایک شاعر پاکستان آیا...ریل میں اس کی سیٹ کے ساتھ کالج کی ایک لونڈیا آ کر بیٹھ گئی...اب وہ پریشان کہ کہاں سے یہ مصیبت آ گئی...
پوچھا کہ بی بی صاحبہ آپ کہاں جائیں گی...اس نے کہا میں مری جا رہی ہوں...پھر اس نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہا کہ میں مرا جا رہا ہوں...بس پھر کیا تھا وہاں سے اُٹھ کر بھاگی...(فیضانِ حرم، ص:۴۳)

مولیٰ...لیلیٰ

فرمایا: جو دل میں مولیٰ کو لائے گا وہ لیلیٰ سے نظر بچائے گا کیونکہ جس نے لیلیٰ سے نظر کو بچایا اس نے مولیٰ کو دل میں پایا...(اللہ کے باوفا بندے، ص:۱۸)

لاشے...لاس

(مرنے کے بعد) دُنیا تو چھوٹ گئی اور مولیٰ کو بھی نہ پایا...ارے ظالمو! نہ لیلیٰ کو پایا نہ مولیٰ کو پایا...کس قدر خسارے اور لاس (Loss) میں گئے کیونکہ لاشے یعنی لاش پر مر رہے تھے اور جو لاشے پر مرتا ہے وہ لاس میں آ جاتا ہے...(ص:۲۰)

میک اپ...پک اپ

فرمایا: پی آئی اے کی ایئر ہوسٹس جب میک اپ کر لیتی ہے تو نفس میں پک اپ (Pickup) ہوتا ہے...
لیکن یہ جب ریٹائر ہو جائیں تو جا کر ان کی خیریت پوچھو...اس کو دیکھ کر بھاگو گے...(لذت ذکر، ص:۲۰)

گڈا...بڈھا

اسی طرح سولہ سال کے جس حسین پر مرتے ہیں وہی سولہ سال کا گڈا جب ساٹھ برس کا بڈھا بن جائے گا تو پھر اس کو دیکھ کر کیوں بھاگتے ہو...(حوالہ بالا، ص:۲۰)

اے سی...ایسی تیسی

فرمایا: روزہ میں تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اس کا انعام بہت بڑا ہے جس کو دُنیا میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اُٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے...مثلاً گرمی شدید ہے لُو چل رہی ہے اور حکومت نے اعلان کر دیا کہ جو اس وقت کیاڑی تک پیدل جائے گا تو اس کو پچاس لاکھ کا پلاٹ ملے گا تو اس وقت کتنے لوگ اے سی میں بیٹھے ہوئے اے سی سے کہیں گے تیری ایسی تیسی...(تحفۂ رمضان، ص:۴)

روٹ...اخروٹ

مسائل سے لاعلمی کے متعلق فرمایا کہ کوئی روڈ پر موٹر نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب مجھے اس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موٹر نکالا... پہلے قانون سیکھو تب روڈ پر آؤ...اب روٹ پر آگئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو...(ص:۱۵)

ٹیچر...چیٹر

فرمایا: نظر کی لعنت بہت خطرناک چیز ہے...دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے...نماز میں کہے گا منہ میرا طرف کعبہ شریف کے مگر دل کے سامنے شیطان اسی حسین کا فیچر رکھے گا...یہ شیطان بہت بڑا ٹیچر (اُستاد) ہے اور چیٹر (دھوکہ باز) بھی ہے...(ص:۲۰)

ڈاوٗٹ...آوٗٹ

فرمایا جب کسی کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُنیا و آخرت میں مدد فرمائیں گے... یعنی غیبت کرنے والے کا ردّ کرے کہ وہ ایسے آدمی نہیں ہیں...یہ نہیں کہ خاموشی سے سن لیا کہ ہاں یار! مجھے تو بہت عرصہ سے یہی ڈاوٗٹ (شک) تھا...آج تم نے تو بڑا راز آوٗٹ (ظاہر) کر دیا...حالانکہ اسے خبر نہیں کہ وہ خود ناک آوٗٹ...(راندۂ درگاہ) ہو گیا...(ص:۳۰)

کرکٹ... کوڑا کرکٹ

کالج کے طلباء سے فرمایا کہ دن بھر تو کرکٹ کھیلتے ہو۔ جب کوڑا کرکٹ (یعنی تھک کر بیکار ہو جانا) ہو گئے تو عشاء کی صرف ۹ رکعت پڑھ لو... ۴ فرض، ۲ سنت اور تین وتر، سب نے کہا کہ ہم میں سے سو فیصد آج سے عشاء پڑھیں گے، ہمیں تو سترہ رکعات نے ڈرا رکھا تھا... (تقریر بخاری شریف، ص:۱۱)

خوش قامت... استقامت

حفاظت نظر کے سلسلے میں فرمایا کہ اللہ سے دعا بھی کرے کہ آپ میری مدد اور دستگیری فرمائیے کہ کسی خوش قامت کے سامنے میری استقامت متاثر نہ ہو (محبوب الٰہی بننے کا طریقہ، ص:۱۱)

انسپکشن... انفیکشن

فرمایا: اپنے قلب کی نگرانی کیجئے جس کو انگریزی میں انسپکشن (معائنہ) کہتے ہیں... ہر وقت قلب کا انسپکشن کیجئے کہ دل میں کہیں غیر اللہ کا انفیکشن (برے اثرات) تو نہیں ہو رہا ہے... ہمارے قلب میں کوئی نمک حرام تو نہیں آ رہا ہے کہیں بدنظری تو نہیں ہو رہی ہے...

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آ جائے حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

(توبہ کے آنسو، ص:۱۵)

ہوا... ھویٰ

فرمایا: ایک طالب علم نے مجھ سے کہا کہ میرے پیٹ میں ہوا بھری رہتی ہے... میں نے مزاحاً کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے ''ونهى النفس عن الهوىٰ'' پر عمل نہیں کیا... ھویٰ پر عمل کر لیا، اگر تم ھویٰ (خواہشات) کو روکتے تو یہ ہوا پیدا نہ ہوتی... ھویٰ سے مزہ لینے کی سزا میں تمہارے پیٹ میں ہوا گھس گئی... (خون تمنا کا انعام، ص:۲۱)

حیض... حیض

فرمایا: جنوبی افریقہ، امریکہ اور برطانیہ میں جہاں بھی جاتا ہوں انگریزی کا

ایک لفظ کثرت سے استعمال ہوتا ہے She has, He has، میں نے مزاحاً کہا کہ بتاؤ یہ مسجد میں کیا حیف حیف چل رہا ہے تو انگریزی کا Has اور ہوتا ہے اُردو کا حیف اور...(اصلی پیری مریدی،ص:۲۰)

ٹیک...اوورٹیک

فرمایا: فانی سہاروں سے ٹیک نہ لگاؤ ورنہ شیطان اوورٹیک کرے گا...بس وہاں سے آنکھ بچا کر بھاگو...ففروا الی اللہ..اللہ کی طرف دوڑو...(ص:۳۶)

ڈیپریشن...آپریشن

فرمایا: دین کی برکت سے انتشار ذہنی اور ڈیپریشن سے بلا آپریشن محفوظ رہتا ہے...(مقام اولیاء صدیقین،ص:۷)

حوالہ کتب...حوالہ قطب

ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کی صحبت کا یہ فائدہ ہے کہ بزرگوں کی بات یاد آ جاتی ہے ہم حوالہ کتب سے زیادہ حوالہ قطب دیتے ہیں...ہم نے قطب اور بزرگوں کی صحبت زیادہ اُٹھائی ہے اس لیے ہمارے پاس حوالہ کتب کم اور حوالہ قطب زیادہ ہے(ص:۱۲)

ناشائستہ...شائستہ

فرمایا: چھپ چھپ کر شیخ کی مرضی کے خلاف ناشائستہ حرکتیں نہ کرو ورنہ شائستہ نہیں رہو گے...شیخ پر بھی اللہ ایک دن منکشف کر دے گا کہ یہ میرے ولی کو دھوکہ دے رہا ہے(ص:۴۲)

فیٹنگ...فائٹنگ

نفس کے داؤ پیچ سے باخبر رہنے کیلئے صحبت شیخ کی اہمیت پر فرمایا کہ گھر پر بادام کھانے والا اور ورزش کرنے والا زیادہ موٹا ہو...اس میں بہت ہی فیٹنگ یعنی موٹاپا ہو مگر جب اس کا مقابلہ اُستاد کے اکھاڑے میں پہلوانی سیکھنے والے سے ہوگا تو فائٹنگ (لڑائی) میں جیتے گا وہی جو کسی اُستاد کا تربیت یافتہ ہے...(علامات مقبولین،ص:۱۶)

بس...دس

اختتامِ وعظ پر فرمایا بس اب دُعا کر لیجئے...غالباً دس بج گئے ہیں...بس دس پر بس...دس پر قافیہ بھی بس کا ملتا ہے...(ثبوت قیامت، ص:۴۸)

پرچار

فرمایا بیوی کے ساتھ ایسے اخلاق سے پیش آیئے کہ وہ آپ کی داڑھی کا پرچار کرے...پرچار کے معنی کیا ہیں...ہندی لفظ ہے یعنی چار پر...دو پر سے تو چڑیا اڑ جاتی ہے اور چار پر سے کتنی تیز اُڑے گی بس یہ ہے پرچار کی وجہ تسمیہ...

بیلنس

فرمایا ایک بزرگ کی دو نصیحتیں ہیں...ایک یہ کہ دنیا میں اتنی محنت کرو جتنا دنیا میں رہنا ہے...دوسرے آخرت کیلئے اتنی محنت کرو جتنا آخرت میں تمہیں رہنا ہے...دونوں زندگیوں کا بیلنس نکالو اور اگر بیلنس نہ نکالا اور آخرت کی زندگی کا خیال نہیں کیا تو بیلنس میں لفظ بیل بھی ہے کہ بیل ہو جاؤ گے...

چپاتی

فرمایا چپاتی کا نام چپاتی کیوں ہے اور چپت کا نام چپت کیوں ہے چپاتی اور چپت میں کیا مناسبت ہے...

چپاتی جب پکتی ہے تو چپ چپ کی آواز آتی ہے اور چپت میں بھی ایسی ہی آواز آتی ہے...بس چپت سے چپاتی بن گئی...

ہلچل کیا ہے

جہاں ہل چل جائے...لوگ کہتے ہیں کہ بھئی ہلچل مچ گئی...ہلچل کے معنی ہیں کہ جس زمین پر ہل چل جائے زمین کے ذرے ذرے بکھر جائیں...مٹی کے ذرے ذرے بکھر جائیں...

سالا

فرمایا بیوی کے بھائی کو برادر نسبتی کہتے ہیں جس کو عام زبان میں سالا کہا جاتا ہے... لیکن میں سالا کہنے کو منع کرتا ہوں کیونکہ آج کل یہ لفظ گالیوں میں استعمال ہوتا ہے کہ مارو سالے کو... اس لئے بیوی کا بھائی کہہ دو' برادر نسبتی کہہ دو' برادران لا کہہ دو' بچوں کا ماموں کہہ دو اس کے متبادل بہت سے مہذب الفاظ ہیں...

بیاہ

فرمایا بیاہ کے معنی کیا ہیں؟ بیاہ اصل میں تھا ''بے آہ'' کہ جو آہ آہ کر رہا تھا ہائے بیوی کب ملے گی... شادی کب ہوگی جب بیوی مل گئی تو آہ ختم ہوگئی اور وہ بے آہ ہوگیا...

چوکنا

فرمایا اللہ والے اللہ کی توفیق سے چوکنا رہتے ہیں... چوکنا معنی چاروں کونوں پر نظر رکھتے ہیں کہ کس کونے سے بلا آرہی ہے جس کونے سے بلا آئے گی ان کو لا الہ اس بلا کو بھگاتی رہے گی اور یہ اللہ کی طرف بھاگتے رہتے ہیں...

پراٹھا

فرمایا یہاں ایک لغت کا حل بتاتا ہوں... پراٹھا کے معنی جانتے ہو؟ پر آٹھ یعنی اس کے اندر آٹھ پر ہوتے ہیں...

آٹھ پر اگر نہ ہوں تو اصلی پراٹھا نہیں ہے اور اس کو کھانے کے بعد آٹھ پر سے اڑاتا بھی ہے یعنی طاقت بھی زیادہ آجاتی ہے...

فاتحہ چہ سود

فرمایا کہتے ہیں مر گئے مردود فاتحہ نہ درود... حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ مر گئے مردود از فاتحہ چہ سود... یعنی جب تم سنت کے خلاف زندگی گزار کے مر گئے تو مردود ہو اور جب مردود ہو تو پھر فاتحہ درود سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا...

پریشانی

فرمایا جو شخص پریوں (نامحرموں) کو دیکھتا ہے... پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ پریشانی میں تو پری ہے ہی جب پری آئے گی تو شانی ساتھ لائے گی... شانی میں یا نسبتی ہے... یعنی پری کہتی ہے کہ میری شان پریشانی ہے...

صاجزادہ

حضرت والا کے ایک خادم نے اپنے بیٹے کا تعارف کرایا کہ حضرت یہ میرا صاجزادہ ہے فرمایا خود صاجزادہ نہ کہئے ورنہ آپ نے اپنی زبان سے خود کو صاحب تسلیم کرلیا... اس لئے بزرگوں نے فرمایا کہ خادم زادہ کہو کہ میں خادم ہوں... یہ خادم کا بیٹا ہے...

دیگر اکابر کے لطائف

حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا مزاح

ہمارے مرشد و مربی حضرت ڈاکٹر صاحب عارفی قدس اللہ سرہ جن کی ایک ایک ادا سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی... اس سلسلہ میں بھی مذاقِ نبوی رکھتے تھے، آپ کی مجالس مبارکہ میں جہاں ظاہر و باطن کی اصلاح کا سامان ہوتا تھا، وہاں علم و معرفت، حکمت و دانائی کی کلیاں بھی چٹکتی تھیں، مزاح و خوش طبعی کے سدا بہار پھول بھی کھلتے تھے، آپ کا مزاح بڑا لطیف اور صداقت پر مبنی ہوتا تھا... خود بھی ایسے مزاح کو پسند فرماتے تھے جو کذب و افتراء سے پاک ہو اور تمسخر و استہزاء کا پہلو لیے ہوئے نہ ہو...

ایک مرتبہ ایک صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور موزوں کا ایک جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا اور عرض کیا: ”حضرت! یہ حقیر سا تحفہ پامال کر دینے کے قابل ہے...“ آپ ان کا یہ جملہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور ان کے حسن تعبیر کو بہت پسند فرمایا...

ایک صاحب طباق میں شیرینی لائے اور عرض کیا کہ:

''حضرت! یہ کھویا ہے...'' اس پر آپ نے برجستہ فرمایا:

''کھویا تو تم نے ہے، ہم نے تو پایا ہے...''

اسی طرح ایک صاحب بادام لائے اور کہنے لگے کہ: ''حضرت! یہ بادام ہیں...''

آپ نے بے ساختہ فرمایا: ''ہمارے لیے تو بے دام ہیں...''

حاجی ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ جو حکیم الامت حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ کے مجازِ صحبت تھے... حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی مجالس میں بھی پابندی سے حاضر ہوتے تھے... حضرت کو ان سے قلبی تعلق بھی تھا اور بے تکلفی بھی، ایک مرتبہ دوشنبہ کی مجلس میں دیر سے تشریف لائے، حضرت نے سوالیہ انداز میں فرمایا: ''بہت دیر سے آئے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''گھٹنوں میں تکلیف ہے چلا نہیں جاتا...''

آپ نے کسی قدر مسکرا کر فرمایا: ''عذرِ لنگ ہے...''

ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں کسی تقریب کے سلسلہ میں دن کا تعین زیرِ غور تھا، کسی صاحب نے پیر کے دن کی تجویز پیش کی، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہم نے حیرت سے دریافت کیا: ''پیر کا دن؟'' (مطلب یہ تھا کہ پیر کا دن کیسے متعین کیا جاسکتا ہے جبکہ اُس دن تو حضرت کی ہفتہ واری خصوصی مجلس ہوتی ہے)

اس پر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیقاً فرمایا: ''ہاں بھئی! پیر نہیں، پیر کا دن تو پیر کا...'' ایک مرتبہ آپ نے مجلس میں اقبال کا یہ شعر پڑھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پھر فرمایا کہ: ''اس کا پہلا مصرعہ تو بہت اچھا ہے لیکن اس کا دوسرا مصرعہ ہمارے ذوق کو نہیں بھاتا، یہاں ''مشکل'' کا کیا جوڑ ہے؟ اس لیے ہم نے اس مصرعہ میں کچھ ترمیم کردی ہے...'' پھر آپ نے شعر کو اس طرح پڑھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
کہیں (بڑی) مدت میں ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خاندان کے بعض بے تکلف افراد نے آپ سے عرض کیا کہ:

"یہ جو لوگ آپ کو گھیر لیتے، ٹانگیں اور جسم وغیرہ دباتے ہیں، ہمیں تو یہ کچھ اچھا نہیں لگتا..." آپ نے ذرا توقف کے بعد مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"کیا کریں بھئی؟ لوگ ہمیں دباتے ہیں اور ہم دب جاتے ہیں..."

"کسی نے آپ کو خط میں دوسرے القابات کے ساتھ "شیخی" (میرے شیخ!) لکھا، آپ نے جواب میں لکھا: "کیوں مجھے شیخی بناتے ہو؟" (البلاغ عارفی نمبر)

ایک صاحب نے فرمائش کی میرے نومولود بچے کا نام اپنی پسند کا رکھ دیجئے... حضرت نے تین چار نام بتائے مگر اُن صاحب نے ہر نام پر کہا کہ اس نام کے بچے خاندان میں اور بھی ہیں اس پر حضرت نے فرمایا: "اچھا بھائی آپ کوئی نام رکھ دیں میں اِسے پسند کرلوں گا..." (ص ۱۲۳ سوانح حضرت ڈاکٹر صاحب)

حضرت مفتی رشید احمد صاحب کا مزاح

(۱) آپ کے منتسبین میں سے ایک مولوی صاحب کا نام ہارون الرشید ہے... آپ نے ایک بار براہِ محبت فرمایا: یہ میرا گھوڑا ہے ہارون کے معنی "سرکش گھوڑا" گھوڑا جتنا زیادہ سرکش ہو مجھے اتنا ہی زیادہ پسند ہے... سواری میں بہت مزہ آتا ہے (انوار رشید ج:۱، ص ۳۳۸)

(۲) حضرت کے منتسبین میں سے ایک مولوی صاحب کا نام "سلیمان" ہے جو بہت دُبلے پتلے ہیں، حضرت والا فرماتے ہیں: "ان کا نام تو سلیمان ہے مگر میں ہد ہد"... (حوالہ بالا، ص: ۳۴۲)

(۳) حضرت والا حفظانِ صحت کا اہتمام رکھنے کی تاکید کے لیے فرماتے ہیں: "مٹھائی زیادہ نہ کھایا کریں، مٹھائی کھانے سے انگیٹھی دھواں دینے لگتی ہے..." (حوالہ بالا ص ۳۴۲)

مشاہیر اُمت کے لطائف

عبدالحمید عدم اور پنڈت ہری چند اختر

دہلی کے ایک ہندو پاک مشاعرہ میں عبدالحمید عدم پنڈت ہری چند اختر کو دیکھتے ہی ان سے لپٹ گئے اور پوچھنے لگے: پنڈت جی! آپ نے مجھے پہچانا؟ ’’میں عدم ہوں...‘‘ پنڈت ہری چند اختر عدم کا موٹا تازہ جسم دیکھتے ہوئے مسکرائے اور اپنی عادت کے موافق بولے: ’’اگر یہی ہے عدم تو وجود کیا ہوگا؟‘‘

مولانا محمد علی جوہر اور شاعری ’’برادران علی‘‘

ایک مرتبہ مولانا محمد علی جوہر سے کسی نے سوال کیا: ’’آپ تین بھائی ہیں اور تینوں شاعر ہیں... آپ کا تخلص تو جوہر ہے... آپ کے دوسرے بھائی ذوالفقار علی کا تخلص گوہر ہے لیکن مولانا شوکت علی کا تخلص کیا ہے؟‘‘

مولانا محمد علی نے برجستہ جواب دیا: ’’شوہر‘‘ .... مولانا کا یہ جواب اس لحاظ سے بڑا معنی آفریں تھا کہ مولانا شوکت علی چار بیویوں کے شوہر بھی تھے...

نواب صدیق حسین خاں اور ایک مولوی

والی بھوپال نواب شاہ جہاں بیگم کے شوہر نواب صدیق حسین خاں کی خدمت میں ایک مولوی صاحب ملازمت کے اُمیدوار ہوکر آئے...نواب صاحب نے ان کا نام پوچھا تو وہ بولے: ’’محمد مداح الدین احمد قادری مجددی‘‘

نواب صاحب مسکرا کر بولے: ''آپ کے نام میں تو ماشاء اللہ بہت دالیں ہیں...''
مولوی صاحب نے برجستہ کہا: ''اس کے باوجود کہیں دال نہیں گلتی...'' نواب صاحب اس جواب سے بہت محظوظ ہوئے اور مولوی صاحب کو واعظ کا عہدہ عطا فرمایا...

مولانا محمد علی جوہر اور بلندی اور پستی کا منظر

رانا جنگ بہادر اور سید رئیس احمد جعفری کا بیان ہے کہ مولانا محمد علی جوہر کبھی اسمبلی میں اپنے اخبار ''ہمدرد'' کے رپورٹر کی حیثیت سے چلے جاتے تھے...

ایک بار وہ اوپر کی گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نیچے سے ان کے ایک دوست نے کہا: ''مولانا! جب یہاں تک آئے ہو تو دو قدم اور سہی، ہماری جماعت میں باقاعدہ شریک ہو جاؤ...'' مولانا محمد علی نے جواب دیا: ''میں آپ کی جماعت میں کیسے شریک ہو سکتا ہوں، میں تو اس بلندی سے آپ کی پستی کا منظر دیکھ رہا ہوں...''

ابونواس اور اصطلاحی الفاظ

عربی کے مشہور شاعر ابونواس کے پاس ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''ابو نواس میں پورے عرب کا سفر کرنا چاہتا ہوں... تم مجھے ایک رُقعہ لکھ کر دیدو جسے عرب کے امیروں کو دکھلاؤں تا کہ وہ میری مدد کریں...''

ابونواس نے رُقعہ لکھا اور اسے بند کر کے اس کے حوالے کر دیا... وہ چلا گیا...

تھوڑی دور جا کر اس نے لفافہ کھولا اور پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ''یہ شخص مکار ہے... میرے نام سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے، لہٰذا کوئی اس کی امداد نہ کرے...''

رُقعہ پڑھتے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور وہ واپس ابونواس کے پاس آیا اور غصہ سے یوں مخاطب ہوا: ''ابونواس! یہ کیا فریب کاری ہے؟'' ابونواس نے جواب دیا: ''گھبراتے کیوں ہو، یہ ہماری سوسائٹی کے اصطلاحی الفاظ ہیں جس کی امداد

مخصوص ہوتی ہے اسے ہم اسی قسم کے الفاظ لکھ کر دیتے ہیں...'' یہ سنتے ہی اس نے کہا: ''ابونواس! تم بڑے بے ایمان اور دغا باز ہو...'' ابونواس نے کہا: ''بھائی! مجھے میرے احسان کے بدلے میں تم گالیاں کیوں دیتے ہو؟'' اس نے برجستہ کہا: ''گھبراتے کیوں ہو؟ یہ میری سوسائٹی کے اصطلاحی الفاظ ہیں جو شکریہ کے ہم معنی ہیں...''

شیریڈن اوران کی معذرت

برطانیہ کے مشہور طنز نگار شیریڈن پارلیمنٹ کے ممبر تھے.. ایک مرتبہ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا: ''اس ایوان کے آدھے ممبر گدھے ہیں... پارلیمنٹ کے ممبروں نے ان کے الفاظ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اعتراض کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ شیریڈن اپنے الفاظ غیر مشروط طور پر واپس لیں... چنانچہ شیریڈن اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا: ''ایوان کے آدھے ممبر گدھے نہیں ہیں...''

قاضی مطلب بن محمد کی بستر مرگ پر حاضر جوابی

مکہ معظمہ کے ایک قاضی مطلب بن محمد نام کے ہوا کرتے تھے... ان کی بیوی کے پہلے چار شوہر مر چکے تھے... قاضی صاحب پانچواں شکار تھے... جب قاضی صاحب بستر مرگ پر پہنچے تو بیوی نے رونا دھونا مچایا اور کہنے لگی: ''بتاؤ! میں اب اپنی زندگی کہاں اور کیسے گزاروں گی؟'' قاضی صاحب کی رگ ظرافت قریب الموت ہونے کے باوجود پھڑکی اور انہوں نے فوراً جواب دیا: ''چھٹے بدنصیب کے ساتھ...''

شیخ سعدی اوران کی بیوی

شیخ سعدی ایک بار سیاحت کے خبط میں فلسطین کے بیابانوں میں پہنچ گئے... یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا... وہاں عیسائیوں نے انہیں پکڑ کر طرابلس الشرق کے علاقہ میں خندق کھودنے کے کام پر لگا دیا... شیخ صبر و شکر سے یہ مشقت برداشت کرتے رہے کہ

مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی اِدھر سے گزرا... وہ شیخ کو جانتا تھا... ان کو اس حالت میں دیکھ کر بہت ملول ہوا اور دس دینار دے کر قید فرنگ سے چھڑا لیا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا... یہی نہیں بلکہ اس انسان نے اپنی ناکتخدا بیٹی کا نکاح شیخ سے سو دینار مہر مؤجل پر کر دیا مگر بیوی سخت بدمزاج اور زبان دراز نکلی... اس نے شیخ کا ناک میں دم کر دیا...

ایک دن اس نے شیخ کو طعنہ دیا: ''تم وہی تو ہو جسے میرے باپ نے دس دینار میں خریدا تھا... شیخ نے برجستہ جواب دیا: ''جی ہاں! میں وہی ہوں... آپ کے باپ نے مجھے دس دینار میں خریدا تھا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا...''

عمرو لیث کا ایک غلام

ایران کے مشہور بادشاہ عمرو لیث کا ایک غلام موقع پا کر بھاگ گیا... لیکن بدقسمتی سے گرفتار ہوا اور حاضر دربار کیا گیا... بادشاہ کا وزیر کسی وجہ سے اس غلام سے بہت ناراض تھا... موقع غنیمت سمجھ کر اس نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اس گستاخ کو فوراً قتل کرا دینا چاہیے تاکہ دیگر غلام کبھی ایسی جرأت نہ کر سکیں...

غلام نے وزیر کی یہ بات سنی تو سمجھ گیا کہ ظالم وزیر دشمنی کی وجہ سے مجھے قتل کرانا چاہتا ہے... اس نے بہت ادب سے کہا: ''حضور! یہ غلام بادشاہ سلامت کا نمک خوار ہے... بیشک مجھ سے ایک قصور ہوا ہے لیکن میرے دل سے آپ کی خیر خواہی اور محبت کم نہیں ہوئی... لہٰذا یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ مجھے قتل کرا کے حضور میرا خون ناحق اپنی گردن پر نہ لیں... ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن باز پرس ہو تو آپ جواب نہ دے سکیں... پھر اگر میرا قتل ہی مقصود ہے تو پہلے اس کا جواز پیدا کر لیں... بادشاہ نے سوال کیا: ''وہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' غلام فوراً بولا کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں اس وزیر کو قتل کر دوں... پھر اس گناہ میں بیشک آپ مجھے قتل کرا سکتے ہیں... غلام کی بات سن کر بادشاہ کو بے ساختہ ہنسی آ گئی اور اس نے وزیر کی طرف دیکھ کر پوچھا: ''اب تیرا کیا

مشورہ ہے؟'' وزیر نے خوف سے کانپتے ہوئے عرض کیا: ''حضور! اس فتنے کو اپنے بزرگوں کے صدقے میں آزاد ہی کر دیں تو اچھا ہے...''

جوش ملیح آبادی اور بیگم جوش

ایک مرتبہ جوش ملیح آبادی اپنے گھر میں چند بے تکلف دوستوں سے اپنی محبوباؤں کا تذکرہ کر رہے تھے... یہ ذکر کرتے وہ اتنے جذباتی ہو گئے کہ ان کی آنکھیں نمناک ہو گئیں... اسی عالم میں اچانک ان کی بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اور جوش ملیح آبادی کو روتے دیکھ کر ان سے اس کا سبب پوچھا...

جوش صاحب بولے: ''کچھ نہیں بس ذرا ماں یاد آ گئیں تھیں...''

مصرعہ اُٹھایا جائے یا شاعر

مشاعرہ ہو رہا تھا... ایک شاعر مائیک پر اپنا کلام سنا رہے تھے کہ اچانک لاؤڈ سپیکر خراب ہو گیا... شاعر کی آواز خاصی کمزور تھی... نحیف آواز کے پیش نظر منتظم مشاعرہ نے شاعروں سے مخاطب ہوتے کہا کہ: ''حضرات مصرعہ اُٹھائیے...''

مشاعرہ میں دلی کے سابق چیف کمشنر پرساد بھی بیٹھے تھے... منتظم مشاعرہ کی بات سن کر بولے: ''کیوں صاحب! شاعر ہی کو کیوں نہ اُٹھا دیا جائے؟''

امام ابو یوسف اور ان کی محفل کا ایک عجیب واقعہ

امام ابو یوسف کی محفل میں ایک شخص آتا تھا... وہ ہمیشہ صرف سنتا تھا خود کبھی نہیں بولتا تھا... ایک بار امام ابو یوسف نے کہا: ''تم ہمیشہ چپ رہتے ہو، کبھی تو بولا کرو...'' وہ کچھ جھجک کر بولا: ''بہت بہتر! ایک مسئلہ پوچھتا ہوں... بتائیے کہ روزے دار کو افطار کس وقت کرنی چاہیے؟'' امام ابو یوسف نے جواب دیا: ''جب سورج غروب ہو

جائے...'' اس نے پھر دریافت کیا: ''اگر سورج آدھی رات تک نہ ڈوبے تو؟'' امام ابو یوسف مسکرائے اور بولے: ''تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے...''

افغانستان کی منسٹری آف ریلوے اور پاکستان کی وزارت قانون

۱۹۷۸ء میں جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو افغانستان کے بہت سے باشندے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے... ان میں افغانستان کی سابق کابینہ کے وزراء بھی شامل تھے... پاکستان میں ایک پریس کانفرنس کے موقع پر وزراء کا تعارف کرایا گیا اور سابق وزراء کے ناموں کے ساتھ ان کے محکمے بھی بتائے جا رہے تھے... ایک سابق وزیر صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ افغانستان کے سابق وزیر ریلوے تھے... ایک صحافی نے حیران ہو کر سوال کیا: ''افغانستان میں تو ریلوے کا نظام ہی نہیں ہے پھر بھلا وزیر ریلوے کا کیا کام ہے؟'' جواب ملا: ''ہم نے کبھی آپ سے پوچھا کہ آپ کے ملک میں وزارت قانون کیوں ہے؟''

سر عبدالقادر اور طرز تناول

لندن میں پنڈت نہرو کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا، اس میں اور دوسرے معززین کے ساتھ ڈیوک آف ونڈسر اور سر عبدالقادر بھی مدعو تھے... ڈیوک آف ونڈسر نے چھری اور کانٹے سے کھانا کھاتے ہوئے سر عبدالقادر پر چوٹ کی: ''سر عبدالقادر کیا تمہارے مسلمان اب بھی ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟'' جی ہاں جناب! سر عبدالقادر نے جواب دیا: ''بالکل اسی طرح جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھایا کرتے تھے...'' ...ڈیوک آف ونڈسر جھینپ کر خاموش ہو گئے...

مسولینی اور اس کے احترام کا ایک واقعہ

ایک بار مسولینی کہیں جا رہا تھا... راستہ میں ایک چھوٹے سے قصبے میں اس کی کار خراب ہو گئی اور اسے رُکنا پڑا... اس نے کار وہیں چھوڑی اور سینما ہال میں داخل ہو گیا... فلم

کے اختتام پر مسولینی کی تصویر دکھائی گئی اور وہاں کے تمام لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے... لیکن مسولینی بیٹھا رہا... سینما ہال کا مالک بھاگا بھاگا آیا اور مسولینی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: "ہمارے احساسات مسولینی کے بارے میں آپ جیسے ہی ہیں لیکن بہتری اسی میں ہے کہ چاہے منافقت کے ساتھ ہی سہی لیکن کھڑے آپ بھی ہو جائیں..."

نواب رامپور اور مرزا غالب

ایک دن نواب کلب علی خان والئی رامپور لیفٹیننٹ گورنر سے ملنے بریلی جا رہے تھے... روانگی کے وقت جہاں اور بہت سے لوگ تھے... مرزا غالب بھی موجود تھے... مرزا غالب سے رُخصت ہوتے ہوئے نواب صاحب نے کہا: "اچھا مرزا صاحب خدا کو سونپا..." مرزا نے برجستہ کہا: "حضور غضب کرتے ہیں..." نواب صاحب نے پوچھا: "کیوں" مرزا بولے: "خدا نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا... آپ پھر خدا کے سپرد کیے دے رہے ہیں..."

علامہ اقبال اور ان کی اصلاح سے معذوری

علامہ اقبال کے دوست نصر اللہ خان کے ایک عزیز حلقۂ شیطان میں جا شامل ہوئے یعنی دہریہ ہو گئے... نصر اللہ خان انہیں لے کر علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ میرے عزیز خدا کو نہیں مانتے... آپ انہیں سمجھائیں اس پر علامہ اقبال مسکرائے اور فرمایا: "جس کو اللہ نہ سمجھا سکا اس کو میں کیا سمجھاؤں گا..."

مجید لاہوری اور رشید ندوی کیساتھ ایک رکشہ والے کا تجربہ

مجید لاہوری اور رشید اختر ندوی غیر معمولی فربہ اندام ایک ہی سائیکل رکشہ پر سوار تھے... رکشہ ڈرائیور ان دونوں ہاتھیوں کو بڑی مشکل سے کھینچ رہا تھا اور پسینے پسینے ہوا جا رہا تھا... راستہ میں پنواڑی کی دُکان دیکھ کر مجید صاحب نے رکشہ رُکوایا اور پان لینے چلے گئے... اتفاق سے جب رشید اختر بھی رکشہ سے اُتر کر سڑک پر ٹہلنے لگے تو

رکشہ ڈرائیور اس لمحہ کو غنیمت جان کر ایک دم خالی رکشہ لے کر بھاگ کھڑا ہوا... مجید صاحب نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو بلند آواز میں کہا: ''ارے بھائی! کہاں جارہے ہو؟ اپنے پیسے تو لیتے جاؤ...'' رکشہ ڈرائیور نے اپنی گردن گھمائی اور ہانپتے ہوئے جواب دیا: ''نہیں صاحب! زندگی رہی تو کسی اور سے کما لوں گا...''

شوکت تھانوی اور ملک الموت کی چپت

ایک دفعہ شوکت تھانوی سخت بیمار پڑے... یہاں تک کہ ان کے سر کے بال جھڑ گئے... احباب ان کی عیادت کو پہنچے اور بات چیت کے دوران ان کے سر کی طرف دیکھتے رہے... سب کو متعجب دیکھ کر شوکت تھانوی بولے: ''ملک الموت تشریف لائے تھے... سر پر ایک چپت رسید کر کے چلے گئے...''

پروفیسر پری شان خٹک اور ایک پٹھان ڈرائیور

کراچی پاکستان میں مقتدرہ قومی زبان کا اجلاس ہو رہا تھا... گورننگ باڈی کے ممبر پروفیسر پری شان خٹک کو اس اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد سے آنا تھا... انہیں لینے کے لیے مقتدرہ کی طرف سے ایئرپورٹ پر ایک گاڑی بھیجی گئی جس کا ڈرائیور ان پڑھ پٹھان تھا... وہ پری شان خٹک کے نام کی تختی اُٹھائے بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا... اتنے میں جہاز آ گیا... پری شان خٹک اُترے اپنے نام کی تختی پڑھ کر اس کے پاس پہنچے اور بولے: ''میں پری شان خٹک ہوں...'' ڈرائیور نے غصہ سے جواب دیا: ''اوخوچہ! جاؤ اپنا کام کرو... ہم خود بہت پریشان ہے...''

جی ایم شاہی کا المیہ

اعداد و شمار کے ماہر جناب جی ایم شاہی نے ایک مرتبہ دوستوں کو بتایا کہ اوسط درجے کا ہر آدمی روزانہ پچیس ہزار الفاظ بولتا ہے جبکہ اوسط درجے کی عورت روزانہ

تیس ہزار الفاظ بولتی ہے... پھر آہ بھر کر انہوں نے کہا: ''بد قسمتی سے شام کو جب دفتر سے میں اپنے گھر پہنچتا ہوں تو اپنے پچیس ہزار الفاظ استعمال کر چکا ہوتا ہوں جبکہ میری بیوی اپنے تیس ہزار الفاظ بولنے کا آغاز کرتی ہے...''

ماسٹر الہ دین کی سائیکلوں کے نام اور بے چاری فلمی اداکارائیں

ماسٹر الہ دین اپنی جوانی میں آغا حشر کے ایک تھیٹر میں کام کرتے تھے اور مسخرے کا پارٹ ادا کرتے تھے... کلکتہ کے طوفان میل تھیٹر میں کسی زمانے میں ان کا طوطی بولتا تھا... پاکستان بننے کے بعد ماسٹر صاحب لاہور چلے گئے... ابتداء میں انہیں فلموں میں نوکر یا باپ دادا کا کردار ملتا رہا... پھر جب پاکستانی فلم اسکرین سے باپ دادا اُٹھتے گئے تو ماسٹر صاحب بھی بے کار ہو گئے... تنگ آ کر ماسٹر صاحب نے سائیکلوں کی دُکان کھول لی اور اپنے کرایے کی سائیکلوں کے نام فلمی ہیروئنوں کے نام پر رکھ چھوڑے تھے... مثلاً کسی سائیکل کا نام ''مدھوبالا'' تو کسی کا ''نرگس''، کسی کو ''مینا کماری'' کے لقب سے نوازتے تو کوئی ''صبیحہ'' یا ''مسرت نذیر'' تھی...

جب کوئی گاہک آ کر کہتا کہ ماسٹر صاحب آدھے گھنٹے کے لیے مدھوبالا عنایت کر دیجئے تو وہ اس نام کی سائیکل دے دیتے... ایک بار ایک گاہک نے آ کر پوچھا: ''ماسٹر صاحب! آج ''صبیحہ نظر نہیں آ رہی ہے'' ماسٹر صاحب سر پکڑ کے بولے: ''کیا کہوں برخوردار! بشیر تیلی کل صبیحہ کو لے کر گیا ہے ابھی تک واپس نہیں لایا...''

خواجہ حسن نظامی اور ایک انگریز

ایک انگریز نے خواجہ حسن نظامی سے کہا: ''سارے انگریزوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے لیکن پتہ نہیں کیوں سارے ہندوستانیوں کا رنگ ایک سا نہیں ہوتا؟'' خواجہ حسن نظامی نے جواب دیا: ''گھوڑوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن سارے گدھوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے...''

ملا نصیر الدین اور برتنوں کی اولاد واموات

ایک دفعہ ملا نصیر الدین کی ایک پڑوسی کے یہاں دعوت تھی... وہ ملا سے کچھ برتن مانگ کر لے گیا... بعد میں اس نے برتن واپس کیے تو ملا کے برتنوں کے ساتھ ایک ننھا منا برتن بھی دیا... ملا بہت حیران ہوئے اور پوچھا: ''یہ کیا؟'' پڑوسی کہنے لگا یہ عین قانون قدرت کے مطابق ہے... میں نے تمہارے برتنوں کا وہ بچہ دیا ہے جو اس وقت پیدا ہوا جب یہ برتن میرے یہاں تھے...

کچھ دن بعد ملا نصیر الدین اسی پڑوسی سے کچھ برتن لے گئے اور پھر انہیں واپس نہیں کیے... پڑوسی اپنے برتن واپس لینے آیا تو ملا نے غمزدہ لہجے میں کہا: ''وہ تو مر گئے'' .... پڑوسی حیران ہو کر بولا: ''برتن مر گئے وہ کیسے؟'' ملا نے اطمینان سے جواب دیا: ''اگر برتنوں کے بچے پیدا ہو سکتے ہیں تو برتن مر بھی سکتے ہیں...''

میکنمارا کی عقلمندی

میکنمارا ڈینٹل سرجن کے کلینک میں سرجری والی کرسی پر بیٹھ کر اپنے نوٹوں کا شمار کرنے لگے تو ڈاکٹر نے کہا: ''پیشگی ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے جناب'' میں جانتا ہوں، ڈاکٹر میکنمارا نے سنجیدگی سے کہا... مگر اس سے قبل کہ میں دانت نکلنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤں... اپنی رقم کا شمار کر لینا ضروری سمجھتا ہوں...

سید ضمیر جعفری سے عتیق الرحمٰن کا فن کارانہ تعارف

لاہور ٹیلی ویژن کے فنکاروں کی ایک تقریب میں مزاحیہ شاعر سید ضمیر جعفری کا فن کاروں سے تعارف کرایا جا رہا تھا... میزبان نے ایک شخص کا تعارف کراتے ہوئے کہا: ''یہ ہیں مشہور فنکارہ ثروت عتیق کے شوہر جناب عتیق الرحمٰن'' جعفری صاحب فوراً بولے: ''یوں کہیے نا کہ اتنی بڑی محفل میں یہ واحد صاحب ثروت ہیں...''

اناطول فرانس کی نصیحت

مشہور فرانسیسی ادیب اناطول فرانس نے اپنے ایک دوست کو جو اس سے مستعار کتاب مانگنے آیا تھا یہ نصیحت کی کہ اپنی کتاب کسی کو نہ دو... اگر دو تو واپسی کی اُمید نہ رکھو... دینے والا بے وقوف اور لے کر کتاب واپس کرنے والا اس سے زیادہ احمق ہوتا ہے... میرے کتب خانے میں جتنی کتابیں تھیں وہ میرے دوست لے گئے... اب تمہیں کتب خانے میں جتنی کتابیں نظر آ رہی ہیں وہ سب میرے دوستوں کی ہیں...

مرزا غالب اور مہاراجہ رنجیت سنگھ

کہا جاتا ہے کہ ایک بار مرزا غالب اپنا کشکول شاعری لے کر شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے اور شیر پنجاب نے اپنے تمام درباری تک بندوں کو بلا کر مصرعہ طرح دی تھی: ''کھووچ لککدا کیا ڈھول بھلا، کیا ڈھول بھلا''

اس پر دوسرے درباری تک بندوں نے بھی مصرع لگائے تھے... لیکن شیر پنجاب نے انعام واکرام مرزا غالب ہی کے کشکول میں ڈال دیا تھا کیوں کہ انہیں ان کا یہ مصرعہ بہت پسند آیا تھا: ''اس مجلس نا معقولاں سے لاحول ولا، لاحول ولا''

علامہ اقبال اور چودھری شہاب الدین

چودھری شہاب الدین لاہور کے میئر ہوا کرتے تھے اور علامہ اقبال سے ان کے بڑے بے تکلفانہ تعلقات تھے... چودھری صاحب کا رنگ (خدا معاف کرے) بالکل شب تاریک جیسا تھا... ایک دن علامہ اقبال کلب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ چودھری صاحب بلیک سوٹ پہنے ہوئے اندر داخل ہوتے نظر آئے تو علامہ اقبال نے برجستہ کہا: ''اخاہ چودھری صاحب! آپ برہنہ ہی تشریف لے آئے...''

امام غزالی کی حاضر جوابی

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ امام وقت تو تھے ہی لیکن ان کی بذلہ سنجی اور حاضر جوابی بھی مشہور تھی... ان کے پاس دور، دور سے سائل آیا کرتے تھے اور ان کی خوش گوئی و حاضر جوابی سے مطمئن بھی ہوتے تھے اور محظوظ بھی...

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کرسچین سائل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بڑے المیہ انداز میں کربلائے معلیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے پوچھا: ''کربلا کے میدان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں پر اتنے مظالم ڈھائے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ لوگوں کے مطابق محبوب الٰہی بھی ہیں، انہوں نے خالق کائنات کے دربار میں سفارش نہیں کی...'' امام غزالی رحمہ اللہ نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا: سفارش تو بہت کی تھی لیکن اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: ''اے نبی! تمہیں اپنے نواسوں کی پڑی ہے... یہاں لوگوں نے میرے بیٹے کو سولی پر چڑھادیا...'' اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف تھا... کرسچین سائل لاجواب ہوگیا اور واپس چلا گیا...

جارج واشنگٹن کا کلہاڑا

اُستاذ نے بچوں کو جارج واشنگٹن کے بچپن کا مشہور واقعہ سنا کر پوچھا: ''جب جارج واشنگٹن نے تحفہ میں ملے ہوئے کلہاڑے سے اپنے باپ کے باغ کے سارے درخت کاٹ ڈالے اور پھر اس کا اعتراف بھی کرلیا تو اس کے باپ نے اسے معاف کیوں نہیں کردیا؟''

ایک گوشہ سے جواب آیا: ''کیونکہ وہ جانتا تھا کہ واشنگٹن کے پاس ایک نیا کلہاڑا ہے...''

تاج محمد آنسو اور ایک نقاب پوش ڈاکو

گولیمار کے بازار سے گزرتے ہوئے تاج محمد آنسو کی ایک نقاب پوش ڈاکو سے مڈبھیڑ ہوگئی... نقاب پوش نے ان کے ماتھے پر پستول رکھ کر کہا: ''تمہارے پاس جو کچھ

ہے میرے حوالے کردو ورنہ تمہارا دماغ گولی سے اُڑا دوں گا..." .... "اُڑا دو" تاج محمد آنسو نے کہا: آج کے زمانے میں ہم دماغ کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں، رقم کے بغیر نہیں...

جوتے تیار ہیں

مولانا احمد الدین صاحب (موضع میاں علی) ضلع شیخوپورہ نے بتایا کہ ہم ایک دفعہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان حاضر ہوئے... وہاں ایک شخص کا ملتانی جوتا بہت پسند آیا... شاہ جی نے فرمایا ایسے جوتے بنانے والا ہمارے قریب ہی رہتا ہے... ہماری خواہش پر شاہ جی نے اسے بلوا بھیجا... ہم نے پاؤں کا ماپ دے دیا...

دوسرے دن جب واپس ہونے لگے تو ہم نے عرض کیا شاہ جی! آج کل خالص گھی ملنا دُشوار ہے... ہم آپ کے لیے جب آئے تو کچھ گھر کا گھی لیتے آئیں گے... شاہ صاحب نے منظور کرلیا... کچھ دنوں کے بعد شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا خط ملا... عزیزم مولوی احمد دین... السلام علیکم ورحمۃ اللہ "گھی لے کر پہنچو، جوتے تیار ہیں..."

حلال کو حلال میں ملا کر کھا رہا ہوں

ایک دفعہ شاہ جی رحمہ اللہ مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر احباب دسترخوان پر بیٹھے ناشتہ کررہے تھے... مولانا محمد علی صاحب نے سویاں چائے میں ڈال کر کھانا شروع کردیں... شاہ جی رحمہ اللہ نے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا: یہ آرائیں کچھ بھی بن جائیں مگر انہیں کھانے کا سلیقہ نہ آیا... مولانا نے ہنس کر فرمایا: شاہ جی! حلال میں حلال ملا کر کھا رہا ہوں بھلا آپ کو کیوں کراہت آرہی ہے؟ شاہ جی رحمہ اللہ خاموش رہے...

چند منٹ گزرے اور دیکھا کہ اب بقایا کچھ تھوڑا حصہ کھانے کا رہ گیا ہے... تو چپکے سے ان کی چائے اور سویوں میں سادہ پانی اُنڈیل دیا اور ہنس کر فرمایا لو میں نے تیسرا حلال بھی شامل کردیا، اب اور مزے سے کھاؤ... سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئے...

لحن داؤدی

ایک دفعہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری سندھ کے طویل تبلیغی دورہ سے واپس آئے تو سفر کی تکان، طبیعت ناساز اور گلا خراب تھا... اسی حال میں شاہ جی رحمہ اللہ کے پاس آپہنچے... شاہ جی رحمہ اللہ خود بھی بیمار تھے... دونوں نے ایک دوسرے کی مزاج پرسی کی... شاہ جی رحمہ اللہ نے پوچھا، بھائی محمد کیا حال ہے؟

مولانا نے کہا شاہ جی! مسلسل سفر پھر روزانہ تقریریں بیمار ہو گیا ہوں، گلا بھی خراب ہو گیا ہے... شاہ جی رحمہ اللہ لیٹے ہوئے تھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: محمد علی خدا کا خوف کر تیرا گلا خراب ہو گیا... پہلے ہی کون سا لحن داؤدی تھا جو اب تیرا خراب ہو گیا ہے... یہ سن کر ہم سب اور خود مولانا کھلکھلا کر ہنس پڑے اور ساری طبیعت کی افسردگی جاتی رہی...

روزہ نہ ٹوٹنے کا نسخہ

ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے رمضان کے دنوں میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مذاق کرتے ہوئے کہا... حضرات علماء تعبیر و تاویل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے... شاہ جی رحمہ اللہ نے فرمایا: سہل ہے کاغذ قلم لے کر لکھئے: ایسا مرد چاہیے جوان وکیل صاحب کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا جائے یہ جوتے کھاتے جائیں اور غصے کو پیتے جائیں... اسی طرح کھاتے پیتے جائیں روزہ کبھی نہیں ٹوٹے گا... (چٹان سالنامہ ص ۱۷)

ہمارا کام تو انگریزی ملازمت چھڑانا ہے

ایک مرتبہ ایک عقیدت مند حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ کہیں ملازمت کا اُمیدوار تھا... اس نے اپنی آمد کا مقصد عرض کیا اور ایک آفیسر کے نام سفارشی مکتوب کی خواہش ظاہر کی... حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

بھائی! میں تو نوکریاں چھڑانے والا پیر ہوں، اگر ملازمت کے لیے کسی سفارش کی ضرورت ہو تو کسی سجادہ نشین یا کسی مخدوم یا کسی بڑے لیڈر کے پاس جاؤ... ہماری آشنا نوازی کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ کہیں ملازم ہوں اور آپ کے اعلیٰ افسر کو معلوم ہو جائے کہ یہ عطاء اللہ شاہ کا ملنے والا ہے تو فوراً آپ پر کوئی آفت ٹوٹ پڑے گی اور آپ ملازمت سے سبکدوش ہو کر آرام سے گھر میں بیٹھے ہوں گے... اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میرا بھانجا فوج میں بھرتی ہو گیا... میں اس کی والدہ سے ملنے گیا جو میری پھوپھی زاد بہن تھی... وہ اپنے بیٹے کے غم میں رو رہی تھی، میں نے اس سے کہا دیکھ بہن اگر تیرا بیٹا ہفتے کے اندر واپس آ جائے تو میرا کیا انعام؟ کچھ انعام طے پایا... میں نے اسی روز اس کو ایک خط لکھا (وہ اس وقت بنگال کی کسی چھاؤنی میں تھا) شاہ جی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا:

عزیزم! آپ ایک بڑی مناسب جگہ پہنچ گئے ہیں... اپنے کام کی رفتار سے مطلع کرتے رہنا... وغیرہ وغیرہ نیچے شاہ جی نے دستخط کیے... ''سید عطاء اللہ شاہ بخاری''

خط سنسر ہو کر اس یونٹ کے انگریز کرنل کو ملا... اس نے فوراً میرے بھانجے کو بلایا اور پوچھا کون ہے عطاء اللہ شاہ بخاری؟ اس نے بتایا تو کرنل نے اسے واپس جانے نہیں دیا بلکہ اس کا سامان وغیرہ منگوا کر فوراً ہی چھاؤنی سے نکل جانے کا حکم دے دیا...

اس کے بعد سفارشی مکتوب لینے والے سے فرمایا... بھائی ہمارا نام تو اس کام کے لیے ہے کہ اگر کہیں ملازم ہو جاؤ تو پھر میری خدمات حاضر ہیں...

اے ہم نفساں! آتشم از من بگریزید ہر کس کہ شود ہمراہ ما دشمن خویش ست

(چٹان سالنامہ ص ۸۸...۹۰)

دردل گاؤخر

ایک مرتبہ شاہ جی حاجی مولا بخش سومرو کے مکان پر فروکش تھے... نماز مغرب کے بعد ورد میں مصروف تھے کہ مولانا عبدالمجید سالک اور مجید لاہوری وہاں پہنچے

سالک صاحب نے شاہ جی رحمہ اللہ کو وظیفہ پڑھتے دیکھ کر یہ شعر پڑھا:

برزباں تسبیح ودردل گاؤخر　　　　این چنیں تسبیح کے دارد اثر

شاہ صاحب جب ورد سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میں یقیناً تم دونوں کے خیال میں تھا (شاہ جی کا اشارہ گاؤخر کی طرف تھا)...(مرو زص ۸)

امام کے اوصاف

پنڈی بھٹیاں سے ایک صاحب حضرت امیر شریعت کی خدمت میں ملتان حاضر ہوئے اور عرض کیا: شاہ جی ہمارے یہاں ایک جامع مسجد کے لیے عمدہ خطیب کی ضرورت ہے...شاہ جی نے فرمایا: عمدہ؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں! شاہ جی نے دریافت فرمایا: ''آخر کیسا عمدہ؟''

نو وارد نے عرض کیا... شاہ جی خطیب مرغوب، بہت خوب ہو، حضرت امیر شریعت نے فرمایا: عالم بھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' شاہ جی رحمہ اللہ نے فرمایا: فتوے کا کام بھی دے سکتا ہو؟ عرض کیا: ''جی ہاں!'' حضرت امیر شریعت نے دریافت فرمایا، بااخلاق بھی ہو؟ اس شخص نے عرض کیا، جی ہاں! شاہ جی نے فرمایا:

''بھائی پھر آپ کی مسجد کے لیے کسی نبی کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی پیغمبر کے پیدا ہونے کا قائل نہیں ورنہ کہیں نہ کہیں سے ضرور ڈھونڈ لاتا...(باتیں ان کی یاد رہیں گی ص ۱۰۰)

ہیجڑے اور مرد کی آمد میں فرق

مریدکے ضلع شیخوپورہ کے سفر کے دوران ایک ذمہ دار پولیس افسر نے سوال کیا: ''شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟'' شاہ جی نے کہا ہاں بیٹا! کیوں نہیں، پولیس افسر نے کہا: ''دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ

ہم اس کو واچ (دیکھ بھال) کریں... لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں، ایک دم سے تاریں ملنے لگتی ہیں، یہ کیوں؟''

شاہ جی نے برجستہ فرمایا: ''بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آ جائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی، مگر جیسے ہی کوئی مرد آ جائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے...'' اس پر متعلقہ افسر حیرت زدہ رہ گیا... (حیات امیر شریعت ص ۵۰۵)

درد والا دانت باقی رہ گیا

حافظ محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے نواسے سہارن پور تشریف لائے... حاجی مقبول احمد صاحب (جو حضرت سہارن پوری کے سالے تھے) کے دانت میں درد تھا... انہوں نے ان حافظ صاحب سے دانت نکالنے کے لیے کہا اور کہا کہ میں کتنا ہی روؤں، چلاؤں، منع کروں مگر تم نہ سننا دانت نکال ہی دینا... چنانچہ انہوں نے دانت نکالنا شروع کیا، یہ بہت روئے، چلائے اور کہا کہ یہ دانت نہیں دوسرا ہے مگر حافظ صاحب نے ایک نہ سنی، ان کا دانت نکال ہی دیا مگر غلط فہمی سے صحیح سالم دانت نکل گیا، درد والا باقی رہ گیا، درد بھی جوں کا توں، دوبارہ پھر درد والا نکالا...

ساتھیوں کو دکھلاؤں گا

ایک محدث کی تحریر خراب تھی، لکھائی صاف نہیں تھی، ان کے ساتھی ان پر ہنستے، ان کا مذاق بناتے... ایک جگہ دیکھا کتابیں فروخت ہو رہی ہیں...

قلمی نسخے تھے، ایک کتاب دیکھی جس کا خط بہت خراب تھا، اس کو کافی رقم دے کر خرید لیا کہ ساتھیوں کو دکھلاؤں گا کہ تم مجھ پر ہنستے ہو ایسے ایسے کاتب بھی موجود ہیں جن کا خط اتنا خراب ہے، گھر آ کر جو اس کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب تھی...

حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ کے ایک خادم

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمہ اللہ کے ایک خادم تھے جن کی بیوی کا نام رحمتی تھا جو حضرت کے گھر میں خدمت کرتی تھیں... ایک روز ان کے شوہر تلاوت کر رہے تھے... جب آیت "قال عذابی اصیب به من اشاء و رحمتی وسعت کل شیء" پر پہنچے تو بڑی شفقت سے بیوی کو پاس بلایا اور کہا کہ لو بی تمہارا نام قرآن پاک میں آیا ہے: "ورحمتی وسعت کل شیء"

کھٹمل چور مچھر بہادر

مفتی محمود گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھٹمل چور ہوتا ہے چپکے سے کاٹتا ہے اور دیکھ لیا جائے تو اتنی تیز بھاگتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایران جا کر سانس لے گا، ہاں مچھر بہادر ہوتا ہے... پہلے ہی آواز کر کے ہوشیار کر دیتا ہے کہ میں آ رہا ہوں...

تین دن میں حفظ قرآن

ہشام ابن کلبی کہتے ہیں کہ میں نے ایسی چیز یاد کی جو کسی نے یاد نہیں کی کہ قرآن پاک مکمل صرف تین دن میں حفظ کر لیا اور ایسی چیز بھولا جو کوئی نہیں بھولا کہ قینچی لے کر اس ارادے سے بیٹھا کہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دوں مگر بجائے مشت کے نیچے سے کاٹنے کے اوپر سے کاٹ ڈالی... (شامی ج ۵ ص ۲۶۱)

ملا دو پیازہ کا شیعہ سے اشاروں میں مناظرہ

جہانگیر کے زمانہ میں ایران سے کچھ شیعہ آئے اور بادشاہ کے یہاں قیام کیا... لوگوں کو مناظرہ کا چیلنج کیا مگر کوئی ان سے مناظرہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوا، اس لیے کہ سب سوچتے تھے کہ یہ بادشاہ کے مہمان ہیں لیکن ملا دو پیازہ تیار ہو گیا... چنانچہ

مناظرہ کا وقت طے ہوگیا، یہ بھی طے ہوگیا کہ مناظرہ اشاروں میں ہوگا... سوال بھی اشاروں میں ہوگا، جواب بھی اشاروں میں ہوگا، جب مناظرہ کا وقت آیا تو ملا دو پیازہ نے بیس گز لٹھے کے تھان کا عمامہ باندھا اور بیس گز ہی شملہ چھوڑا جس کو لوگ پیچھے سے اُٹھائے ہوئے تھے اور ایک چوکور بھاری پتھر جزدان میں رکھا کہ یہ کتاب اینٹ البر ہے... اگر حوالہ کی ضرورت پیش آئے تو اس سے حوالہ دیا جاسکے جب اسٹیج پر پہنچا تو اپنے جوتے اپنے سامنے اسٹیج پر ہی رکھ لیے...

مخالف شیعہ نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ تم نے یہ کیا بدتمیزی کی کہ جوتے شاہی اسٹیج پر ہی لے آئے، اس پر ملا دو پیازہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شیعہ لوگ جوتا چور تھے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آج ان کی ذریت میرا جوتا نہ چرالے، اس لیے اُٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیے، شیعہ بولے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شیعہ تھے کہاں جو ان پر تہمت لگا رہے ہو اس پر ملا دو پیازہ نے جواب دیا کہ میں بھول گیا خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ ایسا کرتے تھے، وہ بولے کہ اس زمانہ میں بھی شیعہ نہ تھے...

ملا دو پیازہ بولا کہ ہاں اب یاد آیا خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں وہ جوتا چراتے تھے... انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی شیعہ نہ تھے، تب ملا دو پیازہ نے کہا کہ مجھے غلطی ہو رہی ہے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ضرور ایسا ہوتا تھا وہ بولے کہ اس وقت بھی شیعہ کہاں تھے، اس پر ملا دو پیازہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بس جی سمجھ گئے جس مذہب کے ماننے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھے اور نہ ہی اوّل کے تینوں خلفاء کے زمانہ میں تھے اس مذہب کا کیا حال ہوگا!! اس کے بعد مناظرہ اس طرح شروع ہوا کہ شیعہ نے ایک اُنگلی دکھائی ملا دو پیازہ نے دو اُنگلیاں دکھائیں...

پھر شیعہ نے پانچوں اُنگلیاں دکھائیں، ملا دو پیازہ نے مٹھی بند کر کے دکھائی، پھر

شیعہ نے انڈا دکھایا تو ملا دو پیازہ نے پیاز دکھلائیں، اس پر مناظرہ ختم ہوگیا... بعد میں شیعہ نے کہا کہ ملا دو پیازہ بہت بڑا مناظر معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ میں نے ایک اُنگلی دکھا کر اشارہ کیا کہ ایک اللہ کو ماننا ضروری ہے تو اس نے دو اُنگلیاں دکھا کر بتایا کہ صرف اللہ کو ماننا کافی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا بھی ضروری ہے...

میں نے پھر پانچ اُنگلیاں دکھا کر پنجتن پاک (حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم) کی طرف اشارہ کیا تو اس نے بند مٹھی دکھا کر اشارہ کیا کہ پانچوں مجتمع ہیں... ایک دوسرے سے الگ نہیں اس کے بعد میں نے انڈا دکھا کر اشارہ کیا کہ آسمان گول ہے انڈے کی طرح، تو اس نے پیاز دکھلا کر بتلایا کہ آسمان ایک نہیں بلکہ پیاز کی طرح تہ بہ تہ متعدد آسمان ہیں اس کے بعد ملا دو پیازہ سے حقیقت معلوم کی گئی تو میں نے بتایا کہ جب شیعہ نے ایک اُنگلی دکھا کر اشارہ کیا کہ تیری ایک آنکھ پھوڑ دوں گا تو میں نے دو اُنگلی دکھا کر اشارہ کر دیا کہ میں تیری دونوں پھوڑ دوں گا اور جب اس نے پانچ اُنگلیاں یعنی چپت دکھایا تو میں نے بند مٹھی یعنی مکا دکھا دیا کہ تیرے پاس تو چپت ہے میں تیری خبر مکے سے لوں گا اور جب اس نے انڈا دکھایا تو میں نے پیاز دکھا کر بتا دیا کہ انڈا بغیر پیاز کے نہیں کھایا جاتا پیاز کے ساتھ کھایا جاتا ہے اور وہ میرے پاس ہے...

فائدہ: بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ متکلم کی مراد کچھ ہوتی ہے اور مخاطب کچھ سمجھتا ہے، ملا دو پیازہ نامی شخص گزرا ہے، ایسے ہی مشہور نہیں البتہ ایسے لوگ جو بادشاہوں کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان کی طرف غلط سلط قصے بہت منسوب کر دیئے جاتے ہیں...

شاہجہان کو شاہجہاں سے موسوم کرنے کی وجہ

ایک مرتبہ شاہجہان پر اعتراض آیا کہ وہ تو شاہ ہند ہے... اس کو شاہجہاں کیوں کہا جاتا ہے اس کے یہاں ایک نوعمر لڑکا تھا وہ بولا کہ میں جواب دوں گا وہ یہ کہ ہند کے

جتنے اعداد ہیں جہاں کے بھی اتنے ہی ہیں، ہند کے اعداد انسٹھ ہیں... اس طرح کہ ھا کے پانچ نون کے پچاس اور دال کے چار کل انسٹھ ہوئے جہاں کے بھی انسٹھ ہیں... اس طرح کہ جیم کے تین ھا کے پانچ الف کا ایک اور نون کے پچاس کل انسٹھ ہو گئے... اس لیے اس کو شاہ ہند کے بجائے شاہجہاں کہا جاتا ہے...

ملا دوازدہ کی تشریح

سہارن پور میں ایک مدرس تھے مولانا ثابت علی صاحب رحمہ اللہ ان سے جب کوئی طالب علم حاشیہ دیکھ کر سوال کرتا تو دریافت فرماتے کہ یہ بتلاؤ حاشیہ کس کا ہے؟ ملا دوازدہ کا قول معتبر نہیں... جہاں پر حاشیہ ختم ہوا ہے وہاں پر بارہ کا نمبر لکھا ہوتا ہے اس کو ملا دوازدہ فرمایا کرتے تھے... یاد رہے کہ ۱۲ کا نمبر انتہی کا مخفف نہیں بلکہ حد کا نمبر ہے حا کے آٹھ عدد اور دال کے چار کل بارہ ہوئے... اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پہنچ کر بات اپنی حد کو پہنچ گئی...

مختلف زبانوں میں لکھنے سے سر میں درد

نزاکت والوں کے واقعات بھی عجیب ہیں، ایک نواب صاحب زمیندار تھے، ان کے ملازم نے گاڑی کی اُجرت کا حساب لاکر دکھلایا جس کے اوپر لکھا تھا کرایہ آمدورفت ریلوے اسٹیشن چار آنہ، اس کو دیکھ کر نواب صاحب کہنے لگے کہ ارے! یہ کس زبان میں لکھ کر لائے ہو، سر میں درد ہو گیا... کرایہ عربی، آمدورفت فارسی، ریلوے اسٹیشن انگریزی، چار آنہ ہندی، ایک زبان میں لکھ کر لاؤ... تب ملازم گیا اور دوبارہ اس طرح لکھ کر لایا: بھاڑا آنا جانا اڈہ بھک بھک گاڑی ایک چونی...

جھوٹ کا پہاڑا

مفتی محمود گنگوہی فرماتے ہیں کہ دارالافتاء میں حضرت مہتمم صاحب (قاری محمد طیب صاحب) تشریف لائے، ان کو جھوٹ کا پہاڑا سنایا بہت پسند کیا اور لکھ کر گھر لے

گئے کہ وہاں سناؤں گا...وہ یہ ہے: جھوٹ اکن جھوٹ، جھوٹ دونی مبالغہ، جھوٹ تیا بہانہ، جھوٹ چوک دھوکا، جھوٹ پنجے سفید جھوٹ، جھوٹ چھنگ تہمت، جھوٹ ستے بہتان، جھوٹ اُٹھے غدر، جھوٹ نم نفاق، جھوٹ دھام کفر

غیر مسلم کیلئے ایصال ثواب کی صورت

عرض...غیر مسلم صدر جمہوریہ کے مرنے پر لوگ تعزیت کے لیے جارہے ہیں... معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایصال ثواب کے لیے کچھ پڑھنا بھی ہے اور مجھے پڑھنے کے لیے تجویز کیا ہے، اب میں کیا کروں، ان سے تعلق تھا مجبوراً جانا ہے...

مفتی محمود و گنگوہی رحمہ اللہ کا ارشاد...آپ جائیے اور پڑھتے رہئے "وسیق الذین کفروا الی جھنم زمرا... الخ" ان کو کیا معلوم اس کا ترجمہ کیا ہے؟

جیل کی عدت

حضرت مدنی رحمہ اللہ جیل سے رہا ہوئے تو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور کی قیام گاہ پر تشریف لائے...اندرونی حصہ میں بیٹھے تھے گرمی کافی تھی اس کا احساس کر کے ارشاد فرمایا کہ اب ہم جیل میں تھوڑا ہی ہیں کہ اتنی گرمی برداشت کریں باہر بیٹھنا چاہیے اس پر ناظم صاحب نے فرمایا جی ہاں! جیل میں تو نہیں مگر عدت تو ہے ہی یعنی آپ ضمانت پر آئے ہیں مقدمات تو ابھی باقی ہیں...

وہ نہیں بولی پھر

ایک صاحب ریل میں سفر کر رہے تھے، پان کھا کر کھڑکی میں سے پیک جھاڑی وہ ہوا کے ذریعہ اُڑ کر دوسری کھڑکی سے اندر ہی لوٹ آئی اور کسی عورت کے گال پر آپڑی، وہ عورت بولتی چلاتی ہوئی ان کے پاس آئی حال یہ کہ پیک اس کے گال پر پڑی ہوئی ہے اور گالیاں دے رہی ہے، مولانا اپنا پان کاٹ کر ٹھیک کر رہے تھے،

جب وہ بول کر تھک گئی تب مولانا نے فرمایا آپ کاہے کو خفا ہو رہی ہو، اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا تھوکا ہوا چاٹ بھی سکتا ہوں، وہ نہیں بولی پھر...

سائنس کی ترقی

ایک سکھ سفر کی نیت سے گھر سے چلا، ریلوے اسٹیشن پہنچ کر دہلی کا ٹکٹ لے لیا اور گاڑی میں اوپر کی سیٹ پر لیٹ گیا سو گیا، گاڑی صبح کو کسی اسٹیشن پر ٹھہری، کچھ لوگ چائے پانی وغیرہ کے لیے نیچے اُترے، یہ بھی اُترا، وہاں ایک پل تھا، اس کے پار چلا گیا، واپس آنے میں اس کو اتنی دیر ہوگئی کہ اس کی ریل گاڑی چلی گئی اور دوسری گاڑی بمبئی جانے والی اسی پلیٹ فارم پر لگ گئی، اس کو پتہ بھی نہیں چلا یہ سمجھا کہ وہی گاڑی ہے اس پر سوار ہوگیا اور اوپر والی سیٹ پر پہنچ گیا اور گاڑی چل دی، نیچے والی سیٹ پر بیٹھے شخص نے اس سے پوچھا سردار جی کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا میں دہلی جا رہا ہوں، اس نے ان سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ جواب دیا بمبئی جا رہا ہوں... اس پر سکھ نے کہا دیکھئے سائنس کی ترقی کی اوپر والی سیٹ دہلی جا رہی ہے اور نیچے والی بمبئی جا رہی ہے...

جگہ لینے کے لیے کہہ رہا ہے

دہلی کی جامع مسجد میں دو میواتی منبر کے سامنے نماز جمعہ کیلئے آ کر بیٹھ گئے... دوسری صف بھی پُر ہوگئی اتفاق سے ان میں سے ایک کی ریح خارج ہوگئی تو پیچھے والے شخص نے اس سے کہا کہ وضو کر کے آ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو اس کے ساتھی نے کہا تو بیٹھا رہ، یہ تو جگہ لینے کے لیے کہہ رہا ہے کہ تو وضو کے لیے جائے اور یہ تیری جگہ لے لے اور ایسے کہہ رہا ہے جیسے یہاں سب وضو سے ہی بیٹھے ہیں...

اس میں احیاءِ موتی کی تاثیر بھی ہے

دارالعلوم میں ایک پشاوری طالب علم کو ہندوستانی اُستاذ نے پیٹ دیا... اُستاذ تھا

ہندوستانی... طالب علم تھا پشاوری، اس لیے پشاوری طلباء طیش میں آگئے کہ ہندوستانی نے پشاوری کو کیسے مارا؟ آپس میں مشورہ کر کے اس طالب علم کے سر پیر وغیرہ میں پٹی باندھ کر چارپائی پر لٹایا اور نودرہ کے سامنے لاکر رکھ دیا... حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمہ اللہ درس سے فارغ ہو کر وہاں سے گزر رہے تھے... پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا فلاں اُستاذ نے اس کو اتنا مارا کہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے... مولانا لاٹھی ساتھ رکھتے تھے... بس زور سے ایک ماری وہ اُٹھ کر بھاگا... مولانا اس کے پیچھے وہ آگے... اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ اس لاٹھی میں احیاء موتی (مردوں کو زندہ کرنے) کی تاثیر بھی ہے یعنی یہ عصائے موسوی بھی ہے اور عصائے عیسوی بھی ہے، یہ مقوی بھی ہے...

پانی کی قیمت

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ کسی میدان میں سخت پیاس لگی... ایک بدوی مشک بھر کر پانی لیے جا رہے تھے... امام صاحب نے اس سے پانی مانگا تو اس نے کہا میں پانچ درہم میں پوری مشک کا پانی دوں گا... امام صاحب کو اس کی بے رحمی پر بہت غصہ آیا... مگر آپ نے خوشی خوشی پانچ درہم میں پوری مشک کا پانی اس سے خرید لیا... پھر آپ نے اس کو روغن زیتون ملا ہوا ستو عنایت فرمایا... وہ خوش ہو کر کھانے لگا اور خوب کھایا... مگر ایک تو ستو پھر روغن زیتون ملا ہوا... کھاتے ہی بدوی پر پیاس کا غلبہ ہوا اور اس نے امام صاحب سے پانی مانگا تو آپ نے فرمایا کہ میں پانچ درہم میں ایک گلاس پانی دوں گا... لینا ہو تو لو ورنہ اپنا راستہ پکڑو... بدوی جب مارے پیاس کے، چیخ چیخ کرنے لگا تو مجبوراً پانچ درہم میں ایک گلاس لیا...

اسی طرح امام صاحب کی دانائی کی بدولت پانی کے ساتھ ساتھ ان کے پانچوں درہم واپس مل گئے اور بے رحم بدوی کو عبرت آموز سبق بھی مل گیا... (ثمرات الاوراق ج ۱ ص: ۱۴۸)

دیوان زم زم کے کنوئیں میں

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کو کون نہیں جانتا کہ کمال علم وعمل کے ساتھ ساتھ میدان شاعری کے بھی بہت بڑے مشہور شہسوار تھے... ایک دن ایک اناڑی شاعر اپنا دیوان لے کر آپ کو اپنا کلام سنانے لگا... بڑی دیر تک وہ اپنی تک بندی کے اشعار سنا سنا کر آپ کی سمع خراشی کرتا رہا اور آپ ناگواری کے باوجود اس کی دل جوئی کے لیے خاموش بیٹھے رہے، پھر وہ کہنے لگا... حضور میں اس دیوان کو سفر حج میں بھی لے گیا تھا اور اس کو غلاف کعبہ میں کچھ دیر رکھنے کے بعد حجر اسود سے بھی اس کو مس کر کے لایا ہوں، یہ سن کر حضرت جامی کا پیمانہ صبر چھلک پڑا...

آپ نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ ایک کسر رہ گئی... کاش! تم نے اس کو زم زم شریف کے کنوئیں میں بھی غوطہ دے لیا ہوتا تو بڑا ہی اچھا ہوتا کہ یہ دھل دھلا کر بالکل صاف ہو جاتا... اناڑی شاعر مولانا جامی کا یہ تلخ جملہ اور زہریلا طنز سن کر بہت سبک ہوا اور منہ لٹکائے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہو گیا... (مقدمہ یوسف زلیخا)

جبلہ کا قاضی

قاضی یحییٰ بن اکثم نے ایک شخص کو جبلہ شہر کا قاضی بنا کر بھیجا... جب قاضی کو خبر ملی کہ امیر المؤمنین ہارون رشید جبلہ تشریف لانے والے ہیں تو اس نے وہاں کے عوام وخواص کو بلا کر سمجھایا کہ جب امیر المؤمنین کا جلوس نکلے تو تم لوگ خوب چلا چلا کر کہنا کہ جبلہ کا قاضی بہت اچھا ہے...

جب امیر المؤمنین کا جلوس نکلا تو کوئی بھی نہیں گیا... یہ دیکھ کر قاضی صاحب خوب بڑا عمامہ باندھ کر اور داڑھی میں تیل کنگھی کر کے خود راستے پر جا کر کھڑے ہو گئے اور جب امیر المؤمنین اور قاضی القضاۃ امام ابو یوسف کی سواری گزری تو آپ

زور سے چلا چلا کر اعلان کرنے لگے کہ جبلہ کا قاضی بہت اچھا ہے... امام ابو یوسف اسے پہچان کر ہنسنے لگے... امیر المؤمنین نے ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو امام ابو یوسف نے فرمایا کہ جبلہ کے قاضی کی تعریف کرنے والے خود ہی جبلہ کے قاضی ہیں... یہ سن کر امیر المؤمنین کو اس قدر ہنسی آئی کہ گھوڑے کی رُکاب میں سے پاؤں الگ ہو گیا، پھر امیر المؤمنین نے اس احمق قاضی کو معزول کر دیا... (مستطرف ج۲ص۳۳۹)

منہ میں تھوک

ایک مہمل گو شاعر نے حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کے پاس آ کر پہلے اپنی مہمل اور بے تکی شاعری سے علامہ ممدوح کا دماغ چاٹ ڈالا اور آپ اخلاقاً صبر کے ساتھ اس کے اشعار سنتے رہے، پھر اس نے فخریہ لہجے میں کہا کہ رات خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور انہوں نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا... حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی وہ تمہارے منہ پر تھوکنے کے لیے آئے تھے تم نے منہ کھول دیا اور تھوک منہ میں جا پڑا... (علمی لطائف ص۱۰۵)

حُسنِ مزاح

ایک شخص بہت غریب تھا اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا... تو اپنی بیوی سے کہنے لگا... بچوں کو ننھیال بھیج دو اور تم اپنے میکے چلی جاؤ اور میرا اللہ مالک ہے... میں اپنے سسرال چلا جاؤں گا...

☆ شوہر نے چھ مکھیاں ماریں اور بولا ان میں سے تین مذکر اور تین مؤنث تھیں... بیوی نے حیران ہو کر پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ شوہر نے کہا بہت آسانی سے اس لئے کہ تین مکھیاں کسٹرڈ پر بیٹھیں اور تین آئینے پر...

لطیفہ

ایک مالدار وکیل نے وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرا سارا مال میرے مرنے کے بعد پاگلوں میں تقسیم کردیا جائے... کسی نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ مجھے پاگلوں ہی سے ملا ہے...

مطلب یہ ہے کہ غصہ اور انتقام آدمی کو اندھا اور پاگل کردیتا ہے اور وہ دوسروں کی ضد میں ایسے کام کرنے لگتا ہے جس کا خود اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے... یقیناً ایسی ہر کارروائی پاگل پن ہے....

سچ ہے کہ جو شریعت کو چھوڑتا ہے اور انصاف کیلئے انگریز کے قانون کی مدد لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاگلوں کی طرح کورٹ کچہری میں ذلیل ورسوا کردیتے ہیں... ایسا شخص حقیقت میں پاگل ہے...

ہمت افزا لطیفہ

ایک بڑی خانقاہ کے برآمدے میں کئی عمر رسیدہ حضرات اپنی زندگیاں وقف کیے ہوئے تھے... کچھ عمر کا تقاضا اور کچھ عوارض کی وجہ کہ اُن کا اُٹھنا بیٹھنا مشکل تھا... اور وہ سہارے سے ہی اُٹھتے بیٹھتے تھے... اور بس اپنی چارپائیوں پر لیٹے رہتے تھے....

ایک مرتبہ خانقاہ میں ایک پاگل شخص کو پکڑ کر لایا گیا... تاکہ بڑے حضرت صاحب سے دُعا اور دم کرالیں... حضرت سے ملاقات دو تین گھنٹے بعد ہونی تھی تو لوگوں نے اُس پاگل کو عمر رسیدہ حضرات کی رہائش کے قریب ایک کمرے میں بند کردیا... وہ پاگل باہر نکلنے کے لیے دروازہ پیٹتا رہا...

خدا کا کرنا کہ کمرے میں ایک بڑا ڈنڈا رکھا تھا...

پاگل نے اُس سے دروازہ پیٹنا شروع کردیا...

بالآخر اُس نے دروازہ توڑ دیا... اور اس حالت میں باہر آیا کہ سخت غصے میں تھا... اور وہ بڑا ڈنڈا بھی اُس کے ہاتھ میں تھا...

برآمدے میں مقیم عمر رسیدہ حضرات نے جب اُسے دیکھا تو اُن کی کیا حالت ہوئی؟

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ پرانے بوڑھے جو اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے خوف کے مارے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے... بھاگتے اور اچھلتے پھر رہے تھے

معلوم ہوا کہ ہمت اور جذبہ موجود ہوتا ہے جس سے کام نہیں لیا جاتا.... آج دُنیا کے معاملے میں تو ہمت کر لی جاتی ہے لیکن دین میں غفلت ہو جاتی ہے... نماز کے معاملے کو دیکھئے... معمولی تکلیف یا اپنی راحت کیلئے کرسی پر بیٹھ کر پڑھنی شروع کر دی جاتی ہے... کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا زمین پر سجدہ کرنے کا لطف کیا جانے؟

اس لیے اپنی ہمت کو جوان رکھیں اور علاج بھی جاری رکھیں..... بامر مجبوری کرسی پر نماز پڑھنی پڑے تو نوابوں کی طرح ٹیک لگا کر نہیں...

بلکہ عاجزی سے بیٹھا جائے کہ دیکھنے والے کو پتہ چلے کہ یہ احکم الحاکمین کے دربار میں سجدہ ریز ہونے کے لیے آیا ہے... اللہ تعالیٰ ہم سب کی ہمتوں کو جوان رکھے آمین

مسکرائیے

☚ اُستاد (شاگرد سے) نیم گرم پانی لے آؤ... ایک شاگرد آدھے گھنٹے کے بعد خالی ہاتھ واپس آ گیا.... اُستاد: پانی کیوں نہیں لائے؟ شاگرد: نیم کا درخت نظر نہیں آیا... پانی کیسے لاتا؟

☚ ☆ایک فقیر نے قریب سے گزرتے ایک شخص کو دیکھ کر صدا لگائی:

"اندھے فقیر کو ایک روپیہ دیتا جا..."

اس شخص نے فقیر کو دیکھتے ہوئے کہا: "روپیہ تو میں دے دوں...

مگر اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی اندھے ہو؟"

فقیر نے ایک درخت کی طرف اُنگلی کرتے ہوئے کہا:

''وہ سامنے آم کا درخت تمہیں نظر آ رہا ہے؟''

اس شخص نے جواب دیا: ''ہاں نظر آ رہا ہے...''

امتحانی پرچے میں سوال تھا: ''چیلنج کسے کہتے ہیں؟''

ایک لڑکے نے سارا پرچہ خالی چھوڑ دیا اور آخری صفحے پر لکھ دیا: ''اب نمبر دے کر دکھائیں... یہ ہے چیلنج!''

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے لطائف

خلو اور غلو

فرمایا کہ کسی سعی وکوشش سے اور اپنی اصلاح کی فکر سے منع نہیں کرتا ہاں غلو سے منع کرتا ہوں نہ تو خلو ہو نہ غلو ہو (یعنی شریعت کے مقابلہ میں مقاومت نفس کر کے ورع اختیار کرے)

آرام اور حرام

فرمایا کہ ہم لوگوں کا ایسا ناپاک نفس ہے کہ بغیر آرام کے ہم کو حق تعالیٰ سے محبت نہیں ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ یہ کرنا چاہئے کہ آرام سے رہیں لیکن حرام سے ڈریں...

اب پیروں نے تو آرام کو چھوڑایا اور حرام سے نہ بچایا...

پھر فرمایا کہ میرے یہاں تو وہ آوے جس کو ہر وقت اپنے اوپر آرے چلانے ہوں... قدم قدم پر یہ خیال ہو کہ یہ کام جائز ہے یا ناجائز...

جَوار اور جُوار

ایک قاری صاحب کا خط آیا ہے کہ اگر حضرت کے قرب و جوار میں کوئی ملازمت مل جائے تو مناسب ہے... فرمایا کہ قرب و جوار میں یہاں تو جوار... ملے گی اور وہ چاہتے ہیں کہ پراٹھے ملیں...

چراغ سحری اور چراغ شام

فرمایا کسی بڈھے نے ایک جوان بزرگ کے سامنے کہا کہ ہم تو چراغ سحری ہیں... انہوں نے خوب جواب دیا... کہ حضرت آپ نے ساری رات جل تو لیا ہم تو چراغ شام ہیں... ایک جھونکے میں ختم... ایک رات بھی جلنے نہ پائے...

ضاد کیسے پڑھیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت! ضاد کو کس طرح پڑھنا چاہیے؟ آپ نے سائل کی کم علمی کے پیش نظر فرمایا کہ ویسے ہی پڑھنا چاہیے جیسے لکھا ہوا ہے...

اس برکت کو کہیں اور منتقل کر دیں

ایک شہر کے لوگوں نے مامون کے سامنے شہر کے والی کی شکایت کی... مامون نے انہیں جھٹلایا اور کہا کہ مجھے اس کے متعلق یہ بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ بہت عادل ہے اور اپنی رعیت پر احسان کرتا ہے... شکایت کرنے والے لوگوں کو شرم آئی کہ مامون کی بات رد کریں چنانچہ ان میں سے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا... اے امیر المؤمنین اس عادل والی نے پانچ سال تک خوب عدل وانصاف کر لیا ہے اب آپ اسے کسی اور شہر بھیجیں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس کے عدل وانصاف سے مستفید ہوسکیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دعائیں ملیں... مامون ہنس پڑے اور شرمندہ ہوئے اور والی کو اس شہر سے ہٹانے کا حکم دیا...

اچھی عورت

کسی نے ایک اعرابی یعنی دیہاتی سے سوال کیا کہ عورتوں میں سب سے افضل

کون ہے؟ اُس نے جواب دیا جو کھڑی ہو تو عورتوں میں دراز قد ہو... بیٹھے تو ان میں بڑی لگے... بولنے میں سچی ہو... اور غصے کے وقت بردبار ہو... جب ہنسے تو صرف مسکرائے... جب کوئی چیز بنائے تو خوب بنائے وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اپنے گھر میں زیادہ رہنے والی ہو... اپنی قوم میں معزز ہو مگر خود کو کم تر سمجھے... محبت کرنے والی اور اولاد دینے والی ہو... اور اس کا ہر معاملہ قابل ستائش ہو...

جس کا باپ تو ہے، وہ یتیم ہی ہے

منصور نے زیاد بن عبداللہ کو لکھا کہ وہ خزانے کا تمام مال بیواؤں، نابیناؤں اور یتیموں میں تقسیم کردے... یہ تقسیم شروع ہوئی تو ایک غافل شخص جس کا نام ابوزیاد المنہی تھا اس نے آ کر کہا کہ اللہ تیرا بھلا کرے... میرا نام قواعد میں لکھ دیں تو زیاد نے کہا اللہ تجھے معاف کردے قواعد تو ان عورتوں کو کہتے ہیں جو خاوندوں سے الگ گھروں میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں... تو اس آدمی نے کہا پھر میرا نام نابیناؤں میں لکھ دیں... زیاد نے حکم دیا کہ اس کا نام نابیناؤں میں لکھ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دل کے اندھوں کو بھی نابینا کہا ہے...

بخیل

ایک بخیل آدمی نے گھر خریدا اور اس میں منتقل ہو گیا... پہلے ہی دن ایک فقیر نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے کہا... یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْکَ (اللہ تمہیں کشادگی دے) تھوڑی دیر بعد دوسرا فقیر آ گیا تو بخیل نے کہا... "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ" (بے شک اللہ تعالیٰ روزی دینے والا اور مضبوط قوت والا ہے) تھوڑی دیر بعد تیسرا فقیر آ گیا تو بخیل نے اس سے کہا کہ "وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ"... (اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے)

پھر بخیل اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اس محلہ میں مانگنے والے کس

قدر زیادہ ہیں؟ بیٹی نے جواب دیا کہ اے میرے والد اگر آپ کے عطاء کرنے کا یہی انداز رہا تو پھر ہمیں اس کی پرواہ نہیں...

لارڈ برکن ہیڈ اور ان کی وکالت

لارڈ برکن ہیڈ ابھی نوجوان بیرسٹر ہی تھے کہ ایک دن عدالت میں جج مخالف پارٹی کی کھلم کھلا حمایت کر رہا تھا انہوں نے احتجاج کیا تو جج نے ڈانٹ پلائی اور گرم گفتاری ہوگئی، جج نے طیش میں آ کر کہا: ''میاں! صاحبزادے تم بہت بدتمیز ہو'' لارڈ برکن کی قوت برداشت جواب دے گئی اور انہوں نے برجستہ جواب دیا: ''دراصل ہم دونوں بدتمیز ہیں... فرق صرف اتنا ہے کہ آپ پختہ ہو چکے ہیں اور میں مشق کر رہا ہوں''...

جارج برناڈ شا اور چسٹرٹن

جارج برناڈ شا بہت دبلے پتلے اور نقاد چسٹرٹن بہت موٹے تھے...

ایک بار چسٹرٹن نے برناڈ شا سے کہا: ''کہ'' اگر کوئی آپ کو دیکھ لے تو یہ سمجھے گا کہ انگلستان میں قحط پڑا ہوا ہے''...... برناڈ شا نے مسکرا کر جواب دیا: ''اور آپ کو دیکھنے کے بعد قحط کی اصل وجہ بھی سمجھ میں آ جائے گی''...

ابراہیم جلیس اور عوامی عدالت کی حالت زار

ابراہیم جلیس مرحوم کے ہفت روزہ ''عوامی عدالت'' کی حالت بے حد خراب تھی... ہر شہر سے زیادہ تر کاپیاں واپس آ جاتی تھیں... ایک دن جلیس صاحب کو اسٹ کرنے والے ایک خوشامدی مدیر نے انہیں خوش کرنے کیلئے کہا:

''جلیس صاحب! پرچہ کا معیار روز بروز بلند ہوتا جا رہا ہے''... جلیس صاحب نے واپسی کے بنڈلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برجستہ کیا: ''جی ہاں! ان پرچوں کا مینار بھی روز بروز بلند تر ہوتا جا رہا ہے''...

ترکی بہ ترکی

جاحظ نے اپنی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ میں ایک بار بصرہ کی ایک مشہور شاہراہ سے گزر رہا تھا... میں نے جوتوں کی ایک شاندار دکان دیکھی...

میں اس کے اندر چلا گیا اور ایک خوبصورت جوتا پسند کیا اور صاحب دکان سے اس کی قیمت دریافت کی... جواب ملا "دس درہم" یہ بہت زیادہ تھے...

اس لئے مجھے غصہ آ گیا میں نے کہا "اگر یہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر جو گائے قربان کی تھی اس کی کھال کا بھی بنا ہوا ہوتا تب بھی میں اس کیلئے ایک درہم سے زیادہ ادا نہ کرتا"... دکاندار نے یہ سنا اور جیسے کچھ سوچتے سوچتے چونک اٹھا میری طرف نظریں اٹھائیں اور کہا "اگر تمہارے پاس اصحاب کہف والے درہم ہوتے تب بھی میں تمہیں یہ جوتا ایک درہم میں نہ دیتا"...

شریف اور شریفے

علی گڑھ کی ایک تقریب میں لوگ کھانے کے بعد شریفے کھا رہے تھے اس تقریب میں مولانا محمد علی جوہر بھی شریک تھے... مولانا نے شریفے کھانے کے بعد اسکے بیج آنگن میں پھینکنے شروع کر دیئے تو لوگوں نے کہا...

مولانا صاحب یہ کیا کر رہے ہیں سارے آنگن میں شریفے اگ آئیں گے...

مولانا ہنس کر بولے... اچھا ہے علی گڑھ میں ویسے بھی شریفوں کی کمی ہے...

چاپلوسی کی برکت

ایک مرتبہ طلبائے حدیث سے فرمایا یہ جو آپ دارالحدیث دیکھتے ہیں... دارالعلوم دیکھتے ہیں درس گاہیں اور طلبہ کو دیکھتے ہیں یہ حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد

مدنی رحمہ اللہ کی خدمت اور چاپلوسی کی برکت ہے... میں اپنے اساتذہ کی خدمت کرتا تھا... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جتنا کارِ خیر لیا یہ سب خدمت کی برکت ہے...

ایک دلچسپ لطیفہ

ایک بادشاہ تھا اس نے اعلان کیا کہ جو ہمارے ہاتھی کو رُلا دے اس کو ہم بہت انعام دیں گے بڑے بڑے مصیبت زدہ آئے اور کان میں کہا کہ میرا بیٹا مر گیا، کسی نے کہا کہ میری تجارت لاس (Loss) جا رہی ہے اور کسی نے کہا کہ میری بیوی کو کینسر ہو گیا لیکن کسی کی مصیبت سُن کر ہاتھی بالکل نہیں رویا... مگر ایک مولانا صاحب نے جب اس کے کان میں کچھ کہا تو ہاتھی زار و قطار رونے لگا... لوگوں نے کہا مولانا صاحب آپ نے اس کے کان میں کیا کہہ دیا... کہا کہ میں نے اسے اپنی تنخواہ بتا دی... بس اتنی تھوڑی سی تنخواہ کا سُن کر ہاتھی بھی رونے لگا کہ بے چارے کا کیسے گذارہ ہوتا ہوگا... ہاتھی تو رو پڑا مگر کمیٹی والوں کے آنسو نہیں نکلتے، اللہ ان کے دل میں بھی رحم ڈال دے...

مچھروں کا یقینی خاتمہ

کراچی میں ایک علاقہ ہے لالو کھیت... وہاں ایک پٹھان نے دیکھا کہ ایک آدمی مچھر کی دوا بیچ رہا تھا اور ایک گھنٹہ میں سو روپے کما لیے... اس نے سوچا کہ ہم دن بھر بلاک ڈھوتے ہیں، خون پسینہ بہاتے ہیں تو سارے دن میں دس روپے ملتے ہیں لہٰذا چلو ہم بھی قسمت آزما لیں... اس نے راکھ کی پچاس پڑیاں بنا کر تھیلے میں رکھ لیں اور کہا کہ یہ پڑیا مچھروں کی دوا ہے، ایک مچھر نہیں رہ سکتا... دو روپے کی ایک پڑیا ہے مچھروں سے نجات دلانے والی... وہیں ایک لکھنؤ کے آدمی شیروانی پہنے بٹن لگائے ہوئے کھڑے تھے... وہ بھی پٹھان کے چکر میں آگئے اور دو روپے کی پڑیا لے لی... جب مجمع ختم ہو گیا تو لکھنؤ والے صاحب کو خیال آیا کہ میں نے اس کا طریقہ استعمال تو پوچھا ہی نہیں، وہ دوڑے اور پٹھان کو پکڑ کر پوچھا کہ اس کی ترکیب استعمال تو بتا دو کہ کیا ہے... اس نے کہا کہ تم اتنا بھی نہیں

جانتا، عجب بے وقوف آدمی ہو... ارے مچھر کو پکڑو، پھر اس کا منہ کھولو، ایسا مافک (موافق) کھولو... جب منہ کھول دے تو پڑیا اس کے منہ میں ڈال دو... پھر بھی اگر نہ مرے تو ہمارے پاس لاؤ، ہم مارے گا، ہم ذمہ لیتا ہے... ایسے ہی حرام کا دوروپیہ ہم تھوڑی لیتا ہے...

ایک سبق آموز واقعہ

مولانا روم رحمہ اللہ نے سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سلطان شاہی لباس اتار کر عام لباس میں گشت کیلئے نکلے... راستہ میں چوروں کا ایک گروہ ملا جسے دیکھ کر بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تم میں سے ایک ہوں... پس چوروں نے انہیں بھی اپنے ساتھ ملا لیا پھر باہمی مشورہ ہوا اور ہر چور اپنا اپنا ہنر بیان کرنے لگا... ایک بولا کہ میرے کانوں میں یہ خاصیت ہے کہ میں کتے کی آواز کو سمجھ لیتا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے دوسرا بولا کہ میں رات کے اندھیرے میں جس شخص کو دیکھ لوں دن کو بھی اس کو پہچان لیتا ہوں... تیسرا بولا میں اپنے ہاتھوں سے مضبوط دیوار میں سوراخ کر لیتا ہوں... چوتھے نے کہا میں سونگھ کر بتا دیتا ہوں کہ زمین میں کس جگہ خزانہ مدفون ہے... پانچویں نے کہا میں بلند وبالا محل میں اپنے پنجہ کے زور سے کمند کو محل کے کنگرہ میں مضبوط لگا لیتا ہوں اور اس طرح محل میں داخل ہو جاتا ہوں... ایک چور نے بادشاہ سے پوچھا کہ آپ کے اندر کیا ہنر ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ میری داڑھی میں یہ خاصیت ہے کہ وہ پھانسی کی سزا پانے والے مجرم کو اشارہ کر کے چھڑا لیتی ہے...

الغرض سب چور شاہی محل میں چوری کی نیت سے چلے' سب نے اپنا اپنا ہنر آزمایا اور چوری کا مال آپس میں تقسیم کر لیا... بادشاہ نے ہر ایک کا حلیہ پہچان لیا اور خود شاہی محل میں واپس آ گیا... بادشاہ نے اگلے دن عدالت میں تمام ماجرا سنا کر سپاہیوں کو حکم دیا کہ سب کو گرفتار کر لو اور قتل کی سزا سنا دو... جب سب چور بیڑیاں پہنے حاضر ہوئے تو ہر ایک خوف سے کانپنے لگا لیکن وہ چور جو اندھیرے میں دیکھ کر دن میں پہچان لیا کرتا وہ مطمئن تھا... اس پر خوف کے ساتھ امید کے آثار بھی نمایاں تھے... بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو جلادوں کے سپرد کر کے سولی دیدی جائے... یہ سنتے ہی اس شخص

نے عرض کیا کہ حضور ہم میں سے ہر ایک مجرم نے اپنے مجرمانہ ہنر کی تکمیل کر لی ہے اب خسروانہ ہنر کا حسب وعدہ ظہور فرمایا جائے میں نے آپ کو پہچان لیا لہٰذا اپنی داڑھی ہلا دیجئے تا کہ ہم سب اپنے جرم کی سزا سے نجات حاصل کر لیں ہمارے ہنروں نے ہمیں سولی تک پہنچا دیا اب صرف آپ کا ہنر ہمیں نجات دے سکتا ہے...

سلطان محمود مسکرایا اور کہنے لگا تم میں سے ہر شخص کے کمال ہنر نے تمہاری گردنوں کو قہر میں مبتلا کر دیا۔ بجز اس شخص کے کہ یہ سلطان کا عارف تھا اور اس کی نظر نے رات کی ظلمت میں ہمیں دیکھ لیا تھا پس اس نگاہ سلطان شناس کے صدقے میں تم سب کو رہا کرتا ہوں... مجھے اس پہچاننے والی آنکھ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی داڑھی کا ہنر ظاہر نہ کروں۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ سلطان حقیقی (اللہ تعالیٰ) جہاں کہیں بھی جرم کا ارتکاب کیا جائے وہ ساتھ ہوتے ہیں اگرچہ کسی مصلحت پر فوراً سزا نہ دیں۔ اس واقعہ سے دوسرا اہم سبق یہ ملتا ہے کہ قیامت میں کوئی ہنر کام نہیں دے گا بلکہ وہ تمام ہنر جو جرم کے ارتکاب میں معاون ہوں گے وہ چوروں کے ہنروں کی طرح ہلاکت اور بربادی کا سبب بنیں گے... البتہ صرف ایک شخص کا ہنر کام آیا اور اس کی برکت سے دوسروں کو بھی نجات ملی۔ یعنی سلطان نگاہ شناس' اسی طرح اگر اس دنیا کے ظلمت کدے میں ہمیں بھی خدا شناسی اور معرفت خداوندی حاصل ہو جائے تو وہ ہمیں بھی اور ہمارے ساتھیوں کو ہلاکت وعذاب سے بچا سکتی ہے...

جمہوریت پسند فیملی

ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا' سناؤ تمہاری گھریلو زندگی کسی گزر رہی ہے؟ دوسرے دوست نے کہا: دراصل ہم جمہوریت پسند ہیں پریشانی سے بچنے کیلئے ہم نے مختلف شعبے آپس میں تقسیم کر رکھے ہیں... میری بیوی وزیر خزانہ ہے' ساس وزیر جنگ' سسر کے پاس امور خارجہ ہیں' سالی وزیر اطلاعات ونشریات جب کہ میرے سالے وزیر داخلہ ہیں... یہ سن کر پہلے دوست نے کہا اسکا مطلب ہے تم خود وزیر اعظم ہو... دوسرے نے نفی میں سر ہلایا اور بولا... نہیں میں غریب عوام ہوں...

وفادار ساتھی (لطیفہ)

ایک آدمی نے اخبار میں اشتہار شائع کروایا کہ مجھے اپنے لئے ایسے ساتھی کی ضرورت ہے جس کا حسب نسب خالص ہو جو وفادار ہو اور متحمل مزاج اور خدمت گزاری میں لاثانی ہو' خوبصورت ہونا ضروری نہیں مگر محنت سے کبھی نہ گھبرائے اور روکھی سوکھی کھا کر خدا کا شکرادا کرے...ذات فرقہ کی بھی کوئی قید نہیں ہے...دوسرے دن ایک گدھا اسکے مکان کے سامنے کھڑا تھا اسکی گردن میں تختی لٹک رہی تھی جس پر لکھا تھا...میں آپ کا اشتہار پڑھ کر جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں...

لطیفہ....اولاد کی نافرمانی

علمی نامی شخص پر اسی (۸۰) سال کی عمر میں شادی کا شوق سوار ہوا...کسی نے اس عمر میں اس شوق کی وجہ دریافت کی تو جواب دیا کہ اس زمانے کی اولاد بڑی نافرمان ہوتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ انہیں داغ یتیمی دے جاؤں، اس سے پہلے کہ وہ میری نافرمانی کر کے مجھے رسوا کریں...(کتابوں کی درسگاہ میں)

الحمدللہ آج مورخہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ

بمطابق 19 دسمبر 2016ء کو کتاب ہذا کی تالیف وترتیب مکمل ہوئی

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل محبت اور کامل اطاعت نصیب فرمائے اور جملہ قارئین کو تمام دینی احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو تمام خواتین حضرات کی علمی...عملی...اور اخلاقی اصلاح وتربیت کا ذریعہ بنائیں۔آمین

علیہ توکلت والیہ انیب

بندہ محمد اسحٰق ملتانی غفرلہ (مرتب کتاب ہذا)